بعون معین مطلق و فیض توفیق خدای برحق

جلد اول

رساله تحفهٔ احمدیه

مقام لکهنو

در مطبع اثنا عشری باهتمام سید عباس علی
طبع شد

…ت مطالب جلد اول کتاب تحفۂ احمدیہ بقید صفحہ جو مشتمل گیارہ باب پر ہے

مطالب	صفحہ

دیباچہ
…مقدمہ بیان وجوب تحصیل علم میں
…باب پہلا اصول دین کا بیان اسمین
…پانچ فصلین ہین —
فصل اول توحید خدا مین اس فصل
…مین تین مطلب ہین —
مطلب پہلا اثبات وجود خداوند عالم ❊
مطلب دوسرا صفات ثبوتیہ ❊
مطلب تیسرا صفات سلبیہ ❊
فصل دوسری عدل مین اس فصل
مین تین مطلب ہین ❊
مطلب پہلا خداوند عالم عادل ہے —
مطلب دوسرا مسئلہ جبر و اختیار اور رد
اہلسنت جو کہتے ہین سب کامون کا فاعل خدا ہے
مطلب تیسرا بیان مین کہ خداوند عالم حکیم ہے
فصل تیسری نبوت مین اس فصل
مین تین مطلب ہین ❊
مطلب پہلا بعثت انبیا مین ❊
مطلب دوسرا صفت انبیا مین ❊
مطلب تیسرا نسب شریف اور معجزات و
نبوت جناب رسالتمآب حقیقت پیغمبرون کے
معجزات سے معلوم ہوتی ہے چاہیئے کہ پیغمبر
تمام امت سے افضل ہو افضلیت انبیا و
ائمہ کی سب وشتون سے بیان منسب نبوت

مطالب	صفحہ
و معجزات جناب محمد مصطفے اقسام معجزات آن حضرت معجزات بدن شریف آنحضرت کے معجزات وقت ولادت وہ معجزات جو کہ آسمان سے متعلق ہین وہ معجزات جو زمین و سنگ و درخت سے متعلق ہین مستجاب ہونا دعا آنحضرت کی غالب ہونا اعدا پر خبر غیب دینا آنحضرت کا	
فصل چوتھی امامت مین ہے سات مطلب ہیں ❊	۲۵
مطلب پہلا اثبات اس مطلب کا کہ امام خدا کیطرف سے معین ہوتا ہے اور خلق کے اختیار مین نہین ہے ❊	″
مطلب دوسرا امامت کی شرطون مین دلیلین امامت کی آیات قرآنی سے کہ جن سے امامت حضرت امیرؑ کی ثابت ہے اور وہ انیس ۱۹ آیتین ہین ❊	۲۸
مطلب تیسرا آیات و امامت و فضائل حضرت امیرؑ مین اور دلیلین امامت کی احادیث متواترہ سے کہ جو سنی اور شیعہ کی کتابون سے دلالت کرتے ہین امامت حضرت امیر المومنینؑ پر	۲۹
مطلب چوتھا احادیث متواترہ امامت و خلافت جناب امیر…	۳۳

صفحہ	مطالب
	ستبر پیمع امیر المومنین سے جانا اور لوا و علم حضرت امیرؑ کے ہاتھ مین ہوگا اور آنا رضوان خازن بہشت کا کنجیان بہشت کی لیکر اور آنا مالک خازن جہنم کا کنجیان جہنم کی لیکر اور امیر المومنینؑ مہار لینگے جہنم کی اور فرماینگے جہنم سے دشمن کے باب مین لے لے اسے اور دوست کے باب مین کہ چھوڑ دے اسے اور آنا باقی آئمہؑ کا اور فاطمہ زہراؑ کا روز قیامت اور داخل بہشت ہونا سب شیعون کا اور صورت لوا حمد کے بیان حوض کوثر کا بیان شفاعت کا
۱۰۶	مطلب تیرہوان بیان صراط کا
۱۰۸	مطلب چودہوان بیان حقیقت بہشت دوزخ مین ٭
۱۰۹	مطلب پندرہوان بیان اوصاف بہشت کے وارد ہوئے مین آیات و اخبار بہشت ٭
۱۱۵	مطلب سولہوان صفات [illegible] وعقوبات اوصاف جہنم کے ٭
۱۲۲	مطلب سترہوان بیان اعراف مین ٭
۱۲۴	باب دوسرا طہارت مین اسمین ایک مقدمہ اور چھ فصلین ہین

صفحہ	مطالب
	شروع بیت الخلاء سے
۱۲۵	فصل پہلی بیان کیفیت وضو مین اور نواقض و موجبات وضو
۱۲۷	فصل دوسری بیان غسل واجب مین اسمین آٹھ مطلب ہین ٭
〃	مطلب پہلا اقسام غسل مین
〃	مطلب دوسرا غسل جنابت مین
〃	مطلب تیسرا غسل کی شرطون مین
۱۲۹	مطلب چوتھا بیان تیمم کا ٭
۱۳۰	مطلب پانچوان احکام اقسام آب
〃	مطلب چھٹا مطہرات مین ٭
۱۳۲	مطلب ساتوان اقسام نجاسات مین
〃	مطلب آٹھوان کیفیت تطہیر مین
۱۳۴	فصل تیسری بیان حیض مین
۱۳۵	فصل چوتھی بیان غسل نفاس مین
〃	فصل پانچوین بیان غسل استحاضہ مین ٭
۱۳۷	فصل چھٹی احکام اموات مین اور اسمین پانچ مقصد ہین ٭
〃	مقصد پہلا — احکام مرض اور کیفیت احتضار مین اور دعائے شہادت نامہ اور دعائے عدیلہ اور ثواب تشیع جنازہ مین
۱۴۳	مقصد دوسرا آداب غسل میت مین

صفحہ	مطالب
۱۴۵	مقصد تیسرا بیان تکفین میت مین
۱۴۶	مقصد چوتھا ـ نماز میت مین ؛
۱۴۸	مقصد پانچوان آداب دفن میت مین اور مستحبات بعد دفن اور نماز ہدیۂ میت
۱۵۳	باب تیسرا احکام نماز مین اور اس باب مین دو مقام ہین مقام اول اسمین چار فصلین ہین
ایضاً	فصل پہلی ثواب و فضائل نماز اور عذاب ترک نماز مین ؛
۱۵۵	فصل دوسری فضائل مسجد مین نماز پڑھنے کی آداب مسجد مین داخل ہونے کے
۱۵۸	فصل تیسری فضائل و آداب اور اذان و اقامت مین مع ترجمہ کے
۱۶۱	فصل چوتھی کیفیت نماز اور ادعیہ و اذکار مستحبہ مع ترجمہ سورۂ کے اور ادعیہ قبل نماز و بعد اقامت با ترجمہ کے
۱۷۴	مقام دوسرا اسمین ایک مقدمہ اور سات فصلین ہین مقدمہ مقدمات نماز مین اور اسمین پانچ مقصد ہین اور بیان ترجمہ نماز ترجمہ سورہ حمد و ترجمہ سورۂ قدر اور ترجمہ سورہ توحید اور ترجمہ اذکار رکوع و سجود اور ترجمہ قنوت اور ترجمہ تشہد و سلام
ایضاً	مقصد پہلا احکام و مسائل نماز واجب مین و اعداد نماز یومیہ مین ؛
۱۷۵	مقصد دوسرا اوقات نماز یومیہ مین
ایضاً	مقصد تیسرا بیان قبلہ مین ؛

صفحہ	مطالب
۱۷۶	مقصد چوتھا بیان مکان مصلی مین
ایضاً	مقصد پانچوان بیان لباس مصلی مین
۱۷۷	فصل پہلی بیان واجبات نماز شروع قیام سے و تکبیرۃ الاحرام و قرائت اور رکوع و سجود اور تشہد و سلام مین
۱۸۰	خاتمہ ادعیہ تعقیبات نماز پنجگانہ و سجدہ شکر مین اور ابتدا التعقیبات مشترک سے جو سب نمازون کے بعد پڑھنا چاہیئے اور اس باب مین آٹھ فصلین ہین ـ
ایضاً	فصل پہلی تعقیبات نماز پنجگانہ مین اور فضائل تسبیح جناب سیدہ اور فضائل سبحہ خاک شفا اور فضائل تسبیحات اربع اور دعائے طول عمر مع عزیز و اقارب اور دعائے وسعت رزق و دفع بیماری کے بیان مین ؛
۲۰۲	فصل دوسری تعقیب نماز ظہر مین
۲۰۵	فصل تیسری تعقیب نماز عصر ؛
۲۰۶	فصل چوتھی تعقیب نماز مغرب و صبح مشترک ؛
۲۰۸	فصل پانچوین تعقیب نماز عشا
۲۱۰	فصل چھٹی تعقیب نماز صبح ؛
۲۲۰	فصل ساتوین ادعیہ صبح و شام
۲۲۲	فصل آٹھوین بیان سجدہ شکر و ادعیہ سجدہ شکر مین ؛

صفحہ	مطالب
۲۲۵	فصل دوسری مبطلات نماز
۲۲۶	فصل تیسری بیان سجدہ سہو
۲۲۷	فصل چوتھی شکیات نماز جو عدد رکعات نماز مین واقع ہون
۲۲۹	فصل پانچوین مسائل متفرقہ نماز
۲۳۲	فصل چھٹی کیفیت نماز جمعہ اور نماز عیدین اور نماز آیات یعنی کسوف و خسوف وزلزل مین۔
۲۳۵	فصل ساتوین بیان نماز ہاے مستحبہ اسمین نو مطلب ہین۔
〃	مطلب پہلا ثواب نوافل یومیہ
〃	مطلب دوسرا نافلہ نماز پنجگانہ ✤
۲۳۶	مطلب تیسرا ثواب فضیلت نماز شب
۲۳۷	مطلب چوتھا ترکیب کیفیت اجمالی نماز شب کے ✤
۲۳۸	مطلب پانچوان مقدمات و کیفیت تفصیلی نماز شب و تتمہ کیفیت نماز شفع و وتر و نماز رسول خدا ✤
۲۴۶	مطلب چھٹا نماز حضرت رسول خدا
۲۴۸	مطلب ساتوان بیان نماز حضرت امیر علیہ السلام ✤
۲۵۰	مطلب آٹھوان بیان نماز حضرت سیدہ
۲۵۱	مطلب نوان بیان نماز حضرت جعفر طیار ✤
۲۵۶	باب چوتھا بیان روزہ مین اور

صفحہ	مطالب
	اس باب مین ایک مقدمہ اور پانچ فصلین ہین
	مقدمہ فضائل و ثواب صوم مین
۲۵۷	فصل پہلی اقسام صوم مین۔
〃	فصل دوسری طریق ثبوت ہلال
۲۵۸	فصل تیسری مفطرات صوم
۲۶۰	فصل چوتھی موجبات قضاء صوم بغیر کفارہ ✤
۲۶۱	فصل پانچوین احکام مسافر و مریض
۲۶۲	تتمہ مسائل متفرقہ مین ✤
۲۶۳	باب پانچوان زکوۃ مین اس باب مین ایک مقدمہ اور تین فصلین ہین مقدمہ عقاب ترک زکوۃ مین ✤
۲۶۴	فصل پہلی جن چیزون مین زکوۃ واجب ہوتی ہے ✤
۲۶۶	فصل دوسری زکوۃ فطرہ ✤
۲۶۷	فصل تیسری مستحقین زکوۃ
۲۶۹	باب چھٹا بیان مسائل خمس۔ اس باب مین دو فصلین ہین ✤
〃	فصل پہلی بیان اون چیزون کا کہ جنمین خمس واجب ہے۔
۲۶۹	فصل دوسری تفصیل مستحقین خمس مین
〃	باب ساتوان بیان حج و عمرہ وغیرہ اور ایک مقدمہ اور اس باب مین
۲۷۰	دو باب ہین مقدمہ فضیلت حج و عمرہ
۲۷۲	کیفیت اجمال اعمال حج و عمرہ تمتع ✤

صفحہ	مطالب
۲۷۴	باب اول بیان عمرہ اور اس باب میں پانچ فصلیں ہیں
رر	فصل پہلی احرام و عمرہ کے اور اسمیں چار مقصد ہیں
رر	مقصد اول مستحبات قبل احرام و بعد احرام و در بیان احرام
۲۷۷	مقصد دوسرا مواقیت احرام میں
۲۷۹	مقصد تیسرا واجبات احرام میں
۲۸۰	مقصد چوتھا متروکات احرام میں
۲۸۷	فصل دوسری بیان طواف عمرہ اور تین مقصد ہیں
رر	مقصد پہلا اعمال مستحبہ تا زمان ابتدائے طواف
۲۹۱	مقصد دوسرا واجبات طواف میں
۲۹۸	مقصد تیسرا مستحبات طواف میں
۳۰۱	فصل تیسری نماز طواف میں
۳۰۳	فصل چوتھی کیفیت سعی میں اور اس فصل میں تین مقصد ہیں
رر	مقصد پہلا آداب سعی مابین صفا و مروہ و مستحبات میں
۳۰۵	مقصد دوسرا واجبات سعی میں
۳۰۶	مقصد تیسرا مستحبات سعی میں
۳۰۸	فصل پانچوین تقصیر میں بعد فراغ سعی کے
۳۱۰	باب دوسرا افعال حج اور اسمیں کئی فصل ہیں
۳۱۰	فصل پہلی بیان احرام حج تمتع اور اس

صفحہ	مطالب
	فصل میں دو مقصد ہیں
۳۱۰	مقصد پہلا بیان وجوب احرام حج و احکام اسکے
۳۱۱	مقصد دوسرا مستحبات احرام میں
۳۱۲	فصل دوسری وقوف عرفات
۳۱۸	فصل تیسری وقوف مشعر الحرام اور اسمیں دو مقصد ہیں
رر	مقصد پہلا واجبات وقوف میں
۳۲۰	مقصد دوسرا بیان وقوف مشعر الحرام
	فصل چوتھی واجبات منیٰ میں
۳۲۷	فصل پانچوین ان امور کے بیان میں جو بعد ادائے مناسک منیٰ واجب یا مستحب ہیں اور اس فصل میں دو مقصد ہیں
ایضاً	مقصد پہلا واجبات طواف زیارت و نماز وغیرہ
۳۲۸	مقصد دوسرا مستحبات طواف زیارت و سعی وغیرہ میں
۳۲۹	فصل چھٹی شبہائے تشریق منیٰ میں
۳۳۰	فصل ساتوین وجوب رمی جمرات و اعمال مستحبہ اور اس فصل میں دو مقصد ہیں
ایضاً	مقصد پہلا بیان واجبات جس شب منیٰ میں رہے
۳۳۱	مقصد دوسرا بیان مستحبات منیٰ میں
۳۳۲	خاتمہ کیفیت طواف وداع و بیان مستحبات کا

صفحہ	مطالب
٣٣٨	باب آٹھواں نکاح و متعہ اور اس باب میں چھ مطلب ہیں
٣٤٠	مطلب پہلا فضائل و ثواب متعہ میں
٣٤١	مطلب دوسرا احکام نکاح دائمی و خطبہ نکاح
٣٤٥	مطلب تیسرا بیان متعہ میں
٣٤٦	مطلب چوتھا ۔ نکاح کنیز و تحلیل
٣٤٧	مطلب پانچواں مسائل متفرقہ نکاح و متعہ
٣٤٨	مطلب چھٹا بیان ان عورتوں کا جو مردوں پہ حرام ہیں
٣٥١	باب نواں بیان احکام طلاق میں جس میں چار فصلیں ہیں ۔
〃	فصل اول طلاق میں
٣٥٤	فصل دوسری بیان عدہ میں
٣٥٧	فصل تیسری بیان خلع و مبارات
٣٥٨	فصل چوتھی بیان ظہار و ایلا و لعان
٣٦٢	باب دسواں کفارات کے بیان میں اور اس باب میں دو فصلیں ہیں
〃	فصل پہلی اقسام کفارہ میں
٣٦٤	فصل دوسری کیفیت کفارات میں
٣٦٦	باب گیارہواں گناہان کبیرہ و صغیرہ کے بیان میں اور شمار گناہان کبیرہ کے اس باب میں ایک مقدمہ اور بائیس فصلیں ہیں مقدمہ شمار گناہان کبیرہ میں کہ جو قرآن سے ثابت ہیں
٣٦٩	فصل پہلی سود کھانے کی مذمت میں ۔
٣٧١	فصل دوسری مذمت غیبت میں
٣٧٦	بیان ان مقامات کا کہ جہاں غیبت جائز ہے
٣٧٨	فصل تیسری مذمت بہتان و تہمت و بدگمانی مومن
٣٨٠	فصل چوتھی مذمت حسد
٣٨١	فصل پانچویں مذمت سخن چینی و چغلخوری اور باہم مومنین میں عداوت واقع کرنا
٣٨٢	فصل چھٹی مذمت افشائے راز مومن کے
٣٨٣	فصل ساتویں مذمت ترک ملاقات مومنین
٣٨٤	فصل آٹھویں مذمت نافرمانی والدین و ادائے سلوک والدین سے ثواب خدمت والدین
٣٨٨	فصل نویں مذمت کذب کے بیان میں
٣٩١	فصل دسویں عقاب زنا و مساس و بوسہ زنان نامحرم اور نظر کرنا نامحرم سے
٣٩٤	فصل گیارہویں عذاب اغلام و مساحقہ
٣٩٥	فصل بارہویں عقاب نظر کرنے کا طرف نامحرم کے اور نامحرم سے مس کرنے کی عقاب میں
٣٩٧	فصل تیرہویں مذمت ظلم اور چوری اور خیانت کی
٣٩٨	فصل چودھویں عقاب مزدوری نہ دینے کا اور ہمسایہ کے زمین لے لینے کا
٣٩٩	فصل پندرہویں مذمت شراب
٤٠٠	فصل سولہویں مذمت گانے اور باجا کی
	فصل سترہویں عقاب قمار یعنی جوا کھیلنے کا اور شطرنج و نرد بازی کے بیان میں
٤٠١	فصل اٹھارہویں غش اور فریب اور کم تولنے کے
٤٠٢	فصل انیسویں مذمت و حرمت رشوت
٤٠٣	فصل بیسویں عقاب ترک نماز کا
〃	فصل اکیسویں عقاب زکوٰۃ و خمس نہ دینے کا
〃	فصل بائیسویں عقاب ترک حج کا

اطلاع یہ کتاب مخصوص شیعوں کے لئے چھاپی گئی ہے اہلسنت نہ اسے دیکھیں نہ خریدیں

بتفضل عجال الارض وفق الالباب

دریں زمان برکات توامان وسعادت اقتران کتاب مستطاب
محتوی بمسائل اصول عقائد بادلائل عقلیہ ونقلیہ ومشتمل باحکام فروعیہ دینیہ و
متضمن وظائف واوراد وآداب اخلاق واعمال وادعیہ مرویہ

جلد اول

تحفۂ احمدیہ

سنہ ۱۳۱۲ ہجری

باصلاح فرمودۂ عالیجناب ملاذ نا آیۃ اللہ العالم الربانی النور الشعشانی الورع التقی
الزکی النقی نسیج وحدہ وفرید عصرہ العامل بالفرائض والسنن الذی عجز عن عد مدائحہ لسان
اللسن مولانا ومقتدانا جناب السید ابو الحسن مد ظلہم العالی المعروف بجناب آقا سید ابو الحسن صاحب

بمقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج بتاریخ ۱۵ ماہ رمضان سنہ ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۹۵ء

در مطبع اثنا عشری باہتمام عابد علی بن حسن رضوی حلیہ طبع پوشید

بار دوم　　　　تعداد　　　　ایکہزار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین
محمد خاتم النبیین وعلی افضل الوصیین علی بن ابیطالب امیر المومنین و
عترتہما الاطیبین الائمۃ الطاہرین الذین بذلوا جہدہم فی اشاعۃ الدین
واذاعۃ الشرع المتین اما بعد کہتا ہے اضعف العباد الراجی عفو ربہ الصمد احمد بن الاسعد المعروف بانتظام الدولہ
پس واضح ہو کہ یہ کتاب تحفۂ احمدیہ مشتمل ہے تین جلدوں پر جلد اول عبادات مین ہوا ور جلد دوم آداب و
دعوات مین اور جلد سوم اعمال سال مین ہے ذا لبواب اس کتاب کے یاین تفصیل لکھے گئے ہین مقدمہ
فضیلت علم مین باب پہلا اصول دین مین یعنی توحید و عدل و نبوت و امامت و معاد و بیہ کے بیان مین
یا دلیلہای عقلی باب دوسرا طہارت کے بیان مین اور شرح مطہرات و نجاسات و وضو و غسل و تیمم
اور احکام اموات کے باب تیسرا نماز کے بیان مین تفصیل اور تعقیبات نماز اور مسائل نماز مین باب چوتھا
بیان صوم اور مفطرات صوم مین باب پانچوان بیان مین زکوٰۃ واقسام زکوٰۃ واجناس زکوٰۃ کے
باب چھٹا بیان خمس مین باب ساتوان بیان حج مین باب اٹھوان باب نکاح و متعہ مین اور اوسکے
[illegible] باب نوان [illegible] و مبارات اور آداب زفاف و مباشرت و ولادت مولود و عقیقہ

وظہار و لعان وغیرہ مین باب دسوان کفارہ کے بیان مین اور مقدار کفارہ مین باب گیارھوان
گناہان کبیرہ کے بیان مین اور اس باب مین اقسام گناہان کبیرہ و صغیرہ مذکور ہین اور عذاب سود کا اور
مذمت غیبت و سخن چینی و احکام غصب و تلف حقوق مومن و غصب حق مزدور وغیرہ

فہرست ابواب

جلد دوم باب پہلا بیان مین آداب شکار و اقسام شکار کے اور تفصیل حلال و حرام جانوران یعنی کونسا
جانور ماکول اللحم ہے اور کیا چیزا ون مین حرام ہے اور احکام کہانے اور پینے کا اور لباس کے اور خواص ثواب
انگشتری باب دوسرا آداب صحبت و آداب محفل و آداب سلام و احکام بنانے مکان و زراعت و درختان
میوہ دار کے بیان مین اور ذکر خواص فواکہ مین باب تیسرا داڑھی رکھنے اور حجامت اور کنگھی کرنے اور
خضاب و وسمہ کرنے اور خوشبو سونگھنے اور پھول سونگھنے اور حمام کرنے اور نورہ لگانے اور سونے اور
جاگنے کے بیان مین باب چوتھا احکام بیماری اور ثواب بیماری اور عیادات اور تعویذات تپ اور درد
سر و درد گوش و درد چشم و ضعف بصر و دیگر امراض و اعمال توبہ و اعمال رد مظالم کے بیان مین باب
پانچوان احکام سفر اور تواریخ سعد و نحس اور قمر در عقرب اور آداب و ادعیہ سفر خشکی و سفر دریا کے بیان مین
باب چھٹا اعمال حاجت روائی و ادعیۂ اداے قرض و طلب رزق و دفع ہم و غم و دفع شیاطین جن و
دفع سحر و احکام اوقات دعا و استجابت دعا کے بیان مین باب ساتوان ثواب تلاوت قرآن اور خواص
ہر سورہ کے بیان مین باب آٹھوان احکام اعمال ایام ہفتہ کے بیان مین اور جو نمازین اور دعائین
مخصوص کسی شب یا کسی روز سے ہین باب نوان ہلال دیکھنے اور اعمال اول ہر ماہ اور اختیارات سعد و نحس
ایام ہر ماہ کے بیان مین اور ذکر نحس اکبر اور ایام ولادت و وفات آئمہ معصومین علیہم السلام مین باب دسوان
ادعیہ و اذکار مختصرہ مین جو ہر روز پڑھنا چاہیے اگر اوٹھتے بیٹھتے یا راہ چلتے ہین ان اذکار کا ورد رہے
تو بھی بہتر ہے باب گیارھوان تعداد اسمای الٰہی مین اور خواص اسماء حسنیٰ مین باب بارھوان
ادعیۂ متفرقہ کے بیان مین جنکا وقت خاص معین نہین ہے ہر وقت پڑھ سکتا ہے مثلاً دعاے جوشن کبیر
و صغیر و دعاے مشلول و قاموس و دعاے صحیفہ و قدح اور معراج اور رجب وغیرہ باب تیرھوان
زیارات چہاردہ معصوم علیہم السلام مین اور کیفیت عریضہ لکھنے کی خدمت امام زمان علیہ السلام مین

جلد سوم باب اول بیان اعمال ماہ محرم مین باب دوم بیان اعمال ماہ صفر مین باب سوم
بیان اعمال ماہ ربیع الاول مین باب چہارم بیان اعمال ماہ ربیع الثانی مین باب پنجم بیان اعمال
وادعیہ ماہ جمادی الاولے مین باب ششم بیان اعمال وادعیہ ماہ جمادی الاخری مین باب ہفتم
بیان ادعیہ واعمال ماہ رجب مین باب ہشتم بیان اعمال وادعیہ ماہ شعبان مین باب نہم بیان
ادعیہ واعمال ماہ رمضان المبارک مین باب دہم بیان ادعیہ واعمال ماہ شوال مین باب یازدہم
بیان ادعیہ واعمال ماہ ذیقعدہ مین باب دوازدہم بیان اعمال وادعیہ ماہ ذیحجہ مین خاتمہ
بیان کیفیت نوروز اور اعمال روز نوروز مین مقدمہ فضیلت علم اور طلب علم مین پہلی فضیلت علم و
کیفیت اجتہاد و تقلید بطور اجمال لکھی جاتی ہے پس جانو کہ علم اشرف سعادات و افضل کمالات ہے
اور آیات و اخبار فضیلت علم مین بیشمار وارد ہوے ہین چنانچہ مجلسی علیہ الرحمہ کتاب عین الحیوۃ
مین تحریر فرماتے ہین کہ باسانید معتبرہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ طلب علم
ہر مسلمان پر واجب ہے تحقیق کہ حقتعالی طالبان علم کو دوست رکھتا ہے اور جناب امیر علیہ السلام نے
ارشاد فرمایا کہ ایہا الناس جانو تم کہ دین کا کامل ہونا بسبب طلب علم اور بسبب عمل کرنے کے اس علم
پر ہے تحقیق کہ طلب علم تم لوگون پر طلب مال سے زیادہ تر لازم ہے اسواسطے کہ رزق تمھارا لوگون پر
مقسوم ہو چکی ہے اور خدا ضامن رزق ہے البتہ وہ اپنی ضمانت پر وفا کریگا اور علم اہل علم کو مفوض
کیا گیا ہے تم لوگ مامور ہو کہ اہل علم سے طلب علم کرو اور جناب صادق علیہ السلام نے ارشاد
فرمایا کہ جو شخص علوم دین کو یاد نہ کرے حقتعالے قیامت مین اوسکی طرف نظر نہ فرمائیگا اور اعمال
اوسکے قبول نہ فرمائیگا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ عالم کہ لوگ اوسکے علم سے
منتفع ہون ستر ہزار عابدون سے بہتر ہے پس جاننا چاہیے کہ تحصیل علم دین اسقدر کہ اعتقاد حقہ
کو یقین حاصل کرے اور طہارت و نماز و روزہ و دیگر اعمال و مسائل ضروری دریافت کرے
ہر شخص پر فرض ہے اور حاصل کرنا مرتبہ اجتہاد کا واجب کفائی ہے یعنی ہر شخص پر فرض ہے مگر
بعض اشخاص کے حاصل کرنے سے اور اشخاص سے ساقط ہو جاتا ہے پس لازم ہے کہ سب مسلمین

مسائل ضروریہ کو حاصل کریں اور چند شخص فقہ و اجتہاد میں باکمال بہم پہونچائیں اور باقی مومنین طالبان علم کی اعانت و مدد کریں تا عقوبت آخرت سے ہمکو نجات ملی اور یہ جو اس زمانہ میں رائج کہ تحصیل کیطرف لوگ توجہ نہیں کرتے اور ہزار آدمیوں میں پانچ آدمی بھی تحصیل اجتہاد میں فکر نہیں کرتے اور اپنی اولاد کو کاروبار دنیا سکھاتے ہیں یا تحصیل معاش کی قابل ہوں اور دینیات نہیں پڑھاتے ہیں بلکہ مانع ہوتے ہیں تو یہ امر خلاف حکم خدا و رسول ہی اور موجب ہلاکت و خسران آخرت اور باعث اضمحلال دین ہی پس ضرور ہی کہ ہر قبیلہ و قوم سے اور ہر شہر و قریہ سے تین چار آدمی تحصیل علم دین کی لئے مخصوص کئے جائیں جیسا کہ خداوند عالم قرآن شریف میں فرماتا ہی فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ یعنی کیوں نہیں باہر جاتے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ تاکہ فقہ و معرفت حاصل کریں دین میں اور تاکہ ڈرائیں اپنی قوم کو جبکہ پھر کی جائیں طرف اُس قوم کی شاید وہ لوگ حذر کریں اور جناب امام رضا علیہ السلام نے اپنے آباء کرام سے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب رسالت مآب نے کہ طلب علم واجب ہی ہر مسلمان پر پس طلب علم کرو اُسکے مقام سے اور حاصل کرو اُس علم کو اہل علم سے تحقیق کہ تعلیم کرنا رضامندی خدا کے لئے حسنہ ہی اور طلب علم کرنا عبادت ہی اور بحث کرنا علم میں ثواب تسبیح رکھتا ہی و تعلیم کرنا اُس شخص کو کہ اس علم پر عمل نہ کرسکے اور اُس علم کو نجانے صدقہ ہی اور سکھانا طالب علم کو سبب قرب الٰہی ہی اسواسطے کہ علم سے حلال و حرام الٰہی پہچانا جاتا ہی اور سبب روشنی راہ بہشت ہی اور مونس وحشت ہی اور مصاحب غربت ہی اور ہمزبان ہوتا ہی تنہائی میں اور رہنما ہوتا ہی شادی و غم میں اور حربہ ہی دشمن کے لئے اور دوستان خدا کی نزدیک زینت ہی اور حدیث جہل میں احادیث کثیرہ وارد ہیں ان میں سے چند حدیثیں لکھی جاتی ہیں اس زمانے میں رعیت کی دو قسمیں ہیں مجتہد یا مقلد مجتہد کے لئے شرط ہی کہ عالم باعمل اور عادل و متقی ہو اور استنباط احکام دین و مسائل شرعیہ قرآن و احادیث سے کرے اور موافق اوسکی احکام جاری کرے اور ضعفا و جہال کو موعظت و نصیحت ہدایت کرتا رہے اور مقلد کو اخذ کرنا مسائل اور احکام دینیہ کا مجتہد جامع الشرائط سے فروع دین میں کافی ہی اور اصول دین میں تفکر و تدبر لازم ہے اور اوسے بدلائل عقلی سمجھنا چاہئے اور بحث

مطلق علم کلام سے ہی اور وہ علم نہایت وسیع ہی یہان بطور اختصار کے لکھا جاتا ہے **باب پہلا**
اصول دین کے بیان مین اس باب مین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی** توحید خدا کے بیان مین اس فصل
مین تین مطلب ہین **مطلب پہلا** بیان اثبات وجود خداوند عالم مین جانو کہ پہلے جو چیز کہ مکلف پر
ابتدای تکلیف مین واجب ہی تحصیل کرنا ایمان کا ہی اور ایمان جاننا اصول دین کا ہی اور اصول دین مین
اول معرفت اپنے خالق کی ہی اور وجود صانع عالم وجود اشیا سی زیادہ ظاہر و آشکار ہی اسواسطے
کہ جو کوئی فکر کرتا ہی پیدائش مین آسمانون اور زمینون اور سورج اور چاند اور ستارون اور ہوا اور
ابر اور مینہ اور پہاڑ اور دریا اور حیوانات اور اپنے بدن اور اوسکی خلقت مین اور عجیب و غریب
صنعتون کہ جو حق سبحانہ وتعالے نے ان چیزون مین پیدا کی ہین تو وہ شخص جانتا ہے کہ یہ سب چیزین
خود بخود نہین پیدا ہوئین اور کوئی انکا بنانیوالا اور پیدا کرنیوالا ضرور ہی اور خالق انکا مثل ان
چیزون کے نہین ہی اور کامل بالذات ہی اور کوئی نقص اوسکی صفت مین نہین ہی تحفۃ العارفین
مین مذکور ہی کہ جناب امیر المومنین علیہ السّلام فرماتے ہین اَوَّلُ الدِّیْنِ مَعْرِفَتُہٗ یعنی ابتدا ے
دین معرفت خدا ہی پس پوشیدہ نرہے کہ پہلے خداوند عالم کا پہچاننا ہر بالغ اور عاقل پر واجب ہے
اور مراد پہچاننے سے اوسکی کنہہ ذات کا دریافت کرنا نہین ہی کہ اوس مین عقل بشر عاجز اور قاصر
ہی لیکن صفات ثبوتیہ اور سلبیہ کا پہچاننا لازم ہی کہ اونھین صفات سی خداوند عالم پہچانا جاتا ہی
انشاء اللہ تعالے عنقریب بیان اوسکا بالتفصیل کیا جائیگا اب جاننا چاہیے کہ اصول دین مین تقلید
کرنا اور غیر کے قول کو قبول کرنا بدون تحقیق حق و باطل اور بدون ملاحظہ دلائل جائز نہین ہی بلکہ چاہیے
کہ بجاے خود مذاہب مختلفہ سے ایک مذہب کی حقیقت بدلائل و براہان ثابت کرلے مبادا غیر کے کہنے سی
حق سمجھ کر مذہب باطل کو اختیار کیا ہوا اور روز جزا پیش خدا کوئی دلیل قوی اسکے پاس نہو اور عذاب
شدید مین مبتلا کیا جائے مگر شرط یہہ ہی کہ انصاف سے غور و تامل کرے اور پاسداری مذہب آباواجداد
کو دخل ندے تو امر حق ظاہر ہو جائیگا **مطلب دوسرا** صفات ثبوتیہ کے بیان مین صفات ثبوتیہ
اُسے کہتے ہین کہ جو باتین خداوند عالم کے لیئے ثابت کرنا لازم ہین اور وہ آٹھ صفتین ہین چنانچہ

کتاب تحفۃ العارفین سے یہ بحث خلاصہ کر کے لکھی جاتی ہے پہلی صفت یہ ہے کہ حقتعالے قدیم اور ازلی ہے
یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا اسلیئے کہ اگر حادث ہوتا تو چاہیئے تھا کہ قدیم نہوا اور جب ثابت ہو چکا کہ
وہ واجب الوجود ہے تو اوسپر عدم اور فنا روا نہین ہو سکتا دوسری یہ کہ خدا قادر و مختار ہے اوسکی
قدرت کاملہ سے کوئی شی باہر نہین ہے یعنی ہر چیز پر قادر و توانا ہے پس فعل کرنے اور نہ کرنے دونوین
مختار ہے لیکن فلاسفہ اپنی کج فہمی سے کہتے ہین کہ خدا کو ایجاد اشیا مین اختیار نہین ہے آتش بلا مداخلت
قدرت ہر شی کو جلا دیتی ہے حالانکہ یہ اونکا خیال خام ہے اسلیئے کہ اوس مین خدا کا عجز لازم آتا ہے اور
یہ نقص ہے اور جناب باری جمیع عیوب اور نقصانات سے منزہ اور مبرا ہے اور قدرت اور توانائی
اوسکی من کل الوجوہ کامل ہے تیسری یہ کہ خداوند عالم عالم ہے یعنی ہر جزو و کل سے آگاہ اور مطلع ہے
خواہ موجود ہو خواہ معدوم پس علم اوسکا قبل وجود اشیا اور بعد وجود اشیا یکسان ہے کچھ تفاوت
نہین رکھتا اسلیئے کہ اگر ازل سے نجانتا تھا تو جاہل ہوگا اور اوسپر جہل روا نہین ہے چوتھی یہ کہ جناب
اقدس الٰہی حی قدیم ہے یعنی زندہ ہے اوسکو موت اور فنا نہین اسلیئے کہ اگر زندہ نہو تو اوسپر علم اور
قدرت دونون محال ہونگے پانچوین یہ کہ خداوند عالم مدرک اور سمیع اور بصیر ہے اور معنی مدرک
کے یہ ہین کہ جو چیزین کہ ہم بواسطہ حواس یعنی آلات جسمانی دریافت کرتے ہین جناب باری اونہین
چیزونکو بدون آلات حواس کے دریافت کرتا ہے اوسکو آلات حواس کی حاجت نہین ہے اسلیئے کہ
اوسنے اپنی قدرت کاملہ سے حواس کو بھی پیدا کیا ہے اور اسی طرح بدون حاجت گوش ہر ایک کی آواز
سنتا ہے اور بدون حاجت چشم ہر ایک کو دیکھتا ہے لیکن جسوقت جسکے لیئے جو کچھ مصلحت جانتا ہے کرتا ہے
کبھی بیمار کرتا ہے کبھی صحت عنایت فرماتا ہے کبھی مار ڈالتا ہے اسلیئے کہ اپنے بندون کے حال اور
مصالح سے خوب آگاہ اور مطلع ہے اوس سے کوئی چیز پوشیدہ نہین جیسا کہ اکثر آیات اور روایات
مین وارد ہوا ہے کہ جناب باری نے دو لوحین پیدا کی ہین اور اون مین سب چیزین لکھی ہین ایک
کا نام لوح محفوظ ہے کہ اوس مین جو کچھ لکھا جاتا ہے ہرگز فرق نہین ہوتا اسلیئے کہ وہ موافق مصلحت و
مطابق علم رب العزت ہوتا ہے دوسری لوح محو و اثبات ہے کہ اوس مین جو کچھ مرقوم ہوتا ہے حسب

مصالح و حکمت تغیر و تبدل احکام بھی مشروط لیا جاتا ہی وہ محو ہو سکتا ہی مثلاً ایک شخص کی عمر کے پچاس برس لکھے ہین یعنی مقتضای حکمت یہ ہی کہ جبتک اُس سی کوئی چیز باعث اوسکی زیادتی اور کمی عمر کا نہو عمر اوسکی پچاس برسکی پوری ہوگی اور جسوقت کہ اُس سی عمل خیر مثل صلۂ رحم وغیرہ ظہور مین آئیگا تو پچاس برس کے ساٹھ برس لکھے جائینگے اور جسوقت کہ قطع رحم کریگا تو پچاس برسکی چالیس رہ جائینگے بخلاف لوح محفوظ کہ جو کچھ اُس مین مرقوم ہو چکا ہی زیادتی و کمی اُس مین نہین ہوتی مثل اوسکے کہ لوح محفوظ مین تحریر ہوگیا ہی کہ زید البتہ صلۂ رحم کریگا اور اس سبب سی عمر اوسکی ساٹھ برسکی معین ہوگی یا ایک شخص البتہ قطع رحم کریگا اور بسبب قطع رحم عمر اُسکی چالیس برسکی رہجائیگی اور بظاہر غرض اس لوح محو و اثبات سے یہ ہی تا لوگون پر ظاہر ہو کہ اعمال خیر کو امور تقدیرین اسدرجہ تاثیر ہی کہ اونکی بجالانیکی وجہ سے عمر زیادہ ہو جاتی ہی اور کسقدر اعمال بد کی نحوست ہوتی ہی کہ اونکی مرتکب ہونے سے عمر کم ہو جاتی ہی چھٹی یہ کہ خداوند عالم مرید اور کارہ ہی اور مرید کے معنی کئے ہین ایک یہ کہ جناب باری اپنے افعال کو بارادہ واقع کرتا ہی جیسا کہ متکلمین امامیہ فرماتے ہین کہ مراد ارادے سے علم بمصلحت فعل ہی پس جو فعل کرتا ہی اپنے ارادہ اور اختیار سے کرتا ہی اسلئے کہ ارادہ علم کی قسم سے ہی اور علم عین ذات ہی کہ اوسکو تغیر و تبدل نہین ہوتا دوسرے کسی فعل سے کارہ ہونا اور کراہت سے مراد بنابر ان معنون کے علم بمفسدہ ہی پس حقتعالی کا ارادہ وقت مصلحت فعل سے اور وقت مفسدہ ترک سی متعلق ہوتا ہی اور اس تعلق کو بھی کبھی ارادہ اور کراہت کہتے ہین تیسرے معنی ارادہ کے یہ ہین کہ موجود کرنیکو ارادہ اور معدوم کرنیکو کراہت کہتے ہین جیسا کہ بعض حدیثون مین وارد ہوا ہی چوتھی معنی ارادہ کے یہ ہین کہ جناب قدس الٰہی اپنے بندون سے ارادہ طاعت کا کرتا ہی اور اونسے ارادہ ارتکاب معصیت نہین کرتا بلکہ ارتکاب معصیت سی کراہت رکھتا ہی اور یہان ارادے سی مراد یہ ہی کہ حق سبحانہ و تعالے نے بندون کو حکم بطاعت کیا ہی اور مراد کراہت سی یہ ہی کہ معصیت سی منع فرمایا ہی پانچوین معنی یہ ہین کہ ارادہ توفیق دیتا ہی اور کراہت یہ ہی کہ سلب توفیق کرتا ہی ساتوین یہ کہ حق تعالے متکلم ہی یعنی خداوند عالم خالق اور موجد کلام ہی جس چیز مین چاہے کلام کو پیدا کرے جیسا کہ حضرت موسٰی علی

مطلب (۳)

بنیا وعلیہ السلام کے لیئے شجرہ طور مین ایجاد کلام فرمایا مقصود یہہ ہے کہ خداوند عالم صادق ہی یعنی کلام
اسکا سچ ہی اسلیئے کہ کذب قبیح ہی اور فعل قبیح سی ذات مقدس الہی مبرا ہی مطلب تیسرا صفات سلبیہ کے
بیان مین صفات سلبیہ اوسے کہتے ہین کہ ان امور سی خداوند عالم منزہ ہی اور وہ چھ ہین تحفۃ العارفین
مین منقول ہی کہ جسکا خلاصہ مضمون یہہ ہی کہ صفات سلبیہ مین سی پہلے عمدہ امر یہ ہی کہ خدا شریک نہین رکھتا
اور سواے خدا ہی واحد و یکتا کوئی دوسرا یا تیسرا خدا نہین ہی پس واضح ہو کہ خداوند عالم واحد واحد
ہی یعنی سوا اوسکے کوئی اور واجب الوجود نہین ہی اور جو چیز کہ غیر ذات خدا موجود ہی ممکنات سی ہی
اور ایک مصنوع اوسکے مصنوعات سی ہی اور حق سبحانہ وتعالے خداوندی مین کسیکو شریک نہین
رکھتا اسلیئے کہ اگر اوسکا شریک ہو یعنی دو خدا ہون اور اون مین سے ایک کسی چیز کا ارادہ کرے
اور دوسرا اوسکا مانع ہو سکے تو اول کا عجز لازم آتا ہی اور اگر مانع نہ ہو سکے تو دوسرے کا عجز
لازم آتا ہی اور خدا پر عجز روا نہین ہی اور اگر دونوں کے موافق مرضی واقع ہو تو اجتماع نقیضین لازم
آتا ہی اور یہ محال ہی دوسری صفات سلبیہ سے یہہ ہی کہ جناب باری کے لئے صورت اور جسم نہین
ہی کہ وہ ان دونون سے مبرا ہی اس لیئے کہ اگر اوسکے لیئے کوئی صورت اور جسم ہوتا تو چاہیے تھا
کہ کوئی اسکے مشابہ اور مثل بھی ہوتا حالانکہ کوئی اوسکے مثل نہین ہی لیکن سنیون مین تابعان احمد حنبل
کہتے ہین کہ خدا کی صورت اور جسم ہی اور عرش پہ بیٹھا ہی اور جسم اوسکا عرش سے بقدر چھ بالشت
زیادہ ہی اور بالشت بھی اوسی کے ہین اور ہر شب جمعہ کو ایک گدہے پر سوار ہو کے زمین پر آتا ہی
اور صبح تک ندا کرتا ہی کہ آیا میرے بندون مین سے کوئی ایسا ہی کہ اپنے گناہون سے توبہ کرے
اور مین توبہ اوسکی قبول کرون اور بعض اہلسنت کہتے ہین کہ زمانہ حضرت نوح مین جسوقت کہ طوفان
آیا تو حقتعالے اسقدر رویا کہ اوسکی آنکھین آشوب کر گئین اور ملائکہ عیادت کے لیئے حاضر ہوئے
اور بعض کہتے ہین کہ خدا بصورت انسان کبیر السن ہی کہ اوسکے سر اور داڑھی مین سیاہ اور سفید
بال مخلوط ہین تیسری صفت سلبیہ یہہ ہی کہ جناب باری کے لئے مکان نہین ہی اور نہ کسی سمت مین
رہتا ہی اسلیئے کہ یہہ لوازم جسمانی سے ہی اور بطلان اسکا عقلاً اور شرعاً ثابت ہی جیسا کہ کتاب توحید

مین صدوق علیہ الرحمہ نے سلمان ابن اہران سے روایت کی ہو کہ مین نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ آیا جناب باری کسی مکان مین رہتا ہو حضرت نے فرمایا کہ وہ کسی مکان مین نہین رہتا اسلیے کہ اگر وہ کسی مکان مین ہوتا تو چاہیے تھا کہ حادث ہوتا اسلیے کہ متمکن مکان کا محتاج ہو اور یہ حوادث کی صفت ہو قدیم اس سے بری ہو اور ارشاد مین شیخ مفید علیہ الرحمہ نے نقل کیا ہو کہ ایک عالم یہود ابوبکر کے پاس آیا اور اوسنے کہا کہ اس امت کے پیغمبر کا خلیفہ تو ہو ابوبکر نے کہا ہان مین ہون یہودی نے کہا کہ مین نے توریت مین دیکھا ہو کہ انبیا کے خلفا عالم ہوتے ہین پس مجھہ سے بیان کر کہ خدا کہان ہے ابوبکر نے سادہ لوحی سے کہا کہ خدا آسمان پر ہے اور عرش پر بیٹھا ہو یہودی نے کہا پس خدا سے زمین خالی ہو ابوبکر نے کہا کہ یہ کلام زنادقہ کا ہو میرے پاس سے دور ہو ورنہ مین تجھے قتل کرونگا وہ یہودی تعجب کرتا ہوا پھرا اور اسلام پر ہنستا ہوا چلا جاتا تھا کہ راہ مین اوسکو حضرت امیرالمومنین علیہ السلام ملے حضرت نے فرمایا ای یہودی تیرا سوال مجھے معلوم ہوا اور جو کچھہ کہ تو نے جواب پایا وہ بھی دریافت ہوا اب مین بیان کرتا ہون اوسے سُن کہ خداوند عالم خالق مکان ہو اسکے لیے کوئی مکان نہین بلکہ اوسکے آثار قدرت ہر جگہ موجود ہین پس اگر مین تیری کتابون مین تیا دون تو آیا تو ایمان لائیگا یہودی نے عرض کیا کہ اگر یہہ ہماری کتابون مین لکھا ہے تو البتہ مین ایمان لاؤنگا حضرت نے فرمایا آیا تو نے اپنی کتابون مین نہین دیکھا کہ ایک روز حضرت موسی بن عمران علی نبینا وعلیہ السلام بیٹھے تھے ناگاہ جانب مشرق سے ایک فرشتہ آیا حضرت موسی نے اوس سے پوچھا کہ تو کہان سے آتا ہو اوس نے عرض کیا کہ خدای عزوجل کے پاس سے بعد اوسکے دوسرا فرشتہ مغرب سے آیا موسیٰ نے اوس سے بھی پوچھا کہ تو کہان سے آتا ہو اوسنے عرض کیا کہ خدا جلشانہ کے پاس سے آتا ہون بعد اوسکے تیسرا فرشتہ آیا اوسنے کہا کہ مین آسمان ہفتم سے خدای جلشانہ کی پاس سے آتا ہون بعد اوسکے چوتھا فرشتہ آیا اوسنے کہا کہ مین طبقۂ ہفتم زمین سے خدا کے پاس سے آتا ہون اوسوقت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مین حمد کرتا ہون اوس خدا کی کہ اوس سے کوئی جگہہ خالی نہین ہے یہودی نے یہہ سُنکے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ یہی حق ہو اور آپ ہی اپنے

پیغمبر کی خلافت کے سزاوار ہین چوتھے صفت سلبیہ یہہ ہی کہ حق تعالے پر حلول و اتحاد جائز نہین
ہی پوشیدہ نہ رہے کہ حلول ایک چیز کے دوسری چیز مین در آنیکو کہتے ہین جسطرح رنگ جسم مین در آتا ہی
اور اتحاد دو چیز و نکے مل کر ایک ہو جانیکو کہتے ہین پس خدای جل شانہ پر حلول و اتحاد روا نہین
اسلیئے کہ یہہ اجسام اور عوارض جسم سے تعلق رکھتے ہین اور جناب باری ان چیزون سے مبرا و منزہ ہی
پس کیونکر کسی کے جسم مین در آئیگا لیکن کتاب کشف الحق مین علامہ حلی علیہ الرحمہ بعضی صوفیہ سے نقل
فرماتے ہین کہ خدا عارفون سی متحد ہوتا ہی اور بعضی اس سی بھی زیادہ ترقی اور مبالغہ کرتے ہین کہ خدا
نفس وجود ہی یعنی جو چیز ہی خدا ہی اور یہ عین کفر ہی پس چاہیے کہ صاحب ایمان ان اشرار سی احتراز کرین
اور اونکے وسوسون سے اپنی ایمان کو محفوظ رکہین پانچوین صفت سلبیہ یہہ ہی کہ حق تعالے کو دنیا
و آخرت مین کوئی دیکھہ نہین سکتا اسلیئے کہ مرئی بھی جسم سی تعلق رکھتا ہی اور حق تعالے اس سی مبرا ہی
کتاب تحفہ مین شاہ عبد العزیز دہلوی نے لکھا ہیے کہ آخرت مین مومنین اوسکے دیدار سے مشرف
ہونگے اور کافرین اور منافقین اس نعمت سی محروم رہینگے پس یہی مذہب سنیونکا ہی اور اس دعوی
پر نہ دلیل عقلی ہی نہ نقلی لیکن ایک دلیل نقلی اونکی ہاتھہ لگی ہی او سپر کمال اعتماد رکھتے ہین اور اہل
بصیرت کے نزدیک وہ بھی اونکے دعوے کے موافق نہین ہی وہ یہہ کہتے ہین کہ اگر خدا کا دیکھنا
جائز نہ ہوتا تو حضرت موسی علی نبینا و علیہ السلام کہ پیغمبر مرسل تھے کیونکر جناب باری سے دیکھنے کا
سوال کرتے اور یہ امر دو حال سے خالی نہین یا یہہ کہ حضرت موسی جانتے تھے کہ جناب باری کا دیکھنا
ممکن نہین تو سوال اونکا عبث ہوتا ہی یا یہہ کہ نجانتے تھے تو کلیم اللہ پر جہل لازم آتا ہی لیکن اہلسنت
کی عقل سے تعجب ہی کہ فقط حضرت موسی علی نبینا و علیہ السلام کے سوال کو دیکھا اور ما قبل و بعد کے
الفاظ کو نہ دیکھا اور خداوند عالم کے جواب پر نظر نہ کی کہ فرماتا ہی لَن تَرَانِی یعنی تو ہرگز نہ دیکھیگا
مجھے اور لفظ لن واسطے دوام کے ہوتا ہی یعنی کبھی نہ دیکھے گا جب حضرت موسی کو دیدار محال ہی
تو اورونکی نسبت بدرجۂ اولے محال ہوگا اور حضرت موسی علیہ السلام کا سوال بسبب اصرار
قوم اپنی قوم کے زبان سے تھا چنانچہ حق تعالے فرماتا ہی فَقَدْ سَأَلُوا مُوسَىٰ أَكْبَرَ مِن ذَٰلِكَ

فَقَالُوا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ترجمۂ ظاہر الفاظ کا یہ ہی
پس تحقیق کہ سوال کیا اوس جماعت نے موسیٰ علیہ السلام سے بزرگ تر اس سے پس کہا کہ دکھا دے ہمکو
خدا کو علانیہ پس گرفتار کیا اوس جماعت کو صاعقۂ عذاب الٰہی نے بسبب ظلم کرنے اوس جماعت کی
اس کلام الٰہی سے واضح ہوا کہ یہہ سوال ظلم و معصیت تھا اور بسبب اُسکے صاعقہ اونپر نازل ہوا اور
احادیث اہلبیت مین وارد ہوا ہی کہ جب اوس قوم نے یہہ سوال عظیم کیا تو حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ خدا
قابل دید نہین ہی اوس قوم نے اصرار کیا کہ آپ حق تعالے سے سوال تو کیجیے حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے عرض کی خداوندا تو مطلع ہی کہ یہہ قوم کیا کہتی ہی وحی ہوئی کہ تم سوال قوم بیان کرو تمسے مواخذہ
بجہالت قوم کا نہوگا اوسوقت حضرت موسیٰ نے عرض کی رَبِّ اَرِنِیْ جواب ہوا لَنْ تَرَانِیْ
علاوہ اسکے اور آیات سے ثابت ہی کہ خدا قابل رویت نہین ہی چنانچہ فرماتا ہی لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ
یعنی ادراک نہین کرسکتیں اوسکو آنکھین چھٹی صفت سلبیہ یہہ ہی کہ خداوند عالم کی ذات تقدس کو
تغیر اور تبدل نہین ہی اسلیے کہ یہہ صفت مخلوق کی ہی اور جناب باری ہمیشہ سے ایک حال پر ہی
اور ہمیشہ رہیگا اور ہشام بن حکم سے مروی ہی کہ ایک زندیق نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے سوال کیا کہ آیا خدا خوش اور غضبناک ہوتا ہی حضرت نے فرمایا البتہ لیکن بمثل مخلوقات کے
خوشی اور غضب اوسکا نہین ہوتا اسلیے کہ جسوقت بندہ کی طبیعت مین سرور اور غصہ عارض ہوتا ہی
تو اونکی حالت کو تغیر ہوجاتا ہی اور جناب باری ہمیشہ سے ایک حال پر ہی اور ہمیشہ رہیگا فصل
دوسری بیان عدل مین اس فصل مین کئی مطالب ہین مطلب پہلا جانو کہ خداوند عالم عادل ہی
ظلم نہین کرتا اور جو فعل بد ہین خدا سے واقع نہین ہوتے بنا بر مذہب امامیہ حق سبحانہ و تعالیٰ فعال
قبیح پر ہرگز راضی نہین ہوتا چنانچہ اس دعوی پر نص قرآن شاہد ہی کہ پروردگار عالم ایک مقام
پر فرماتا ہی قَائِمًا بِالْقِسْطِ اور دوسری جا فرماتا ہی اِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ اور
بجا بجا حکم کرتا ہی کہ عدل کرو اور ظلم نکرو کیونکر ہوسکتا ہی کہ بندونکو تو حکم کرے کہ عدل کرو اور
خود عدل نکرے اور دلیل عقلی ثبوت عدل خدا پر یہہ ہی کہ اگر خلاف عدل خدا سے وقوع میں

یعنی کوئی فعل بد معاذ اللہ خدا سے صادر ہو تو یہ کئی صورت سے خالی نہیں ہے ایک یہ کہ قبیح اور بدی سے عالم و
دانا نہ ہو مثل اوس جاہل کی کہ حالت غفلت و جہل میں معاصی کا مرتکب ہوا ہو اور جناب قدس الٰہی پر جہل روا نہیں
دوسرے یہ کہ قبیح اور بدی سے عالم ہو اور اوسکے ترک کی قدرت نہ رکھتا ہو مثل اوس شخص کے کہ از راہ مجبوری
فعل قبیح کو باکراہ کرے اور خدائے عز و جل پر عجز روا نہیں تیسرے یہ کہ قباحت و بدی سے عالم ہو اور اوسکے
ترک پر بھی اختیار رکھتا ہو لیکن اوسکا محتاج ہو کہ بدون فعل قبیح اپنی احتیاج رفع نہیں کر سکتا مثلاً رفع
گرسنگی کے لئے سرقہ کرے اور اسکا باطل ہونا بھی ظاہر ہے اس واسطے کہ خدائے جل شانہ کسی چیز کی احتیاج
نہیں رکھتا چوتھے یہ کہ احتیاج نہ رکھتا ہو اور عبث سرقہ کرے اور یہ محض نادانی ہے جناب اقدس
الٰہی پر یہ سب چیزیں محال ہیں کیونکہ اوس سے فعل قبیح ہوگا پس البتہ خدا عادل ہے لیکن اشاعرہ
اہل سنت اپنی کج فہمی سے تجویز کرتے ہیں کہ خدا سے فعل قبیح ہو سکتا ہے **مطلب دوسرا** جبر و اختیار
کے مسائل میں تحفۃ العارفین میں مذکور ہے کہ بندے اپنے اکثر افعال میں کہ بعض اون میں سے تکالیف
شرعیہ سے بھی تعلق رکھتے ہیں مختار ہیں بنا بر مذہب حق امامیہ لیکن اہل سنت کہتے ہیں کہ بندوں کے
افعال کا فاعل خدا ہے خواہ نیک ہوں خواہ بد بلکہ خدا افعال نیک و بد بندوں کے ہاتھ سے جاری
کرتا ہے اور بندے اوس میں مجبور ہیں اور شاہ عبد العزیز دہلوی کا عقیدہ یہ ہے کہ جو امر بندوں سے صادر
ہوتا ہے خواہ خیر خواہ شر خواہ کفر خواہ ایمان خواہ طاعت خواہ معصیت ان سبکا خالق خدا ہے بندوں کو
اونکے پیدا کرنے کی طاقت نہیں ہے پس یہ قول اہل سنت کئی وجہ سے باطل ہیں وجہ اول یہ کہ اگر وہ اعمال جو
بندہ کرتا ہے یہ فعل خدا ہوں جیسا کہ اہل سنت کہتے ہیں تو گناہ پر عقاب کرنا ظلم ہوگا حالانکہ خدا ظالم
نہیں ہے بلکہ ظالم پر لعنت کرتا ہے اور اس سے بدتر کون ظلم ہوگا کہ خود ایک فعل بندے کے ہاتھ پر جاری
کر دے اور پھر اوس بندے کو سزا دے اور مواخذہ کرے کہ کیوں تو نے ایسا فعل کیا وجہ دوسری یہ کہ
اگر یہ مذہب اہلسنت کا درست ہو تو بھیجنا پیغمبر کا اور مقرر کرنا شرع کا سب بیکار اور لغو ہوتا ہے
جب خود ہر فعل کو خدا کرتا ہے تو اون امور پر مامور کرنا کہ پیغمبر کی اطاعت کرو اور نماز پڑھو اور روزہ
کو بجا لاؤ اور زنا و سرقہ نہ کرو یہ سب فضول ہے نعوذ باللہ وجہ تیسری یہ کہ یا بیقین ہم اپنے افعال

مطلب (۲)

اختیاری اور غیر اختیاری مین فرق پاتے ہین ایک فعل ہمارا اختیاری ہی کہ ہم اپنے ارادہ و اختیار سے کرتے ہین مثل اسکی کہ اپنے اختیار سے کوٹھی سے نیچے اوترین دوسرے بے اختیاری کہ اوس مین اختیار نہین رہتا ہو مثل اسکے کہ پاؤن پھسل جاوے اور بے اختیار کوٹھی سے گر پڑین پس اگر کوئی فعل بندونکے اختیار مین نہوتا تو چاہیے تھا کہ اوس مین اور اس مین کچھہ فرق نہوتا حالانکہ ہر عاقل ان دونون مین فرق کرسکتا ہے اور کچھہ اس مین دلیل کی حاجت نہین ہی پس کیونکہ ہوسکتا ہی کہ سب افعال ہمارے یکسان ہون اور سب بدون اختیار سمجھے جائین کتاب مجالس المومنین مین قاضی سید نور اللہ شوستری لکھتے ہین کہ ایک روز بہلول علیہ الرحمہ ابو حنیفہ کے دروازے پر وارد ہوے اور سُنا کہ وہ اپنے شاگردون سے کہرہا ہی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تین چیزین فرمائی ہین کہ وہ میرے پسند نہین ہین ایک یہہ کہ شیطان جہنم مین آگ سے جلایا جائیگا حالانکہ شیطان آگ سے پیدا ہوا ہی کیونکر ہوسکتا ہے کہ اوسکو آگ جلائے دوسرے یہ کہ خدا کا دیکھنا غیر ممکن ہی پس یہ بھی کیونکر ہوسکتا ہے کہ جو چیز موجود ہوا وسکو نہ دیکھے تیسرے یہہ کہ بندے اپنے فعل کے مختار ہین حالانکہ برخلاف اسکے نصوص وارد ہین جسوقت کلام ابو حنیفہ کا تمام ہوا تو بہلول نے زمین سے ایک ڈھیلا اوٹھا کر ابو حنیفہ کے مارا اور بھاگے اتفاقاً وہ ڈھیلا ابو حنیفہ کی پیشانی پہ لگا پس ابو حنیفہ اور اوسکے شاگرد غصہ مین بہلول کے پیچھے دوڑے اور اونکو پکڑ لیا چونکہ وہ خلیفہ کے خویش تھے اس جہت سے کچھہ نہ کرسکے ناچار اونکو خلیفہ کے پاس لائے اور شکایت کی بہلول نے اوسکے جواب مین کہا کہ ای ابو حنیفہ مین نے تجکو کیا ایذا دی ہی ابو حنیفہ نے کہا کہ تمنے میری پیشانی پر ڈھیلا مارا اوسکے صدمے سے میرے سر مین درد ہوتا ہی بہلول نے کہا کہ تو مجکو درد کو دکھا دے ابو حنیفہ نے کہا کوئی درد کو دیکھہ نہین سکتا بہلول نے کہا پس تو نے کس لیے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام پر اعتراض کیا تھا کہ یہہ امر ممکن نہین ہی کہ خدا موجود ہو اور اوسکو کوئی نہ دیکھے اور پھر تو اپنے دوسرے دعوی مین بھی جھوٹا ہوا اسلیے کہ وہ تو ڈھیلا مٹی کا تھا اور تو بھی مٹی سے بنا ہی چاہیے تھا کہ مٹی سے مٹی کو ایذا نہوتی جیسا کہ تیرا قیاس فاسد کہ

کہ شیطان آگ سے بنا ہی آگ اوسکو کیونکر جلائیگی اور تیسرا دعوی بھی تیرا باطل ہوا جو تو نے کہا تہا کہ
حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ بندے فاعل مختار ہین اور حالانکہ بندے مجبور ہین پس اگر
بندے مجبور ہین تو میری کیا خطا ہی تو کس لیے مجہکو خلیفہ کے پاس لایا ابو حنیفہ یہ سن کے ساکت
ہو گیا اور کچہہ جواب نہ دیسکا آخر شرمندہ ہوکے چلا گیا مطلب تیسرا اس بیان مین کہ خداوند
عالم حکیم ہی تحفۃ العارفین مین مذکور ہی کہ خداوند عالم حکیم ہی پس جو کام اوسکا ہی ساتہہ حکمت
اور مصلحت کے ہی کوئی فعل عبث اور بیفائدہ نہین کرتا لیکن فخر رازی کا یہ گمان ہی کہ کفار کو
تکلیف ایمان کی دینا اور انکو ہمیشہ جہنم مین جلانا اس مین کیا فائدہ و مصلحت ہی باوجود اسکے
کہ حق تعالی جانتا تہا کہ اگر انکو تکلیف ایمان کی دونگا تو یہہ ایمان نہ لاوینگے اور اسی طرح عبدالعزیز
دہلوی کا یہہ مذہب ہی کہ شیطان کو پیدا کرنا اور اوسکو بندون کے دلپر مسلط کر دینا کہ ان کو
اغوا کرے اس مین کیا مصلحت ہی اور انکے ان کلمات سخیفہ کے جواب مین جناب سید العلما و
حدیقۂ سلطانیہ مین تحریر فرماتے ہین کہ جناب اقدس الہی قرآن مجید مین فرماتا ہی اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا
خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا آیا پس گمان باطل کرتے ہو تم کہ پیدا کیا ہمنے تمکو عبث حق یہہ ہی کہ کوئی
فعل اوسکا حکمت اور مصلحت سے خالی نہین ہی اور یہہ کچہہ ضرور نہین کہ اوسکے سب فعلونکی حکمت
عقل دریافت کر سکے لیکن کہین کہین بعض افعال کی مصلحت ظاہر ہی اوسکو بتفصیل عقل دریافت
کر سکتی ہی اگر اہل خلاف اپنے اوہام پر اعتماد کرکے مدبر حکیم و صانع علیم کی صنعت و حکمت کا
انکار کرتے ہین اور اسی طرح بعض عوام بھی بسبب اپنے قصور عقل کے گمان کرتے ہین کہ یہہ سب
امور عالم عبث ہین اس مین کچہہ حکمت اور مصلحت نہین ہی تو یہہ گمان باطل ہی اسلیئے کہ خداوند عالم
حکیم اور دانا ہی کیونکہ فعل لغو کرتا لیکن مثال ان اشخاص کی مثل اندہون کے ہے کہ ایک مکان
عالیشان مین داخل ہون اور وہان ہر ایک چیز قرینہ سے رکہی ہوا اور بسبب اپنی نابینائی کے
نہ دیکہین اور بیمحل جابیجا پاؤن رکہین اور اون اشیا مین الجہین اور اون چیزون کے رکہنے
کی مصلحت نہ سمجہین اور پریشان و حیران ہوکے صاحب مکان کی مذمت کرنے لگین پس

مطلب ۳

یہی حال بجنسہ اون لوگونکا تصور کیا جائے کہ جو لوگ حکیم علی الاطلاق کی صنعت و حکمت کا انکار رکھتے ہین اسلیئے کہ اونکی عقل اوسکی صنعت و حکمت کو نہین پہونچتی اور خدا پر اعتراض بیجا کرنے لگتے ہین اور اشاعرہ اہل سنت انکار غرض و غایت و مصلحت مین حکماے فلاسفہ کی پیروی کرتے ہین کہ ایجاد خلائق کو عبث اور بیفایدہ جانتے ہین اور حق تعالی کی اس مین کوئی غرض صحیح نہین قرار دیتے ہین پس انکی تکذیب مین قول خدا کافی ہی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ یعنی نہین پیدا کیا ہمنے جن اور انس کو مگر واسطے عبادت کے اور پھر فرماتا ہی وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِيْنَ یعنی نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمینون کو اور جو کچھ اونکے درمیان مین ہی عبث فصل تیسری نبوت کے بیان مین اس فصل مین تین مطلب مین مطلب پہلا بعثت انبیا کے بیان مین جناب غفرانمآب علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ عقل سلیم حکم کرتی ہی کہ خداوند عالم موجود ہی اور حکیم دانا ہی فعل قبیح سے راضی نہین ہوسکتا پس اوسکی خوشنودی و رضامندی ترک قبائح مین لابد ہوگی لیکن غیر ممکن ہی کہ بلا وساطت انبیا رضاے خدا پر ہر امر جزئی و کلی مین اطلاع ہوسکے پس خداوند عالم پر پیغمبرونکا بھیجنا راہنمائی خلق کے لیئے واجب ہوگا والا غرض حق سبحانہ و تعالی حاصل نہ ہوگی یا یہ کہ جناب باری اپنے بندون کے فعل قبیح اور کردار بد پر راضی ہوجاوے اور یہ بات نظر بحکمت حکیم مطلق قبیح ہی پس جس شخص کے پاس ملائکہ آتے ہون اور وحی لاتے ہون وہ خود نبی ہوگا والا نبی کی تلاش کریگا اور ہشام ابن حکم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ حضرت سے ایک زندیق نے سوال کیا تھا کہ آپنے نبوت انبیا کہان سے ثابت کی حضرت نے فرمایا جسوقت کہ ہمنے ثابت کیا کہ ہمارا ایک خالق ہی صاحب صنعت و حکمت اور وہ البتہ صاحب حکمت اور صانع ہی کہ روا نہین کہ اسکی خلق اوسکو مشاہدہ کرے اور اوس سے معاشرت و کلام کرسکے تا ایک دوسرے پر اپنی حجت تمام کرے تو لامحالہ کوئی واسطہ ہونا چاہیے کہ اوسکے قول کو بیان کرے اور اوسکی پیام کو اوسکے بندون تک پہنچادے اور

فصل سوم مطلب ۱

اونکی رہنمائی کرے جس مین کہ اونکے لیے منفعت اور مصلحت ہو ورنہ موجب اونکی ہلاکت کا ہوگا پس
عقلاً ثابت ہوا کہ حکیم دانا کی طرف سے رسول کا آنا ضرور ہے کہ بندونکو امر و نہی خدا سے آگاہ اور مطلع کرے
اور جناب سید العلما طاب ثراہ حدیقہ سلطانیہ مین تحریر فرماتے ہین کہ شیعون کے اعتقادات مین سے
ایک یہہ بھی ہے کہ ابتداے خلقت آدم سے روے زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہین ہوتی خواہ وہ
حجت خدا ظاہر و مشہور ہو خواہ پوشیدہ و مستور ہو یعنی ہر وقت حجت خدا خلق پر تمام ہوتی ہے
لیکن بعضے مدعیان عقل اس مین شبہہ کرتے ہین کہ حجت خدا بعض زمین مین تمام نہین ہوئی یعنی
پیغمبر نہین پہونچے خصوصاً اس جزیرہ مین کہ نام اوسکا نئی دنیا رکھا ہے کہ وہ زیر حکومت نصاریٰ کی
ہے کہ وہان حجت خدا کہان تھی پس کلام سے معلوم ہوا کہ اونکو عقل سے کچھ بہرہ نہین ہے اس لئے کہ
اس حدیث سے یہہ ثابت ہوا کہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہوگی لیکن ہر زمین پر حجت خدا کا ہونا ضرور
نہین ہے بلکہ اگر ایک مقام مین بھی ہو تو مصداق حدیث حاصل ہو جائیگا پس ہر مکلف پر لازم ہے
کہ خود اوسکی جستجو کرے کہ اسکی خدمت مین حاضر ہو اور اگر فرض کیا جاے ہمارے پیغمبر حضرت محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے قبل وہ زمین آباد تھی تو ہو سکتا ہے کہ اونھون نے کسی
پیغمبر کی تلاش کی ہوگی اسلیے کہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہین ہوتی اور اگر اونھون نے پیغمبرونکی
جستجو نہین کی تو اس مین اونکی تقصیر لازم آئیگی لیکن جو شخص کہ غافل محض ہے وہ معذور ہوگا
مطلب دوسرا صفات انبیا کے بیان مین اور تھوڑے سے نام اون نبیون کے کہ اقرار جنکی نبوت
اور حقیقت کا واجب ہے اور جو شخص ایک کا بھی اون مین سے انکار کرے تو وہ کافر ہے اس بحث کو
حق الیقین کے چوتھی باب سے نقل کیا جاتا ہے بحث اول امامیہ کا اعتقاد یہہ ہے کہ بعثت یعنی بھیجنا
پیغمبرون کا خدا پر واجب ہے عقلاً اسواسطے کہ لطف خدا پر واجب ہے اور موافق اجماع فرقہ شیعہ و
بنا بر آیات و احادیث متواترہ سب انبیا اول عمر سے آخر تک گناہان صغیرہ و کبیرہ سے عمداً و
سہواً مبرا و معصوم ہین اور اسباب مین دلیلین عقلی اور نقلی قائم ہین اور انبیا پر تبلیغ رسالت مین
اور وحی مین بلکہ جملہ امور عادیہ اور عبادات مین سہو و نسیان جائز نہین ہے اور اگر سہو و نسیان

انبیا کی نسبت تجویز کیا جائے تو اونکے اقوال قابل اعتماد نہین ہوسکتے اور جاننا چاہیئے کہ جن آیتون
اور حدیثون سے انبیا کی معصیت کا توہم ہوتا ہے وہ ماؤل ہین اسبات پر کہ اون سے مکروہ اور ترک اولے
ہوا اور اونکے مرتبہ عظیم کے موافق ترک اولی بھی امر عظیم ہے اس سبب سے اوسکی تعبیر بلفظ معصیت سے
کیجاتی ہے اور جو کچھ تفسیرون اور تاریخون مین قصص انبیا مذکور ہین کہ وہ مشتمل ہین اونکی خطاؤن پر اکثر
یہہ سب قصے کتب اہلسنت سے منقول ہین کہ اونھون نے یہودیون کی کتابون سے اخذ کیے ہین اسواسطے کہ
خطائین اپنے خلفا کی جو رسے پوشیدہ کرین اور ایک جماعت شیعہ نے بھی بسبب نافہمی اونکو اپنی کتابون
مین لکھا ہے اور حدیثین اونکی رد مین طرق اہلبیت علیہم السلام سے بہت ہین کہ کتب عربی اور فارسی
مین منقول ہین اور یہہ رسالہ اونکے ذکر کی گنجائش نہین رکھتا لہذا اون قصون پر اعتقاد اور اعتماد
نہ کرنا چاہیے بحث دوسری حقیقت پیغمبرون کی معجزے سے معلوم ہوتی ہے اسواسطے کہ جو دعوی کسی مرتبہ
بلند کا کرے فقط اوسکے دعوی سے باور نہ کرنا چاہیے مگر جب مطابق دعوی نبوت کے معجزہ ظاہر
کیا تو معلوم ہوا کہ نبی برحق ہے اور اطاعت اوسکی لازم ہوئی اسواسطے کہ اگر برحق نہ ہوتا تو خدا پر لازم
تھا کہ اوسکا ابطال کرے اور معجزہ ظاہر ہونے نہ دے بحث تیسری چاہیے کہ پیغمبر اپنی تمام امت سے
افضل ہو اور سب سے علم مین زیادہ ہو اسواسطے کہ تفضیل مفضول عقلاً ناجائز ہے اور چاہیے
پیغمبر عالم ہو سب علوم کا کہ اوسکی امت اون علمون کی محتاج ہو اور چاہیے کہ صفات کمال سے موصوف
ہو مانند کمال عقل و زیرکی و فطانت و قوت رای اور عفت و شجاعت و کرم و نرمی و مدارا اور
ترک دنیا اور رعایت صلحا و علما اور اہل حرمین ملحوظ رکھے اور پاک ہو کینہ اور بخل و حرص و حسد و
محبت دنیا اور حب مال و جاہ اور بدخلقی اور نامردی سے اور اون مرضون سے بری ہو کہ جو موجب
نفرت خلق ہون مانند کوڑھ اور جذام اور اندھا ہونے اور گونگا ہونے اور بہرہ ہونے کے
اور نسب مین بھی عیب نہ ہو کہ ولد الزنا ہو اور آبا و اجداد اوسکے دنی نہ ہون بلکہ صفت دنی
اوس سے صادر نہ ہو مانند ایسے کہ کوئی چیز کھانا بازار مین اور راہ چلنے مین اور مثل اونکے اور اون
امور کو بھی علما ذکر کرتے ہین کہ اجداد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمیشہ مسلمان

ہوے ہین لیکن باپ و پیغمبرون کے اگرچہ کلام سے علما کے ظاہر ہوتا ہے کہ چاہیے مسلمان ہون
لیکن ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کے نزدیک ثابت نہین ہے وہ فرماتے ہین کہ دلیل عقلی و نقلی اسپر قائم
نہین ہوئی اور بعضی حدیثین کہ احوال حضرت خضر وغیرہ مین وارد ہوئی ہین اسکے مخالفت پر دلالت
کرتی ہین اور توقف اسبات مین اولی ہے بحث چوتھی علماے امامیہ نے اتفاق کیا ہے اسبات پر کہ
انبیا اور ائمہ علیہم السلام افضل ہین سب فرشتون سے اور اس مضمون کی حدیثین بہت ہین اور دلیلین
عقلی بھی اسباب مین بہت ہین اور سنیون مین اس مسئلہ مین اختلاف ہے اور شمار انبیا کا ثابت نہین ہے
مشہور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہین چاہیے مجملاً اعتقاد کرنا کہ سب نبی اور وصی انکے حق ہین اور
جن نبیون کے نام قرآن مجید مین وارد ہوے ہین نبوت انکی ضروری دین اسلام ہے مانند حضرت
آدمؑ اور شیثؑ اور ادریسؑ اور نوحؑ اور ہودؑ اور صالحؑ اور شعیبؑ اور ابراہیمؑ اور لوطؑ اور موسیٰؑ
اور اسمعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور یوسفؑ اور داودؑ اور سلیمانؑ اور ایوبؑ و یونسؑ و الیاسؑ
اور عیسیٰ علیہم السلام کے اقرار انکی نبوت و حقیت کا واجب ہے اور جو کہ ایک کا بھی ان مین سے
انکار کرے وہ کافر ہے اور تفاوت انکے فضائل و مرتبون مین بہت ہے اور افضل سب سے پانچ پیغمبر
ہین نوح و ابراہیم و موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انکو اولوالعزم کہتے ہین
اور شریعت انکی منسوخ کرنیوالی پہلی شریعت کی ہے اور افضل سب سے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم ہین اور بعد انکے حضرت ابراہیم سب نبیون سے افضل ہین مطلب تیسرا جناب محمد
مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نسب شریف و نبوت و معجزات وغیرہ کی بیان مین مجلسی علیہ الرحمہ
کتاب جلاء العیون مین لکھتے ہین کہ نسب شریف و سلسلہ آبا آنحضرت آدم علیہ السلام تک اس تفصیل
سے ہے کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن لوی
بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن
معد بن عدنان بن اد بن ادد بن الیسع بن الہمیسع بن سلامان بن نابت بن قیدار بن اسمعیل
بن ابراہیم بن تارخ بن ناحور بن شروع بن ارغو بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن

مطلب ٣

نوح بن الملک بن متوشلح بن اخنوخ بن الیارد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہم
السلام اور اسم شریف اور گرامی رسول خدا آمنہ بنت وہب ہی اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے
منقول ہی کہ حضرت کی دس نام ہین پانچ نام قرآن مین ہین اور پانچ غیر قرآن ہین جو پانچ نام کہ قرآن
مین ہین وہ یہ ہین محمد و احمد و عبد اللہ و یٰس و نون اور جو نام قرآن مین نہین ہین وہ یہہ ہین فاتح
و خاتم و کافی و مقفی و حاشر اور علی بن ابراہیم علیہ الرحمہ نے روایت کی ہی کہ حق تعالے نے
جناب رسالتمآب کا نام مزمل رکھا تھا اس واسطے کہ جسوقت حضرت پر وحی نازل ہوتی تھی حضرت
اپنے تئین ایک جامہ مین پیچیدہ کرتے تھے اور خطاب بمدثر فرمایا ہی اس واسطے کہ بعثت حضرت
کے قبل از قیامت ہوگی یعنی کفن پیچیدہ اوٹھینگے اور دوبارہ عذاب الہی سے ڈرائینگے کتاب حق
الیقین مین لکھا ہی کہ دلیل حضرت کے پیغمبر ہونے کی یہہ ہی کہ حضرت نے دعوی نبوت کیا اور بہت
سے معجزات ظاہرہ مطابق و موافق اپنے دعوے کے ظاہر فرمائے اور یہہ دونون امر متواتر
ہین لیکن دعوی پیغمبری کا پس کل مذاہب قائل ہین کہ حضرت نے دعوی پیغمبری کیا اور معجزے
حضرت کے حد شمار سے زیادہ ہین بلکہ سب اقوال اور افعال اور اخلاق حضرت کے معجزے
تھے اور متواتر ترین معجزات مین سے قرآن مجید ہی کہ تا روز قیامت باقی رہیگا اور جس زمانے مین
جو پیغمبر مبعوث ہوتا تھا غالب معجزہ اوسکا جنس سے اوس فن کے ہوتا تھا کہ اوس زمانے مین شائع
تر ہو اور لوگ اوس زمانے کے اوس فن کے ماہر ہون اس لیے کہ حجت اون لوگون پر تمام ہوجائے
جیسا کہ زمانہ حضرت موسی مین مدار سحر پر تھا خدا نے اونکو عصا اور ید بیضا کرامت فرمایا باوجود اسکی
کہ وہ لوگ ساحر تھے با این ہمہ معترف بعجز ہوے اور جس زمانے مین حضرت عیسی مبعوث ہوے
تو امراض مزمنہ کی کثرت تھی اور اطبا حاذق مانند جالینوس وغیرہ کے موجود تھے پس حق تعالے
نے حضرت عیسی کو معجزہ زندہ کرنے کا اور جذامے اور کوڑھی کو شفا دینے کا اور اندھے
کو بینائے دینے کا عطا فرمایا کہ پوشیدہ اون طبیبون کے کام سے تھا لیکن نوع قبیل البشر سے نہ تھا
اور جس زمانے مین حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مبعوث ہوئے تو عرب مین فن فصاحت

در بیان اسمای حضرت

وبلاغت پر بدرجۂ فضل وکمال تھا شعرا اشعار وعبارات فصیحہ وبلیغہ لاتے تھے اور کعبہ مین لٹکاتے تھے
اور اوسپر فخر کرتے تھے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید پیش کیا اور فرمایا کہ اگر میری پیغمبری
مین شک رکھتے ہو تو مثل اس قرآن کے لاؤ اور جب نہ ہوسکا پھر فرمایا کہ ایک سورہ مثل اس قرآن کے لاؤ
فصحاء عرب متوجہ ہوئے اور اتفاق کیا لیکن ایک چھوٹے سورہ کے مانند بھی نہ لا سکے باوجود اسکے
کہ حضرت کو جھٹلاتے تھے اور قتل واسیر کرنے کا قصد رکھتے تھے مگر جب معارضۂ قرآن چاہتے تھے نہ ہوسکتا
تھا اگر قادر ہوتے تو البتہ لاتے کیونکہ فصحا وشعراء عرب مین بکثرت تھے اور علما اور دانایان اہل کتاب
موجود تھے اور بعد اوسکے اعقاب دشمن حضرت کے دوستون سے زیادہ تر ہین مگر جواب قرآن نہ لاسکے
اور کبھی نہ لاسکینگے پس معلوم ہوا کہ قرآن از قسم فعل البشر نہین ہے اور یہ فعل خالق عالم کا ہے اگر حضرت
پیغمبر نہ ہوتے تو خدا ایسا امر اونکی زبان پر جاری نہ کرتا اور صفات قرآن مجید کے بہت ہین بلحاظ
اختصار نہین لکھا اور معجزے بھی اون حضرت کے بہت ہین چنانچہ حق الیقین مین ملا محمد باقر مجلسی رہ
نے لکھا ہے کہ خدا نے جس پیغمبر کو جو معجزہ عطا کیا مثل اوسکے اور زیادہ اوس سے حضرت کو معجزات
کرامت فرمائے اور حضرت کے معجزون کا شمار نہین ہوسکتا ہزار معجزہ سے زیادہ اور کتابون مین
مین نے لکھے ہین اور معجزے حضرت کے چند قسم پر ہین پہلی حضرت کے بدن شریف کے معجزات
ہین ایک یہ کہ ہمیشہ حضرت کی جبین نورانی سے نور چمکتا تھا اور مانند چاند کے شعاع جبین فرو
دیوار پر پڑتی تھی اور جس وقت دست مبارک کو بلند کرتے تھے انگشتان مبارک مانند
شمع کے روشنی دیتے تھے دوسرے بوی خوش حضرت مین تھی جس راہ سے گذر فرماتے تھے لوگ
پہچان لیتے تھے کہ حضرت تشریف لائے ہین اور پسینہ حضرت کا جمع کرتے تھے کہ وہ وہ بہترین عطر
تھا اور اور عطرون مین ملاتے تھے چنانچہ ایک ڈول پانی کا حضرت کی خدمت مین لائے حضرت
نے ایک چلو پانی منہ مین لیکے کلی کی اور ڈول مین ڈالے وہ پانی مشک سے خوشبوتر ہوگیا تیسرے
جب دھوپ مین کھڑے ہوتے تھے یا چلتے تھے تو حضرت کا سایہ معلوم نہ ہوتا تھا چوتھے جسکے ساتھ
حضرت راہ چلتے تھے ہر چند وہ بلند ہوتا تھا حضرت موافق ایک سر وگردن کے اوس سے اونچے

ہوتے تھے پانچوین ہمیشہ دہوپ مین ابر حضرت پر سایہ کیے رہتا تھا اور ساتھ چلتا تھا چھٹی کوئی
جانور حضرت کے سر پر سے اوڑکے نجاتا تھا اور کوئی جانور مثل مکھی و مچھر وغیرہ کے حضرت پر نہ بیٹھتا
تھا ساتوین جسطرح حضرت سامنے سے دیکھتے تھے اوسی طرح سے جانب پشت سے ملاحظہ فرماتے تھے آٹھوین
خواب اور بیداری حضرت کی یکسان تھی اور نیند حضرت کی تو آنکھ اور آنکھ سے بیکار نہ کرتی تھی اور
باتین ملائکہ کی سنتے تھے اور ملائکہ کو دیکھتے تھے اور جو کچھ دلون مین گذرتا تھا اوسے جانتے تھے نوین یہہ
بدبو حضرت کے مشام مبارک مین نہ پہونچتی تھی دسوین یہہ کہ آپ دہن جس کنوئین مین ڈالتے تھے اوس
مین برکت ہوتی تھی اور وہ پر آب ہوجاتا تھا اور جس صاحب درد پر ملتے تھے شفا پاتا تھا اور
دست مبارک جس طعام مین پہونچتا تھا اوس مین برکت ہوتی تھی اور طعام قلیل بہت سے لوگون کو سیر
کردیتا تھا چنانچہ ایک بزغالہ اور ایک صاع جو مین جابر نے سات سو آدمیونکو سیر کیا گیارھوین
یہہ کہ سب زبانین سمجھتے تھے اور سب زبانون مین باتین کرتے تھے بارھوین حضرت کی ریش مبارک مین
سترہ سفید بال تھے کہ مانند آفتاب کے چمکتے تھے تیرھوین یہہ کہ مہر نبوت پشت مبارک پر نقش تھی
اور نور اوسکا نور آفتاب سے زیادہ تھا چودھوین یہہ کہ انگشتان مبارک سے اسقدر پانی جاری
ہوا کہ ایک جماعت کثیر سیراب ہوگئے پندرھوین یہہ کہ اونگلی کے اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے
کیے سولھوین سنگریزے حضرت کے ہاتھ مین تسبیح خدا کرتے تھے اور لوگ سنتے تھے سترھوین یہہ کہ
جس چوپایہ پر حضرت سوار ہوتے تھے راہوار ہوجاتا تھا اور پیر نہ ہوتا تھا اٹھارھوین یہہ کہ
ختنہ کیے ہوئے اور ناف بریدہ اور آلایش خون وغیرہ سے پاک پیدا ہوئے تھے اور وقت
ولادت پانون کی جانب سے پیدا ہوئے تھے اور جب زمین پر تشریف لائے تو ایک بو مشک سے
بہتر پیدا ہوئی اور اوس نے تمام جہان کو معطر کیا پھر حضرت نے منہ کعبہ کی طرف کرکے
سجدہ کیا اور جب سر سجدہ سے اوٹھایا تو ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے اور وحدانیت خدا اور نبی
رسالت کا اقرار فرمایا پھر حضرت سے ایک نور ساطع ہوا کہ اوسنے مشرق و مغرب عالم کو
روشن کیا اونیسوین یہہ کہ حضرت مدۃ العمر مین کبھی محتلم نہین ہوئے بیسوین یہہ کہ جو فضلہ

حضرت سے جدا ہوتا تھا[۲۱] اُس سے بوی مشک آتی تھی اور کوئی اوسکو نہ دیکھتا تھا بلکہ زمین مامور تھی
کہ اوسکو نگل جائے اکیسوین یہہ کہ قوت مین کوئی فرد بشر حضرت کی برابری نہ کرسکتا تھا بائیسوین[۲۲]
یہ کہ جمیع مخلوقات حضرت کی حرمت کی رعایت کرتی تھی اور جس پتھر اور درخت کی طرف سے گذرتے تھے
وہ حضرت کی تعظیم کے لئے جھکتا تھا اور سلام کرتا تھا اور لڑکپن مین سانپ گہوارہ حضرت کا ہلاتا
تھا تیئسوین[۲۳] یہ کہ اگر زمین نرم پہ چلتے تھے تو نشان قدم محسوس نہ ہوتا تھا اور جب زمین سخت پر
راہ چلتے تھے تو اثر حضرت کے پاؤن کا بیجاتا تھا چوبیسوین[۲۴] یہ کہ خدا نے حضرت کی طرف سے ایک ہیبت
دلون مین ڈالدی تھی کہ باوجود ایسی تواضع اور شکستگی اور شفقت و رحمت کے کوئی فرد بشر روی
مبارک پر اچھی طرح نظر نہ کرسکتا تھا اور جو کافر اور منافق حضرت کو دیکھتا تھا دہشت سے خود بخود
کانپنے لگتا تھا اور دو دو مہینون کی راہ سے کافرون کے دلون مین حضرت کا رعب اثر کرتا تھا قسم
دوسری معجزات وقت ولادت باسعادۃ شیعہ اور سنی طریق متعددہ سے روایت کرتے ہین
کہ حضرت کی شب ولادت کثیر السعادۃ شیاطین آسمان پر جانے سے ممنوع ہوئے اور شہاب آسمان
سے ظاہر ہوئے یہانتک کہ لوگ ڈرے کہ قیامت برپا ہوگئی اور علم کاہنون کا جاتا رہا اور سحر
ساحرون کا ضعیف ہوگیا اور جو بت عالم مین تھا منہ کے بھل گر پڑا اور طاق کسری کہ بادشاہ
عجم نے نہایت استحکام سے بنایا تھا کہ ابتک باقی ہے لرزہ مین آیا اور چودہ کنگرے اوسکے گر پڑے
اور درمیان سے شگافتہ ہوگیا اور زمین تک دو حصہ ہوگیا اور ابتک شکستگی اوسکی اوسی قدر موجود
ہے اور ایک قصر کہ دجلہ پر بنایا تھا گر پڑا اور پانی اوس مین جاری ہوا اور دریاچہ ساوہ کہ اوسکی
پرستش کرتے تھے خشک ہوگیا اور ابتک کاشان مین اوسی مقام پر ایک نمک سار موجود ہے اور
آتشکدۂ فارس کہ ہزار برس سے اوسکی پرستش کرتے خاموش ہوگیا اور رودخانۂ ساوہ کہ برسون
سے خشک تھا پانی اوس مین جاری ہوا اور ایک نور اوس شب حجاز کی طرف سے چمکا اور تمام عالم
مین پھیلا اور تخت ہر بادشاہ کا اولٹ گیا اور سب بادشاہ اوس روز گونگے ہوگئے تھے اور بات
نہ کرسکتے تھے اور ملائکہ مقرب اور ارواح پیغمبران و اصفیا وقت ولادت وافر السعادۃ حاضر ہوئی

اور رضوان خازن بہشت ہمراہ حورونکے نازل ہوئی اور لوٹے اور طشت سونے اور چاندی اور زمرد
کے بہشت سے حاضر کیے گئے اور حضرت آمنہ کے لئے شربت بہشت آیا کہ انھون نے نوش فرمایا اور حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بعد ولادت آبہای بہشت سے غسل دیا اور عطرہای فردوس سے معطر کیا
اور حضرت کی پشت پہ مہر نبوت کو نقش کیا اور ایک حریر سفید کہ ملائکہ بہشت سے لائے تھے اس مین حضرت کو
لپیٹا اور حضرت کو جمیع روحانیون کو دکھایا اور سب ملائکہ آسمان خدمت مین حضرت کی حاضر ہوئے
اور حضرت پر سلام کیا اور وقت ولادت باسعادت چار رکن کعبہ معظمہ کے زمین سے جدا ہوئے
اور حجرہ مقدسہ کی طرف سجدہ کے لیے جھکے اور اکثر عجیب وغریب امور اور معجزے وقت ولادت کے
تا نشو ونما ظاہر ہوئے چنانچہ چند معجزے کتاب حیات القلوب مین لکھے ہین قسم تیسری وہ معجزے
اول حضرت کے کہ جو آسمان سے متعلق ہین اور وہ بکثرت ہین پہلے شق القمر دوسرے رجعت آفتاب
بنماز علی ابن ابی طالب کے تیسرے ستارون کا ٹوٹنا اور کثرت شہاب وقت ولادت جیسا کہ
مذکور ہوا چوتھے نازل ہونا مائدہ کا آسمان سے اہلبیت علیہم السلام کے لیئے پانچوین بجلی گرنا اور حضرت
کے بعض دشمنون پر نزول عذاب ہونا قسم چوتھی وہ معجزات جو حضرت سے زمین وسنگ ودرخت
کی نسبت ظاہر ہوئے مانند اسکے نالہ کرنا چوب خرما کا حضرت کی مفارقت سے کہ حضرت نے اسکو
اپنی پشت مبارک کا تکیہ بنایا تھا اور طلب کرنا حضرت کا درخت کو اور قبول کرنا اور آنا اوسکا حضرت
کی طرف اور حضرت کے اشارے سے بتونکا منہ کے بل گر پڑنا اور ایک ساعت مین ہرا ہو جانا
اور پھل لگجانا درخت خشک مین اور حضرت کو درخت اور پتھر کا سلام کرنا اور خرما کے درختون
کا سلمان فارسی کے لیئے بونا اور اوسی ساعت اون کا بلند ہونا اور میوہ دینا اور زمین مین
اسپ سراقہ کے پاؤن گڑجانا اور اس قسم کے معجزے زیادہ حد وشمار سے ہین قسم پانچوین
وہ معجزے کہ جو حضرت سے نسبت حیوانات ظاہر ہوئے مانند باتین کرنے آہو اور شتر اور گرگ
اور سوسمار اور بزغالہ بریان کے اور حضرت کے ناقہ کا شب عقبہ مین بولنا اور سفینہ غلام
حضرت کو شیر کا راہ بتلانا اور گواہی دینا حیوانون کا حضرت کی رسالت پر اور اس طرح کے

بھی معجزات بہت ہین کہ شمار نہین رکھتی قسم چھٹی مستجاب ہونا دعا ے حضرت کا اور زندہ ہونا مردونکا اور بینا ہونا
اندھون کا اور شفا پانا بیمارونکا اور اسطرح کے بھی معجزات بہت ہین کہ شمار نہین رکھتی قسم ساتوین غالب
ہونا حضرتکا دشمنونپر اور اونکے شر سے محفوظ رہنا اور نازل ہونا ملائکہ آسمان کا حضرتکی نصرت کیلئے جیسا کہ جنگ بدر
اور اُحد وغیرہ مین ہوا اور اثار اوسکی لوگونپر ظاہر ہوئی قسم آٹھوین غالب ہونا حضرتکا شیاطین اور جنونپر اور
ایمان لانا جنونکا حضرت کی رسالت پر جیسا کہ قرآن مجید اور احادیث سے ثابت ہوتا ہی قسم نوین خبر دینا اُمور
پوشیدہ اور امور آیندہ کا مانند خبر دینی دولت بنی اُمیہ کے مثل اسکے کہ بنی اُمیہ ہزار مہینے بادشاہی کرینگے اور
مثل خبر دینے دولت بنی عباس کے اور مظلوم ہونا اہلبیت رسالت کا اور شہید ہونا امیر المومنین اور
حسین علیہم السلام کا اور کیفیت ہر ایک کی شہادتکی اور تمام ہونا ملک بادشاہ عجم کا اور باقی رہنا دولت
نصاری کا اور خبر دینا شہادت امام رضا علیہ السلام کی اور دفن ہونا اُن حضرتکا خراسان مین اور خبر دینا
شہادت حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور عمار کی اور اولادون کی اور کیفیت اون کی اور لڑنا
حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا اور عائشہ اور طلحہ اور زبیر اور معاویہ اور خوارج سے اور خبر دینا
ابوذر کے مظلوم ہونے کی اور نکالنا اونکو مدینہ سے بلکہ جو کچھ اکثر اہلبیت اور صحابہ پر واقع
ہوا حضرت نے اوس سے اخبار فرمایا اور خبر دینا وفات نجاشی بادشاہ حبش کا اوسکے انتقال کے
وقت اور خبر دینا شہادت جعفر طیار اور زید اور عبد اللہ بن رواحہ کی تبوک مین جسوقت یہ حضرات
شہید ہوئے اور خبر دینا شہادت حبیب بن عدی کی مکہ مین اور خبر دینا اوس مال کی کہ عباس
نے مکہ مین پوشیدہ کیا تھا اور خبر دینا حضرت کا اُن حالات سے جو کچھ کہ منافق اپنے گھرون
مین کہتے تھے اور جو کچھ کہ صحابہ اپنے گھرون مین کرتے تھے اور اکثر اشخاص جو حضرت کے پاس آتے
تھے حضرت اونسے پہلے حاجت اونکی بیان فرما دیتے تھے اور ایسا فعل حضرت سے کم ظہور مین
آتا تھا کہ معجزے سے خالی ہوا اور جو کہ تفصیل ان معجزون کی چاہیے کتاب حیات القلوب کی
جلد دوم کی طرف رجوع کرے **فصل چوتھی** امامت کے بیان مین اس فصل مین چھ مطلب ہین
مطلب پہلا بیان مین اس امر کے کہ امام خدا کی طرف سے معین ہوتا ہی خلق کے اختیار مین

نہین ہی کتاب حق الیقین کے مطالب کا خلاصہ مضمون یہ ہی کہ اُمت نے اختلاف کیا ہی اس بات
پر کہ امام کا تعین واجب ہی یا نہین اور اگر واجب ہی تو آیا خدا پر اوسکا معین کرنا واجب ہی یا اُمت
پر جس امر پر فرقہ ناجیہ امامیہ نے اتفاق کیا ہی وہ یہ ہی کہ پروردگار عالم پر عقلاً و سمعاً امام کا معین
کرنا واجب ہی بالجملہ چند عقلی دلیلین نقل کیجاتی ہین پہلی یہ کہ جو دلیل پیغمبرون کے بھیجنے کے وجوب
پہ دلالت کرتی ہی وہی دلیل وجوب نصب امام پر دلالت کرتی ہی دوسری یہ کہ معین کرنا امام
کا لطف ہی اور لطف خدا پر عقلاً واجب ہی اور اصلح خدا کے لیئے عمل مین لانا امر واجب کا ہی اور
اس بات مین کسی طرح شک نہین ہوسکتا کہ بندون کے لیئے جملہ احوال اور سب زمانون مین
رئیس یا ایسے کسی حاکم کا ہونا کہ اُنکے امور دین و دنیا کا مختار ہو عقلاً اصلح معلوم ہوتا ہی اور
ایسا رئیس ہمارا یا پیغمبر ہے یا امام اور جس زمانہ مین کہ پیغمبر نہو چاہیے کہ امام ہو تیسری یہ کہ
جب بعثت حضرت رسولؐ کی مخصوص حضرت کے زمانے کے لیئے نہ تھی بلکہ حضرت سب خلائق پر
تا قیام قیامت مبعوث ہوئے تھے اور ان بندگان الٰہی کے لیئے ایک کتاب لائے تھے اور ایک
شریعت جانب خدا سے مقرر ہوئی تھی اور آداب و سنتین ہر ایک امر مین مقرر ہوئی تھین
چنانچہ مدت قلیل مین ایک جماعت ایمان ظاہری لائے کہ اکثر اُن مین سے باطن مین منافق تھے
پس کوئی عاقل یہ امر تجویز نہین کرسکتا کہ خدا اور رسول ایسے امر عظیم کو نا تمام چھوڑین اور کوئی
حفاظت کرنیوالا اس شریعت کا کہ جو مفسر اور واضح کنندہ معانی قرآن مجید اور سنت رسول کا
ہوا اور کذب و سہو اور تغیر و تبدل احکام سے بری و معصوم ہو مقرر نہ کرین اور قرآن مجید مین مجمل
اور غامض ان لوگون مین چھوڑ دیا جائے حالانکہ اب تک وہ قرآن جمع اور ترتیب نہین پایا
اور جو کچھ قرآن مین مذکور ہے اوس مین نہایت اجمال ہی پس کیونکر ممکن ہوسکتا ہی کہ اُس اجمال
کو ہر شخص ایک نہج پر سمجھے اور کوئی مفسر اوسکے لیئے معین نہ ہو علاوہ اسکے ہزارہا مین سے
ایک بھی احکام ضروریہ اوسکے ظاہر سے پیدا نہین ہوتے اور سنت و احادیث مین نہایت
اختلاف و [illegible] ہی اور چند تو مسلم کہ طرح طرح کی غرضہا سے فاسدہ رکھتے ہون صاحب

فرقہ امامیہ کا اتفاق تعین امام

اختیار کیئے جائین کہ جس اہل باطل کو چاہین اپنے واسطے معین کرلین اور وہ مرد جاہل جب کوئی امر مشکل درپیش ہو تو صحابہ کو جمع کرے اور آپ مانند خر درگل مجبور ہو جاے اور ہر ایک سے پوچھے اور ان مین سے ایک شخص کی عقل کو اپنی عقل باطل کے نزدیک ترجیح دیدے جو کوئی تھوڑی سی بھی عقل رکھتا ہو گا ایسے امر قبیح کو خدا و رسول پر روا نہ رکھیگا خصوصاً اوس صورت مین کہ معلوم ہو کہ خدا اپنے بندون کی نسبت اس لطف و رحمت سے پیش آتا ہے پیغمبر عطوف و رحیم باین ہمہ شفقت و مہربانی اپنی امت کے حق مین کیونکر گوارا فرمائیگا کہ اوسکی امت ایسی حیرت و ضلالت مین گرفتار رہے اور ایسا پیغمبر اپنے بدن شریف اور نفس لطیف پہ ہدایت امت کے لیئے ہر طرح کی اذیت گوارا کرے کیونکر ہو سکتا ہے کہ کیا ایک کتنے ہاتھ اوٹھالے ایک رئیس یا ایک دہقانی اگر کسی دیہہ مین بیمار ہوتا ہے تو از راہ شفقت رعیت اور کھیتون پہ کسی شخص لائق کو معین کرتا ہے اور رعایا کے حق مین وصیت کرتا ہے اور ایک ضابطہ اپنے متروکات کے لیئے قرار دیتا ہے کیونکر ہو سکتا ہے کہ پیغمبر آخر الزمان دنیا سے جاے اور اپنے دین و ملت اور کتاب و سنت اور رعیت و امت کے لیئے کوئی وصی و جانشین معین نہ کرے اگر اسباب مین عقل حکم صحیح نہ کریگی تو کسی امر بدیہی مین بھی حکم صحیح نہ کریگی جو بتحقیق یہ کہ سنی بھی اقرار کرتے ہین کہ عادت مقررہ خدا کی سب پیغمبرون کی نسبت آدم سے تا خاتم الانبیا یہ تھی کہ جبتک خلیفہ پیغمبر معین نہ کرلیتا تھا اسوقت تک وہ پیغمبر دنیا سے رحلت نہ فرماتا تھا اور حضرت رسول کا بھی سب لڑائیون مین یہی دستور تھا کہ جب حضرت مدینہ مشرفہ سے باہر تشریف لیجاتے تھے تو کوئی رئیس اور خلیفہ اپنا معین کرجاتے تھے اور سب شہرون مین اور قریہ ہاے اسلام مین ایک حاکم معین کرتے تھے اور امر امت کے امت پر نچھوڑتے تھے پس کیونکر اس مفارقت کبری و سفر اخروی مین امر امت کو معطل چھوڑتے پانچوین یہ کہ رتبۂ امام کا جس طرح سے کہ معلوم و مذکور ہو مثل منصب نبوت ہے اگر امام کو لوگ امام بنالین تو ہو سکتا ہے کہ نبی کو بھی بنالین اور یہ امر بالاتفاق باطل ہے اور بندون کے مصالح عام کے لیئے عامہ امت کی ناقص عقلین حکم

اصلاح کب کر سکتی ہین چنانچہ اکثر عقلائے صاحب تدبیر جب کسی بند و بست کے لئے کسی قریہ مین
کوئی حاکم معین کرتے ہین اور بعد اوسکے رائی مین خطا ظاہر ہوتی ہی تو اوس حاکم کو بدل ڈالتے
ہین پس ریاست دین و دنیا تمام خلق کے لئے کیونکر عقلین آدمیونکی وفا کرینگی کہ کسیکو حاکم
بنائین حالانکہ امامت مین عصمت شرط ہی اور کوئی سوائے خدا کے عصمت پر مطلع نہین ہو سکتا
اور ادلۂ عقلیہ اس امر خاص مین بہت ہین بلحاظ اختصار تحریر نہین کئے گئے اور آیات قرآن
سے بھی ثابت ہوتا ہی کہ امام خدا کی طرف سے معین ہوتا ہی چنانچہ اسباب مین اکثر آیات حیاۃ
القلوب کی تیسری جلد مین موجود ہین مطلب دوسرا شرائط امامت کے بیان مین حق الیقین
مین مذکور ہی کہ موافق اقوال متکلمین و بنابر شہرت امامت مین تین شرطین ہین پہلی یہہ کہ
چاہیئے کہ امام جمیع امور مین خصوصاً علم مین کل امت سے افضل ہو اور یہ امر بھی آیات قرآن سے
ثابت ہی وہ آیتین بلحاظ اختصار نہین لکھین دوسری شرائط امامت سے عصمت ہی اور اجماع
علماء امامیہ اس بات پر منعقد ہوا ہی کہ امام بھی مثل پیغمبر کے ہی اول عمر سے آخر عمر تک جمیع گناہان
کبیرہ و صغیرہ سے معصوم ہی چنانچہ احادیث متواترہ اس مضمون پر وارد ہوئے ہین مولف
کہتا ہی کہ اہلسنت بسبب محبت ابوبکر و عمر و عثمان امامت مین عصمت شرط نہین جانتے اسلئے کہ اگر
امامت مین عصمت شرط جانین تو خلافت خلفاء ثلثہ باطل ہو جائیگی تیسری امامت مین فرقہ
امامیہ کے نزدیک امام کا ہاشمی ہونا شرط ہے اور یہ امر اون نصوص سے ثابت ہی کہ ہر امام ہاشمی
نسب ہی کے لیئے نص بامامت وارد ہوئی ہے چنانچہ ان تین صفتون کو متکلمین ذکر کرتے
ہین اور کہتے ہین کہ چاہیے جو صفتین پیغمبر مین مذکور ہوئی ہین امام مین بھی ثابت ہون
بلکہ اسکی نسبت مین بھی شبہہ نہو اور پدر امام کا دنی اور مان غیر عفیفہ نہ ہو اور جو عیوب
کہ موجب تنفر خلق ہین اون سے امام مبرا ہو اور سلطان المحققین نصیر الملۃ والدین نے
بعض رسائل مین لکھتے ہین کہ امام مین آٹھ شرطین معتبر ہین پہلی معصوم ہونا گناہان کبیرہ
و صغیرہ سے دوسری عالم ہونا تیسری شجاع ہونا چوتھی یہ کہ صفات کمال

رکھتا ہو مانند دلیری و سخاوت و مروت وغیرہ پانچوین یہ کہ پاک ہو اون عیوب سے کہ باعث
نفرت خلق ہون چھٹی یہ کہ قرب و منزلت اوسکی خدا کے نزدیک سب سے بیشتر ہو اور زہد و عبادت
واطاعت اوسکی جب سے زیادہ تر ہو ساتوین یہ معجزات اوس سے ظاہر ہون کہ اور لوگ مثل ہین
اوس معجزہ کے عاجز ہون اسلئے کہ وقت ضرورت معجزہ اوسکی حقیت کے لئے ایک دلیل ہو
آٹھوین یہ کہ امامت اوسکی عام ہو اور امامت اوسی ہی مین منحصر ہو مولف کہتا ہے کہ علاوہ
اسکے اور صفتین اور خصائص امام کے لئے کتب معتبرہ مین بکثرت ہین بلحاظ اختصار نہین لکھے گئے
اسی قدر جاننا کافی ہی کہ جو صفتین نبی کی بیان ہوئین وہی صفتین امام مین ہوتی ہین مطلب تیسرا
اون آیات کے بیان مین کہ جو امامت و فضیلت حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام
پر دلالت واضحہ رکھتی ہین چنانچہ یہ سب آیتین سنیون کی تفسیرون اور کتب معتبرہ سے لکھی جاتی ہین
تاکہ کسی کو مجال انکار باقی نہ رہے حق الیقین مین مذکور ہے کہ آیہ وافی ہدایہ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ
رَسُولُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ یعنے
نہین ہی صاحب اختیار اور اولے تمہارے امور مین مگر خدا اور رسول اور وہ کہ ایمان لائے ہین
اور وہ برپا رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکواۃ کو حال نماز مین کہ رکوع مین ہوتے ہین
شیعون اور سنیون نے اتفاق کیا ہی اس بات پر کہ یہ آیہ شان جناب علی ابن ابی طالب علیہ
السلام مین نازل ہوا ہی چنانچہ علمائے اہلسنت سے صاحب جامع الاصول نے اور ثعلبی نے اپنی
تفسیر مین اور سیوطی نے بہت سند ون سے اور فخر رازی نے دو سند سے اور زمخشری اور بیضاوی
اور نیشاپوری اور ابن السیع اور واحدی اور واقدی اور سمعانی اور بیہقی اور صاحب مشکواۃ
اور مولفین اور مفسرین شیعون اور سنیون کی اسدی سے اور مجاہد اور حسن بصری اور اعمش
اور عتبہ بن ابی الحکم اور غالب بن عبد اللہ اور قیس بن ابی الربیع اور غالب بن ربیعی اور ابن
عباس اور ابوذر اور جابر وغیرہ سے روایت کرتے ہین اور وجہ اس آیہ کی دلیل ہونے کی
امامت امیر المومنین علیہ السلام پر یہ ہی کہ لفظ ولی تحت مین چند معنی پر مستعمل ہی اول اور

دوست اور صاحب اختیار اور اولی بتصرف اور دو معنی اخیر کے معانی مین ایک دوسرے سے
قریب ہین اور دو معنی اول کے پس ظاہر ہی کہ اس آیہ مین مراد نہین ہین سو اسطیکہ یاور اور دوست
مومنون کے مخصوص خدا اور رسول اور بعض مومن کہ موصوف ساتھ اس صفت کے ہون
نہین ہین بلکہ سب مومن یاور اور دوست ایک دوسرے کے ہین جیسا کہ حق تعالے نے
فرمایا ہی وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ اور ملائکہ بھی محب
اور یاور مومنون کے ہین چنانچہ خداوند تعالے فرماتا ہی نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ بلکہ بعض کفار محب و یاور بعض مومنون کے ہوتے ہین اور اگر سنی کہین کہ آیہ مین لفظ
جمع وارد ہوئی ہی پس یہ آیہ جناب امیر علیہ السلام کے لئے کیونکر مخصوص ہوگا جواب اوسکا یہ ہی
کہ عرب اور عجم مین لفظ جمع من باب تعظیم یا کسی غرض و فائدۂ خاص کے واسطے شخص واحد کے
لئے بھی بولتے ہین اور قرآن مین نظیر اسکے اکثر مقام پہ موجود ہی دوسرا جواب یہ ہی کہ ہم جناب
امیر علیہ السلام کی خصوصیت کا دعوی نہین کرتے اسواسطے کہ شیعون کی احادیث مین وارد
ہوا ہے کہ سب ائمہ اس آیت مین داخل ہین چنانچہ ہر امام قریب امامت اس فضیلت پر فائز
ہوتا ہی اور صاحب کشاف کہتا ہی کہ مراد اس آیہ سی اگرچہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہین لیکن
خدا نے لفظ جمع سے فرمایا ہی کہ اور لوگ بھی حضرت کی متابعت کرین حاصل یہ کہ آیہ شان
مین جناب امیر علیہ السلام کی وارد ہوا ہے اور مراد ولایت سی اس آیہ مین امامت ہی دوسری
آیہ کریمہ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ یعنی اے
وہ گروہ کہ ایمان لائے ہو ڈرو خدا سے اور رہو ساتھ صادقون اور راست گویون کے
سب چیزون مین خصوصا دعوی ایمان مین بگفتار و کردار اور پر ظاہر ہے کہ انکے ساتھ رہنی
سے انکی متابعت کردار و گفتار مین مقصود ہے نہ یہ کہ صادقین کے ساتھ رہو اس واسطے
کہ یہ امر محال اور بیفائدہ ہے اور یہ حکم تا قیامت سب مومنین کے واسطے نافذ ہی اور امام
اسی کو کہتے ہین کہ جس شخص کی متابعت واجب ہو اور خلق اوسکی متابعت کرے خلاصہ کہ

اِس آیہ مین حکم متابعت ہی نہ حکم مصاحبت اور صادق سے مراد یہ ہے کہ ہر قول و فعل مین صادق
ہو اور جو ایسا ہوگا وہ معصوم ہے پس واجب ہوا کہ معصوم ہر زمانہ مین ہو تاکہ خلائق اُس معصوم
صادق کے ساتھ رہین اور یہی مذہب شیعون کا ہی پس جاننا چاہیے کہ باتفاق شیعہ و سُنی
سوا‌ے خاتم النبیینؐ و امیر المومنینؑ و ائمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین عہد سید المرسلینؐ سے
آجتک کوئی فرد بشر معصوم نہین ہے پس منحصر ہوا کہ مراد اس آیہ مین یہی حضرات ہین اور
احادیث اہلبیت علیہم السلام مین بھی یہی مضمون وارد ہوا ہی اور بعض تفاسیر اہلسنت مین بھی
یہی مذکور ہے اور فخر رازی کہ سنیونکا امام ہے اسکی تفسیر مین لکھا ہی کہ اس آیہ مین خدا مومنون
کو حکم کرتا ہی کہ صادقون کے ساتھ رہین پس چاہیے کہ صادق موجود ہون اسواسطے کہ رہنا
ساتھ کسی چیز کے مشروط ہے اوس چیز کے موجود ہونے پر پس لازم ہی کہ ہر زمانے مین صادق
ہون پس چاہیے کہ تمام اُمت باطل پر اجماع نہ کرے مولف کہتا ہی کہ فخر رازی کی اس تفسیر سے
ثابت ہوا کہ ہر زمانے مین کسی حجت خدا کا ہونا لازم ہے اور یہی مذہب شیعون کا ہے چنانچہ
کلمہ حق زبان پر علماے مخالفین کے بھی جاری ہوا تیسرے حق تعالے فرماتا ہے
فَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ یعنی آیا پس وہ
شخص کہ حجت اور برہان پر ہے اپنے پروردگار کی طرف سے اور بعد اوسکے ہی ایک شاہد
اور گواہ اوسکا مثل اوس شخص کے مراد اس آیہ مین اوس شخص سے کہ جو بینہ پر ہے جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین اور شاہد کی تفسیر مین اختلاف ہی اور احادیث
معتبر مین وارد ہوا ہے کہ مراد شاہد سے جناب امیر المومنین علیہ السلام ہین کہ حضرت کی
حقیقت پر گواہ ہین چنانچہ ابن ابی الحدید اور ابن مغازلی اور سیوطی اور منثور اور طبری
اور اکثر سُنی بطریق متعدد عباد بن عبد اللہ بن الحرث سے روایت کرتے ہین کہ ایک روز
حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے منبر پر فرمایا کہ کوئی شخص قریش مین سے نہین ہی مگر یہ
کہ ایک آیہ یا دو آیہ اوسکی مدح یا اوسکی مذمت مین نازل ہوئے ہین پس ایک شخص نے

پوچھا کہ آپ کی شان مین کونسا آیہ نازل ہوا ہی حضرت کو غیظ آیا اور فرمایا کہ تونے سورۂ ہود مین اس آیہ کو نہین پڑھا کہ رسول خدا بتینۃ اپنی خدا کی طرف سے ادا فرمائین اور مین گواہ اونکا ہون یہ آیت بسبب لفظ تیلوہ اس امر پر دلالت کرتی ہی کہ جناب امیر علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے خلیفہ بلا فصل ہین چوتھی اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ یعنی نہین ہے تو اے محمد مگر ڈرانے والا اس گروہ کا عذاب الٰہی سے اور واسطے ہر ایک قوم کے ایک ہدایت کنندہ ہے اور ستی بطریق متعدد روایت کرتے ہین کہ اس مقام پر لفظ ہادی سے مقصود جناب امیر المومنین علیہ السلام ہین چنانچہ شواہد التنزیل مین ابی بردہ اسلمی روایت کرتا ہے کہ ایک روز حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کے لئے پانی طلب کیا اور جب فارغ ہوئے تو ہاتھ علی کا لیکے اپنے سینے سے لگایا اور کہا اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ پھر ہاتھ سینے پر علی کے رکھا اور کہا وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ اور بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ تو ہے نور بخشندہ الاخلائق کا اور علامت راہ ہدایت اور امیر قاریان قرآن کا ہی مین گواہی دیتا ہون کہ تو ایسا ہی ہے اور حافظ ابونعیم اصفہانی کہ سنیون کے مشاہیر محدثین مین سے ہے کتاب مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِيْ عَلِيٍّ مین چند سندون سے ابن عباس سے روایت کرتا ہی کہ جب یہ آیہ نازل ہوا تو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک اپنا دوش حضرت امیر پر رکھا اور فرمایا کہ یا علی تو ہی ہادی ہی اور بعد میرے ہدایت پانیوالے تجھی سے ہدایت پائینگے پانچوین وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ یعنی بعض آدمیون مین سے وہ شخص ہے کہ بیچتا ہی اپنی جان کو واسطے طلب خوشنودی خدا کے اور خدا مہربان ہے اپنے بندون پر احادیث مستفیضہ بلکہ متواترہ مین طرق شیعہ و سنی سے وارد ہوا ہے کہ جس شب کفار قریش نے قتل رسول خدا کا ارادہ کیا اور حضرت کو حق سبحانہ وتعالے کی جانب سے حکم ہوا کہ تم اپنے مقام پر علی ابن ابی طالب کو سلا دو اور کفار قریش سے

پوشیدہ ہو کر غار مین چلے جاؤ جسوقت جناب رسالتماب نے علی ابن ابی طالب کو یہ بشارت دی تو جناب
امیر شادمان ہوئے اور شکر یہ مین اس نعمت کے کہ اپنی جان فدای جان حضرت رسول کرتے ہین سجدہ شکر
بجالائے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرش خواب پر سو رہے اور مشرکین کی برہنہ
شمشیرون سے پروا نکی تو اوسوقت یہ آیہ کریمہ جناب امیر کی شان مین نازل ہوا چنانچہ اس آیہ کا جناب
امیر علیہ السلام کی شان مین نازل ہونا اکثر سنی کتب تفسیر و حدیث مین بطریق متعدد روایت کرتے
ہین فخر رازی نے تفسیر کبیر مین اور نیشاپوری اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اور حافظ ابونعیم نے نزول
آیات مین اور احمد نے مسند مین اور سمعانی نے فضائل اور غزالی نے احیاء العلوم مین اور مورخین
و محدثین و شعراء اہل سنت نے اپنی تصانیف مین اس واقعہ کو ذکر کیا ہی جیسے آیہ تطہیر
اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا یعنی ارادہ
نہین کیا ہی خدا نے مگر یہ کہ برطرف کرے تم سے شرک اور گناہ اور شک اور ہر بدی کو ای اہلبیت پیغمبر
اور پاک کرے تمکو جیسا کہ پاک کرنا چاہیئے احادیث متواترہ مین بطریق شیعہ و سنی وارد ہوا ہی کہ یہ
آیہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام کی شان مین نازل ہوا سوا
انکے ازواج وغیرہ سے کوئی اس آیہ مین داخل نہین ہی چنانچہ اکثر سنیون کے صحاح اور تفاسیر معتبرہ
مثل تفسیر ثعلبی و جامع الاصول و صحیح ترمذی و مشکواۃ و صحیح مسلم وغیرہ اس امر کے مصدق ہین
اور صحیح مسلم اور جامع الاصول مین روایت ہی کہ حصین بن سبرہ نے زید ابن ارقم سے پوچھا کہ آیا حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازواج اونکے اہلبیت مین داخل ہین زید نے کہا نہ واللہ زوجہ
ایک مدت خاص تک شوہر کے ساتھ رہتی ہی اور جب اوسکو طلاق دیتے ہین تو وہ اپنے باپ
کے گھر چلی جاتی اور اپنی قوم مین ملجاتی ہے بلکہ اہلبیت حضرت کے عزیزان مخصوص ہین کہ صدقہ
اونپر حرام ہی اور بکثرت احادیث مخالفین مین وارد ہوا ہی کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے جناب امیر و جناب سیدہ و حسنین علیہم السلام کو عبا مین داخل کیا اور فرمایا کہ خداوندا
یہی میرے اہلبیت ہین ام سلمہ نے قصد کیا کہ مین بھی داخل ہو جاؤن حضرت نے فرمایا کہ عاقبت

تیری سمجھ ہی لیکن تو ان پنجتن میں شامل نہیں ہو سکتی ساتوین آیہ مباہلہ ہی فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ یعنی جو تجھ سے مجادلہ کرے امر عیسیٰ میں بعد اسکے کہ آیا ہی تیری طرف علم اور برہان اور ظاہر کیا تو نے اونپر اور اونھون نے قبول نہ کیا پس کہہ اے نبی محمد کہ بلاوین ہم بیٹے اپنے اور تم بیٹے اپنے اور ہم عورتین اپنی اور تم عورتین اپنی اور ہم جانین اپنی یعنی اون لوگون کو جو بمنزلہ ہماری جان کے ہین اور تم اون لوگون کو جو بمنزلہ تمہاری جان کے ہین بعد اسکے تضرع اور دعا کرین ہم اور لعنت کرین ہم اور دوری رحمت خدا سے چاہین اوپر اونکے کہ جھوٹ کہتے ہین ہم مین اور تم مین سے پس حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبا اوڑھی اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کو داخل عبا کیا اور کہا کہ خداوندا ہر ایک پیغمبر کے اہلبیت ہوتے ہین بارالہا یہ میرے اہلبیت ہین پس اونسے دور کر نجاست اور گناہ کو اور پاک کر انکو جیسا کہ پاک کرنا چاہیئے پس جبرئیل نازل ہوئے اور یہ آیہ شان مین اونکی لائے إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا پس حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی و فاطمہ و حسن و حسین کو اپنے ساتھ مدینہ سے مباہلہ کے لیئے باہر گئے چونکہ نصاریٰ سے حقیت حضرت کی جانتے تھے بعد اون حضرت کے کھڑے ہونے کے مع ان حضرات عصمت و طہارت کے مقام مباہلہ مین آثار نزول عذاب زمین و آسمان مین ظاہر ہوئے عالم بزرگ نصاریٰ نے کہا قسم ہی مین چند صورتین دیکھتا ہون کہ اگر دعا کرین کہ پہاڑ اپنی جگہہ سے اوکھڑ جاوین تو اوکھڑ جاوینگے اس حالت مین نصارای بنی نجران نے مباہلہ پر جرأت نہ کی بلکہ استدعا سے مصالحہ کیا اور ہر سال جزیہ دینا قبول کر لیا حضرت نے انکو نفرین نہ کی و بحکم خدا جزیہ قرار دیا اس مباہلہ سے چند امر ظاہر ہوئے پہلے حقیت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرے ظاہر ہوا کہ آل عبا علیہم السلام بزرگوار ترین خلق تھے کہ انکو حضرت

نے اپنے مین شریک کیا تیسرے یہہ کہ حضرت کے نزدیک عزیز ترین خلق تھی کہ حضرت اظہار
حقیقت کے لیئے اُنکو مقام دعا پر اپنے ہمراہ لائے چوتھے یہ کہ حسنؑ و حسینؑ فرزند حقیقی حضرت کے
قرار پائے اور رتبہ انکا سب صحابہ سے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک با وجود
صغر سنی زیادہ تر ہوا پانچوین یہ کہ حضرت فاطمہ بہترین زنان عالم تھین اور سب بیبیون اور سب
عزیزون سے حضرت کے نزدیک مخصوص تر اور قریب تر تھین اور خدا کے نزدیک عالی
رتبہ تھین چھٹے یہہ کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام باتفاق سنی و شیعہ داخل سبا ہلہ تھے اور
انبا و نسا و کا مصداق نہ تھے بلکہ داخل انفسنا تھے یعنی بمنزلہ نفس و جان پیغمبر پس جو کمال کہ حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مجتمع تھے چاہیئے کہ جناب امیر علیہ السلام مین بھی باستثنا
پیغمبری وہی کمال ہون آٹھوین وَتَعِيَهَا اُذُنٌ وَاعِيَةٌ یعنی جمع کرتا ہے اور
حفاظت کرتا ہے آیات قرآنی اور حقائق ربانی کو وہ کان کہ حفظ کنندہ اور نگاہدارندہ ہے
اور شیعہ و سنی طرق ستفیضہ سے روایت کرتے ہین کہ یہ آیہ شان حضرت امیر المومنین علیہ السلام
مین نازل ہوا ہے چنانچہ ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اور حافظ ابونعیم نے حلیہ مین اور واحدی نے
اسباب نزول مین اور نطنزی نے خصائص مین اور راغب اصفہانی نے محاضرات مین اور ابن
مغازلی نے مناقب مین اور ابن مردویہ نے اپنی کتاب مناقب مین اور اکثر محدثین و مفسرین
شیعہ و سنی نے اس امر کی تصریح کی ہے اور بعضی روایتین اس لفظ سے ہین کہ حضرت امیر المومنین
علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو گلے لگایا اور ارشاد کیا کہ مجھے
میرے پروردگار نے مامور فرمایا ہے کہ مین تجھکو اپنا قریب گردانون اور دور نہ کرون اور
اپنے علوم تجھے بتاؤن لہذا مجھ پر لازم ہے کہ اپنے پروردگار کے تیرے حق مین فرمانبرداری
بجالاؤن اور تجکو سزاوار ہے کہ تو اون علوم کا حفظ کرا اور نہین فراموش نہ کر پس یہہ آیہ
نازل ہوا نوین اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا
یعنی وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور عملہائے شائستہ کرتے ہین جلد قرار دیتا ہے واسطے

اونکے خداوند مہربان دوستی قلبی رکھتا ہی کہ یعنی خدا اُنکو دوست رکھتا ہی اور دوستی اُنکی مومنین
اہل آسمان و زمین کے دل مین جاگزین فرماتا ہی پھر براء ابن عازب سے اپنی مسند مین روایت کرتا ہی
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ اے علی خدا سے کہو
کہ بار خدایا میرے لیئے کوئی عہد قرار دے اور میری محبت و مودت مومنون کے دلون مین
جاگزین فرما پس خدا نے اس آیہ وافی ہدایہ کو بھیجا اور حافظ ابونعیم بھی کتاب ما نزل من القرآن
فی علی مین بسند ہای خود براء ابن عازب سے قریب اسی مضمون کے روایت کرتا ہی اور اکثر مفسرین
و محدثین اہلسنت نے روایت کی ہی کہ یہ آیہ شانِ حضرت امیر علیہ السلام مین نازل ہوا ہی اور اس
آیت سے ثابت ہوتا ہی کہ مومن کو محبت علی بن ابی طالب علیہ السلام ضرور ہی اور مخفی نہ رہے کہ یہ
محبت جو اس آیت مین مذکور ہے اور حضرت نے اوسکے لیئے دعا کی ہے یہ محبت خاص ہی
جو کہ جزو ایمان ہے اور اگر یہ محبت خاص نہ ہو تو علامت نفاق کی ہی اور اس مقام پر محبت
عام جو کہ ہر مومن کے ساتھ ہونا چاہیے مقصود نہین ہے چنانچہ یہ مضمون احادیث
اہلسنت سے بھی ثابت ہوتا ہی مشکوٰۃ مین صحیح ترمذی و مسند احمد بن حنبل سے روایت کی ہی
کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ علی کو منافق دوست نہ رکھیگا اور مومن
دشمن نہ رکھے گا اور کتب اہل سنت مین مذکور ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت
امیر سے ارشاد فرمایا کہ تجھ کو دوست نہین رکھتا مگر مومن اور دشمن نہین رکھتا مگر منافق
اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے خود ارشاد کیا کہ قسم بخدا مجھ سے پیغمبر خدا نے
عہد فرمایا کہ دوست نہین رکھتا ہے مجکو مگر مومن اور دشمن نہین رکھتا ہی مجکو مگر منافق اور
اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماچکے ہین جو علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہی
تحقیق کہ وہ مجکو دوست رکھتا ہی اور جو علی کو دشمن رکھتا ہی تحقیق وہ مجکو دشمن رکھتا ہی
اور جو کہ علی علیہ السلام کو آزار پہونچاتا ہی تحقیق کہ مجکو آزار پہونچاتا ہے اور جو کہ مجکو
آزار پہونچاتا ہے تحقیق کہ خدا کو آزار پہونچاتا ہے اور جابر سے روایت کی ہے

کہ ہم زمانہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین منافقین کو نہ پہچانتے تھے مگر بسبب بغض علی بن ابی طالب علیہ السلام اس مقام تک ابن عبد البر کی حدیثین ہتین اور صحیح ترمذی وغیرہ مین اسی کی قریب اور احادیث ہین مولف کہتا ہی یہ احادیث امامت امیر المومنین اور آئمہ اثنا عشر سلام اللہ علیہم اجمعین پر دلالت واضحہ رکھتی ہین اسواسطی کہ ایک شخص کا منجملہ امت پیغمبر باین صفت مخصوص ہونا کہ مودت اوسکی علامت ایمان اور دشمنی اوسکی علامت کفر ہو عقل و انصاف کی نزدیک یہ تخصیص ممکن نہین ہوسکتی مگر امام کی نسبت جو معصوم ہو اور کیونکر ہوسکتا ہی کہ رعایا مین سی ایک شخص کی دشمنی کی سبب سی مسلم پر اطلاق کفر ہوجائے اور وہ شخص کہ جسکی مودت فرض کیجائے جس صورت مین معصوم نہ ہوگا تو گناہ گار ہوگا اور گناہ گار کو بغض رکھنا بسبب اوسکی گناہ کی بعض اوقات واجب و لازم ہوجاتا ہی پس ان حدیثون اور اس آیت سی ثابت ہوا کہ جناب امیر علیہ السلام امام بھی ہین اور معصوم بھی ہین اور دوست حضرتکی مومن ہین اور دشمن اونکے منافق ہین جس جماعت نے کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام سے دشمنی کی اوپر حضرتکی تلوار کھینچا یا اونکی بیعت کی لئی بلایا اور جنگ صفین و جمل مین اذیت دی سب منافق تھے اور خدا فرماتا إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ و سورہ مین لَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

یعنی نہین ہی نیکی اسبات مین کہ داخل ہو گھرون مین پشت کیطرف سی اور لیکن نیکوکار وہ شخص ہی کہ پرہیزگاری کری اور داخل ہو گھرون مین انکی دروازون سی اور پرہیز کرو خدا سی اور اوسکی عذاب سی شاید رستگار ہو اور سب محقق اور مفسرین اس آیہ کی تفسیر مین لکھتی ہین کہ مراد یہ ہی کہ امور دین انکی راہ سی اور علم و حکمت کو اوسکی معدن سے حاصل کرنا چاہیے اور راہ علم اور در باب علم اہلبیت علیہم السلام ہین چنانچہ جامع الاصول مین صحیح ترمذی سی روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا اور مشکوۃ مین ترمذی سی روایت کی ہی أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا اور استیعاب مین روایت کی ہی أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ مِنْ بَابِهَا اور مناقب خوارزمی مین بھی مثل اسکی روایت کی ہی اور مضمون ایکا یہ ہی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مین

شہر علم و حکمت ہون اور علی دروازہ اوسکا ہی پس جسکو علم مطلوب ہو چاہیے کہ دروازے کی
طرف سے آئے مؤلف کہتا ہی کہ یہ حدیث متواتر ہی کوئی اسکا انکار نہین کرسکتا اور بمفاد حدیث
شریفہ چاہیے کہ طلب علم کے لیئے جناب امیر علیہ السلام کی طرف رجوع کرین اور عمدہ احتیاج
امام کی طرف تحصیل علم دین کی ہی پس اون حضرت کی موجودگی مین دوسرے کو امام اور مرجع
علم دین قرار دینا باطل ہو گا کیارہوین وَاِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ وَ
صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی اگر عائشہ اور حفصہ مدد ایک دوسرے کی کرین ایذا و آزار دینے مین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس خدا یا ور اوسکا ہے اور جبرئیل اور صالح المومنین چنانچہ
شیعہ اور سنی بطرق متعددہ روایت کرتے ہین کہ صالح المومنین حضرت امیر المومنین علیہ السلام
ہین حافظ ابو نعیم نے کتاب ما نزل من القرآن فی علی مین اور ثعلبی نے تفسیر مین اور ابن
مردویہ نے مناقب مین اسما بنت عمیس وغیرہ سے روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صالح مومنان علی بن ابی طالب علیہما السلام ہین بارھوین
اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ
آیۂ دیگر اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ
یعنی آیا کر دیا تم نے ہو تم پانی دینا حاجیونکو چاہ زمزم سے اور عمارت کرنا مسجد الحرام کا
مثل اعمال اوس شخص کے کہ ایمان لایا ہی خدا اور روز قیامت کا اور جہاد راہ خدا مین کیئے
ہین برابر نہین ہی یہ فضیلت اور ثواب مین اور خدا ہدایت نہین کرتا ہی راہ بہشت کی گروہ
ستمگاران کو اور ترجمہ دوسری آیت کا یہ ہی کہ وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور ہجرت کی ہی
دار الاسلام مین اور جہاد کیا ہی راہ خدا مین اپنے مالون اور اپنی جانون سے بزرگ تر ہی
درجہ اونکا نزدیک خدا کے اور یہ ہین رستگار اور پہونچے ہین اپنے مقصود کو شیعہ و سنی

کے مفسرین اور محدثین نے اتفاق کیا ہی کہ یہ آیہ شان حضرت امیرالمومنین علیہ السلام مین
نازل ہوا ہی چنانچہ صاحب کشاف اور فخر رازی اور بیضاوی کہ نہایت تعصب رکھتے ہین
اس کا انکار نہین کرتے اور ثعلبی نے حسن بصری اور شعبی اور محمد بن کعب قرطبی سے روایت
کی ہی کہ یہ آیت مقدسہ علی بن ابی طالب علیہ السلام اور عباس اور طلحہ بن شیبہ مین نازل
ہوئی ہے اوسوقت کہ یہہ لوگ فخر کرتے تھے طلحہ نے کہا مین صاحب خانۂ کعبہ ہون اور کنجیان
کعبہ کی میرے ہاتھ مین ہین اگر چاہون رات کو کعبہ مین سو سکتا ہون عباس نے کہا زمزم
اور پانی دینا حاجیون کا مجھسے متعلق ہی اگر چاہون رات کو مسجد الحرام مین سو سکتا ہون
حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا مین نہین جانتا تم کیا کہتے ہو مین نے چھ مہینے پیشتر
سب سے روبقبلہ نماز پڑھی اور راہ خدا مین جہاد کیا یہہ گفتگو تھی کہ یہ آیہ نازل ہوا پیر معوین
اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ یعنے وہ
لوگ کہ ایمان لائے ہین اور اعمال شائستہ کئے ہین بہترین خلائق ہین پھر بعد اوسکے فرمایا
جَزَآؤُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗ یعنی جزا اُنکے نزدیک اُنکے پروردگار
کے بہشت عدن ہی جاری ہوتے ہین نیچے اوسکے نہرین کہ ہمیشہ اور ابدالاباد اون مین رہینگے
خدا راضی ہی اُنسے اور یہ راضی ہین خدا سے یہ واسطے اوس شخص کے ہی کہ ڈرے اپنے خدا سے
احادیث معتبرہ مین طریق شیعہ و سُنی سے وارد ہوا ہی کہ یہ آیتین شان مین حضرت امیر
المومنین علیہ السلام اور شان مین اونکے شیعون کے نازل ہوئے ہین چنانچہ حافظ ابونعیم
نے بسند خود بواسطہ ابن عباس حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جب
یہ آیہ نازل ہوا تو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیرالمومنین علیہ السلام سے
فرمایا کہ مصداق اس آیہ کا تو اور تیرے شیعہ ہین اور روز قیامت تو اور شیعہ تیرے اور
پسندیدۂ خدا حق تعالے سے راضی آئینگے اور خدا تمسے راضی ہی اور دشمن تیری غضبناک

اس حال سے وارد ہونگے کہ زنجیرین گردنون مین ہونگی اور ابوالقاسم نے شواہد التنزیل
مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیہ شان مین علی اور اونکے اہلبیت کے نازل ہوا اور
ابن مردویہ اور سب محدث سنیون کے بطریق متعدد اس مضمون کو روایت کرتے ہین اور
تائید کرنیوالی اس قول کی وہ حدیث ہے کہ فخر رازی وغیرہ نے ابن مسعود سے روایت کی ہے
کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عَلِیٌّ خَیْرُ الْبَشَرِ مَنْ اَبٰی فَقَدْ کَفَرَ یعنی علی بہترین
بشر ہے جو کہ انکار کرے کافر ہے چودھوین قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ
عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ یعنی کہہ اے محمد بس ہے خدا گواہ درمیان میرے اور درمیان تمھارے
اور وہ شخص کہ نزدیک اوسکے ہے علم کتاب یعنی علم قرآن یا لوح محفوظ احادیث مین وارد
ہوا ہے کہ مراد اوس شخص سے کہ اوسکو علم کتاب ہے حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور
آئمہ طاہرین علیہم السلام ہین چنانچہ سنی ثعلبی سے روایت کرتے ہین کہ کوئی شخص بعد رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی بن ابی طالب علیہ السلام سے زیادہ تر کتاب خدا کا جاننے
والا نتھا اور ابو نعیم اور ثعلبی بسندہاے خود محمد بن حنفیہ سے روایت کرتے ہین مَنْ
عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ علی بن ابی طالب علیہ السلام تھے پندرھوین آیہ نجوی ہے تفصیل اسکی
یہہ ہے کہ مفسرین نے روایت کی ہے کہ اصحاب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت
سوال کیا کرتے تھے حق تعالے نے اسی سبب سے اور امتحان صحابہ کے لیئے تا ظاہر ہوجائے
کہ صحابہ مین کون مقام اخلاص مین ثابت قدم ہے اس آیہ کو نازل فرمایا یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰیکُمْ صَدَقَۃً یعنی اے گروہ
مومنین کہ ایمان لائے ہو جسوقت تم رسول خدا سے راز کہو پس پہلے اس راز کہنے سے کچھ
تصدق کرو سیضاوی اور سب مفسر لکھتے ہین کہ اس آیہ کو سنکر دس دن تک کسی صحابی نے
سوای حضرت امیر المومنین علیہ السلام رسول خدا سے کوئی راز اور کوئی مطلب بیان نہین
کیا یہان تک کہ یہ آیہ منسوخ ہوگیا اور اس مضمون پر شیعہ وسنی سب نے اتفاق کیا ہے

اور مجاہد سے حافظ ابونعیم اور سب مفسّرون نے روایت کی ہی کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک آیہ قرآن مین ایسا ہے کہ اوسپر کسی نے مجھ سے پہلے عمل نہین کیا اور میرے بعد بھی اوسپر کوئی عمل نہ کریگا اور وہ آیہ نجوے ہے کہ میرے پاس ایک دینار تھا مین نے اوسکے دس درہم کو بیچا اور جسوقت مین نے چاہا ایک درہم تصدق دیا اور رسول خدا سے راز بیان کیا یہانتک کہ یہ آیہ منسوخ ہوگیا اور دوسری روایت مین ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری برکت سے خدا نے اس امت کو اس حکم مین تخفیف دی اور اسدی نے بھی کہ سنیون کی علما مین سے ہے اسی طرح روایت کی ہی مؤلف کہتا ہی کہ ان روایات اور اس آیہ سے معلوم ہوتا ہی کہ جو حدیثین سنیون نے بنائی ہین کہ خلفاے جور اپنے مال کو راہ خدا مین صرف کرتے تھے کذب محض ہی اسلیے کہ اگر اونکو امر دین مین اعتنا ہوتی وہ تین دن تک راز کہنے سے باز رہتے سولھوین وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا یعنی چنگل مارو ریسمان خدا پر سب لوگ اور پراگندہ و پریشان نہ ہوجانا چاہیے کہ ریسمان خدا کنایہ ہے اور چیز سے کہ جسکو خدا نے اس امّت کی نجات کا سبب گردانا ہے اور احادیث کثیرہ مین وارد ہوا ہی کہ مراد حبل اللہ سے اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہین چنانچہ ثعلبی نے اپنی تفسیر مین ابان بن تغلب سے روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم ہین حبل اللہ جسے خدا نے اس آیہ مین ارشاد فرمایا ہے اور حافظ ابونعیم نے بھی اس مضمون کو ابوحفص صائغ سے روایت کیا ہے سترھوین وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ یعنی ٹھہراؤ کافرونکو کہ یہ سوال کیئے جائنگے حافظ ابونعیم حلیہ مین اور ابوالقاسم حکانی شواہد التنزیل مین اور ابن شیرویہ فردوس الاخبار مین اور ابن مردویہ مناقب مین اور سوا انکے اور اہلسنت باسناد کثیرہ ابن عباس اور ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہین کہ یہ کفار محبت علی ابن ابی طالب علیہما السلام سے سوال کئے جائینگے اٹھارھوین قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا

سو افق احادیث معتبرہ شیعہ و سنی اس آیہ کے حاصل معنی یہ ہین کہ اے محمد ان لوگون سے کہہ ہین
تم سے بعوض تبلیغ رسالت کسی قسم کی اجرت کا سائل و طلبگار نہین ہون مگر یہہ کہ اپنے عزیزون
اور اقربا کی مودت چاہتا ہون اور جو شخص میری مودت مین زیادتی حسنہ چاہے مین اوسکے
لیے نیکی و ثواب اپنا زیادہ کرتا ہون اور صحیح مسلم مین ابی جبیر سے روایت کی ہے کہ اس آیہ
مین لفظ قربی سے قربا سے آل محمد مراد ہین اور ابو القاسم حکانی نے شواہد التنزیل مین ابن
جبیر سے اور اوسنے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب یہہ آیہ نازل ہوا تو صحابہ نے عرض
کی یا رسول اللہ کون ہین وہ لوگ جنکی محبت پر ہم مامور ہوئے ہین حضرت نے ارشاد فرمایا
کہ علی ہے اور فاطمہ اور اولاد اوسکی اور بروایت ابو نعیم و پسر علی و فاطمہ کے اور ثعلبی
نے بھی اپنی تفسیر مین ابن عباس سے اس مضمون کو روایت کیا ہے اور شواہد التنزیل مین ابو
امامہ باہلی سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے پیغمبرون کو
درختہاے متفرق سے پیدا کیا اور مین اور علی ایک درخت سے پیدا ہوئے ہین مین اوس
درخت کی جڑ ہون اور علی اوسکی شاخ ہین اور حسن اور حسین علیہما السلام اوسکے میوے
ہین اور شیعہ ہمارے اوس درخت کے پتے ہین جو کہ ایک شاخ مین بھی اوسکی شاخون مین سے
چنگل مارے گا وہ نجات پائے گا اور جو کہ اوسکو چھوڑ کے اور طرف میل کرے گا وہ جہنم مین
جائے گا اور اگر کوئی بندہ درمیان صفا و مروہ کئی ہزار برس عبادت خدا کرے یہانتک
کہ مانند مشک بوسیدہ ہوا اور محبت ہماری نہ رکھتا ہو خدا اوسکو اوندھے منہ جہنم مین ڈالے گا
پھر حضرت نے یہی آیہ مذکورہ پڑھا اور ثعلبی اور صاحب کشاف اور فخر رازی نے جریر
بن عبد اللہ سے روایت کی ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے فرمایا جو کہ محبت آل محمد پر مرے وہ شہید مرتا ہے اور آمرزیدہ گار ہے اور توبہ کی ہوئی
مرتا ہے اور با ایمان کامل مرتا ہے اور اوسکو ملک الموت اور منکر و نکیر بہشت کی بشارت دیتے
ہین اور اوس شخص کو بہشت کی طرف اس طرح لیجا مینگے جس طرح دولھن کو دولھہ کے گھر

مین بیجاتی ہین اور بہشت کیطرف اوسکی قبر مین دو دروازے کھول دیگا اور حق تعالی ملائکہ رحمت کو اوسکی قبر کی زیارت کے لیے بھیجتا ہے اور جو شخص محبت آل محمد پر انتقال کریگا وہ میری سنت پر مریگا اور جو شخص دشمنی آل محمد پر مریگا تو جبوقت وسکو قیامت مین حاضر کرینگی تو اوسکی دونو آنکھونمین لکھا ہوگا کہ یہ رحمت خدا سے ناامید ہے اور جو شخص دشمنی آل محمد پر مرتا ہی کافر مرتا ہے اور جو بغض آل محمد پر مرتا ہی بوے بہشت نہین سونگہتا ہے مولف کہتا ہے کہ سنیون کی روایات واحادیث اور آیات قرآنی سے فضائل محمد وآل محمد اور فضائل شیعیان علی بن ابی طالب اور انکا مومن اور اہل بہشت ہونا اور دشمنان اہل بیت کا اہل جہنم و کافر ہونا بہ کمال وضاحت ثابت ہوتا ہی اونیسوین

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْ وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ

یعنی وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور اعمال شائستہ کرتے ہین طوبے واسطے انکے ہے اور نیک ہی بازگشت اونکی آخرت مین ثعلبی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ طوبی ایک درخت ہے کہ جڑ اوسکی بہشت مین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی دولت سرا مین ہے اور ہر مومن کے گھر مین اوسکی ایک شاخ ہے اور جسقدر آیات کہ شان حضرت امیر المومنین واہلبیت طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین مین نازل ہوئے ہین بکثرت ہین بخیال اختصار اسی مقدار پر اکتفا کی گئی اور جو آیتین کہ مذکور ہوئین تفصیل انکی بحار الانوار و حق الیقین و حیات القلوب مین موجود ہے مطلب چوتھا اون احادیث متواترہ کے بیان مین جو امامت و خلافت حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب پر دلالت کرتی ہین اور یہ سب حدیثین سنیون کی کتابون سی لکھی گئی ہین تا کسی کو مجال انکار باقی نہ رہے اس مقام مین حق الیقین سی بعض مطالب خلاصہ کرکے لکھے جاتے ہین پہلی حدیث غدیر ہے کہ جو امامت امیر المومنین علیہ السلام پر نص صریح اور متواتر و مسلم سنی و شیعہ ہے اور اس حدیث کو شیعہ و سنی نے اپنی تفسیر ہاے معتبر اور تواریخ معتمدہ مین اس کثرت سے لکھا ہے کہ کسیکو شک اور شبہہ اور مجال انکار نہین رہا اگر اس حدیث کا

کوئی انکار کرے تو وجود مکہ معظمہ کا بھی باوجود تواتر انکار ممکن ہوجائیگا سفینۃ النجاۃ کا
خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ ارباب تفسیر و تاریخ سنی بھی اور شیعہ بھی لکھتے ہین کہ جب حضرت رسول صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم بعد حج آخری کہ دو مہینہ قبل از وفات حضرت مکہ معظمہ سے جانب مدینہ منورہ
روانہ ہوے ذیحجہ کی اٹھارھوین تاریخ اثنائے راہ مین یہ آیہ نازل ہوا یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ
بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ
مِنَ النَّاسِ معنی اس آیہ کے یہ ہین کہ اے پیغمبر پہونچا خلائق کو جو کچھ کہ بھیجا گیا تیری طرف جانب
خدا سے اور اگر نہ کریگا تو اوس امر کو کہ جسپر مامور ہوا ہے اور نہ پہونچائیگا اوسکو خلق کی طرف
تو گویا نہ پہونچایا تونے پیغام اپنے پروردگار کا اور نہ ادا کی رسالت اوسکی اور خدا نگاہ
رکھیگا تجھکو شر سے آدمیون کے اوسوقت حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم غدیر خم مین
فوری اوترے حالانکہ وہ مقام قافلہ کے اوترنے کا نہ تھا اور دوپہر تھی اور عین شدت
گرمی کی تھی پھر پالانہاے شتر سے ایک بلندی مثل منبر کے بنائی پھر حضرت اوس منبر پر
تشریف لیگئے تا کہ سب آدمی حضرت کو دیکھین اوسوقت ایک خطبہ بیان فرمایا اور خلائق کو
اپنی وفات کی خبر دی اور آدمیون کو تمسک قرآن مجید و اہلبیتؑ پر مامور کیا پھر فرمایا
اَلَسْتُ اَوْلٰی بِکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ یعنی آیا مین نہین ہون اولے تم مین تم سب سے اور
اکثر روایتون مین یون وارد ہوا ہے اَلَسْتُ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ یعنی
آیا مین نہین ہون اولے مومنین مین سب مومنون سے حاصل معنی دونون کے ایک ہین و
غرض اس سے حضرت کی یہ تھی کہ بیان کرین کہ اسواسطے مین ہر ایک مومن کے نفوس اوس سے
مین زیادہ اختیار رکھتا ہون اور حکم میرا اوسکے امور مین اوسکے حکم سے زیادہ تر جاری
ہے حضرت کے ارشاد فرمانے کے بعد سب آدمیون نے کہا اسی طرح ہے یارسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پھر حضرت نے علی مرتضی علیہ السلام کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا اور
سبکو دکھایا اور فرمایا فَمَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ

وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَہٗ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہٗ معنے اسکے یہ ہین کہ جس کسی کا
مین مولا ہون علی بھی اوسکا مولا ہے خدایا دوست رکھو اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے
علی کو اور دشمن رکھو اوس شخص کو جو دشمن رکھے علی کو اور مدد کرو اوس شخص کی کہ جو مدد
کرے علی کی اور یاری نہ کرو اوس شخص کی کہ جو علیؑ سے کنارہ کشی کرے مسند احمد حنبل مین
مذکور ہے کہ بعد اسکے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے عمر نے آکر کہا مبارک اور گوارا ہو تمکو
ای علی کہ تم ہر مرد و زن باایمان کی مولا ہو بعد اسکی حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ پر یہ
آیہ نازل ہوا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ
الْاِسْلَامَ دِیْنًا یعنی اسکے یہ ہین کہ آج کے دن کامل کیا مین نے واسطے تمہاری دین تمہارا اور تمام کیا
مین نے تمپر اپنی نعمت کو اور راضی ہوا مین واسطے تمہارے کہ اسلام ہو دین تمھارا پھر رسول
خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِکْمَالِ الدِّیْنِ وَاِتْمَامِ
النِّعْمَۃِ وَرِضَاءِ الرَّبِّ بِرِسَالَتِیْ وَوِلَایَۃِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اور اس قصہ کو سنیون
کے بڑی بڑی کتابون اور تفسیرون مین مثل مسند احمد حنبل و صحیح ترمذی اور موطای ابن
مالک و ابن انس اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور صحیح ابی داؤد اور مشکواۃ وغیرہ مین لکھا
ہے اور روضۃ الصفا مین مذکور ہے کہ جسوقت یہ واقعہ غدیر خم مین واقع ہوا تو اوسوقت
دشمنان علی بن ابی طالب علیہ السلام ظاہر مین خوش تھے اور باطن مین رنجیدہ و رگور او ر
اپنی جان سے بیزار چنانچہ ثعلبی کہ علمائے معتبر و مفسرین اہل سنت مین سے ہے تفسیر
سورہ سَاَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ مین لکھتا ہے کہ جب یہ واقعہ غدیر خم حارث بن نعمان
فہری نے سنا تو شتر پر سوار ہوگے مدینہ مین آیا اور اپنی ناقہ سے اوترکے خدمت حضرت
رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین حاضر ہوا اور بحث کرنے لگا اور کہا ای محمد تم نے ہمکو
کلمہ پڑہنے کا حکم دیا ہمنے قبول کیا نماز پنجگانہ کا حکم فرمایا ہمنے قبول کیا ایک مہینے کے
روزون کا حکم دیا ہمنے قبول کیا تم ان باتون پر راضی نہ ہوے یہانتک کہ ہاتھ اپنے

ابن عم علی بن ابی طالب کے بلند کیئے اور او ن کو ہم پر تفضیل دی اور او ن کے حق مین ارشاد کیا من کنت مولاہ فعلی مولاہ کہ آیا یہ کام تم نے اپنی طرف سے کیا یا خدا کی طرف سے کیا حضرت نے فرمایا کہ قسم بخدا کہ یہ امر مین نے خدا کی طرف سے کیا ہی سن کے حارث نے پیٹ پھیرے اور اپنے ناقہ کی طرف بڑہا اور کہتا تھا خداوندا جو کچہہ کہ محمد نے کہا اگر حق ہی تو ہم پر اسمان سے پتہر برسا یا ابھی کوئی عذاب دردناک ہم پر نازل کر وہ ابہی اپنے ناقہ تک نہ پہونچا تہا کہ ایک پتہر اسمان سے او سکے سر پر گرا اور او سکے مقعد سے باہر نکل گیا اوسوقت یہ آیہ نازل ہوا سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ دوسری دلیل حدیث منزلت ہی کہ وہ بطریق سُنی و شیعہ متواتر ہی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے اکثر مقامات پر فرمایا ؑ اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَىٰ اور اکثر روایات مین یہ فقرہ بہی وارد ہی اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي یعنی تم مجہہ سے وہ نسبت رکھتے ہو کہ جو ہارون کو موسیٰ سے نسبت تہی مگر میرے بعد کوئی پیغمبر نہین اگر پیغمبر ہوتا تو اس نسب کے سزاوار تمہین تھے صحیح ترمذی اور صحیح مسلم اور جامع الاصول مین اور ابن عبد البر کی کتاب استیعاب وغیرہ مین کہ یہہ سب کتابین سنیونکی کتاب معتبرہ سے ہین اس حدیث کو لکھا ہی تیسری دلیل خصوصیت حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی ہی محبت خدا و رسول مین اور یہ امر اکثر مقام پر ظاہر ہوا ہی پہلے قصہ طیر ہی چنانچہ جامع الاصول مین صحیح ترمذی سے روایت کی ہی کہ انس بن مالک نے کہا کہ ایکبار حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جناب مین مرغ بریان کو لائے حضرت نے فرمایا اَللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ يَاْكُلُ مَعِي هٰذَا الطَّيْرَ یعنی خدایا میرے پاس اوس شخص کو بہیجدے کہ جو تیرے نزدیک محبوب ترین خلق ہی تاکہ وہ میرے ہمراہ اس طائر کو کہائے اور یہ حدیث احمد بن حنبل نے مسند مین اور ابن مغازلی شافعی نے کتاب مناقب مین تیس طریقوں سے اور ابن مردویہ نے مناقب مین اور اخطب خوارزم اور حافظ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیا مین اور بلاذری نے اپنی تاریخ مین اور خرگوشی نے شرف المصطفیٰ

مین اور سمعانی نے فضائل الصحابہ مین اور طبری نے کتاب الولایۃ مین اور ابن البیع نے صحیح مین
اور ابو علی نے مسند مین اور نطیری نے اختصاص مین اس حدیث کو بطریق متعدد لکہا ہی کہ سبب
کثرت حد تواتر سے بہی زیادہ ہو گئے اور کسیکو مجال انکار نہین رہی مؤلف کہتا ہی کہ جب سند
اس حدیث کی ثابت ہو چکی تو یہ حدیث امامت علی بن ابی طالب علیہ السلام پر دلیل واضح ہے
اسواسطے کہ محبت خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبث نہین بغیر اسکے کہ استحقاق ثواب اور
اور کثرت عبادت و اطاعت آلہی اور جمیع فضائل و مناقب سب سے زیادہ تہے پس جب
جناب امیر علیہ السلام ان وجوہ سے خدا کے نزدیک محبوب ترین خلق ہین تو البتہ صفات حسنہ
مین کل خلق سے بہتر و افضل ہونا ثابت اور جب افضلیت مسلم ہو چکی تو لازم ہوا کہ بعد حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی خلیفہ ہوں اسواسطے کہ خلاف عقل ہے کہ اعلی و افضل اور
بہترین خلق کی ہوتی ایک ادنے کو حاکم قرار دیا جاوے اور اعلی اوسکی رعیت گردانا جاوے
دوسرے یہ کہ صاحب جامع الاصول نے بحوالہ صحیح مسلم ابو ہریرہ سے روایت کی ہی کہ حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز خیبر ارشاد فرمایا تحقیق کہ مین یہ علم اوس شخص کو عطا
کرونگا کہ جو دوست رکہتا ہے خدا و رسول کو اور خدا و رسول اوسی دوست رکہتے ہین اور
خدا اسکے ہاتہ سے فتح نمایان ظاہر کریگا عمر نے کہا مین امارت کو دوست نہ رکہتا تہا مگر
اوس روز مین اپنے تئین حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اس امید سے لے گیا
کہ حضرت مجہکو اس علم کے دینے کے لیئے بلائین حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حضرت علی کو بلایا اور علم اونہین دیا اور اونسے ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور مونہہ پشت کی طرف نہ کرنا
کہ حق تعالے تمہارے ہی ہاتہ پر فتح ظاہر کریگا حضرت امیر تہوڑی راہ طی فرما کے ٹہر گئے اور
حضرت کہڑے ہوئے مگر پشت کی طرف نظر نہ کی اور باواز بلند حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے پوچہا کہ مین کب تک ان لوگوں سے قتال کروں حضرت نے فرمایا کہ انسے قتال کرو یہان
تک کہ یہ وحدانیت خدا اور میری رسالت کی شہادت دین اگر یہ ایسا کرینگے تو گویا اپنی جان

اور اپنے مال کی تمہارے ہاتھ سے حفاظت کرینگے مگر حساب اُنکا خدا پر موقوف ہی اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ مین بھی اِس مضمون کی حدیثین موجود ہین اور ثعلبی نے تفسیر قول حق تعالےٰ مین وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل خیبر کا محاصرہ کیا یہانتک کہ صحابہ پر گرسنگی شدید غالب ہوئی پس حضرت نے علم لشکر عمر کو دیا اور مع ایک جماعت صحابہ اوسکو جنگ خیبر کے لیئے بھیجا جب دشمنونکا مقابلہ ہوا تو عمر اور اصحاب اوسکے بھاگ گئے اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پھر آئی اور عمر اپنے رفقا کو جُبن و بزدلی کی نسبت دیتا تھا اور اوسکے رفقا کو جُبن و بزدلی کی نسبت دیتے تھے حضرت کو سر درد شقیقہ عارض ہوا حضرت باہر تشریف نہ لائے ابوبکر نے علم کو لیا اور وہ گیا وہ بھی مع اصحاب بھاگا پھر عمر نے علم اُٹھایا اور گیا اور شکست پائی جب یہ خبر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی فرمایا کہ قسم بخدا کل مین اوس شخص کو علم دونگا کہ وہ دوست رکھتا ہی خدا و رسول کو اور خدا و رسول اوسکو دوست رکھتے ہین اور وہ قہر و غلبہ سے قلعہ کو لے گا اور علی علیہ السلام اوس وقت لشکر مین نہ تھے جب دوسرا روز ہوا تو اِس امر کے ابوبکر اور عمر اور اکثر قریشی منتظر ہوے اور ہر ایک امیدوار تھا کہ شاید علم مجھے دیا جائے پس حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلمہ بن اکوع کو بھیجا اور علی علیہ السلام کو بلایا حضرت ایک شتر پر سوار ہو کر بکمال تعجیل تشریف لائے اور اونٹ کو حضرت کے قریب بٹھایا حضرت اپنی چشمہای مبارک شدت درد کی وجہ سے ایک سرخ پارچہ یمنی سے باندھے ہوے تھے سلمہ کہتا ہی کہ مین علی کا ہاتھ تھام کے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین لایا حضرت نے فرمایا اے علی کیا حال ہے تمہارا جناب امیر علیہ السلام نے عرض کی میری آنکھون مین درد ہے حضرت نے فرمایا میرے قریب آؤ جب امیر المومنین علیہ السلام نزدیک حضرت آئے تو حضرت نے آب دہن مبارک اونکے آنکھون مین لگایا اوسی وقت شفا حاصل ہوئی اور بعد اُسکے جبتک زندہ رہے درد چشم مین مبتلا نہین ہوے بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیر المومنین علیہ السلام کو

علم دیکر روانہ کیا مولف کہتا ہی کہ سینوںکی ان روایات سی کئی امر ثابت ہوی ایک یہ کہ عمر و ابو بکر
محبت خدا ورسول نہ رکہتی تہی اسواسطی کہ منصف کی نزدیک کلام حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
صاف ظاہر ہوتا ہی کہ عمر و ابو بکر بہاگ گئے ہین خدا ورسول کو دوست نہین رکہتی ہین انہین علم نہ دونگا
بلکہ جو خدا ورسول کو دوست رکہتا ہی اورجسی خدا ورسول دوست رکہتی ہین اوسی علم دونگا اور جب
ابو بکر و عمر دوست خدا ورسول نہ ہوی تو ثابت ہوا کہ یہ دونون ایمان نہ رکہتی تہی اسلیے کہ خدا
قرآن شریف مین ارشاد فرماتا ہے وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ
یعنی جو لوگ کہ ایمان لائے ہین محبت اونکی نسبت بخدا بیشتر ہی مشرکونکی محبت سی کہ جو محبت مشرکون
کو بتون کی نسبت حاصل ہی اور دوسری مقام پر ارشاد فرماتا ہی إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ
فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہو لوگو نسی کہ اگر دوست
رکہتی ہو خدا کو تو میری متابعت کرو تا خدا دوست رکہی تمکو معلوم ہوا کہ ایمان و متابعت پیغمبر و محبت
خدا یہ لوگ نہ رکہتی تہی دوسری بہاگنا اور کم جرأتی عمر و ابو بکر کی ثابت ہوے اور یہ عیوب منافی امامت
و خلافت ہین تیسری ان روایات سی ثابت ہوا کہ خدا ورسول حضرت امیر علیہ السلام کو دوست رکہتی
اور یہ خدا ورسول کو دوست رکہتی تہی پس ایسا شخص البتہ مستحق خلافت ہی چوتہی دلیل خصوصیت
حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی اخوت اور برادری اور صاحب
اسرار ہونے مین ہی مخفی نہ رہی کہ قصہ برادری قرار دینی کا متواترات اور مسلمات فریقین مین سی ہی
چنانچہ جامع الاصول مین بروایت صحیح ترمذی انس سی روایت کی ہی کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نی باہمدیگر اصحاب مین برادری قرار دی تو حضرت امیر المومنین علیہ السلام روتی ہوئی حضرت کی خدمت مین
حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اپنی اصحاب مین ایک دوسرے سی برادری قرار دی
اور میرے اخوت کسی سی مین نہ فرمائے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم دنیا و آخرت مین میرے بہائی ہو
اور احمد حنبل نے چہہ سندون سے ایک جماعت صحابہ سے اور ابن مغازلی نے آٹہہ
سند اور ابن صباغ مالکی نے فصول مہمہ مین روایت کی ہے اور حاصل مضمون سبکا

یہ ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک مہاجر و انصار کو ایسے شخص کے ساتھ کہ جو سعادت یا شقاوت میں مثل اوسکے تھا برادری قرار دی چنانچہ ابوبکر کو عمر کے ساتھ اور عثمان کو عبد الرحمان بن عوف کے ساتھ اور طلحہ کو زبیر کی ساتھ اور سلمان کو ابوذر کے ساتھ اور اسی طرح سب صحابہ کو ایک دوسری کا بھائی قرار دیا اور حضرت امیر علیہ السلام کو کسی کا بھائی مقرر نفرمایا حضرت امیر علیہ السلام رونے لگے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ مین نے تمکو لینے لئے رکھا تھا پس حضرت امیر علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور بلند کیا اور ارشاد فرمایا کہ علی مجھسے ہے اور مین علی سے ہون اور علی کو مجھسے وہ نسبت ہے کہ جو نسبت ہارون کو موسے سے تھی حق الیقین مین مذکور ہے کہ سینوں کے ان اخبار سے ظاہر ہوا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کل صحابہ سے ممتاز تھے سوائے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو ہی اپنا شبیہ و نظیر نہین رکھتے تھے کہ وہ حضرت کے قابل برادری ہوتا پس چاہیے کہ امامت و ریاست مین بھی جناب امیر علیہ السلام حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شبیہ ہون اور مسند احمد حنبل مین چند سندون سے جابر انصاری سے روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مین نے در بہشت پر لکھا دیکھا کہ آسمانون کی خلقت سے ہزار برس پیشتر محمد رسول خدا ہی اور علی برادر رسول خدا ہی اور صحیح ترمذی اور مسند ابو علی اور مناقب ابن مردویہ اور فضایل سمعانی اور اکثر کتب اہل سنت مین جابر سے روایت کی کہ روز فتح طائف حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے علی سے اپنی راز بیان کی عمر نے ابوبکر سے کہا کہ رسول خدا نے اپنے راز کو اپنے پسر عم سے بہت طول دیا اور موافق روایت ترمذی وغیرہ بعض لوگون نے کہا کہ از حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی بن ابی طالب سے طولانی ہوا جب یہ سخن حضرت رسول تک پہنچا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مین علی سے راز نہین کہتا تھا خدا علی سے راز کہتا تھا مولف کہتا ہی انصاف سے دیکھنا چاہیے کہ جو رازدار خدا و رسول ہو وہ تو محکوم قرار دیا جاوے اور خلیفۂ رسول نہ کہلائے اور جو صفات رذیلہ رکھتے ہون وہ خلیفۂ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بن جاوین یہ کسب مقتضائے عقل ہی اور ابن اسیر نے نہایہ مین اور ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ مین اور احمد حنبل نے مسند مین اور ابن مردویہ نے مناقب مین اور اکثر شیعہ و سُنّی نے اپنی کتابون مین روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حال احتضار مین فرمایا کہ میرے پاس میرے حبیب کو بلاؤ اور دوسری روایت مین کہ میرے خلیل کو بلاؤ لوگ ابوبکر کو لائے جب حضرت کی نظر ابوبکر پہ پڑی تو حضرت نے اپنا منہ چھپا لیا اور پھر کہا میرے دوست کو بلاؤ لوگون نے عمر کو حاضر کیا حضرت نے منہ پھیر لیا اور پھر کہا میرے صدیق کو بلاؤ عائشہ نے کہا حضرت علی کو طلب کرتے ہین جب علی علیہ السلام آئے تو اونکو جو چادر حضرت اوڑہے تھے اُس مین علی بن ابی طالب علیہ السلام کو داخل کیا اور گلے سے لگایا اور اونسے اپنا راز بیان فرمایا یہانتک کہ عالم اعلےٰ کی طرف انتقال فرمایا شیعہ و سُنّی بطریق متواتر روایت کرتے ہین کہ جب مہاجرین مدینہ مین آئے تو سبھا نے مسجد کی گرد گہر بنائے اور دروازے اون گہرون کے مسجد کی طرف رکہے اور بعض مہاجر مسجد مین سوتے تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن جبل کو بہیجا تا ندا کرے کہ تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم فرماتے ہین کہ تم سب اپنے دروازون کو بند کرلو مگر دروازہ علی کا جاری رہے اسبات مین لوگون نے بیجا سے خود کلام کئے جب وہ سخن حضرت تک پہونچے تو حضرت نے خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ مجہے قسم ہے خدا کی کہ مین نے ان دروازون کو بند نہین کیا اور دروازہ علی مین نے جاری نہین رکہا بلکہ مجہے خدا نے حکم کیا اور مین موافق حکم بجا لایا اس مضمون کو احمد بن حنبل نے مسند مین اور صاحب خصایص علویہ نے اور سمعانی نے فضائل مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین اور اکثر محدثون نے تیس آدمیون سے روایت کی ہے اور ابن ابی الحدید کہتا ہی کہ احمد بن حنبل نے مسند مین اِس مضمون کو بہت سی سندون سے روایت کیا ہی اور ابن حجر بہی احمد حنبل سی اور ابن اسیر نہایہ مین اور صاحب جامع الاصول صحیح ترمذی سے اور صاحب مشکوٰۃ بہی اِس مضمون کو روایت کرتا ہی پس یہ منقبت عظیمہ کتب اہل سنّت ہی اور صاحب جامع الاصول

صحیح ترمذی سے روایت کرتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ
السلام سے ارشاد فرمایا کہ اس مسجد میں سوای میرے کسی دوسرے کو جنب ہونا حلال نہیں ہے
اور حق الیقین میں مذکور ہے کہ یہ فضیلت اور خصوصیت وہ منقبت ہے کہ اس سے زیادہ
غیر متصور ہی اور سنی اور شیعہ بطریق متواتر روایت کرتے ہین کہ جب حضرت رسول صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے چاہا کہ بتہای قریش کو بام کعبہ سے گرائین اور توڑین تو حضرت امیر علیہ السلام
کو اپنے کاندہے پر بلند کیا کہ اون بتون کو اوتارلین چنانچہ احمد نے مسند مین اور ابو علی موصلی
اور صاحب تاریخ بغدادی نے اور زعفرانی فضائل مین اور خطیب خوارزمی نے اربعین مین
اور نظری نے خصائص مین اور ایک جماعت کثیرہ نے جابر سے اسی مضمون کو روایت کیا ہے
اور سنیون کی کتب مین لکہا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جسوقت اوٹھنے کا
ارادہ کرتے تھے علی علیہ السلام کا ہاتھ تھام لیتے تھے اور جسوقت بیٹھتی تھی حضرت امیر علیہ السلام
پر تکیہ کرتی تہی اور خصائص نطری مین روایت کی ہے کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم چھینکتے تھے تو حضرت امیر علیہ السلام کہتے تھے رَفَعَ اللّٰهُ ذِكْرَكَ یعنے خدا ذکر آپکا بلند
کرے بعد اوسکے حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ جواب مین کہتے تھے اَعْلَى اللّٰهُ كَعْبَكَ
یعنی خدا تمہارا پاؤن دشمنون پر بلند کرے اور جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ غضبناک ہوتے
تھے تو سوا علی کے کسیکو جرات ہوتی تہی کہ حضرت سے بات کرے اور عائشہ سے روایت
کرتی ہین کہ عائشہ نے کہا مین نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ کو دیکہا کہ حضرت نے علی کو گلے
سے لگایا اور اونکے بوسے لئے اور دو مرتبہ فرمایا کہ میرا باپ فدا ہو تجھ پر اے شہید یگانہ
اور جب علی موجود نہوتے تھے تو حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے تھے کہان ہی
حبیب خدا اور محبوب رسول خدا اور سنیون کی سندہاے متعددہ سے صحاح مین اور اکثر
اونکے کتب مین روایت کرتے ہین کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کہ علی مجھسے ہی اور مین علی سے ہون میری جانب سے احکام ادا نہین کرتا مگر علی اور ابن

عبد البر نے استیعاب مین روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہجرت کی دوسرے
سال مین اپنی بیٹی فاطمہ علیہا السلام کو کہ سیدہ زنان اہل جنت و نظیر مریم ہین علی سے تزویج کیا اور
حضرت فاطمہ سے کہا کہ تجھکو مین نے ایسے شخص سے تزویج کیا کہ جو دنیا و آخرت مین سید و بزرگ خلق ہی
بتحقیق کہ اسلام اوسکا سب صحابہ سے مقدم تھا اور علم اوسکا سب سے بیشتر ہے اور حلم اوسکا سب سے
عظیم تر ہے اسما بنت عمیس کہتی ہین مین نے دیکھا کہ جسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے جناب
سیدہ صلوات اللہ علیہا کا جناب امیر علیہ السلام سے عقد کر دیا تو ان دونون برگزیدگان خدا
کے لئے دعا مین نہایت مبالغہ کیا اور انکی دعا مین کسی اور کو شریک نہ کیا اور علی علیہ السلام
کے لیئے اسطرح دعا کرتے تھے جسطرح کہ جناب فاطمہ کے لیئے دعا کرتی تہی مؤلف کہتا ہے کہ ان
روایات سے ثابت ہوتا ہی کہ امیر المومنین علیہ السلام سزاوار خلافت و امامت ہین اور ایسے
شخص کے ہوتے کوئی دوسرا شخص حاکم اور امام نہین ہوسکتا اور اس حدیث اخیر سے معلوم ہوا
کہ جناب امیر علیہ السلام دنیا و آخرت مین سید و بزرگ خلق تہی اور اسلام و علم و حلم مین سب سے
مقدم و افضل تہی پس چاہیئے کہ وہی خلیفہ منقول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہون نہ یہ کہ جسکو
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ دنیا و آخرت مین سردار خلق کرین وہ دنیا مین ایک دوسرے شخص
کا محکوم ہو اور یہ بہی اس روایت سے ثابت ہوا کہ ابو بکر کا سابق الی الاسلام ہونا جیسا کہ بعض
اشخاص شبہہ کرتے ہین غلط ہی پانچوین دلیل بیان مین اس بات کی ہی کہ روایات مستفیضہ
و اخبار صحیحہ و مقبولۂ اہل سنت سے یہ امر ثابت ہی کہ ہمیشہ حق جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ تہا
اور حضرت حق کے ساتھ تہے اور جناب امیر علیہ السلام کبھی حق سے جدا ہوتے تہے چنانچہ
مناقب خوارزمی مین ابو لیلی سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ بعد میرے ایک فتنہ ہوگا جب وہ فتنہ ظاہر ہو تو سب کو چاہیئے کہ ملازمت علی بن ابی
طالب علیہ السلام کے اختیار کرین کہ علی حق و باطل کا جدا کرنے والا ہے مؤلف کہتا ہے کہ
اس روایت سے ثابت ہوا کہ امیر المومنین علیہ السلام بعد پیغمبر لائق اطاعت اور جدا کنندہ

حق و باطل ہین اور جو خلافت بخلاف رای حضرت واقع ہوئی وہ باطل تہی اور ابن عمر سے
کتاب مذکور مین روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو علی سی
دوری کرتا ہے گویا مجہسے دوری کرتا ہے اور جو کہ مجہسے دوری کرتا ہی خداسی دوری کرتا ہی
اور ابو ایوب انصاری سے کتاب مذکور مین روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے عمار سے ارشاد فرمایا کہ اگر تم دیکہو کہ علی علیہ السلام ایک وادی مین جاتے ہین
اور لوگ دوسری وادی مین جاتے ہین تو تم علی علیہ السلام کے ساتہہ جانا اور لوگونکو چہوڑ
دینا کہ علی کسیکو راہ راہِ ضلالت کی ہدایت نہ کرینگے اور اپنا قدم راہ ہدایت سے باہر نہ لی جائینگے
اور کتاب مذکور مین ابوذر سے روایت کی ہی اور ابوذر نے ام سلمہ سی روایت کی ہی کہ حضرت
رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی حق کے ساتہہ ہی اور حق علی کے ساتہہ ہی آپس مین
یہ دونون جدا نہ ہونگے جبتک کہ حوض کوثر پر میرے پاس نہ آوین اور ابن حجر کتاب صواعق
مین طبرانی سے روایت کرتا ہے کہ ام سلمہ نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ سی سُنا
کہ حضرت کہتے ہین کہ علی قرآن کے ساتہہ ہے اور قرآن علی کے ساتہہ ہے آپس مین یہ دونون
جدا نہ ہونگے یہانتک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہون چہٹے ثبوت فضیلت جناب امیر
المومنین کل صحابہ پر چنانچہ ابن ابی الحدید کہ سنیون کا عالم معتبر ہے بیان کرتا ہی کہ قول تفضیل
امیر المومنین علیہ السلام پر ایک قول ہے قدیم الایام سے کہ صحابہ اور تابعین اس بات کے
قائل تہے کہ امیر المومنین علیہ السلام سب سے افضل ہین اور جملہ صحابہ مین عمار اور مقداد اور
ابوذر اور سلمان اور جابر ابن عبد اللہ اور بریدہ اور ابو ایوب اور سہل بن حنیف اور ابو
الہیثم بن التیہان اور خزیمہ بن ثابت اور ابو الطفیل اور عباس بن عبد المطلب اور بنی العباس
اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب افضل ہین اور زبیر سے بہی پہلی اسی کا قائل تہا بعد اسکے
پہر گیا اور بنی امیہ سے بہی ایک جماعت قائل ہوئی ہی اون مین خالد بن ولید بن العاص
اور عمر بن عبد العزیز بہی ہین اور ثعلبی کہ سنیون کا بہت بڑا مفسر ہے نقل کرتا ہے کہ

در فضیلت حضرت امیر

آیہ مصحف بن مسعود مین کہ وہ صحابہ کبار مین سے ہی اس طرح تہا اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی اٰدَمَ وَنُوْحًا
وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ مُحَمَّدٍ عَلَی الْعٰلَمِيْنَ اور ابن حجر کتاب صواعق محرقہ
مین فخر رازی سے روایت کرتا ہی کہ اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچ چیزون مین
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برابر ہین پہلی سلام مین کہ حق تعالے فرماتا ہے
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ اور پہر فرماتا ہے سَلَامٌ عَلٰٓی اٰلِ يٰسِيْنَ دوسرے
تشہد کی صلوات مین تیسری طہارت مین کہ حق تعالے فرماتا ہے طٰهٰ یعنی طاہر اور فرماتا ہی
وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا چوتھی صدقے کے حرام ہونے مین پانچوین محبت مین کہ حق تعالے
فرماتا ہی فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اور فرماتا ہے قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا
الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى مولف کہتا ہے کہ ابن حجر اور فخر رازی کی اس روایت سے ثابت ہوا کہ اہل
بیت شریک پیغمبر ہین صلوات مین مگر اہلسنت نے اپنی تعصب سے آل کا لفظ صلوات سے
نکال ڈالا چنانچہ سب سنیون کی کتابون مین موجود ہے کہ بعد اسم جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وآلہ ہر جگہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھتے ہین اور آلہ نہین لکھتے دوسری یہ امر ثابت ہوا کہ مثل
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ اونکے اہل بیت گناہ اور خطا اور نسیان سے پاک ہین تیسرے
یہ معلوم ہوا کہ علی اور آل علی علیہم السلام تمام عالم سے اشرف ہین پس یہ لوگ محکوم اور
تابع نہین ہوسکتی اور حق الیقین اور باقی کتب امامیہ مین اکثر حدیثین سنیون کی کتب معتبرہ
سے لکھی ہین کہ وہ امامت علی بن ابی طالب علیہ السلام پر دلیل واضح ہین مؤلف نے
بخیال اختصار نہین لکہین مطلب پانچوان باقی گیارہ امامون کی اثبات حقیت مین
بنا بر روایات سنی وشیعہ حق الیقین مین ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ اطلاق
شیعہ کا اوس شخص پر کرتی ہین کہ بعد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امیر المومنین
علیہ السلام کو خلیفہ جانے اور امامیہ اور اثنا عشریہ اوس شخص کو کہتے ہین کہ بارہ امامون
کو تا حضرت مہدی صاحب الامر علیہ السلام امام اور خلیفہ خدا ورسول خدا صلی اللہ علیہ

و آلہ وسلم جانتے یا ہین صورت کہ بعد حضرت رسول علی بن ابی طالب امام واجب الاطاعۃ ہین اور
بعد اونکے امام حسنؑ بعد اونکے امام حسینؑ بعد اونکے علی بن الحسین زین العابدینؑ بعد اونکے امام
محمد باقرؑ بعد اونکے امام جعفر صادقؑ بعد اونکے امام موسیٰ بن جعفر الکاظمؑ بعد اونکے علیؑ بن
موسیٰ الرضا بعد اونکے محمد بن علی التقی بعد اونکے علی بن محمد النقی بعد اونکے حسن بن علی العسکری
بعد اونکے حجۃ بن الحسن المہدیؑ صلوات اللہ علیہم اجمعین اور ان سب اماموں کو معصوم سمجھے
اور یہ اعتقاد کرے کہ حضرت مہدیؑ صاحب الزمان علیہ السلام زندہ اور اکثر خلق کی نظر سے
غائب ہین اور حضرت لابد ظاہر ہونگے اور جمیع بدعتوں کو دور کرینگے اور عالم کو پر از
عدالت کرینگے **مولف** کہتا ہے کہ یہ مذہب حق امامیہ کا ہے اور باقی شیعوں کی فرقوں کا حال
بتیال طوال ہنین لکھا مخفی نہ رہے کہ سوا اس مذہب امامیہ اثنا عشریہ کی اور سب مذہب
باطل ہین دلیل اس مذہب کے حق ہونے کی اور بارہ ائمہ علیہم السلام کی امامت ثابت کرنیکا
طریقہ مخالفین پہ پانچ طریق سے ممکن ہے کہ حق الیقین مین بکمال تفصیل مذکور ہے خلاصہ
اوسکا تحریر کیا جاتا ہے پہلا طریق بنا بر نص حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ اور یہ دو قسم
پر ہے ایک نص اجمالی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بارہ اماموں کی خبر
دی ہے **دوسری** نص تفصیلی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جناب امیر
علیہ السلام کو خلیفہ کیا اور اون حضرت نے امام حسن علیہ السلام کو اور امام حسن علیہ السلام
نے امام حسین علیہ السلام کو اسی طرح صاحب الزمان علیہ السلام تک ایک امام نے دوسرے
امام کو اپنا خلیفہ اور جانشین کیا اس مقام مین نص اجمالی کتب مخالفین سے کسی طرح
مختصراً لکھی جاتی ہے پہلی یہ کہ صاحب جامع الاصول نے صحیح بخاری اور مسلم نے جابر
بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سُنا کہ حضرت نے
ارشاد فرمایا کہ بعد میرے بارہ امیر ہونگے پس ایک کلمہ ارشاد فرمایا کہ مین نے اوسے نہ سنا
مین نے اپنے باپ سے پوچھا کہ حضرت نے کیا فرمایا میرے باپ نے کہا کہ حضرت نے

ارشاد فرمایا کہ وہ سب قریش سے ہین اور دوسری روایت ہین فرمایا کہ ہمیشہ امر خلق باقی اور جاری ہی جبتک کہ بارہ آدمی اُنکی حاکم و والے رہین سگے اور مسلم نے بسند دیگر جابر سے روایت کی ہی جابر نے بیان کیا کہ مین اپنے باپ کے ہمراہ خدمت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین گیا مین نے سُنا کہ حضرت کہتے تھے کہ ہمیشہ یہ دین عزیز اور غالب اور بلند مرتبہ ہی بارہ خلیفہ تک میرے باپ نے کہا کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ سب قریش سے ہونگے اور مثل اسی مضمون کے ابو جحیفہ اور عبداللہ بن عمر اور عایشہ سے بہی روایت کی ہی اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ یا امامت ہمیشہ قریش ہی مین رہیگی جبتک کہ مخلوق خدا مین ایک متنفس بھی باقی رہی اور مثل اسکے اکثر حدیثین اہل سنت کی کتب مین منقول ہین چنانچہ حق الیقین مین چند حدیثین نقل کی ہین اور ہر عاقل بیہ امر یقین جانتا ہے کہ کسی فرقہ مین بجز مذہب شیعہ اثنا عشریہ بارہ امام قریشی نسب نہین ہوی دوسری طرح یہ ہے کہ احادیث ثقلین اور مثل اونکے جو بکثرت وارد ہین اور فریقین مین متواترا و مشہور ہین وہ امامت آئمہ اثنا عشر پر دلالت صریحہ رکھتی ہین چنانچہ منقول ہی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا اِنِّی تَارِکٌ فِیکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِی یعنی مین تم مین دو بزرگ چیزین چھوڑے جاتا ہون کہ ایک اون مین سی قران ہے دوسری میرے اہلبیت یہ سب حدیثین اسی امر پر دلالت کرتی ہین کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے متابعت قرآن اور اہل بیت کا حکم فرمایا اور ارشاد کیا کہ یہ دونو تا روز قیامت ایک دوسری سے جدا نہ ہونگی تیسری طرح یہ ہے کہ ابن ابی الحدید نے صاحب حلیۃ الاولیا سے روایت کی ہی اور فضائل احمد بن حنبل مین اور خصایص نطنزی مین بہی مذکور ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا جو شخص چاہیئے کہ زندگانی اوسکی مثل میری زندگانی کی ہوا و رمرنا اوسکا مثل میرے مرنے کی ہو اور جنت عدن کہ خدا نے اوسکو اپنے دست قدرت سے بویا ہے اور وہ میرا مکان ہے اوس مین ساکن ہو تو چاہیئے کہ بعد میری ولایت علی بن ابی طالب

علیہ السلام اختیار کرے اور اماموں اور وصیّوں سے کہ جو اُسکے فرزند ہین پیروی کرے تحقیق کہ یہ سب میری عترت ہین اور میری طینت سے پیدا ہوئے ہین اور میرا علم و فہم خدا نے اونہین کرامت فرمایا ہے پس میری امت مین وای ہو اوس جماعت پر کہ جو اُنکی تکذیب کرین اور درمیان مین میری اور اُنکے جدائی سمجھین اور رعایت میرے اُنکے حق مین نہ کرین خدا میری شفاعت اُن تک نہ پہونچاے چھٹی طرح یہ ہے کہ زمخشری روایت کرتا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ سرور سینہ و دل ہے میرے اور دو لپسر اوسکے میری میوۂ دل ہین اور شوہر اوسکا میر النور لبصر ہے اور اوسکی اولاد مین سے جو امام ہین وہ ایمین پروردگار ہین یہ سب امام ایک ریسمان کشیدہ ہین درمیان خدا کے اور درمیان خلق خدا کے جو شخص اُنکی متابعت مین توسل چاہیگا وہ نجات پائے گا اور جو کہ اُنسے خلاف کریگا اور جدا ہوگا درک اسفل جہنم مین جائے گا اور بعض اور احادیث بھی اس قسم کی کتب اہل سنت مین بکثرت موجود ہین مخفی نہ رہے کہ سنیون کی ان احادیث معتبرہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بعد نبی امام معصوم اور بر حق یہی بارہ بزرگوار ہین اس مقام پر مضطر ہو کر اکثر اہلسنت کہتے ہین کہ ہم بھی ان اماموں کو واجب الاطاعۃ جانتے ہین اور یہ اونکا کہنا کذب محض ہے اسلئے کہ اگر ان آئمہ کو واجب الاطاعت جانتے تو ابن ادریس شافعی اور احمد بن حنبل اور مالک اور ابو حنیفہ کہ یہ چارون آئمہ معصومین علیہم السلام کے زمانہ مین تھے اور آئمہ کے مخالف بھی سنیون نے اونہین اپنا امام اور مجتہد اور پیشوا کیون قرار دیا اور آئمہ سے روگردانی کیون کی چنانچہ ابو حنیفہ کی مناظری حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ مشہور ہین اور ایک دوسری دلیل ان معصومین کے چھوڑ دینے کی یہ ہے کہ اگر سنیون کی کتابین انصاف سے دیکھی جائین تو ہر مقام پر ابن ادریس شافعی اور احمد بن حنبل اور مالک اور ابو حنیفہ کا اجتہاد اور اونکی روایتین موجود ہین اور آئمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین کے احادیث کا کیا ذکر کسی مقام پر نام بھی نہین ہے اور بعض مخالفین کہ جو زیادہ عداوت رکھتے ہین اونہون نے بارہ امام

کے معنی بدل دئے اور چند بادشاہان بنی امیہ کے اسماکہ جنکا فسق و فجور اور ظلم و خونریزی
مشہور آفاق ہے او نہین بارہ امام شمار کیا چنانچہ جناب مستطاب افضل العلما سید محمد عباس
صاحب کتاب نزہۃ جواہر عبقریہ مین لکہتے ہین کہ خلفای حضرت خیر الانبیا موافق احادیث متفق علیہا
کہ متواتر بالمعنی ہین بارہ آدمی ہوتے ہین اس مقام پر کلام اہلسنت کا اضطراب رکہتا ہی بعض
اہل سنت نے مثل قاضی عیاض و شیخ الاسلام لکہا ہے کہ بارہ امام سے مراد یہ لوگ ہین
خلفای اربعہ اور معاویہ اور یزید اور عبد الملک اور اوسکے چارون بیٹے یعنی ولید اور سلیمان
اور ہشام اور یزید اور اوسکا بیٹا ولید لیکن ہر عاقل منصف بیقین جانتا ہے کہ مراد پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بارہ خلیفہ سے آیمۂ طاہرین علیہم السلام ہین اور خلفای بنی امیہ
اور بنی عباس تو بکثرت ہین بارہ شخص نہین ہین اپنی طرف سے بارہ اشخاص تجویز کرنا دعوائے
بے دلیل و بے اصل ہے علاوہ اسکے سوائے ہماری ایمہ کے یہ اشخاص کہ جو خلیفہ قرار دے
گئے ہین افعال شنیع انکے و لنسب رزیل انکا کتب اہل سنت مین مذکور ہے چنانچہ تفصیل اسکی
جواہر عبقریہ مین مسطور ہے طریق دوسرا اثبات امامت کا رفضیلت ہے اسواسطے کہ یہہ
حضرات افضل و بہترین اہل زمین ہین چنانچہ کتب اہل سنت مین بہی فضائل انکے موجود ہین
اور بخصوص ان بارہ امام کے فضائل مین اہل سنت نے اکثر کتابین تالیف کی ہین ازانجملہ
فصول مہمہ فی فضائل الایمہ اور صواعق محرقہ وغیرہ ہے اوران احادیث کے دیکہنے سے
صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان بارہ امام کا عالم مین نظیر نہ تہا اور خاصۃً حسنین اور جناب امیر
علیہ السلام کے فضائل سنیون نے بکثرت نقل کیئے ہین پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ جو بہترین
اہل روے زمین ہو وہ رعیت ہو جاے اور جو رتبہ مین کم ہو وہ امام ہو جاے کہ یہ امر
عقلاً کبہی جائز نہین ہو سکتا طریق تیسرا عصمت ہے مخفی نہ رہے کہ علمانے بدلائل عقلیہ
و نقلیہ ثابت کیا ہے کہ امام کا ہر گناہ سے معصوم و پاک ہونا واجب ہے اور کوئی فرقہ
تمام عالم مین عصمت امام کا قائل نہین ہے بجز فرقہ شیعہ اور کوئی شخص عالم مین ایسا

نہین ہے کہ اوسکو لوگ معصوم جانین بجز ان بارہ امام علیہم السلام کے پس سوا انکے اور کوئی
امام نہین ہوسکتا اور اہل سنت تو جناب پیغمبر کو بھی معصوم نہین جانتے تا بابوبکر و عمر چہ رسد
پس معلوم ہوا کہ سب مذہب باطل ہین اور مذہب شیعہ حق ہے طریق چوتھا معجزہ ہے چنانچہ
ہر امام سے ان بارہ اماموں مین سے معجزات بے انتہا ظاہر ہوئے اور واقعیت معجزات
شیعون مین درجۂ تواتر کو پہونچی ہے بلکہ مخالفین مین بھی متواتر ہین چنانچہ ابن طلحہ شافعی نے
مطالب السئول مین اور ابن صباغ نے فصول مہمہ مین اور جامی نے شواہد النبوۃ مین اور باقی
علمانے ان ائمہ کے اکثر معجزات نقل کئے ہین مگر لفظ معجزہ کا اطلاق نہین کیا ہی بلکہ کرامت کہتے ہین اگر
اہلسنت یہ کہین کہ ہمارے مذہب مین شیعون کے معجزات متواتر نہین ہین اسوجہ سے ہم انکو صحیح نہین جانتے
اور انکا اعتقاد نہین لاتے تو جواب اسکا یہی کہ جسطرح منکرین و کفار جناب رسالتمآب صلعم کے معجزون کو متواتر و صحیح
نہین جانتے اور اعتقاد نہین لاتے اسیطرح اہلسنت بھی ائمہ کے معجزات کو صحیح و متواتر نہین جانتے پس جو جو
جواب کہ اہلسنت کفار و منکرین معجزات جناب رسالتمآب صلعم کو دینگے وہی جواب شیعہ بھی سنیون کو اثبات معجزات ائمہ
معصومین علیہم السلام مین دینگے اور طریق اثبات امامت بہت ہین بلحاظ اختصار نہین لکھی
مطلب چھٹا بارھوین امام جناب صاحب الزمان علیہ السلام کے حال مین اور حضرت کی کیفیت
غیبت و ظہور مین کتب سنی و شیعہ سے جناب اخوند مجلسی علیہ الرحمہ نے بحار کے تیرھوین جلد
مین حضرت کا حال تبفصیل ذکر کیا ہے اس مقام پر آگاہی مومنین کے لئے مختصر نقل کیا
جاتا ہے حق الیقین مین مذکور ہے کہ شیخ صدوق محمد بن بابویہ بسند صحیح احمد بن اسحاق سے
روایت کرتے ہین کہ محمد بن اسحاق نے بیان کیا کہ مین خدمت حضرت امام حسن عسکری
علیہ السلام مین حاضر ہوا مین چاہتا تھا کہ اون حضرت سے سوال کرون کہ بعد آپ کے کون
امام ہوگا حضرت نے میرے سوال سے پیشتر فرمایا کہ اے احمد خدا نے جس روز سے کہ آدم
کو پیدا کیا ہے اسوقت تک زمین کو حجت سے خالی نہین رکھا اور تا روز قیامت خالی نہ رکھیگا
ہمیشہ کوئی نہ کوئی حجت خدا خلق پر ضرور ہوگا کہ اوسکی برکت سے حق تعالے زمین کے بلاؤن

کو دفع کرے اور بسبب اوسکے آسمان سے مینہ برسائے اور برکتہای زمین کو روئیدہ کرے
مین نے عرض کی یا ابن رسول اللہ بعد آپ کے کون خلیفہ اور امام ہوگا حضرت اوٹھے اور
دولت سرا مین تشریف لے گئے اور پھر باہر رونق افزا ہوے ایک صاحبزادہ تین برسکا
مثل ماہ شب چہاردہ حضرت کی دوش مبارک پر تہا حضرت نے فرمایا کہ ای احمد یہی بعد میرے
امام ہے اور اگر تو خدا اور حجتہای خدا کے نزدیک گرامی نہ ہوتا تو مین تجھے اس فرزند کو نہ دکھاتا
اس فرزند کا نام اور کنیت موافق نام اور کنیت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے
اور یہ فرزند زمین کو پر از عدل کریگا بعد اسکے کہ زمین ظلم و جور سے مملو ہوجاے اے احمد
مثل اس فرزند کے اس امت مین مثل خضر اور ذوالقرنین کی ہے اور خدا کی قسم کہ یہ فرزند
ایسی غیبت کبری اختیار کریگا اور اسکی غیبت مین ہلاک ہونے اور گمراہ ہونے سے نجات
نہ ملیگی مگر اوس شخص کو کہ جسے خدا ثابت قدم رکہے اور اسکی امامت کا قائل ہوا اور حق تعالے
اوسے توفیق دے کہ جو اسکی زمانہ فرج اور تعجیل ظہور کی دعا کرے مین نے عرض کی کوئی
معجزہ یا کوئی علامت ظاہر ہوسکتی ہے تا کہ مجھے اطمینان قلب ہوجاے پس وہ صاحبزادہ
زبان عربی مین بکمال فصاحت گویا ہوا اور ارشاد فرمایا کہ مین ہون بقیہ خدا زمین مین اور
دشمنان خدا سے انتقام لینے والا حضرت نے فرمایا کہ اس معجزے کو مشاہدہ کرنیکے بعد اب
کسی سے حالات اسکی دریافت نہ کرنا احمد کہتے ہین کہ مین خدمت امام علیہ السلام سے
مسرور و شاد کام پھرا اور دوسرے دن پھر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور مین نے
عرض کیا یا ابن رسول اللہ مسرور میرا اوس چیز سے کہ جو آپ نے مجہپر انعام فرمائے زیادہ ہے
لیکن آپ ارشاد فرمائیے کہ اس حجت خدا مین سنت خضر و سنت ذوالقرنین کیا ہے حضرت
نے فرمایا کہ ای احمد وہ سنت طول غیبت ہے مین نے عرض کی یا ابن رسول اللہ اسکی غیبت
طولانی ہوگی حضرت نے فرمایا ہان قسم بحق پروردگار عالم اسقدر طول ہوگا کہ اکثر لوگ
جو اسکی امامت کے قائل ہونگے وہ دین حق سے پھر جائینگے اور باقی نہ رہے گا دین

حق پر مگر وہ شخص کہ خدا نے عہد ولایت ہمارا و میثاق اوس سے لیا ہوا اور اوسکی دل مین
قلم صنعت سے ایمان کو لکہا ہوا اور اوسکو روح ایمان کے ساتھ موید کیا ہوا اے احمد یہ امر
امور غریبۂ خدا مین سے ہے اور ایک راز ہی رازہاے پنہان خدا سے اور ایک غیبت ہی
غیبتہاے خدا مین سے پس جو کچھ مین نے تجھے عطا کیا ہے اوسے لے اور پوشیدہ رکھ اور
شکر خدا بجا لا تا روز قیامت مقام علیین مین ہمارا رفیق ہو اور یعقوب بن منقوش سے
روایت کی ہے اونہون نے بیان کیا کہ مین ایک روز خدمت حضرت امام حسن عسکری علیہ
السلام مین شرف یاب ہوا حضرت تخت پر بیٹھے تھے اور اوس تخت کے دہنی طرف ایک حجرہ
تہا اور اوس حجرہ کے دروازے پر پردہ پڑا تہا مین نے عرض کی ای آقا میرے بعد آپ
کے اس امر امامت کا صاحب کون ہے حضرت نے فرمایا پردے کو اوٹہا جب مین نے پردہ
اوٹہایا تو ایک صاحبزادہ باہر تشریف لایا کہ قد مبارک اوسکا تقریبًا پانچ بالشت کا تہا اور
سن شریف اوسکا آٹھ برس یا دس برس کا ہوگا جبین مبارک اوس صاحبزادے کی کشادہ
تہی اور روئے اقدس سفید اور دیدہاے انور درخشان اور دستہاے مطہر قوی اور
زانوہاے مبارک پیچیدہ اور دہنی رخسار پر ایک تل تہا اور سر پر ایک کاکل تہی وہ صاحبزادہ
آکر اپنے پدر بزرگوار کے زانو پر جلوہ افروز ہوا حضرت نے فرمایا کہ تمہارا امام یہی ہے پس
وہ صاحبزادہ اوٹہا حضرت نے فرمایا اے فرزند گرامی وقت معلوم تک کہ تیری ظہور کے
لئے مقرر ہوا ہے چلا جا مین دیکہتا تہا کہ وہ صاحبزادہ داخل حجرہ ہوا بعد اسکے حضرت
نے فرمایا اے یعقوب حجرہ کو دیکہہ مین داخل حجرہ ہوا لیکن مین نے کسی کو اوس حجرہ
مین نہ دیکہا اور سنیون کی اکثر کتابون مین اس طرح کے احادیث موجود ہین کہ جو
حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی خبر دیتے ہین چنانچہ داؤد نے سنن مین اور ترمذی
نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ اگر عمر دنیا سے ایک روز باقی رہجائیگا تو ہر آئینہ خدا اوس روز کو طولانی کریگا یہانتک

روایت یعقوب

کہ میری امت سے یا میرے اہلبیت سے ایک شخص ظاہر ہو کہ نام اوسکا موافق میرے
نام کے ہو گا اور وہ زمین کو عدالت سے مملو کرے گا جسطرح کہ ظلم و جور سے مملو ہوگے اور
مثل اسی روایت کے ابو ہریرہ سے بھی منقول ہے اور سنن ترمذی مین ابو اسحق سے روایت
کی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ایک روز اپنے فرزند امام حسین علیہ السلام کو
دیکھا اور فرمایا کہ یہ میرا فرزند سید اور سردار قوم ہے چنانچہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے بھی اسکا نام سید رکھا ہے اور صلب سے اسکے ایک شخص پیدا ہو گا کہ نام اوسکا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا نام ہے اور وہ خلقت مین جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ
وآلہ سے نہایت مشابہ ہوا اور کوئی فرد بشر اوسکا شبیہ نہین ہے اور وہ زمین کو پر از
عدل کرے گا حافظ ابو نعیم کہ مشہور محدثین مین سے ہے چالیس حدیثین سنیون کی
صحاح مین سے روایت کرتا ہے کہ وہ سب مشتمل ہین صفات اور احوال اور اسم و نسب
جناب صاحب الزمان علیہ السلام پر اور اون حدیثون مین سے ایک یہ حدیث ہے کہ خلاصہ
مضمون اوسکا یہ ہے کہ علی بن ہلال اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ مین خدمت حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اوسوقت حاضر ہوا کہ حضرت دنیا سے مفارقت
فرمایا چاہتے تھے اور جناب فاطمہ حضرت کے سر کے پاس بیٹھے تھین اور روتی جاتی تھین
جب سیدہ کے رونے کی آواز بلند ہوئی تو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکی
طرف سر اقدس بلند کیا اور فرمایا کہ اے حبیبہ میرے تمہارے رونے کا کیا سبب ہے فاطمہ
نے عرض کی مین ڈرتی ہون کہ بعد آپ کے امت آپ کی مجکو ضایع کریگی اور میری رعایت
نہ کریگی حضرت نے فرمایا اے حبیبہ میرے تو نہین جانتی کہ خدا نے جب زمین پر نظر کی تو
اپنے بندون مین سے تیرے باپ کو برگزیدہ کیا اور اوسکو مبعوث برسالت فرمایا
پھر دوبارہ نظر کی تو اوسوقت تیرے شوہر کو برگزیدہ کیا اور مجھپر وحی نازل فرمائی
کہ مین اوس سے تیرا نکاح کردون اے فاطمہ خدا نے مجھکو سات خصلتین عطا کی ہین

کہ مجھ سے پہلے نہ کسی کو عطا فرمائے ہیں اور نہ عطا فرمائیگا میں خاتم پیغمبران
ہون اور خدا کے نزدیک گرامی ترین اور محبوب ترین خلق ہون اور مین تیرا پدر
ہوا۔ اور میرا وصی خدا کے نزدیک بہترین اوصیا اور محبوب ترین اوصیا ہے اور
میرا چچا خدا کے نزدیک بہترین شہدا اور محبوب ترین شہدا ہے اور وہ تیرے
شوہر کا بھی عم بزرگوار ہے اور وہ شخص بھی مجھ سے ہے کہ جسے خدا نے دو پر
عنایت کیئے ہین کہ وہ بہشت مین ملائکہ کے ساتھ پرواز کرتا ہے اور وہ تیرے
باپ کا چچا زاد بھائی ہے اور تیرے شوہر کا برادر جلیل القدر ہے اور
تیرے دو نو بیٹے حسن و حسین کہ جو سبطین امت و بہترین جوانان اہل بہشت ہین وہ
بھی میری نسل سے ہین اور قسم ہے اوس خدا کی کہ جس نے مجھے مبعوث کیا کہ باپ ان
دونون کا ان دونو سے بہتر ہے اور اے فاطمہ مین قسم کہاتا ہون اوس خدا کی کہ جس
خدا نے مجھکو بحق و راستی پیغمبری کے لیئے بھیجا ہے کہ حسنین علیہما السلام کی اولاد مین
مہدی امت پیدا ہوگا اور وہ اوسوقت مین ظاہر ہوگا کہ دنیا ہرج و مرج سے مملو ہوگی اور
فتنہ و فساد ظاہر ہونگے اور ہدایت کی راہین بند ہوجائینگی اور ایک دوسرے کو باہم دیگر
غارت کرینگے اور نہ کوئی پیر بچہ پر رحم کریگا اور نہ بچہ کسی بزرگ کی تعظیم کریگا اسوقت
حق تعالے حسنین کے فرزندون مین سے اوس شخص کو ظاہر فرمائیگا کہ جو قلعہ ہائے
ضلالت کو فتح کریگا اور وہ قلوب کہ جو حق سے غافل ہین اونہین مفتوح کریگا اور
جس طرح کہ مین نے دین ہدا پر قیام کیا اوسی طرح وہ بھی آخر زمانہ مین دین ہدا پر قیام
کریگا اور جسطرح زمین جور و ظلم سے مملو ہوگی اوسی طرح وہ اوس زمین کو پر از عدل
کریگا اے فاطمہ اندوہناک نہ ہو اور نہ رو خدا تجھپر میری نسبت رحیم تر اور مہربان
تر ہے بسبب اوس منزلت کے کہ جو تجھے میرے نزدیک حاصل ہے اور بسبب اوس محبت
کے کہ جو تیری طرف سے میرے دل مین جاگزین ہے اور خدا نے تجھے اوس شخص کے

ساتھ ترجیح فرمایا ہی کہ حسب اوسکا کل مخلوق سی بزرگ تر اور نسب اوسکا سب سی گرامی تر ہی اور وہ رعیت
کے نسبت رحیم ترین مردم اور برابر تقسیم کرنے مین عادل ترین مردم ہی اور احکام الٰہی کی نسبت بینا ترین
مردم ہے مین نے خدا سے سوال کیا ہی کہ تو میرے اہل مین سب سے پہلے مجھسے ملحق ہو اور علی بن ابی طالب
علیہ السلام سے فرمایا کہ فاطمہ بعد وفات حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پچہتر روز زندہ رہین اور بعد
اسکے اپنے والد ماجد سے ملحق ہو گیئن مولف کہتا ہی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے حضرت مہدی کی نسبت حضرت حسنین علیہما السلام کیطرف اس جہت سی فرمائی کہ حضرت ان دونو
بزرگوارون کے نسل سی ہین چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت امام حسن
علیہ السلام کی بیٹی تہین الغرض حضرت مہدی علیہ السلام کی خبر سنیون کی روایات سے صاف
ظاہر اور حضرت کی خبر ولادت بھی کتب اہل سنت مین مثل فصول مہمہ وغیرہ موجود لکن مقام تعجب
ہے کہ اہل سنت ان احادیث پر نظر نہین کرتی اور حضرت کا انکار کرتے ہین کبھی اسکا تعجب ہی کہ
اسقدر عمر کیونکر ہوسکتی ہی اور حضرت کیون غایب ہین حالانکہ دلایل و براہین اور جواب شبہات
مخالفین شیعون کی کتب مین موجود ہین چنانچہ بحار کی تیرہوین جلد اور حق الیقین اور جواہر
عبقریہ اور استقصاء الافحام مین یہ بحث بتفصیل مذکور ہے سوا اسکے اہل سنت انبیا مین حضرت خضر
حضرت الیاس حضرت ادریس حضرت عیسی علیہم السلام اور اشقیا مین شیطان اور دجال وغیرہ
کو آجتک زندہ جانتے ہین مگر بسبب تعصب جناب صاحب الزمان علیہ السلام کے زندہ رہنے کا
انکار کرتے ہین حالانکہ جس طرح یہ انبیا زندہ ہین اوسی طرح صاحب الامر علیہ السلام کا زندہ رہنا
بھی مقام تعجب نہین ہوسکتا اور اہل سنت کا یہ کہنا کہ اگر جناب صاحب الزمان پیدا ہو چکے ہین
اور زندہ ہین تو کیون غایب ہین جواب اسکا یہ ہی کہ ہر فعل نبی اور امام کی مصلحت ہمکو معلوم ہونا
ضرور نہین ہے جس طرح بمصلحت شعب ابی طالب مین یا غار مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم غایب ہوسے تھے یا اور انبیا بھی مثل حضرت موسی و عیسی و ادریس و یونس بمصلحت
بنا بر حکم خدا غایب ہوئی تھی اوسی طرح امام زمان بھی بمصلحت بنا بر حکم خدا غایب ہین پس جو جواب

ان انبیا کی غیبت کا اہلسنت دینگے وہی جواب امام زمانؑ کی بھی غیبت کا ہوگا اور مثال امام زمانؑ کی بعینہٖ مثل آفتاب کے ہے کہ کسی شہر مین آفتاب نکلتا ہے اور کسی شہر مین بسبب ابر کے نظر نہین آتا مگر باوجود ابر نور آفتاب سے لوگ منتفع ہوتے ہین اگر کوئی احمق کہے کہ آفتاب آسمان پر ہے ابر مین کیون غایب ہوگیا اور ابر مین غایب ہونے سے کیا نفع ہے تو یہ کلام اوسکا لغو ہوگا لوگ اوسے مجنون کہینگے اسی طرح دشمنان اہلبیت کا بھی یہ مقولہ کہ اگر جناب صاحب العصر علیہ السلام پیدا ہو چکے ہین تو کیون غایب ہین اور حضرت کی امامت کا اس حال مین کیا فایدہ ہے قابل اعتنا نہین ہوسکتا حضرت کے قدم کی برکت سے انواع و اقسام کی بلائین دفع ہوتے ہین گنہگارون پر عذاب نازل نہین ہوتا مومنین بسبب انتظار ظہور مثاب ہوتے ہین منکرین کی قلوب و ایمان کا امتحان ہوتا ہے وہ مستحق جہنم ہوتے ہین زمین پر مینہ برستا ہے زمین سے دانہ پیدا ہوتا ہے زمین پر برکتین نازل ہوتی ہین اسی طرح وجود حضرت کی برکت سے بیشمار فائدے پہونچتے ہین جیسا کہ زمانہ ہای سابق مین وجود انبیا سے تمام عالم مین فیض پہونچتا تھا اگرچہ وہ غائب یا مظلوم رہتے تھے چنانچہ قول خداوند عالم مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ اس مطلب پر شاہد ہے **مطلب** ساتوان بیان رجعت مین کتاب حق الیقین مین مذکور ہے ضروریات مذہب امامیہ سے اقرار رجعت ہے یعنی قیامت کے پہلے زمانہ حضرت قائم علیہ السلام مین ایک جماعت نیکون کی اور ایک جماعت بدون کے محشور ہوگی نیکون کو اسلیے زندہ کرینگے کہ وہ زمانہ دولت ائمہ دیکھکر خوش ہوون اور کسی قدر دنیا مین حسنا تکا صلہ پاوین اور بد اسلیے زندہ کئے جائینگے تاکہ عذاب دنیا مین قبل از عذاب آخرت مبتلا ہوون اور وہ سلطنت کہ جسکی نسبت راضی نہ تھی کہ اہلبیت کو پہونچے وہ اہلبیت کے اختیار مین دیکھین اور شیعیان اہلبیت دشمنان دین سے انتقام لین اور باقی مخلوقات قبرون مین رہینگے یہانتک کہ قیامت مین محشور ہون چنانچہ احادیث مین وارد ہوا ہے کہ رجعت مین رجوع نہین کرتا مگر وہ شخص کہ جو محض ایمان رکھتا ہو یا محض کفر رکھتا ہو لیکن اور مخلوق اپنے حال پر چھوڑ دئے جائینگے اور شیخ ابن بابویہ کتاب من لایحضر مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ وہ شخص ہمسے نہین ہے کہ

مطلب بیان رجعت

جو رجعت کا ایمان نہ رکھتا ہوا و رمتعہ کو حلال نجانتا ہوا و رمجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ مین نے کتاب بحار
مین دوسو حدیثون سے زائد چالیس مصنفین علماے امیہ سے کہ وہ پچاس اصل معتبر ہین ایراد کرتے
ہین لکھی ہین جس شخص کو شک ہو اوس کتاب کی طرف رجوع کرے اور جو آیتین کہ تفسیر اونکی رجعت
ہوئی ہے وہ متعدد ہین بخیال اختصار چند آیتین لکھی جاتی ہین (۱) یَوۡمَ نَبۡعَثُ مِنۡ کُلِّ اُمَّۃٍ
فَوۡجًا مِّمَّنۡ یُّکَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا یعنی جس روز کہ مبعوث کرینگے ہم ہر امت مین سے
ایک فوج اوس جماعت سے کہ جو تکذیب کرتے ہین ہماری آیات کے اور احادیث کثیرہ مین حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ آیہ رجعت کی باب مین نازل ہوا ہے کہ خدا ہر امت
سے گروہ گروہ زندہ کریگا اور آیہ قیامت یہ ہے کہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وَحَشَرۡنٰہُمۡ فَلَمۡ
نُغَادِرۡ مِنۡہُمۡ یعنی محشور کرینگے ہم اونکو پس نہ چھوڑینگے ہم ایک کو بھی اُن مین سے کہ زندہ نہ کرین
حضرت نے فرمایا کہ مراد آیات سے امیر المومنین اور ائمہ علیہم السلام ہین دوسرے حق تعالیٰ فرماتا ہے
وَاِذَا وَقَعَ الۡقَوۡلُ عَلَیۡہِمۡ اَخۡرَجۡنَا لَہُمۡ دَآبَّۃً مِّنَ الۡاَرۡضِ تُکَلِّمُہُمۡ اَنَّ النَّاسَ کَانُوۡا
بِاٰیٰتِنَا لَا یُوۡقِنُوۡنَ یعنی جس وقت کہ واجب ہو عذاب خدا اونپر یا یہ کہ جسوقت کہ نازل ہو عذاب اونپر
نزدیک قیامت کے باہر لائینگے واسطے اونکے ایک دابہ زمین سے کہ باتین کرے اُنسے بتحقیق کہ لوگ
تھے کہ ہماری آیات کا یقین نہ رکھتے تھے احادیث کثیرہ مین وارد ہوا ہے کہ اس مقام پر دابہ سے مراد
حضرت امیر المومنینؑ ہین کہ حضرت قریب قیامت ظاہر ہونگے اور عصاے موسیٰ اور انگشتری سلیمان
اونکے پاس ہوگی اور عصا کو مومن کی آنکھون کی درمیان مین لگائینگے کہ اوسی نقش ہو جاے گا
کہ یہ شخص مومن ہے حقا اور انگوٹھے کو کافر کی دونون آنکھون کے درمیان مین لگائینگے کہ اوسی نقش
ہو جائے گا کہ یہ شخص کافر ہے حقا اور سنی بھی مثل ان اخبار کے اپنی کتب مین عمار اور ابن عباس
وغیرہ سے روایت کرتے ہین اور صاحب کشاف نے بھی روایت کی ہے کہ دابہ مقام صفا سے باہر
نکلے گا اور اوسکے پاس عصاے موسیٰ اور انگشتری سلیمان ہوگی پس عصا کو محل سجود مومن پر یا
دو آنکھونکے درمیان مین لگائیگا اوسوقت ایک نقطہ سفید پیدا ہوگا کہ تمام مونھہ اوس مومن کا

نقطہ سے مانند ستارہ درخشان روشن ہوجائیگا اوسکے دونون آنکھون کے درمیان مین لکھا جائیگا
مومن اور انگوٹھی کو بینی کافر پر لگائیگا پس وہ مقام سیاہ ہوجائے گا اور بسبب اوسکے تمام موتھہ
سیاہ معلوم ہوگا یا اوسکی دونون آنکھون کے درمیان مین لکھا جائے گا کافر اور صاحب کشف
لکھتا ہے کہ بعض قرا تکلمہم بے تشدید پڑھتے ہین یعنی جراحت کریگا اونکو اور احادیث سنی و شیعہ
مین یہ امر متواتر ہے کہ حضرت امیر المومنین مکرر خطبون مین فرماتے تھے کہ مین صاحب عصا و میسم
ہون یعنی جس چیز سے داغ کرتی ہین اور سنی ابو ہریرہ اور ابن عباس اور اصبغ بن نباتہ وغیرہ سے
روایت کرتے ہین کہ دابۃ الارض حضرت امیر المومنین ہین اور ابن ماہیار نے کتاب ما نزل من
القرآن فی الائمہ مین اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہی کہ اصبغ کہتے ہین معاویہ میری طرف مخاطب
ہوا اور اوسنے کہا کہ تم گروہ شیعہ گمان کرتے ہو کہ دابۃ الارض علی ابن ابی طالب ہین مین نے کہا
کہ ہم تنہا نہین کہتے یہودی بھی کہتے ہین معاویہ نے ایک عالم یہود کو بلایا اور پوچھا کہ تم
اپنی کتابون مین ذکر دابۃ الارض پاتے ہو اوسنے کہا ہان معاویہ نے کہا دابۃ الارض کیا چیز ہی
اونہون نے جواب دیا کہ وہ ایک شخص ہی معاویہ نے کہا کہ جانتے ہو اوسکا کیا نام ہے اونہون
نے بیان کہ الیا معاویہ نے کہا الیا علی سے نزدیک ہے تفسیر قول حق تعالے اِنَّ الَّذِی
فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَادُّکَ اِلٰی مَعَادٍ یعنی تحقیق کہ جسنے تجھپر واجب کیا قرآن کو ہر آئینہ تجھکو پھیریگا
طرف محل عود کے اور احادیث کثیرہ مین وارد ہوا ہی کہ اس آیہ سے رجعت حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ جانب دنیا عالم رجعت مین مراد ہے حق الیقین مین منقول ہے کہ سعید بن عبد اللہ نے
بصائر مین امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ شیطان نے خدا سے سوال کیا کہ مجھے
اوس روز تک مہلت دی کہ جس روز قیامت مین آدمی زندہ کئے جائین حق تعالے نے فرمایا کہ
تجھکو مہلت دی مین نے روز وقت معلوم تک جب وہ روز معلوم ہوگا تو شیطان مع تابع
ظاہر ہوگا اور اتباع شیطان سے مراد وہ لوگ ہین کہ جن لوگون نے روز خلقت آدم سے تا روز
رجعت آخری جناب امیر علیہ السلام متابعت شیطان کی ہے راوی نے پوچھا کہ جناب امیر کے لئے

کیا بہت سی رجعتین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ ہان بہت سی رجعتین ہونگی اور جو امام جس زمانہ مین
تھا اوس زمانے کے اشخاص نیک و بد اوس امام کے ساتھہ رجعت کرینگے تاکہ حق تعالی مومنونکو کافرون پر
غالب فرماوے اور مومنین اونسے انتقام لین پس جب وہ روز ہوگا کہ حضرت امیر علیہ السلام مع
اصحاب رجعت فرمائینگے اور شیطان بھی مع اتباع قریب کوفہ کنار آب فرات آئے گا اور باہم ملاقات
ہوگی تو ایسی لڑائی ہوگی کہ کبھی نہ ہوئی ہوگویا مین دیکھتا ہون کہ کچھہ اصحاب حضرت کے سو قدم
پیچھے ہٹ گئے ہین اور بعضون نے اپنے پاؤن فرات مین ڈال دیئے ہین اس اثنا مین ایک ابر آسمان سے
اوترے گا کہ وہ ملائکہ سے مملو ہوگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے ہاتھہ مین ایک حربۂ نور
ہوگا اور حضرت اوس ابر کے سامنے ہونگے جب نظر شیطان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر پڑیگی
تو پچھلے پاؤن بھاگے گا اوسوقت اوسکی اتباع کہینگے کہ اب تو فتح ہو چکی تو اب کہان بھاگا جاتا ہی
شیطان جواب دیگا کہ مین وہ دیکھتا ہون کہ تم تو اوسکو نہین دیکھتے مجھے خداوند عالم سے خوف معلوم
ہوتا ہی پس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ شیطان کے قریب تشریف لیجائینگے اور ایک حربہ اسکے
دونون شانون کے درمیان مین مارینگے کہ شیطان اور اوسکے سب اصحاب ہلاک ہوجائینگے بعد اسکے
سب بندگان خدا خدا کی بوحدانیت پرستش کرینگے اور کسیکو خدا کا شریک نبنائینگے اور جناب امیر علیہ
السلام چوالیس ہزار برس بادشاہی کرینگے یہانتک کہ حضرت کی ایک ایک شیعہ سے ایک ایک ہزار
لڑکی پیدا ہوگی پس اوسوقت وہ باغ سبز جنکو حق تعالے نے سورہ رحمان مین فرمایا ہی مُدْهَامَّتَانِ
مسجد کوفہ کے دو جانب پیدا ہونگے اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ حساب خلائق
ایام رجعت مین قبل از قیامت جناب امام حسین علیہ السلام کے ساتھہ ہوگا اور حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سے منقول ہے کہ پہلے جو شخص کہ رجعت فرمائیگا حضرت امام حسین علیہ السلام ہونگے اور
اتنی مدت بادشاہی کرینگے کہ بسبب پیری حضرت کی ابرو آنکھون پر لٹک آئینگے علی بن ابراہیم
نے اپنے تفسیر مین شہر بن حوشب سے روایت کی ہی کہ حوشب نے بیان کیا کہ مجھسے حجاج نے کہا
کہ قرآن مین ایک آیت ہے کہ اوسکی تفسیر نے مجھکو عاجز کیا ہی اور اوسکے معنی میری سمجھہ مین نہین

آتی وہ آیت یہ ہے وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ
یعنی کوئی نہین ہی اہل کتاب سے مگر یہ کہ ایمان لاتا ہی ساتھ حضرت عیسیٰ کے قبل اپنے مرنے کی حالانکہ قسم بخدا
کہ مین حکم کرتا ہون قتل یہودی و نصرانی کے لئے اور مین اوسکے لبون کو دیکھتا رہتا ہون مگر اوسکے
لب جنبش نہین کرتے یہانتک کہ یہودی یا نصرانی مرجاتا ہی مین نے کہا کہ ای امیر اس آیت کے یہ معنی
نہین ہین جو تم سمجھے ہو اوسنے کہا پھر کیا معنی ہین مین نے جواب دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیش
از قیامت آسمان سے نازل ہونگے پس کوئی یہودی و نصرانی باقی نہ رہیگا مگر یہ کہ حضرت عیسیٰ کے
ساتھ اوسکے مرنے سے قبل ایمان لائیگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام زمان علیہ السلام کے پیچھے
نماز پڑھینگے حجاج نے کہا وای ہو تجھپر تو نے یہ معنی کسی سنی ہین مین نے کہا کہ یہ معنی مین نے امام محمد باقر
سے سنی ہین حجاج نے کہا قسم بخدا یہ معنی جو تجھے حاصل ہوی ہین چشمہ صاف سے حاصل ہوے ہین
قطب راوندی وغیرہ نے بواسطہ جابر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ امام حسین علیہ السلام
نے کربلا مین قبل اپنی شہادت کے فرمایا کہ میرے نانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے ارشاد
فرمایا کہ اے فرزند تجھکو عراق کی طرف لیجاینگے اور وہ زمین کہ جہان پیغمبرون اور وصیون نے باہم ملاقات
کی ہے پاکرینگے اور اوس زمین کو عمورا کہتے ہین وہان تو شہید ہوگا اور تیرے ساتھ تیرے اصحاب
کی بھی ایک جماعت شہید کیجائیگی لیکن اون سبکو زخمہاے نیزہ و شمشیر کی اذیت محسوس نہ ہوگی جس طرح
کہ حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیم پر آگ سرد کردی تھی اوسی طرح آتش جنگ تجھپر اور تیرے اصحاب پر سرد
کردیگا بعد اوسکے حضرت نے فرمایا بشارت و خوشنودی ہو تم لوگون کو کہ ہم اپنے پیغمبر کے پاس جاتے
ہین جبتک خدا چاہیگا اوسوقت تک خدمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین رہینگے پس پہلا وہ شخص
کہ جو زمین شق ہوکر نکلیگا وہ مین ہون اور میرا نکلنا اور جناب امیر المومنین علیہ السلام اور امام آخر الزمان
کا نکلنا ایک زمانے مین ہوگا بعد اسکے گروہ ملائکہ جو کبھی زمین پر نہ اوترے ہونگے ہمراہ جبرئیل
و میکائیل و اسرافیل و لشکر ملائکہ مجھپر نازل ہونگی اور محمد اور علی اور مین اور بھائی میرے اور کل
وہ لوگ جنپر خدا نے منت رکھی ہی انبیا اور اوصیا مین سے اسپان ابلق نور پر کہ قبل اسکے کوئی فرد بشر

مخلوقات سے اونپر سوار نہین ہوا ہو سوار ہونگے پس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ علم اپنا اور شمشیر اپنی
قائم علیہ السلام کے ہاتھہ مین دینگے بعد اسکے جو خدا چاہیگا وہ ہم ویکہینگے پس حق تعالے مسجد کوفہ سے
ایک چشمہ روغن اور ایک چشمہ آب اور ایک چشمہ شیر جاری کریگا پس اسوقت امیر المومنین علیہ السلام جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی تلوار مجہکو دینگے اور مجہے جانب مشرق اور مغرب بہیجینگے پس جو دشمن خدا
ہوگا اوسکو مین قتل کرونگا اور جس بت کو پاونگا جلاونگا یہانتک کہ زمین ہند مین پہونچکر کل بلاد
ہند فتح کرونگا اور حضرت دانیال اور یوشع پیغمبر زندہ ہوکر خدمت جناب امیر علیہ السلام مین آئینگے
اور کہینگے کہ خدا اور رسول خدا نے اون چیزون مین کہ جو جو وعدے کئے تہے راست فرمایا تہا پس ستر
آدمی اونکے ہمراہ بصرہ کی طرف روانہ ہونگے اور جو کوئی مقابلہ ور مقاتلہ مین آئیگا اوسکو قتل
کرینگے اور ایک لشکر جانب روم روانہ کرینگے کہ وہ فتح یاب ہوگا پس ہر حیوان حرام گوشت کو مین
قتل کرونگا یہانتک کہ سوا نیکون اور طیب کی روے زمین پر کوئی شئے باقی نہ رہیگا اور مین جزیہ برطرف
کرونگا اور یہود ونصارےٰ اور تمام ملل کو اختیار دونگا خواہ اسلام قبول کرین خواہ شمشیر اختیار کرین پس جو
مسلمان ہوگا اوسے نیکی پیش آؤنگا اور جو اسلام نہ لائیگا اوسکو قتل کرونگا اور کوئی شیعہ ہمارا نہ ہوگا
مگر یہ کہ خدا ایک فرشتہ اوسکی طرف نازل کرے گا کہ اوسکے منہ سے خاک دور کرے اور مکان اور
عورتین اوسکی اوسے بہشت مین دکہاوے اور ہر نابینا اور ہر اپاہج اور ہر صاحب بلا کو خدا ہم اہل
بیت کی برکت سے نجات دے گا اور حق تعالے آسمان سے زمین کی طرف اسقدر برکات نازل
کرے گا کہ درختہای میوہ دار کی شاخین میوونکی کثرت سے ٹوٹ جائینگے اور موسم سرما کے میوے
فصل گرما مین اور فصل گرما کے میوے سرما مین پیدا ہونگے اور یہی ہین معنی قول حق تعالے کی
وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ الآیہ ترجمہ اس آیت کا یہ ہے کہ اگر
اہل شہر کی ایمان لائین اور پرہیزگاری اختیار کرین تو ہر آئینہ کہول دون مین اوپر اونکی برکتین
آسمانون پر اور زمینون کے لیکن تکذیب کی اونہون نے پیغمبرون ہمارے کے پس لیا مین نے اونکو
ساتہہ عذاب کے بسبب اون چیزون کے کہ کسب کیا اونہون نے اور خداوند تعالے نے شیعون کو ایسی

کرامت عطا فرمائے گا کہ اونپر کوئی زمین کی شئی مخفی نہ رہیگی یہانتک کہ اگر کوئی شخص چاہیے گا کہ گھر کا حال دریافت کرے تو خدا اوسکو اون امور کا الہام فرمائیگا کہ جو اوسکے اہل خانہ کرتی ہونگی اور شیخ مفید اور شیخ طوسی نے بسند ہای معتبر جابر سے اور جابر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ بخدا سوگند کہ ہر ایک شخص اہلبیت سے بعد اپنے وفات کے تین ہزار نو برس تک بادشاہی کریگا مین نے عرض کی یہ کونسا زمانہ ہوگا حضرت نے فرمایا بعد اسکے کہ قایم آل محمد علیہ السلام دنیا سے رحلت کرین مین نے عرض کی قائم علیہ السلام کی برس بادشاہی کرینگے فرمایا انیس برس اور بعد وفات قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پچاس برس تک فتنہ وحرج باقی رہیگا پھر منتصر یعنی انتقام کشندہ کہ وہ حضرت امام حسین علیہ السلام ہین دنیا مین آئینگے اور اپنا اور اپنے اصحاب کی خون کا عوض لینگے اور اسقدر قتل کرینگے کہ لوگ کہینگے کہ یہ اگر ذریت پیغمبر سے ہوتی تو اسقدر آدمیونکو قتل نہ کرتے پس بعد اسکے حضرت سفاح یعنی حضرت امیر المومنین علیہ السلام تشریف لائینگے اور کلینی اور صفار نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ خدا نے مجھکو چھ چیزین عطا کی ہین علم موت وبلایا اور حکم کرنا خلائق مین بحق اور مین ہون صاحب رجعتون کا اور صاحب دولتون کا اور مین ہون صاحب عصا اور میسم اور مین ہون وہ دابۃ الارض کہ خلق سے کلام کرونگا حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص وحدانیت خدا اور رجعت اور متعہ اور حج تمتع کا اقرار کرے اور معراج اور سوال نکیرین اور حوض کوثر اور شفاعت اور خلق بہشت ودوزخ اور صراط اور میزان اور بعث ونشور اور جزا اور حساب کا ایمان لائی پس وہ شخص بحق وراستی ایمان لایا اور وہ ہم اہل بیت کے شیعون مین سے ہے اور اس بات مین احادیث بکثرت وارد ہین چنانچہ اکثر احادیث مجلسی علیہ الرحمہ نے بحار مین نقل کئے ہین اور اس بات مین شک نہین ہے کہ اصل رجعت فی الجملہ متواتر بالمعنی ہے جو شخص اس مین شک کرے ظاہر یہ ہے کہ وہ منکر حشر قیامت بھی ہے اور جو امور نصوص متواترہ سے ثابت ہون فقط استبعادات وہم سے اونکا انکار محض بیدینی ہے اور بعض خصوصیات کہ جو روایات شاذہ مین وارد ہوئے ہین اونکا یقین نہین ہوسکتا لیکن انکار بھی نچاہیئے اور

اختلاف خصوصیات اسکا باعث نہین ہوتا کہ اونکے اصل کا بھی انکار کیا جاوے چنانچہ اکثر خصوصیات
حشر و بہشت و جہنم و صراط و میزان وغیرہ مین باخبار مختلفہ وارد ہین اور یہ باعث اسکا نہین ہوسکتا کہ اصل
کا بھی انکار کیا جائے خلاصہ اس بحث کا یہ ہی کہ رجعت بعض مومنون کی اور بعض کافرون اور منافقون
کے متواتر ہے اور انکار اسکا باعث خروج دین تشیع سے ہی اور رجعت حضرت امیر المومنین علیہ السلام
اور حضرت امام حسین علیہ السلام بھی متواتر ہے بلکہ رجعت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ بھی
متواتر یا قریب متواتر ہے اور رجعت سائر آئمہ علیہم السلام مین بھی احادیث صحیحہ بکثرت وارد ہین اور
اگر متواتر نہ سمجھے جائین تو اوس مرتبہ پر ضرور ہونگے کہ اعتقاد ان سب امور کا لازم اور انکار باعث فساد
عقیدہ ہے لیکن خصوصیات رجعت آئمہ کہ آیا ظہور قائم علیہ السلام کے ساتھ ایک ہی زمانہ مین ہون
یا قبل یا بعد ہون معلوم نہین ہوسکتی بعض احادیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ ہر امام کے لئے رجعت
بترتیب حالت امامت ہوگی واللہ یعلم

فصل پانچوین معاد کے بیان مین

اس فصل مین ستره مطالب ہین مطلب پہلا معنی معاد کی بیان مین کتاب حق الیقین مین مذکور
ہی کہ معاد کے معنی لغت مین تین طرح سے آئے ہین پہلی عود کرنا اور رجوع کرنا ایک حال کی طرف یا عود اور
رجوع کرنا ایسے حال کی طرف کہ اس سے منتقل ہوا ہو دوسری مکان عود تیسری زمانہ عود اور اس مقام پر
مراد ہی کہ روح کا حیات کی طرف عود کرنا تاکہ ان اعمال نیک و بد کی جزا کہ جو حیات دنیا مین کئے ہین
حاصل کرے اور یہ تین معنی جو بیان ہوئے سب کا ایک ہی مطلب ہی اور معاد کی دو قسمین ہین
ایک معاد روحانی دوسرے جسمانی معاد روحانی یہ ہی کہ روح کا بعد مفارقت بدن باقی رہنا پس
اگر انسان نیکوکارون مین سے ہی تو روح مسرور و خوش رہیگی اور اگر بدکارون مین سے ہی تو معذب
و مغموم رہیگی چنانچہ فلاسفہ اسی معاد کے قائل ہین اور بہشت و دوزخ اور پاداش و عقاب کو انہین
دو حالتون سے تاویل کرتے ہین اور معاد جسمانی یہ ہی کہ یہی بدن قیامت مین عود کرین اور

دوبارہ اُن مین روحین داخل ہون اور اگر اہل ایمان وسعید ہین تو اسی جسم سے داخل بہشت ہون اور اگر
اہل کفر وشقاوت ہین تو داخل جہنم ہون اور آتش جہنم مین معذب رہین اور یہ امر ضروریات دین اسلام
مین سے ہی بلکہ اس مقولہ پر اتفاق جمیع اہل ملل کا ہی اور یہود ونصاری بھی اسکے قائل ہین اور کتب
آلہی اسپر ناطق ہین خصوصًا قرآن مجید کہ اکثر آیتین اُسکی اس معنی پر دلالت صریحہ رکھتے ہین اور قابل
تاویل نہین ہین **دوسرا مطلب** موت کے حق ہونے مین اور ذکر اون چیزون کا جو موت
سے متعلق ہین کتاب حق الیقین مین احادیث متعددہ منقول ہین اُن احادیث کا خلاصہ لکھا جاتا ہی
پس واجب ہی جاننا اور اقرار کرنا کہ ہر زندہ کے لیئے سوائے خدا کے موت ہی چنانچہ خدا فرماتا ہی
کل نفس ذائقة الموت اور کسی ممکن کو حیات ابدی نہین ہے اور ملک الموت کا بھی اقرار کرنا
یا ہین معنی ضرور ہی کہ خدا نے حضرت عزرائیل کو قبض ارواح کے لئے معین فرمایا ہی اور اُنکا اور فرشتون
کو فرمان بردار کیا ہی کہ وہ سب حضرت عزرائیل کے حکم سے قبض ارواح کرتے ہین اور وہ انہین روحین
سپرد کردیتے ہین اور اس باب مین جو آیتین وارد ہین ظاہر مین اونکے بقدر یسیر منافات رکھتی ہین
کہ بعض آیات مین خدا نے قبض ارواح کی اپنی طرف نسبت دی ہی اور بعض آیات مین ملک الموت کی
طرف نسبت دی ہی اور بعض آیات مین ملائکہ کی طرف نسبت دی ہی اکثر علما ان آیات کا مطلب اسطرح
جمع فرماتے ہین کہ بعض اشخاص کی قبض روح ملک الموت کرتے ہین اور بعض کی قبض روح ملائکہ کرتے
ہین اور ملک الموت کو دے دیتے ہین اور ملک الموت سب روحین قبض کرکے خدا کی جناب مین لے
جاتے ہین اور احادیث معراج مین طریقہا سے متعددہ سے وارد ہوا ہی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ملک الموت کو آسمان اول پر دیکھا اور اونسے پوچھا کہ تم آن واحد مین کسطرح متعدد روحین
قبض کرسکتے ہو حالانکہ بعض تو اُن مین مشرق مین ہین اور بعض مغرب مین ہین انہون نے عرض کی کہ مین روحون
کو بلاتا ہون وہ بلا تامل میرے پاس چلی آتی ہین اور بنا بر دوسری روایت کے بیان کیا کہ تمام دنیا میرے
نزدیک بمنزلہ ایک کاسہ کے ہی کہ جس طرح بندگان خدا کے سامنے کاسہ رکھا ہو جسطرف سے وہ چاہین
اُس مین سے اٹھا لیتے ہین اور دنیا میرے نزدیک مثل ایک درہم کے ہی کہ جس طرح بندگان آلہی

کے ہاتھ مین و رہم ہو جسطرف چاہین اُسی پھیر دین مگر چونکہ ایمان اجمالی کافی ہی پس تفحص ان تفصیلون کا
ضرور نہین ہی اور انکار ملک الموت اور تاویل کرنا اُسے قولے بدنی یا نفوس فلکی یا عقل فعال کی ساتھہ
جیسا حکما کہتے ہین کفر ہی اور اس باب مین اختلاف ہی کہ آیا حیوانات کی روح ملک الموت قبض کرتے ہین
یا اور فرشتے قبض کرتے ہین جناب آخوند مجلسی ملا محمد باقر علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ کوئی نص صریح اس باب
مین نظر سے نہین گذرے اور فکر اس مین ضرور نہین ہی اجمالاً جاننا چاہیئے کہ حیات اور موت سب حیوانات
کی قدرت خدا سے ہی اور وہی سب کا زندہ کرنیوالا اور مردہ کرنیوالا ہی اور ہو سکتا ہی کہ ملک الموت بھی
قبض روح کرتے ہون اور اور ملائکہ بھی قبض روح کرتے ہون اس لیے کہ خدا کے کارکن بہت ہین
اور حق الیقین مین فرماتے ہین کہ واجب ہی اقرار کرنا اون چیزون کا کہ جو اخبار صحیحہ معتبرہ مین وارد
ہوئے ہین مثل سکرات موت اور شدت جان کندن اور کیفیات موت اور جناب رسول خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ ہدیٰ علیہم السلام کا وقت قبض روح مومنین بشارت دینے اور آسانی
مرگ کے لئے تشریف لانا اور کافرون اور منافقون اور مخالفون کی قبض روح کے وقت زیادتی
شدت اور صعوبت مرگ اور عذاب بدی کی خبر دینے کو آنا اور اس باب مین فکر کرنا نہ چاہیئے کہ تشریف
لانا ان حضرات کا ہر میت کے پاس کسطرح سے ہی اور میت انہین کسطرح دیکھتے ہی اور یہ حضرات جسد اصلی
سے تشریف لاتے ہین یا جسد مثالی سے رونق افزا ہوتے ہین اس لیے کہ ان امور مین فکر کرنا باعث
غلبہ شیطان اور وسوسہ شیطان کا ہوتا ہی اور احادیث معتبرہ مین حضرت صادق علیہ السلام
سے منقول ہی کہ جب وقت وفات مومن آتا ہی تو خدا دو ہوائین اسکے لیے بھیجتا ہی ایک ہوا کا نام
منسیہ ہی اور ایک نام سخیہ ہی پس منسیہ خیال اہل و مال بھلا دیتی ہی اور سخیہ اُسے جان دینے پر سخی
اور راضی کرتی ہی اور جب ملک الموت قبض روح کے لئے تشریف لاتے ہین تو اُس سے کہتے ہین
کہ اے دوست خدا جزع مکر قسم ہے اُس خدا کی کہ جسنے محمد کو حق کے ساتھہ بھیجا ہی کہ مین تجھہ پر تیرے
پدر و مادر سے مہربان تر و شفیق تر ہون اپنی آنکھین کہول اور دیکھہ پس اُس شخص کو جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام اور باقی ائمہ طاہرین

سلام اللہ علیہم اجمعین نظر آتے ہین اسوقت عزرائیل کہتے ہین کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تیرے
ائمہ ہین اگر تو انکا رفیق ہوگا پس وہ شخص آنکھین کھولتا ہے اور اُنکو دیکھتا ہے اور منادی اُسکو عرش کیطرف
سے آواز دیتا ہے کہ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی
فی عبادی وادخلی جنتی اس آیت کے معنون مین حضرت فرماتے ہین کہ اے وہ نفس کہ مطمئن ہوا تو محمد اور
اہلبیت محمد کی طرف اپنے پروردگار کی جانب رجوع کر اس حالت مین کہ راضی ہوا تو اپنے ائمہ کی
ولایت کا اور بسبب ثواب واجر پسندیدہ ہوا تو پس داخل ہو میرے بندون مین محمد یعنی اہلبیت محمد
کے ساتھ میرے بہشت مین داخل ہو اُسوقت کوئی چیز اُس میت کو اس امر سے بہتر نہین
معلوم ہوتی کہ روح اُسکی مفارقت کرے اور منادی سے ملحق ہوجاے احادیث دیگر مین وارد
ہے کہ مومن کے وقت مرگ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب امیر اور ائمہ ہدی صلوات
اللہ علیہم اجمعین اور حضرت جبرئیل آتے ہین اور ملک الموت سے سفارش کرتے ہین کہ بہ نرمی و مدارا
قبض روح کرو اور اُس مومن کو بشارت بہشت دیتے ہین اور جب کافر کا وقت موت آتا ہے
تو اسوقت بھی یہ حضرات تشریف لاتے ہین اور ملک الموت سے فرماتے ہین کہ بسختی و دشواری
اسکی قبض روح کرو کہ یہ ہمارا دشمن ہے اور عذاب خدا اور عذاب برزخ سے اُسے ڈراتے ہین
مطلب سیم احوال عالم برزخ مین کتاب حق الیقین مین مذکور ہے کہ عالم برزخ اور اُسکے
ثواب و عقاب کی تصدیق کرنا ضرور ہے اور بعد مفارقت بدن روح کا باقی رہنا اور منکر
ونکیر کا قبر مین سوال کرنا بھی ضرور ہے اور برزخ موت سے قیامت تک کی مدت کو کہتے ہین
اور جب میت کو دفن کرتے ہین تو سوال کے لیئے دو فرشتے آتے ہین اور خدا اسکے تا کمر بدن
میت مین روح کو داخل فرماتا ہے وہ فرشتے میت کو بٹھاتے ہین اور اُس سے سوال کرتے ہین
اور جس سے سوال کرتے ہین بعض اُن مین بعد سوال راحت و نعمت مین ہوجاتے ہین اور
بعض عذاب و شدت مین مبتلا ہوجاتے ہین اور سوال اور ضغطہ اور فشار قبر اسی بدن پر
ہوتا ہے اور باقی امور برزخ روح کے ساتھ متعلق ہین اور تفصیل ان مطلبون کے مطالب

مطلب چوتھا ابقای روح

آیندہ مین ہوگی مطلب چوتھا ابقای روح کے بیان مین حق الیقین مین مذکور ہی کہ بعد مفارقت بدن روح کے باقی رہنے مین شک نہین ہی اور احادیث کثیرہ مین طریق شیعہ و سُنی سے مذکور ہی کہ بعد مفارقت بدن روح ایک بدن لطیف سے متعلق ہوتی ہی کہ وہ بدن لطیف مثل بدن دنیا کے ہوتا ہی اور لطافت مین مثل بدن ملائکہ و جنات کے ہوتا ہی اور اوس بدن سے روح حرکت کرتی ہے اور ترقی ہی اخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ روح کی مجسم ہوجانے کا اور جسد مثالی کے ہونے کا یہ دونون احتمال احادیث سے پائے جاتے ہین اور بعد وفات انبیا اور اوصیا کے ظاہر ہوتے مین احادیث کثیرہ وارد ہوئے ہین مثل اسکے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو مسجد قبا مین ابوبکر کے تئین دکھا دیا اور حضرت امام حسن علیہ السلام نے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کو مع اصحاب دیکھا اور حضرت صادق علیہ السلام کا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو دیکھنا اور حضرت امیر کا حضرت یوشع کو دیکھنا اور اونسے باتین کرنا اور ملاقات کرنا اور مثل ان روایات کے بصائر الدرجات وغیرہ مین بطریق متعددہ روایات دیگر بھی منقول ہین یہ سب حدیثین جیسا کہ احتمال روح کے مجسم ہونے کا اور جسد مثالی کا رکھتے ہین اسی طرح جسد اصلی ہونے کا بھی احتمال رکھتے ہین یعنی یہ حضرات علیہم السلام اپنے جسد اصلی مین ظاہر ہوا کرتے ہین چنانچہ شیخ مفید اور ایک جماعت متکلمین اور محدثین امامیہ قائل ہین کہ بعد تین روز کے یا زیادہ ارواح مقدسہ انبیا اور اوصیا کو جسد ہاے اصلی کی طرف پھیر دیتے ہین اور اونکو آسمان پر لیجاتے ہین اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انبیا کو شب معراج مین دیکھنا اسی پر حمل کرتے ہین اور یہ جو حدیثون مین وارد ہے کہ بنی امیہ بعد مرنے کے مسخ ہوجاتے ہین بصورت وزغ یعنی چھپکلی تو اس مین بھی تینون احتمال ہین یعنی صورت مثالی یا روح کا مجسم ہونا یا بدن اصلی کا مسخ ہوجانا لیکن بعض حدیثون مین جسد اصلی کا مراد ہونا ظاہر تر ہی اور صحائف الابرار مین فضل بن شاذان سے روایت کی ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام صحرای نجف مین سنگریزون پر لیٹے تھے قنبر نے عرض کی کہ مین

فرش بچھا دُون حضرت نے فرمایا تمہین اِس مقام پر یا کسی مومن کی تربت ہی یا مجلس مومن مین مشارکت
کرنا اور اُسکی ساتھ ہمنشینی کرنا ہی اصبغ بن نباتہ نے عرض کیا کہ مجھے یہ تو معلوم ہوا کہ اِس مقام پر کسی
مومن کی قبر ہی لیکن ہمنشینی اُنکی کیا معنی رکھتی ہی حضرت نے فرمایا کہ اے پسر نباتہ اِس صحرا مین ہر مومن
اور مومنہ کی روحین نور کی قالبون مین اور نور کے منبرون پر موجود ہین اور حسن بن سلیمان نے
بھی کتاب مختصر مین اِس حدیث کو فضل بن شاذان سے روایت کیا ہی اور آخر مین اُس روایت کی
یہ عبارت زیادہ کی ہی کہ اے پسر نباتہ اگر پردہ اوٹھا دیا جاے تو تو اسوقت دیکھی کہ مومنون کی روحین
حلقہ بحلقہ بیٹھی ہین اور ایک دوسرے کی دیکھنے کے لئے جاتی ہین اور ایک دوسرے سے صحبت کرتی
ہین اور ہر مومن کی روح اِس وادی مین موجود ہی اور کافر کی روح وادی برہوت مین رہتی ہی
محاسن مین بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ امام علیہ السلام نے ابو بصیر سے ارشاد
فرمایا کہ جو شخص تم مین سے ہماری ولایت کے اعتقاد پر مرتا ہی وہ شہید مرتا ہی اگرچہ اپنے رخت خواب
پر مرے اور خدا کے نزدیک اپنی روزی سے متنعم ہوتا ہی احادیث کثیرہ مین وارد ہوا ہی کہ جب تم
زیارت قبور خویشان و برادران مومن کے لیے جاتے ہو تو وہ مطلع ہوتے ہین اور تمسے اُنس کرتے ہین
اور جب پھر تے ہو تو اُنہین وحشت ہوتی ہی اور ایک روایت مین وارد ہوا ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا کہ ہر مومن و کافر وقت زوال شمس اپنے اہل کی زیارت کے لیے آتا ہی اگر مومن دیکھتا ہی کہ اہل
اُسکے عمل صالح کرتے ہین تو بسبب اون اعمال خیر کے حمد خدا بجا لاتا ہی اور اگر کافر دیکھتا ہی کہ عمل
صالح کرتے ہین تو باعث اُسکی حسرت کا ہوتا ہی اور بسند کالموثق اسحاق بن عمار سے منقول ہی کہ مین نے
حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے عرض کی کہ آیا میت اپنے اہل کی زیارت کے لیے آتی ہی حضرت نے
فرمایا کہ ہان مین نے عرض کی کتنی مدت کے بعد حضرت نے فرمایا ایک ہفتہ یا ایک مہینے مین یا ایک برس
مین بقدر اپنی منزلت کے ایک مرتبہ مین نے عرض کی کس صورت سے آتی ہی حضرت نے فرمایا بصورت
مرغ لطیف اپنے عزیز و اقارب کی دیوارون پر آکر بیٹھتی ہی اور اُنھین دیکھتی ہی اگر اُنھین بخیر و خوبی
مین پاتی ہی تو شاد و مسرور ہوتی ہی اور اگر حالت شر اور پریشانی مین دیکھتی ہی تو محزون و غمگین

ہوتی ہی اور دوسری روایت مین ارشاد فرمایا کہ میت مومن اپنے فضائل کے ہر روز یا تیسرے دن یا کم سی کم ہر ہفتہ مین ایک مرتبہ وقت زوال شمس بصورت گنجشک یا گنجشک سی کوچک تر اپنے عزیز و اقارب کے دیکھنے کو آتی ہی اور اوسکے ہمراہ ایک فرشتہ ہوتا ہی اور اُس میت کو وہ امور کہ جو اُسکے باعث سرور ہوتے ہین اُنہین دکھاتا ہی اور وہ امور کہ جو باعث اندوہ ہوتے ہین اونہین اوس میت کی آنکھون سے پوشیدہ کر دیتا ہی پس وہ میت شاد و خوش حال پھرتی ہی اور یہ بھی حدیث معتبر مین منقول ہی کہ ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سی حالات ارواح مومنین کا سوال کیا حضرت نے فرمایا کہ ارواح مومنین حجرہ ہای بہشت مین ہین اور طعام بہشت کہاتے ہین اور شراب بہشت پیتے ہین اور کہتے ہین پروردگارا قیامت کو ہمارے لئے برپا کر اور ہمسی تو نے جو وعدہ کیا ہی اُسے عطا کر اور ہمارے آخر کو اول سی ملحق فرما اور روحین مشرکون کی آگ مین معذب ہین وہ کہتے ہین پروردگارا ہمارے لئے قیامت کو برپا نہ کر اور جو کچھہ تو نے وعدہ کیا ہی اوسی عمل مین نہ لا اور ہمارے آخر کو ہمارے اول سی ملحق نہ فرما الغرض اِن احادیث متواترہ سی معلوم ہوا کہ روح بعد فناء بدن باقی رہتی ہی اور فی الجملہ مثاب و معذب ہوتی ہی **مطلب پانچوان سوال قبر** اور فشار قبر اور ثواب و عذاب قبر کے بیان مین حق الیقین مین مذکور ہی کہ قبر مین سوال ہوتا ہی اور روح کو سوال کے لئے بدن مین داخل کر دیتے ہین بلکہ اعتقاد اسکا ضروریات دین اسلام سی ہی اور منکر اسکا کافر ہی ابن بابویہ رحمہ اللہ نے حضرت صادق علیہ السّلام سی روایت کی ہی کہ جو شخص تین چیزون کا انکار کرے وہ ہمارا شیعہ نہین ہی معراج سوال قبر شفاعت اور اسی طرح دو فرشتون کا سوال کے لئے قبر مین آنا بھی متواترہ اور ضروری مذہب ہی اور اکثر اخبار مین وارد ہوا ہی کہ اُن فرشتون مین ایک منکر ہی دوسرا نکیر ہی اور بعض روایات مین وارد ہوا ہی کہ مومنون کے لئے بشیر اور مبشر آتے ہین اور مخالفون کے لئے منکر اور نکیر آتے ہین اسواسطے کہ مومنون کے لئے خوب صورت ہو کے آتے ہین اور اُنکو نعمتہای بے انتہا کی بشارت دیتے ہین اور کافرون اور مخالفون کے لئے صورت ہای مہیب سی آتے ہین اور عذاب الٰہی سی ڈراتے ہین اور متکلمین امامیہ مین مشہور یہ ہی کہ سوال قبر ہر فرد بشر کے لئے نہین ہے

مطلب پانچوان سوال قبر اور فشار قبر و عذاب قبر

بلکہ مخصوص مومن کامل اور کافر شدید الکفر کے لئے ہی اور مستضعفون اور لڑکون اور مجنونون کے لئے
سوال قبر نہین ہی اور اسی طرح اوس شخص کی لئے بھی سوال قبر نہین ہی کہ جسکو قبر مین رکھنے کے بعد تلقین عقائد
حقہ کیجاے تو اسوقت دونون فرشتے آپس مین کہتے ہین کہ ہمین چلا جانا چاہیئے کہ تلقین اس میت کی
لئے حجت ہو چکی اور اس باب مین اختلاف ہی کہ آیا انبیا اور اوصیا سے بھی سوال قبر ہوتا ہی یا نہین اور
اس مسئلہ مین فکر کی ضرورت نہین معلوم ہوتی اگرچہ سوال کا نہ ہونا اظہر ہی اور اطفال کے سوال
مین بھی سنی خلاف کرتے ہین اور اظہر سوال کا نہونا ہی اور کلینی نے بسند معتبر حضرت صادق علیہ
السلام سے روایت کی ہی کہ میت مومن کو جب اسکے گھر سے نکالتے ہین تو ملائکہ قبر تک اسکی مشایعت
کرتے ہین اور اس پر اژدحام کرتے ہین یہانتک کہ اس میت کو قبر تک پہونچاتے ہین اور جب وہ
اپنی قبر مین پہونچتا ہی تو زمین اس سے کہتی ہی مرحبا خوش آمدی تو اپنے اہل کی طرف آیا قسم خدا کی
مین دوست رکھتی تھی کہ مثل تیرے کوئی شخص مجھپر راہ چلے تو دیکھیگا کہ مین تجھسے کیا کرونگی بعد اسکے
قبر اسکی وسیع وکشادہ کردیتی ہین جہانتک کہ نگاہ کرم کرے اور اسکی قبر مین دو فرشتے منکر اور نکیر
داخل ہوتے ہین اور اُسسے سوال کرتے ہین کہ پروردگار تیرا کون ہی میت کہتی ہی پروردگار میرا خدا
ہی پھر سوال کرتے ہین کہ دین تیرا کیا ہی میت کہتی ہی دین میرا اسلام ہی پھر سوال کرتے ہین کہ پیغمبر
تیرا کون ہی میت جواب دیتی ہی کہ میرے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پھر سوال کرتے ہین
کہ امام تیرا کون ہی میت جواب دیتی ہی کہ امام میرے علی ابن ابی طالب ہین پس آسمان سے منادی
ندا کرتا ہی کہ میرے بندے نے سچ کہا ہی فرشتو فرش ہای بہشت اسکی قبر مین بچھاؤ اور ایک
دروازہ بہشت اسکی قبر مین کھولدو اور جامہ ہای بہشت سے اسکو پہناؤ یہانتک کہ ہمارے پاس
آئے اور جو کچھ ہمارے نزدیک ہی اسکے حق مین بہتر ہی پس اس سے فرشتے کہتے ہین کہ مانند خواب نوداماد
استراحت کر اور اس نیند سے سو کہ جسمین کوئی خواب پریشان نہ ہو اور اگر کافر ہوتا ہی تو ملائکہ عذاب
اسکے جنازہ کی اسکے قبر تک مشایعت کرتے ہین اور زمین اس سے کہتی ہی لا مرحبا بری جگہ
تو آیا واللہ مین دشمن رکھتی تھی کہ مجھپر مثل تیرے کوئی شخص راہ چلے البتہ تو دیکھیگا کہ مین تجھسے کیا۔

کرونگی پس زمین اوسکو فشار دیتی ہی یہانتک کہ ہڈیان اوسکی پہلو کی ایک دوسری سی ملجاتی ہین پس منکر
ونکیر اوسکی سامنی آتے ہین بخلاف اُس صورت کی کہ جس صورت سی مومن کی پاس آتے اور اوسکو بٹھاتے ہین اور
روح کو تا کمر اوسکے بدن مین داخل کرتے ہین اور کہتی ہین کہ پروردگار تیرا کون ہی وہ مضطرب ہوجاتا ہی
اور کہتا ہی کہ مین سنتا تھا کہ لوگ کہتی تھی فرشتی کہتی ہین ہرگز نجانیگا تو اوسی طرح پیغمبر و امام کا سوال
کرتے ہین اور وہ یہی جواب دیتا ہی پس آسمان سی آواز آتی ہی کہ یہ بندہ میرا جھوٹ کہتا ہی قبر مین اوسکے
آگ بچھاؤ اور اوسی آگ کی کپڑے پہناؤ اور اوسکے لئی ایک دروازہ آگ کی طرف کھولدو یہانتک کہ پہر یہی
طرف آئے اور جو کچھ اوسکے لئی میرے نزدیک ہی وہ اس حالت سی بدتر ہی پس تین مرتبہ گرز آتش اوسپر
مارتے ہین کہ ہر مرتبہ آگ اوڑتی ہی کہ اگر وہ ضربین حق تعالی کی پہاڑون پر لگائے جائین تو سب ریزہ ریزہ
ہوجائین اور خدا اوسکی قبر مین سانپون کو مسلط کرتا ہی کہ وہ سانپ اوسی کاٹتی ہین اور پہاڑتے ہین اور
شیطان اوسکو غمناک اور اندوہگین کرتا ہی اور اوسکے عذاب کی صدا سب مخلوقات خدا سنتی ہین اور
کتب اہل سنت سی ثابت ہوتا ہی کہ قبر مین محبت امیر المومنین علیہ السلام کا سوال کیا جائیگا چنانچہ جناب مجتہد العصر
سید محمد عباس صاحب نے روائع القرآن مین لکہا ہی کہ سدی نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے روایت کی ہی کہ تحقیق ولایت علی علیہ السلام کا تمسی قبرون مین سوال کیا جائیگا پس کوئی مرد مشرق
و مغرب اور صحرا و دریا مین باقی نرہیگا مگر یہ کہ منکر و نکیر اوسی ولایت امیر المومنین علیہ السلام کا بعد موت
سوال کرینگے اور ہر میت سی کہینگے کہ نبی تیرا کون ہی اور امام تیرا [illegible] اور حق الیقین مین بسند
صحیح حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جب مومن [illegible] اوسکے ساتھ اوسکے قبر مین چھہ
صورتین داخل ہوتی ہین کہ ایک ان مین سی خوشروتر اور خوش ہیئت تر اور خوشبوتر اور پاکیزہ تر
کل صورتون سی ہوتی ہی پس ایک ان صورتون مین سی داہنی طرف کہڑی ہوتی ہی اور ایک بائین
طرف اور ایک سامنی اور ایک پس پشت اور ایک بالائے سر ظاہر ہوتی ہین اور ایک جانب پائین اور جو
جو صورت کہ سب صورتون مین زیادہ تر خوبصورت ہی وہ سرہانے کہڑی ہوتی ہی پس سوال
یا عذاب جس طرف سی آتا ہی وہ صورت جس طرف کہڑی ہی مانع ہوتی ہی اور جو صورت [illegible]

زیادہ خوبصورت ہی سب صورتون سی کہتی ہی کہ تم کون ہو خدا تمکو میری طرف سی جزای خیر دی داہنی طرف کی صورت کہتی ہی مین نماز
ہون بائین طرف کی صورت کہتی ہی مین زکواۃ ہون سامنی کی صورت کہتی ہی مین روزہ ہون پیچھی پشت کی صورت کہتی ہی
مین حج وعمرہ ہون پائین پا کی صورت کہتی ہی مین نیکی و احسان ہون کہ اپنی برادران مومنین سی کیا ہی پھر وہ
سب صورتین اس صورت سی کہتی ہین کہ تو کون ہی کہ ہم سب سی بہتر اور خوش منظر تر اور خوشبو تر ہی وہ صورت جواب دیتی ہی کہ
مین ولایت آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہون

بیان فشار قبر اور ثواب قبر اور عذاب قبر

بیان فشار قبر وغیرہ

حق الیقین مین مذکور ہی کہ ضغطۂ قبر اور ثواب و عقاب قبر فی الجملہ اجماعی کل مسلمین ہی اور احادیث معتبرہ
سی ظاہر ہوتا ہی کہ ضغطۂ قبر بدن اصلی پر ہوتا ہی اور سب کو یہ ضغطۂ قبر نہین ہوتا ہی جسسی سوال قبر ہوگا اسپر
ضغطہ بھی ہوگا اور جسسی سوال قبر نہوگا اسپر فشار بھی نہوگا اور علی بن ابراہیم تفسیر آیہ وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ
إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ مین فرماتے ہین کہ برزخ ایک امر درمیان دو امر کی ہی کہ وہ ثواب و عقاب ہی دنیا
و آخرت کے درمیان مین ہی اور یہ آیہ ان لوگون کا قول رد کرتا ہی کہ جو عذاب قبر کا اور ثواب و عقاب
کا پیش از قیامت انکار کرتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قسم بخدا مین تمہارے لئی
خائف نہین ہوتا مگر عالم برزخ سی جسوقت کہ قیامت مین تمہارا کام ہمسی متعلق ہوگا تو ہم تمہاری شفاعت
کے لئی اولی ہین اور بسند صحیح روایت کی ہی کہ یونس نے حضرت امام رضا سے اس شخص کا حال پوچھا کہ جسی
دار پر کھینچتی ہین آیا عذاب قبر اسے پہونچتا ہی حضرت نے فرمایا ہان خدا ہوا کو حکم کرتا ہی تا کہ اسکو فشار
دی اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ضغطۂ
قبر مومن کے لئی ایک کفارہ ہی ان چیزون کا کہ جو اس مومن سی بسبب ضائع کرنے نعمتہای خدا کے صادر
ہوئے ہین اور بسند او نہین حضرت سی روایت کی ہی کہ جو شخص مومنین مین سی وقت زوال آفتاب روز
پنجشنبہ سی تا وقت زوال روز جمعہ انتقال کرے تو خدا اسکو فشار قبر سی محفوظ رکھتا ہی اور دوسری روایت
مین وارد ہی کہ اگر شب جمعہ مرے تو فشار قبر اور عذاب قبر اس سی برطرف ہوجاتا ہی اور راوندی نے حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جو شخص اپنے رکوع کو تمامہ عمل مین لاوے تو وحشت قبر اسپر

وارد ہوئی ہی اور ابن عباس سے روایت کی ہی کہ عذاب قبر کی تین حصہ ہین ثلث حصہ بسبب غیبت کی ہی اور ثلث حصہ بسبب نمیمہ اور سخن چینی کی ہی اور ثلث حصہ بول سے اجتناب نہ کرنی کی وجہ سے ہی اور بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ عمر بن یزید نی حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ مین نے آپ سے سنا ہی کہ آپ ارشاد فرماتی تھی کہ سب شیعہ بہشت مین جائینگے ہر چند گناہگار ہون حضرت نی فرمایا واللہ مین نی سچ کہا کہ سب شیعہ بہشت جائینگی مین نی عرض کی فدا ہون مین آپ پر بہت لوگ گناہ کبیرہ کرتی ہین حضرت نی فرمایا پیغمبر مطاع اور اوسکی وصی واجب الاتباع کی شفاعت سے تم سب داخل بہشت ہوگے لیکن واللہ مین تمھاری لیئی عالم برزخ سے ڈرتا ہون مین نی عرض کی برزخ کیا چیز ہی حضرت نے فرمایا قبر اور روز انتقال سے روز قیامت تک کا زمانہ عالم برزخ ہی حدیث حسن کالصحیح مین زرارہ سے منقول ہی وہ کہتے ہین کہ مین نے حضرت محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا میت کے ساتھ جریدی کسواسطے رکھتی ہین حضرت نے فرمایا اسلئے کہ جب تک وہ جریدی تر رہتی ہین میت سے عذاب و حساب دور رہتا ہی جسوقت مین کہ میت کو داخل قبر کرتے ہین اور لوگ دفن کرکے پھرتے ہین وہی ساعت اور وہی روز عذاب کا ہی پس وہ جریدی بسبب اسکی قرار دیتے ہین کہ اس ساعت مین عذاب نکیا جاوے اور جب اسوقت عذاب نہ ہوا تو انشاء اللہ تعالی جریدین خشک ہونے کے بعد بھی نہوگا مطلب چھٹا بعض شروط اور علامات قیامت کی بیان مین کہ جو اموی نفخ صور سے پہلی واقع ہونگی اور بیان کیفیت نفخ صور صاحب حق الیقین فرماتی ہین کہ عمدہ علامات قیامت سے چند چیزین ہین پہلی یاجوج و ماجوج کا نکلنا کہ ذکر اس کا قرآن مین موجود ہی اور کتب اخبار مین تفصیل مذکور ہی دوسری ظہور دابۃ الارض کہ قبل اس کے بیان رجعت مین ذکر ہوا تیسری آفتاب کا جانب مغرب سے نکلنا چوتھی ایک دھوین کا پیدا ہونا اور احادیث کثیرہ مین طریق سنی و شیعہ سے وارد ہوا ہی کہ حق تعالی نے اسرافیل کو پیدا کیا ہی اور اونکے ساتھ ایک صور خلق فرمایا ہی کہ ایک سرا اسکا مشرق مین ہی اور دوسرا سرا مغرب مین ہی اور جسوقت سے کہ اسرافیل پیدا ہوے ہین منہ مین صور لئی ہوے منتظر امر الہی ہین کہ جسوقت فرمان حق تعالے پہونچے صور پھونکین اور مفسرین روایت کرتے ہین کہ قیامت اسوقت برپا ہوگی کہ دو شخص کپڑے کھولی ہونگے تاکہ خرید و فروخت کرین ہنوز کپڑے ون لپیٹنے کی نوبت نہ آئیگی کہ قیامت برپا ہو جائیگی اور کسی شخص نے لقمہ نہ

مطلب ششم در علامات قیامت

نہ اُٹھایا ہوگا اور سنہ تک اُسکے منھ مین نہ پہونچا ہوگا کہ مرجائیگا چنانچہ حق تعالےٰ فرماتا ہی کہ استطاعت نہین رکھتے ہین کہ کچھہ وصیت کرین اپنے اہل کیطرف پھر نہ پھرینگے اور علی بن ابراہیم نے بسند معتبر ثویر بن ابی فاختہ سے روایت کی ہی کہ حضرت امام زین العابدین سے کسی نے سوال کیا کہ پہلی نفخہ سے دوسری نفخہ تک کسقدر فاصلہ ہوگا حضرت نے فرمایا جسقدر خدا چاہی بعد اسکے استفسار کیا یا ابن رسول اللہ اسرافیل کیونکر صور پھونکینگے حضرت نے فرمایا پہلی نفخہ مین خدا اسرافیل کو حکم فرمائیگا کہ دنیا مین اوترو پس اسرافیل مع صور اوترینگے اور صور ایک سر اور دو جانب رکھتا ہی اور درمیان دونون جانبون کے بقدر مابین زمین و آسمان فاصلہ ہی جب ملائکہ اسرافیل کو دیکھینگے کہ صور لیکر زمین کی طرف آتے ہیں تو کہینگے کہ خدا نے اہل زمین و آسمان کے مردہ کرنیکی اجازت دی ہی پھر اسرافیل حظیرہ بیت المقدس پر اوترینگے اور منھ کعبہ کی طرف کرینگے جب اہل زمین اسرافیل کو دیکھینگے تو کہینگے کہ خدا نے اہل زمین کے مار ڈالنے کی اجازت دی ہی پھر اسرافیل اُس صور مین پھونکینگے اور آواز اُس طرف سے نکلیگی کہ جو زمین کی طرف ہی اُسوقت زمین پر کوئی صاحب روح زندہ نہ رہیگا اور سب مرجائینگے پھر آواز اُس جانب سے نکلیگی کہ جو آسمان کی طرف ہی اُسوقت کوئی ذی روح آسمان پر باقی نہ رہیگا اور سب مرجائینگے مگر اسرافیل زندہ رہینگے پھر خدا اسرافیل سے فرمائیگا کہ اے اسرافیل مرجا وہ بھی مرجائینگے اور یہ حالت اُسوقت تک رہیگی کہ جبتک خدا چاہیگا پھر خدا آسمانون کو حکم دیگا کہ حرکت مین آئین اور پہاڑون کو حکم ہوگا کہ روان ہون اور حرکت مین آئین اور ہموار ہوجائین اور ریختہ ہوجائین اور یہ زمین اُس زمین سے بدل جائیگی کہ جسپر گناہ نکیا گیا ہو اور کشادہ ہوجائیگی اور کوئی بنا اور کوئی پہاڑ اور کوئی درخت اور کوئی گھاس روی زمین پر نہ رہیگی مثل اسکے کہ جسطرح پہلی زمین کو بچھایا تھا وہی حالت زمین کی ہوجائیگی اور حق تعالیٰ عرش اپنا پانی پر رکھیگا جسطرح کہ اول مرتبہ رکھا تھا اور استقلال عرش لسبب عظمت و قدرت خدا ظاہر ہوگا اُسوقت خداوند جبار با آواز بلند کہ جسکو کل آسمانون اور زمینون تک پہونچے ارشاد فرمائیگا کہ آجکے دن بادشاہی کسکے لئے مخصوص ہی جب کوئی نہ ہوگا تو خود جواب مین فرمائے گا کہ خدای یگانہ قہار کے لئے آؤ مین نے تمام خلائق پر غلبہ کیا اور تمام خلق کو مار ڈالا مین ہون خداوند یکتا کہ سوا میرے کوئی خدا نہین ہی اور مین

کوئی شریک اور کوئی وزیر نہیں رکھتا اور مین نے اپنی دست قدرت سے کل مخلوق کو پیدا کیا اور مین انہین
اپنی مشیت سے مار ڈالتا ہون اور مین انکو اپنی دست قدرت سے زندہ کرتا ہون پھر خداوند جبار اپنی قدرت سے
صور مین پھونکے گا اُسوقت صور کے اُس جانب سے کہ جو آسمانون کی طرف ہے صدا نکلے گی پھر آسمانون مین کوئی
باقی نرہیگا مگر یہ کہ زندہ ہو جائیگا اور سطح سے مثل اول اُٹھ بیٹھیگا اور حاملان عرش پیدا ہونگے اور بہشت اور
دوزخ حاضر ہونگے اور خلائق حساب کے لئے محشور ہو گی یہ کہکر حضرت اُسوقت بہت روئے **مطلب ساتوان**
اُن احوال کے بیان مین کہ جو قیامت سے پہلے واقع ہونگی کتاب حق الیقین مین مذکور ہے کہ ایمان لانا اُن
سب مقدمات حشر کا جنکی خدا نے آیات کریمہ مین خبر دی ہے ضرور ہے اور پیروی بعض حکما اور متابعت کفار
کے سبب سے تاویل آیات قرآن سزاوار نہین ہے چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ جس روز لپیٹونگا مین آسمانونکو مانند
لپیٹنے نامونکی اور پھر فرماتا ہے کہ شق ہون آسمان اور رنگہای مختلف دکھائین اور پھر فرماتا ہے کہ شق ہے آسمان پس اُس روز
سست ہے اور فرماتا ہے کہ جسوقت آسمانون کو اپنی جگہ سے دور کرین اور پھر فرماتا ہے کہ آسمان شگافتہ ہون اور ستارونکی بابت
کسی جگہ فرماتا ہے کہ نور اُنکا جاتا رہے اور آسمان سے گر پڑین اور آفتاب و ماہتاب سے نور جاتا رہے اور آفتاب اور ماہتاب
آپس مین ملجائین اور پہاڑ مانند دھنکی ہوئی پشم کی حرکت مین آئین اور گر پڑین اور مانند ذرون کے ہوا
پر جائین اور زمین پر بچھ جائین اور زلزلۂ عظیم زمین مین بہم پہونچے کہ جمیع مکان اور بلندیان زمین سے
دور ہون اور سب ہموار ہون اور کوئی بلندی اُس مین نرہے اور زمین مسطح ہو جاوے اور فرماتا ہے کہ کریگا
زمین کو ایک بیابان ہموار کہ نہ کہین تو اُس مین پستی اور نہ بلندی اور علی بن ابراہیم اپنی تفسیر مین بسند
معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جب خدا چاہیگا کہ لوگونکو محشور اور جمع کرے تو حکم
فرمائے گا کہ منادی ندا کرے پس تمام جن وانس کو ایک چشم زدن مین ایک مکان مین جمع کریگا پھر آسمان
اول کو اوتاریگا اور عقب مین لوگون کے رکھیگا پھر آسمان دوم کو اوتاریگا کہ وہ آسمان اول سے دو چند ہے
اور اسے ترتیب سے تمام آسمانونکو اوتاریگا اور لوگون پر محیط فرمائے گا پھر ایک ایک کو ایک گروہ ملائکہ
کے ساتھ اوتاریگا اسوقت منادی اس آیہ سے ندا کریگا کہ یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ
اَنْ تَنْفُذُوا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطَانٍ یعنی اے گروہ

جن و انس اگر ہو سکے تمسے کہ نفوذ کرو اور بہاگو تم اقطار آسمان و زمین سے تو نفوذ کرو اور نفوذ نکرسکوگے مگر
باعانت و قدرت خدا پس حضرت نے گریہ فرمایا راوی نے پوچہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور شیعہ انکے اسوقت کہان ہونگے حضرت نے فرمایا کہ مقام انکا چند مقام
اسے بلند ہوگا کہ وہ مقام مشک سے خوشبوتر ہین اور بالائے منبرہاے نور ہونگا حالانکہ لوگ محزون
ہونگے اور ڈرتے ہونگے اور یہ حضرات خائف نہونگے پس حضرت نے ایک آیہ پڑہا کہ مضمون اسکا
یہ ہے کہ جو کوئی لائے کوئی حسنہ پس واسطے اسکے بہتر اسسے ہے اور یہ لوگ اس روز کی فزع سے امین ہین پہر حضرت
نے ارشاد فرمایا قسم خدا کی کہ حسنہ اس آیہ مین امیر المومنین علیہ السلام سے مراد ہے مطلب ؁ حشر و

مطلب اندر بیان حشر وحوش

حوش کے بیان مین خدا فرماتا ہے وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ یعنی جسوقت وحشی محشور ہون اور مجمع
البیان مین اس آیہ کی تفسیر مین لکہا ہے کہ حق تعالی وحوش کو محشور فرمائے گا تاکہ انہین وہ چیزین
کرامت فرماے کہ جسکے یہ مستحق ہین یعنی جو جو الم انہین دنیا مین پہونچے ہین انکا عوض دے اور بعض
وحوش کا بعض وحوش سے انتقام لے پس جسوقت ان حیوانات کو اس چیز کا کہ جسکے مستحق تہے عوض ملیگا
تو بعد اسکے علما مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ جنکو عوض ملیگا ہمیشہ صاحب نعمت رہینگے اور احادیث
معتبرہ مین طرق سنی و شیعہ سے منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ قیامت مین چار شخص سوار
ہونگے مین براق پر سوار ہونگا اور اخی صالح ناقہ خدا پر سوار ہونگے کہ انکے قوم نے اسے پے کیا تہا اور بیٹی
میری فاطمہ ناقہ عضبا پر سوار ہونگے اور علی بن ابی طالب ایک ناقہ پر تہا سے بہشت مین سوار
ہونگے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے کہ اچہے اچہے جانورون کی قربانیان
کرو کہ صراط پر یہی تمہاری مرکب ہونگی اور مروی ہے کہ غازیون نے دنیا مین جن گہوڑون پر سوار
ہوکے جہاد کیا ہے وہی گہوڑے بہشت مین انکے مرکب ہونگے اور حضرت صادق علیہ السلام سے
منقول ہے کہ بہشت مین بہایم ہونگے مگر بلعم بن باعور کا الاغ اور حضرت صالح کا ناقہ اور حضرت
یوسف کا بہیڑیا اور اصحاب کہف کا کتا اور اس باب مین حدیثین بکثرت وارد ہین پس ظاہر آیات
و اخبار سے پایا جاتا ہے کہ جو ظلم وحوش پر واقع ہوے ہین انکی تدارک کے لئے وحوش بہی محشور

ہونگی اور بعض حیوان بعض مصلحتونکی لئے زندہ کئے جاوینگی اور بعض حیوان مانند ناقۂ صالح وغیرہ کے جنکا ذکر ہوچکا ہے داخل
بہشت ہونگی اور انکا داخل بہشت ہونا مکلفین کی ثواب و تعظیم مین داخل ہے اور محشور ہونا جمیع حیوانات کا اور عاقبت
انکی کہ محشور ہونگی اخبار معتبرہ سے ظاہر نہین ہے اسلئے کہ متکلمین شیعہ مجمل لکہتے ہین اور متعرض تفصیل نہین ہوتی
اور باقی مکلفین کے باب مین مثل ملائکہ اور جن وشیاطین اختلاف نہین ہے پس سب محشور ہونگے اور کل
ملائکہ داخل بہشت ہونگے اور شیاطین داخل جہنم ہونگے الا شاذ و نادر کہ جو ایمان لایا ہو جیسا کہ بعض
روایات شاذہ سے ظاہر ہوتا ہے اور عاصیان جن داخل جہنم ہونگے اور مومنان جن بسبب اعمال صالحہ
مثاب ہونگے لیکن اسباب مین اختلاف ہے کہ داخل بہشت ہونگے یا اعراف مین رہینگے اکثر کا اعتقاد یہ ہے کہ
داخل بہشت ہونگے اور درجات انکے درجات بنی آدم سے پست تر ہونگے اور بعض علما فرماتے ہین
کہ ثواب انکا اعراف مین حاصل ہوگا **مطلب نوان** حشر اطفال و مجانین وغیرہ کے بیان مین جو احادیث معتبرہ
مین لکہا ہے جاننا چاہیے کہ اصحاب مین اسبابت مین اختلاف نہین ہے کہ اطفال مومنین اپنے پدرون کے
ساتھ بہشت مین جاوینگے اور علی بن ابراہیم نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ہماری
شیعون کے اطفال کو حضرت فاطمہ علیہا السلام تربیت فرماتی ہین اور انہین انکے پدرون کو قیامت
مین بطور ہدیہ عنایت فرماوینگی اور ابن بابویہ نے بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ جب کوئی طفل اطفال مومنین سے مرتا ہے تو ملکوت سموات پر منادی ندا کرتا ہے کہ فلان پسر
فلان کا مر گیا اگر باپ یا مان یا عزیز مومن اس لڑکے کا مر گیا ہے تو اس لڑکے کو اسے دیتے ہین تاکہ اسکو
غذا دیوے ورنہ حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا کو دیتے ہین کہ حضرت اسے غذا پہونچاتی ہین یہانتک کہ
باپ یا مان یا عزیز مومن اسکا مرے اسوقت حضرت فاطمہ علیہا السلام اس بچے کو اسے دیتی ہین اور بسند
صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حق تعالی اطفال مومنین کو حضرت ابراہیم و سارا کو
دیتا ہے اور اس بچے کو یہ دونون بزرگوار اس درخت سے کہ جو بہشت مین ہے غذا پہونچاتے ہین اور
وہ درخت مثل پستان ہای گاو پستان رکہتا ہے اور قصر مروارید مین ہے روز قیامت ان بچون کو
لباس عمدہ پہناوینگے اور خوشبو کرکے بطور ہدیہ انکے پدرونکو دینگے پس یہ بچے اپنے پدرون کے ساتھ

مطلب نوان در بیان حشر اطفال و مجانین

بہشت مین بادشاہ ہونگے اور یہی معنی ہین قول خدا کی پس حضرت نے یہ آیہ پڑھا وَالَّذِينَ آمَنُوا
وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ الخ اخوند ملا محمد باقر مجلسی رح فرماتے ہین ممکن ہو کہ بعض اطفال کو حضرت فاطمہ
علیہا السلام تربیت کرین اور غذا دین اور بعض اطفال کو حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ کو عنایت کرین
اور پہلی حضرت فاطمہ علیہا السلام غذا دین اور بعد اسکے حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ کو عنایت کرین اور
اطفال کفار مین مذہب مسلمین مین اختلاف ہے مگر علمای شیعہ مین اختلاف نہین ہے علمای امامیہ فرماتے
ہین کہ اطفال کفار بھی داخل جہنم نہ ہونگے اور اکثر کہتے ہین کہ داخل اعراف ہونگے اور کلینی اور ابن بابویہ
اور اکثر محدثین شیعہ کا اعتقاد یہ ہے کہ حق تعالے قیامت مین اطفال کفار کو مکلف کریگا اور موافق
اُس تکلیف کے جو مطیع ہوگا ثواب پائیگا اور جو عاصی ہوگا عتاب اُسپر کیا جائیگا اور موافق اس مضمون
کے بکثرت حدیثین وارد ہوئی ہین چنانچہ ابن بابویہ خصال مین بسند صحیح زرارہ سے روایت کرتے ہین
اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جب قیامت ہوگی تو خداوند عالم پانچ
شخصون پر اپنی حجت تمام کریگا ایک طفل دوسری وہ شخص کہ جو ایام جاہلیت مین ہوا اور ایام جاہلیت
اُس زمانہ کو کہتے ہین کہ جو زمانہ ایک پیغمبر کے بعثت سے دوسری پیغمبر کی بعثت تک ہوتا ہے پس ایام جاہلیت
مین بسبب غلبہ اہل ضلالت بعض اشخاص پر حجت تمام نہوئی ہو وہ معذور ہونگے یا وہ شخص کہ ابتدای
بعثت مین دین حق کو نہ سمجھا ہو اور اُسپر حجت قائم نہ ہوئی ہو تیسری احمق کہ جو حق و باطل مین تمیز
نہ کر سکا اور مستضعف ہو چوتھے دیوانہ کہ کچھ نہ سمجھتا ہو اور مکلف نہ ہوا ہو اور مادرزاد گونگا اور بہرا پس
اُن مین سے ہر ایک پر خدا حجت تمام کریگا اور ایک پیغمبر کو مبعوث فرمائیگا اور ایک آگ اُنکے لیے روشن
ہوگی اور ان لوگون سے وہ پیغمبر کہیگا کہ پروردگار تمہارا حکم فرماتا ہے کہ اس آگ مین داخل ہو جو کوئی
پس آگ مین داخل ہوگا اُسپر وہ آگ سرد ہو جائیگی اور جو کہ حکم خدا نہ مانیگا دوزخ مین جائیگا مطالب
و سوال میزان اور حساب اور سوال اور روز مظالم کے بیان مین تفصیل ان مطالب کی حق الیقین
مین مذکور ہے خلاصہ اُن عنایتون اور احادیث کا یہ ہے کہ جاننا چاہیے کہ درمیان مسلمانون کی حقیقت
میزان مین اختلاف نہین ہوا اور قرآن مجید مین تصریح اسکی اکثر مقامات پر وارد ہے چنانچہ سورہ اعراف

مین خداوند عالم فرماتا ہی - وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُونَ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا
يَظْلِمُونَ یعنی وزن اور تولنا اعمال کا روز قیامت مین حق ہی پس جسکی سنگین ہو ترازو ور وہ
رستگار ہی اور جسکی سبک ہو ترازو پس یہ ہین وہ لوگ کہ نقصان کیا ہی اپنی جانون کا بسبب اسکی کہ تھی
ہماری آیات پر ستم کرنیوالے اور سورہ مومنین مین بھی اسی مضمون کی قریب ارشاد فرماتا ہی اور سورہ قارعہ
مین بھی خفت اور ثقل موازین کو ارشاد کیا ہی پس اصل میزان مین کوئی شک نہین ہی اور انکار اسکا بالکلیہ
کفر ہی لیکن اسکے معنی مین اختلاف ہی اکثر مفسرین و متکلمین شیعہ و سنی ان آیات کی ظاہر پر عمل کرتے ہین اور کہتے
ہین کہ خداوند عالم قیامت مین ایک ترازو نصب کریگا کہ وہ زبانہ رکھتی ہوگی اور دو پلہ بزرگ رکھتی ہوگی
اور بندون کے اعمال اس مین تولیگا حسنات کو ایک پلہ مین رکھیگا اور سیات کو دوسرے پلہ مین رکھیگا اور
علماے شیعہ و سنی نے کیفیت وزن مین اختلاف بھی کیا ہی اسواسطے کہ اعمال عرض ہین وزن نہین رکھتی پس
بعضی کہتی ہین کہ صحیفہ اعمال تولینگے اور بعضی کہتی ہین کہ اعمال مجسم ہوجاینگے اعمال حسنہ بصورت ہای خوب
و نورانی مجسم ہوجاینگے اور اعمال بد بصورت تاریک و سیاہ مجسم ہوجاینگے اور یہ قول نہایت بعید ہی اور
مذہب حق سی موافق نہین ہی البتہ قریب بعقل یہ امر ہی کہ مناسب اعمال و اقوال نیک و بد خداوند عالم کو ترازو
نیک و بد خلق فرماتا ہی کہ جس سے حسن و قبح ان اعمال و اقوال کا دریافت ہوتا ہی اور اس باب مین بھی اختلاف ہی
کہ آیا ترازو سبکے اعمال کی ایک ہی یا ہر شخص کی ہی ایک ترازو علیحدہ ہی بر فرض تقدیر کہ اگر کل اشخاص کی
ایک ہی ترازو ہی یا باعتبار عقاید اور اعمال اور اخلاق اور انواع افعال ترازو مین متعدد ہین بہر کیف چونکہ خصوصیت
ان شقون کی معلوم نہین ہی ایمان اجمالی اس باب مین کافی ہی اور ایک جماعت متکلمین شیعہ و سنی اسکی قائل
ہین کہ میزان عدالت سے کنایہ ہی اور مقدار ثواب اور عقاب اعمال کا بروجہ عدالت ہونا مراد ہی اور بعض متکلمین
کہتی ہین کہ اگر یہ شخص عدالت خدا کا اقرار رکھتا ہی تو احتیاج تولنے اور ترازو کی کیا ہی اور اگر اعتقاد عدالت
کا نہین رکھتا ہی تو اس تولنے کو کب باور کریگا پس فائدہ اس تولنے مین نہین معلوم ہوتا اور موید اسکے وہ
حدیث ہی کہ جسکو احتجاج مین ہشام بن الحکم سے روایت کیا ہی کہ ایک زندیق نے حضرت صادق علیہ السلام سے

میزان کا سوال کیا حضرت نے فرمایا کہ اعمالِ جسم نہین ہین کہ سنگینی اور سُبکی رکہتی ہون اور تولنی کا محتاج وہ شخص ہے
کہ جو شیا کا شمار اور سنگینی و سُبکی نجانتا ہو اور خدا پر کوئی چیز مخفی نہین ہے اُسنی پوچھا کہ پس میزان کی کیا معنی ہین
حضرت نے فرمایا کہ میزان سے عدل مراد ہے اوس نے پوچھا یا حضرت اس آیہ کی کیا معنی ہین کہ خدا فرماتا ہے جو کہ سنگین
ہو موازین اوسکا حضرت نے فرمایا یعنی عمل خیر زیادہ ہو اور کلینی اور ابن بابویہ بسند معتبر ہشام بن سالم سے
روایت کرتے ہین کہ حضرت صادق علیہ السلام سے آیہ وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ
کے معنی دریافت کئی گئی حضرت نے فرمایا کہ موازین انبیا اور اوصیا علیہم السلام ہین اخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے
ہین کہ بسبب وجوہ عقلیہ ظاہر معنی آیات سے دست بردار ہونا نچاہئے لیکن چونکہ اسباب ہین روایتین مختلف ہین
تو اصل میزان کا اعتقاد کرنا چاہئے اور اُسکے معنی علم ائمہ علیہم السلام پر محول کرنا چاہئے اور ان روایات مختلفہ مین
ایک روایت کی مضمون کا یقین ہو جانا مشکل ہے

بیان حساب اور سوال اور حکم مظالم عباد

آیتین اور حدیثین اس باب مین بکثرت ہین اور ایمان انکا مجملاً واجب ہے اور آیات متعددہ مین وارد ہوا ہے کہ
خدا سریع الحساب ہے اور اسرع الحاسبین ہے اور حق تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ میری طرف ہے بازگشت کل مخلوق کی
اور مجھپر ہے حساب انکا اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ حق تعالی حساب خلائق ایک چشم زدن مین فرمائیگا
اور دوسرے روایت مین وارد ہے کہ جتنی دیر مین ایک گوسفند کا دودھ دوہا جاتا ہے اتنی دیر مین حقتعالی
حساب خلائق سے فارغ ہوگا اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدا کو حساب ایک شخص کا دوسرے
کی حساب کی وجہ سے مشغول نہین کرتا جسطرح کہ اسکو روزی دینا ایک کا دوسرے کی روزی دینے سے مشغول
نہین کرتا اور ابن بابویہ نے رسالۂ عقائد مین لکہا ہے کہ اعتقاد میرا حساب اور میزان مین یہ ہے کہ یہ سب حق
ہین اور بعض کی طرف خدا خود متوجہ ہوتا ہے اور بعض کو اپنی حجتون یعنی انبیا اور اوصیا پر چھوڑ دیتا ہے پس حساب
انبیا اور ائمہ کا خود خدا کرتا ہے اور ہر ایک پیغمبر اپنے اوصیا کا حساب کرتا ہے اور اوصیا امتون کی حساب
کے متولی ہوتے ہین اور خدا انبیا کا گواہ ہے اور سب رسول وصیا کے گواہ ہین اور ائمہ مخلوقات کے
گواہ ہین اور کلینی نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اہل شرک کی لئی ترازو نہین نصب

بیان حساب اور سوال اور حکم مظالم عباد

نہین ہوتین اور دیوان اعمال نہین کھولی جاتے انکو فوج فوج جہنم مین لیجاتی ہین اور نصب ہونا میزان کا اور
نشر اور دیوان اعمال اہل اسلام کیلئے ہوتے ہین اور علی بن ابراہیم اور ابن بابویہ اور شیخ طوسی نے سندہای معتبر
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ بندہ اپنی جگہہ سے خدا کے سامنے سے دو قدم حرکت نہ کریگا
تا اینکہ اُس سے چار خصلتون کا سوال کیا جائیگا ایک تو اُسکے عمر کا کہ کس چیز مین فانی کی دوسری اُسکے جسد کا اور
جوانی کا کہ کس چیز مین کہنہ کی تیسری اُسکے مال کا کہ کہان سے پیدا کیا اور کس چیز مین خرچ کیا ہے چوتھے اہلبیت
کی محبت کا اور ابن بابویہ سند معتبر روایت کرتے ہین کہ اس روایت کا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ جب روز قیامت
ہوگا تو بندہ مومن کو حساب کیلئے کھڑا کرینگے کہ وہ دونون اہل بہشت سے ہونگے ایک فقیر ہوگا دوسرا غنی
فقیر کہیگا کہ پروردگار تو نے مجھکو کسلئے کھڑا کیا ہے قسم مجکو تیری عزت کی کہ تو جانتا ہے کہ تو نے مجھے کوئی حکومت
و ولایت نہین دی تھی کہ مین اُس ولایت مین عدالت کرتا اور مجکو تو نے مال بھی زیادہ نہ دیا تھا کہ حق تیرا
اُس مین واجب ہوتا کہ مین نے وہ حق دیا یا نہ دیا اور تو نے مجھے میری روزی بھی بقدر میری کفایت
کے عنایت کی تھی پس خداوند جلیل فرمائیگا کہ بندہ میرا سچ کہتا ہے اُسے چھوڑ دو کہ داخل بہشت ہو اور
وہ غنی عرصۂ محشر مین اسقدر کھڑا رہیگا کہ اُسسے اس مقدار مین پسینہ جاری ہوگا کہ اگر چالیس اونٹ پئین
تو وہ پسینہ اُنکے لئے کافی ہو بعد اسکے وہ داخل بہشت ہوگا اور وہ فقیر کہیگا کہ تجھے کس چیز نے قید کیا تھا
غنی جواب دیگا طول حساب نے ایک چیز بعد دوسری چیز کی تقصیرات سے ظاہر ہوتی تھی اور خدا
اُس تقصیر کو عفو فرماتا تھا یہانتک کہ حق تعالے نے مجکو اپنی رحمت سے گھیر لیا اور توابین مین ملحق کیا پس
وہ غنی کہیگا کہ تو کون ہے فقیر جواب دیگا مین وہی فقیر ہون جو محشر مین تیرے ساتھ حاضر تھا غنی کہیگا
کہ نعیم بہشت نے تجکو ایسا تغیر دیا ہے کہ مین نے تجھے نہ پہچانا اور کئی سند وں سے منقول ہے کہ جسکا بندہ سے
پہلے سوال کیا جائیگا محبت اہلبیت علیہم السلام ہے اور شیخ طوسی حضرت صادق علیہ السلام سے روایت
کرتے ہین کہ حضرت نے ارشاد فرمایا جب روز قیامت ہوگا تو خدا ہمکو ہماری شیعون کی حساب پر معین
فرمائیگا پس اُنھون نے جو گناہ خدا کے کئے ہونگے ہم خدا سے سوال کرینگے کہ ہماری خاطر سے بخشدے اور جو کچھ
حق ہمارا اُنپر ہوگا ہم بخشدینگے بعد اسکے حضرت نے یہ آیہ پڑھی اِنَّ اِلَیْنَآ اِیَابَهُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَهُمْ

اور عیاشی نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے اس آیہ کی تفسیر میں اِنَّ السَّمْعَ وَ
الْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ارشاد فرمایا یعنی کان سے سوال کرینگے اون
چیزون کا کہ جو ان کانون نے سنی ہین اور آنکھ سے ان چیزون کا کہ جو اس آنکھ نے دیکھی ہین اور دل سے اون
چیزون کا کہ دل نے جن چیزون کا اعتقاد کیا ہے اور کلینی ودیگری نے بسند ہای صحیح حضرت صادق علیہ
السلام سے روایت کرتے ہین کہ تین چیزین ہین کہ بندۂ مومن سے اُسکا حساب نکیا جائیگا وہ کھانا کہ جو کھاوے
اور وہ پوشاک کہ جو پہنے اور وہ زوجۂ صالحہ کہ جسکے یہ شخص اعانت کرے اور بسبب اُس زوجہ کے اپنے نفس کی
حفاظت فعل حرام سے کرے کلینی نے حضرت علی بن الحسین علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ جس روایت کا خلاصہ
مضمون یہ ہے کہ جب روز قیامت ہوگا تو خدا لوگون کو قبرون سے عریان اور سر برہنہ اور بی ریش اور بے
عیب مثل روز تولد ایک صحرا مین محشور فرمائے گا اور ملائکہ اون کو ہانکینگے یہانتک کہ عقبۂ محشر مین کھڑے ہون
اور لوگ اژدحام کرینگے اور ایک دوسرے پر سوار ہونگے اور ملائکہ انہین اوس عقبہ سے آگے نہ بڑھنے
دینگے پھر سانس ان سب کی پھنسنے لگی اور پسینا ان کا بکثرت جاری ہوگا اور نالہ و گریہ انکا بلند ہوگا
یہ پہلا ہول ہی اہوال روز قیامت سے پس ایک فرشتہ خدا آواز دے گا کہ سب سنینگے بعد اسکی آوازین
انکی پست اور آنکھین خاشع ہونگی اور بدن انکے لرزنے لگینگے اور دل انکے خوفناک ہونگے اور یہ
لوگ اپنے سرون کو اوس آواز کی طرف بلند کرینگے پھر خداوند حاکم عادل انکو آواز دے گا کہ
مین ہون وہ خدا کہ سوا میرے کوئی خدا نہین ہے اور مین حاکم اور عادل ہون اور ظلم نہین
کرتا اور آج مین تم مین بعدالت حکم کرتا ہون اور حق ضعیف قوی سے لیتا ہون اور لوگون کی
مظلمی حسنات اور سیئات سے بدلتا ہون اور مظلومون کے عفو کرنے پر ثواب عطا کرتا ہون اور
آج اس عقبہ سے کوئی ظالم کہ اوسکے ذمہ کسی قسم کا مظلمہ ہو نجات نہ پائے گا مگر یہ کہ مظلوم اوس
مظلمہ کو بخشدے اور مین اوس مظلوم کو اُس مظلمہ بخشنے کی عوض مین ثواب عطا کرونگا پس تم مین
ایک دوسرے کا دامن گیر ہوا و جسنے دنیا مین جس شخص پر ظلم کیا ہو وہ مظلوم ظالم سے اپنا
تدارک طلب کرے مین تمہارا گواہ ہون اور میری گواہی کافی ہے اوسوقت مظلوم دوڑینگے اور

ظالمون کو پیدا کرینگی اور شدت ورازہ تک یہ سب ایسی کیفیت مین رہینگی پھر حال انکا شدید تر اور پسینہ انکا بیشتر
ہوگا اور دوسری روایت مین وارد ہی کہ پسینہ انکی منھ تک آئیگا اور فریاد و فغان برپا ہوگی اور اکثر مظلوم
یہ آرزو کرینگی کہ اپنی مظالم سی درگذرین اور اس عقبہ سی نجات پائین پس ایک منادی ندا کریگا کہ خاموش رہو
اور اپنی پروردگار کی ندا سنو جب یہ خاموش ہونگی تو آواز آئیگی کہ خدا فرماتا ہی اگر تم چاہتی ہو کہ اس عقبہ سی
نجات ملی تو ایک دوسری کی مظلمی کو بخشدو اور اگر نہین بخشتی تو مین تمہاری مظلمون کا مطالبہ کرتا ہون
پس اکثر مظلوم شاد ہونگی اور باین امید کہ اس شدت سی نجات پائین اپنی مظلمی بخشدینگی اور بعض مظلوم
کہینگی کہ پروردگار ہماری مظلمی اس سی عظیم تر و بزرگ تر ہین کہ ہم اونہین بخشدین اوسوقت رضوان خازن
بہشت کو آواز آئیگی کہ ایک قصر نقرہ قصر ہای جنت الفردوس سی بانواع نعمات ظرفہای طلا و نقرہ
و حورالعین و غلمان سی آراستہ کر کی مظلومون کو دکھا پس ایک منادی خدا کی طرف سی ندا کریگا کہ ای گروہ
خلائق سر بلند کرو اور اس قصر کو دیکھو جب لوگ نظر کرینگی تو ہر ایک آرزو کریگا کہ ای کاش یہ قصر مجھی عطا
کیا جاتی اوسوقت منادی ندا کریگا کہ یہ قصر اوس شخص کا ہی جو کسی مومن کا مظلمہ بخشدی پس بعض اشخاص
اپنی مظلمی عفو کر دینگی اور اوس عقبہ سی نجات پائینگی مگر کچھ لوگ باقی رہجائینگی کہ وہ عفو نہ کرینگی پھر حق تعالی
فرمائیگا کہ میری بہشت مین وہ شخص داخل نہین ہوتا کہ جسکی ذمہ کسی مسلمان کا مظلمہ ہو یہانتک کہ وہ مظلمہ
وقت حساب اوس سی لیا جاوی ای گروہ خلائق مستعد حساب ہو پھر ان سبکو راہ دیجائیگی تا کہ عرصہ حساب
مین نزدیک عرش الہی حاضر ہون اوسوقت دیوان کھولی جائینگی اور ترازوین نصب ہونگی اور پیغمبر
اور ائمہ کہ گواہ خلق ہین اور ہر ایک امام اپنی اہل زمانہ کی گواہی دیگا کہ انہین امر الہی پہ سبب توقف
کیا ہی اور انہین خدا سی کس شی کی طلب ہی بعد اسکی ایک مرد قریش نی عرض کی یا ابن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ اگر کسی مومن کو کسی کافر سی مظلمی کا مطالبہ ہو تو وہ مومن اوس کافر سی کس چیز کا خواہان ہوگا
حالانکہ وہ کافر اہل جہنم سی ہی حضرت نی ارشاد فرمایا کہ اوس مسلم کی گناہ موافق اوس مظلمہ کی اندازہ
کمی جائینگی اور اوس کافر کو بسبب اوس مظلمی یا بسبب اوس گناہ مسلم کی زیادہ تر عذاب کیا جائیگا سائل
نی عرض کی کہ اگر کسی مسلم کا مظلمہ کسی دوسری مسلم پر ہو تو اوس مسلم سی وہ مظلمہ کیونکر لیا جائیگا حضرت

نے فرمایا کہ حسنات ظالم سے بقدر حق مظلوم حسنات لی جائینگی اور وہ حسنات مظلوم پر اضافہ کی جائینگے سائل نے
پوچھا کہ اگر ظالم حسنات نرکھتا ہو تو کیا کرینگے حضرت نے فرمایا گناہان مظلوم موافق مظلمہ کی لیکر گناہان
ظالم پر بڑہا دی جائینگی مولف کہتا ہی کہ آیات و اخبار سے حقیقت اصل حساب و سوال بروز قیامت متیقن او معلوم
ہی مگر خصوصیت انکی کہ آیا کس شخص سے سوال کرینگے اور کسکو بے حساب بہشت یا جہنم مین لیجائینگے متیقن نہین ہی
اور یہ بھی معلوم نہین ہی کہ کس چیز کا سوال اور حساب کیا جائیگا اسواسطے کہ اخبار اِس باب مین مختلف ہین
اور اعتقاد اجمالی کافی ہی اور جاننا چاہیے کہ عریان محشور ہونے اور لباس پہنے ہوے مبعوث ہونے کی
باب مین احادیث مختلف وارد ہین بعض روایات مین وارد ہوا ہی کہ عریان محشور ہونگے چنانچہ حدیث
فاطمہ بنت اسد اسی مضمون پر دلالت کرتی ہی اور بعض احادیث مین وارد ہی کہ کفن پہنے ہوے محشور
ہونگے مطلب گیارہوان سوال انبیا اور شہادت شہدا اور ناموں کو داہنے اور بائین ہاتھ مین
دینے اور بعض کیفیت ہول قیامت کی بیان مین حق الیقین مین تفسیر علی بن ابراہیم سے بسند کالصحیح حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام سے اِس آیہ کی تفسیر مین روایت کی ہی هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ
یعنی آج وہ روز ہی کہ نفع دیتی ہی سچ کہنے والونکو راست گوئی اونکی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا
کہ جب روز قیامت ہوگا لوگ حساب کیلئے حاضر ہونگے اور ہولہای قیامت مین وارد ہونگے اور عرصہ
حساب مین بعد مشقت بسیار پہونچینگے پس ان سبکو قریب عرش خدا کے ٹہرائینگے اور خدا ان سے خطاب
فرمائیگا جو شخص کہ پہلی طلب ہوگا اوسی اسطرح کی آواز سے طلب کرینگے کہ وہ آواز تمام خلائق سنینگے
اور جنہین کہ پہلی طلب کیا جائیگا وہ محمد بن عبد اللہ پیغمبر قرشی عربی ہونگے اور وہ عرش خدا کی داہنی
طرف کھڑے ہونگے پھر علی ابن ابی طالب کو بلائینگے اور وہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کی بائین طرف کھڑے ہونگے بعد اسکے سب ائمہ مع کل امت بلائینگے اور حضرت امیر المومنین علیہ
السلام کے بائین طرف کھڑے ہونگے پس ہر پیغمبر مع اپنی امت کی اول انبیا سے آخر انبیا تک آئینگے
اور عرش کی بائین طرف کھڑے ہونگی پس پہلی سوال کے لئے قلم طلب ہوگا وہ آئیگا اور بصورت
انسان عرش خدا کی برابر کھڑا ہوگا پھر خدا اوس سے سوال کریگا کہ جو کچھ مین نے تجھکو وحی سے

مطلب سوال پیغمبران

الہام کیا تھا اوسی تو نی تحریر کیا قلم کہیگا ہان ای پروردگار میری تو جانتا ہی کہ مین نی لکھا جو کچھہ تو نی حکم فرمایا خدا
ارشاد کریگا کہ تیری واسطی کون گواہی دیگا قلم کہیگا پروردگارا کوئی مخلوق تیری راز پر سوا تیری مطلع نہین
ہو سکتا تھا خدا فرمائے گا کہ تو نی اپنی حجت تمام کی پھر لوح کو طلب کریگا اور اسی طرح سوال فرمائیگا لوح عرض
کریگی کہ ہان پروردگارا جو کچھہ قلم نے مجھپر تحریر کیا تہا اوسکو مین نی اسرافیل کو پہنچا دیا پھر اسرافیل بلائی جائیگی
وہ بصورت آدمی آئینگے اور قلم و لوح کی پاس کھڑی ہونگی بعد اسکی پھر خدا فرمائے گا کہ لوح نی جو کچھہ کہ قلم نے اسپر
وحی سی تحریر کیا تھا وہ اوسنی تجھی پہونچا دیا اسرافیل جواب دینگی ہان پروردگارا مین نے اوسی جبرئیل کو پہونچا یا
اسوقت جبرئیل بلائی جائینگے وہ آئینگے اور پہلوی اسرافیل مین کھڑی ہونگی پھر خدا فرمائے گا کہ آیا اسرافیل نے
جو کچھہ اوسی پہونچا تہا وہ تجھی پہونچایا وہ عرض کرینگے ہان پروردگارا مین نے اوسی سب تیری پیغمبرونکو جو کچھہ تیرا حکم
مجھے پہنچا تہا پہنچا دیا اور ادائے رسالت تیری ہر پیغمبر اور ہر رسول سی کردی اور جمیع وحی جو مین نے سکھی تین اور
کتابین تیری انکو پہونچا دین اور آخر مین پیغمبر رسالت و وحی اور حکمت و علم و کتاب و کلام تیرا پہونچایا
محمد بن عبد اللہ قرشی عربی کو کہ وہ تیری حبیب ہین بعد اسکے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا
کہ جس کا خلاصہ مضمون یہ ہی کہ پہلی جسی فرزندان آدم سی سوال کے لئی طلب کرینگے وہ محمد بن عبد اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین خدا اونہین اپنی عرش کے قریب جگہہ دے گا اور اسروز کسیکی قرب و منزلت
خدا کے نزدیک مثل اونکے نہ ہوگی پھر خدا اونسے خطاب فرمائے گا کہ آیا جبرئیل نے تمکو جو کچھہ مین نے
وحی کی تھی اور جو کچھہ تمھارے پاس کتاب و حکمت و علم سے بھیجا تہا پہنچایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کہینگے ہان اے پروردگارا میرے جبرئیل نے یہ سب چیزین پہنچائین بعد اسکی حق تعالی محمد مصطفی سی
ارشاد کرے گا کہ آیا وہ امور جو کہ تمھین جبرئیل نی پہنچائی ہتین تم نے اپنی امت کو پہنچا دی حضرت کہینگے ہان
پروردگارا مین نے اپنی امت کو پہونچا دی اور مین نے تیری راہ مین جہاد کیا پھر حق تعالے فرمائیگا
کہ تیری ان امور کی کون گواہی دیگا حضرت کہین گے پروردگارا تو میری تبلیغ رسالت کا
شاہد ہی اور ملائکہ تیری اور میری امت کے بندگان نیک گواہ ہین لکن میری لئی تیری گواہی کافی
ہے پھر ملائکہ بلائے جائینگے اور حضرت کی تبلیغ رسالت کی گواہی دینگی پھر امت محمد صلی اللہ علیہ

و آلہ وسلم طلب کی جائیگی اور سب سے سوال کیا جائے گا کہ آیا محمد نے تمکو رسالت میری پہونچائی
اور کتاب اور حکمت اور علم میرا تمہین تعلیم کیا وہ سب حضرت کی تبلیغ رسالت اور کتاب اور تعلیم
حکمت و علم کی گواہی دینگے پھر خدا فرمائے گا ای محمد مصطفی آیا تمنی بعد اپنی امت مین کسیکو
اپنا خلیفہ او جانشین کیا تھا کہ میرے حکمت و علم سے قیام باحکام کرے اور میری کتاب کا مفسر ہو
اور جن امور مین بعد تمہارے تمہاری امت مین اختلاف ہوا وسے بیان کردے اور زمین پر
میری حجت اور میرا خلیفہ ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہینگے ای پروردگار مین نے اپنی امت
مین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو کہ بھائی میرا اور وزیر میرا اور وصی میرا اور بہتر میری امت
کا تھا خلیفہ کیا اور مین نے اوسے اپنی حیات مین اپنی امت کی لئی نصب کیا تاکہ نشانہ راہ ہدایت
ہو اور مین نے اطاعت علی کی لئے اپنی امت کو مامور کیا اور علی کو اپنی امت پر اپنا خلیفہ اور
اور اونکا امام قرار دیا تاکہ میری امت تا روز قیامت علی کی متابعت کرے بعد اسکے علی ابن ابی طالب
علیہ السلام کو بلائینگے اور اوسنے پوچھینگے کہ آیا محمد علیہ الصلوۃ والسلام نے تمہین وصیت کی
تہی اور اپنی امت پر تمہین اپنا خلیفہ کروایا تھا اور اپنے حیات مین تمہین نصب کیا تھا کہ تم نشانہ
راہ ہدایت ہو اور بعد اوسکے وفات کے اوسکی قائم مقام ہوا وسوقت جناب امیر علیہ السلام
کہینگے ہان ای پروردگار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ نے مجھے وصیت کی تھی اور مجھکو اپنی امت مین خلیفہ
کیا تھا اور جب تو نے محمد صلعم کو اپنے پاس بلایا تو اونکی امت نے میری خلافت کا انکار کیا او
مجھسے مکر کیا اور مجھکو ضعیف کیا اور نزدیک تھا کہ مجھے قتل کرین اور مجھے ترک کرکے اوس
شخص کو اختیار کیا کہ جسے کسی قسم کا استحقاق خلافت نہ تھا اور میری بات نہ سنی اور اطاعت
میرے حکم کی نہ کی بعد اسکے مین نے تیری فرمانے سے اسن بدسے قتال اختیار کیا یہانتک کہ
اشقیاء امت نے مجھکو قتل کیا بعد اسکے علی علیہ السلام سے خدا فرمائے گا آیا بعد اپنی امت محمد
مین تمنی کوئی حجت اور کوئی خلیفہ زمین پر چھوڑا تاکہ وہ لوگون کو میرے دین کی طرف ہدایت
کرے اور میری راہ رضا کی طرف طلب کرے علی علیہ السلام عرض کرینگے ہان ای پروردگار

میری بین نے حسن اپنی پسر کو کہ وہ تیری پیغمبر کا نواسا تھا اوسے اپنا وصی کیا تہا اوسوقت امام حسین
کو بلائینگے اور وہی سوال کرینگے کہ جو علی بن ابی طالب علیہ السلام سے کیا تہا اسی طرح ایک امام بعد ایک
امام کے طلب کیا جائیگا اور حجت اوسکے اوسکی اہل زمانہ پر تمام کیجائیگی پھر حق تعالیٰ عذر انکا قبول
فرمائیگا اور حجت اونکی جائز رکھیگا اوسوقت خدا فرمائیگا کہ یہ وہ دن ہے کہ سچون کو سچ کہنا
نفع بخشتا ہے اور عیاشی نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب روز قیامت ہوگا تو
ہر شخص کو اوسکا نامہ دینگے اور کہینگے اس نامہ کو پڑھو بعد اسکے حق تعالےٰ اوسکے دل مین جمیع
افعال کہ جو اوسنے زندگی مین کئے ہین مثل نگاہ کرنے اور بات کہنے اور قدم اوٹہانے کی اس طرح
القا فرمائیگا کہ اس شخص کو وہ افعال اس نہج پر معلوم ہونگے کہ مین نے ابھی کئے ہین اسوقت
یہ شخص کہیگا وای ہو مجہپر اس نامہ نے میری کسی گناہ صغیرہ و کبیرہ کو نہین چہوڑا مگر یہ کہ سب
گناہون کو شمار کرلیا مولف کہتا ہے کتاب مذکور مین گواہی دنیا اعضا وغیرہ کا اور نامہ بہشت
مین جانے کا داہنے ہاتھ مین دنیا اور دوزخ مین جانے کا بائین ہاتھ مین دنیا نہایت بسط سے
لکہا ہے بلحاظ اختصار ترک کیا گیا مطلب بارہوان وسیلہ اور لوای حمد اور حوض کوثر اور
شفاعت اور کل منازل حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت علیہم السلام کے بیان مین
حق الیقین مین مذکور ہے کہ احادیث شیعہ و سُنی کی ان سب چیزون کے باب مین متواتر ہین بلکہ
یہ سب امور ضروریات دین سے ہین اور ایمان لانا اون سب پر واجب ہے خصوصاً حوض کوثر اور
شفاعت اکبر پر ایمان لانا ضرور لازم ہے کلینی اور ابن بابویہ اور علی بن ابراہیم اور کل
محدثین نے بسندہای صحیح و معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسوقت خدا سے میرے لئے سوال کرو تو وسیلہ کا سوال کرو
اصحاب نے پوچھا وسیلہ کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا بہشت مین میرے لئے ایک درجہ ہے کہ وہ ہزار
پایہ رکھتا ہے اور ایک پایہ سے دوسری پایہ تک اتنی مسافت ہے کہ اوس مسافت کو اسپ
نجیب عربی ایک مہینہ مین تیز دوڑ کرے اور بعض پایہ اوسکے زبرجد کے ہین اور

بعض موتی کے ہین اور بعض جواہر ہای قسم دیگر کے ہونگے اور بعض سونے کی اور بعض چاندی کی
اور بعض عود کے اور بعض مشک کی اور بعض عنبر کے اور بعض نور کے ہونگے پس اوسکو بروز قیامت
لاوینگے اور سب پیغمبرون کے درجون کی پاس نصب کرینگے اور وہ اون درجون مین ممتاز ہوگا
جس طرح کہ چاند ستارون مین ممتاز ہی اوس روز کوئی پیغمبر اور کوئی شہید اور کوئی صدیق باقی
نہ رہیگا مگر یہ کہ کہیگا خوشا حال اوس شخص کا کہ جسکے لئے یہ درجہ ہی پس ایک منادی سب پیغمبرون
اور صدیقون اور شہیدون کو اور مومنون کو ندا کریگا آگاہ ہو یہ درجہ محمد صلی اللہ علیہ
واٰلہ وسلم کا ہے بعد اسکے حضرت رسول صلعم نے فرمایا کہ مین اوس روز پوشاک نور پہنے ہوونگا اور
تاج پادشاہی اور اکلیل کرامت میری سر پہ ہوگا اور علی بن ابی طالب علیہ السلام میرے
آگے آگے چلینگے اور لواء اور علم میرا اونکے ہاتھہ مین ہوگا اور وہ لواء حمد ہی اور اوس
لوا پہ لکھا ہوگا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ المفلحون ہم الفائزون باللہ جب ہم پیغمبرون
کی طرف سے گذرینگے تو پیغمبر کہینگے کہ گویا یہ دو ملک ہین کہ ہم انہین نہین پہچانتے اور جب
ملائکہ کی طرف سے گذرینگے تو وہ کہینگے کہ گویا یہ دو پیغمبر مرسل ہین یہانتک کہ مین منبر پر جاؤنگا
اور بعد میرے علی منبر پر آوینگے جب مین منبر کے درجۂ اعلی پہ پہونچونگا تو علی ایک پایہ مجھسی پست
تر کھڑے ہونگے اور علم میرا اونکے ہاتھہ مین ہوگا پھر جمیع پیغمبر اور مومنین ہماری طرف سر بلند
کرینگے اور ہماری طرف دیکھینگے اور کہینگے خوشا حال ان دونو بندون کا کہ یہ دونو خدا کی نزدیک
کسقدر گرامی اور مکرم ہین پس ایک منادی خدا کی طرف سے ندا کریگا کہ سب پیغمبر اور جمیع خلائق
سنین کہ یہ حبیب میرا ہی محمد اور یہ ولی میرا ہی علی بن ابی طالب علیہ السلام خوشا حال اوس شخص
کا جو اسے دوست رکھے اور وای اوس شخص پہ کہ اسے دشمن رکھے اور اوس پہ جھوٹ باندھے پھر
حضرت رسول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا اوس روز قیامت مین کوئی شخص باقی نہ رہیگا
کہ تجھکو دوست رکھتا ہو مگر یہ کہ راحت پائیگا اور اس ندا سے منہ اوسکا سفید اور دل اوسکا
شاد ہوگا اور کوئی شخص اون لوگون مین سے باقی نہ رہیگا کہ اوسنے تجھسے دشمنی کی ہو یا تجھسے لڑا ہو

یا تیری امامت کا انکار کیا ہو مگر یہ کہ مونہہ ان سب کی سیاہ ہونگے اور پاؤن انکے کانپینگے اس حالت
مین دو ملک جانب رب جلیل سے میری طرف آئینگے ایک رضوان خازن بہشت اور دوسرا مالک خازن جہنم
پہر رضوان میرے پاس آئے گا اور مجھے سلام کرے گا اور کہیگا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ
مین اوسکے سلام کا جواب دونگا اور کہونگا اے ملک خوشبو اور خوش رو اور گرامی نزد پروردگار
کے نزدیک تو کون ہے وہ عرض کرے گا کہ مین رضوان خازن بہشت ہون مجکو میرے پروردگار
نے حکم فرمایا ہے کہ مین آپ کی خدمت مین بہشت کی کنجیان حاضر کرون ای محمد مصطفے اسے لے
لیجیئے مین کہونگا کہ مین نے اپنے پروردگار کی طرف سے قبول کیا اور حمد کرتا ہون مین اوسکا اس
نعمت پر کہ جو اوسنے مجھے عنایت فرمائے ان کنجیون کو میرے بہائی علی بن ابی طالب علیہ السلام
کو دیدو رضوان وہ کنجیان علی علیہ السلام کو دے گا اور پہر جائے گا بعد اسکے میرے پاس مالک
خازن جہنم آئے گا اور کہیگا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللہ مین کہونگا عَلَیْکَ السَّلَام
ای ملک کسقدر منکر ہے دیکہنا تیرا اور قبیح ہے مونہہ تیرا تو کون ہے وہ عرض کرے گا کہ مین مالک
خازن جہنم ہون مجکو میرے پروردگار نے حکم فرمایا ہے کہ مین کلید ہای جہنم آپ کی خدمت مین
حاضر کرون مین کہونگا کہ مین نے اپنے پروردگار سے یہ عطیہ قبول کیا اور اوسکے لئے حمد و ستایش
مخصوص ہے بسبب اسکے کہ اوسنے میری نسبت انعام فرمایا اور مجھے اوس نعمت کی وجہ سے
اورون پر فضیلت کرامت فرمائی ان کنجیون کو بہائی میرے علی بن ابی طالب علیہ السلام کو
دیدو مالک وہ کنجیان علی علیہ السلام کو دے گا اور پہر جائے گا بعد اسکے علی علیہ السلام مع
کلید ہای بہشت و جہنم آئینگے یہانتک کہ کنارہ جہنم پہ بیٹھین گے اور مہار اوسکی ہاتھ مین لین گے
اوس وقت کہ نالہ اوسکا بلند ہوگا اور حرارت اوسکی انتہا کی ہوگی اور شرارے اوسکی بلند ہونگے جہنم
آواز دے گا کہ یا علی علیہ السلام مجھپر سے مرور کر جائیے کہ آپ کا نور میرے زبانے کو بجہاہی دیتا ہے
علی علیہ السلام کہینگے قرار لے کہ آج کے دن تجہکو میری اطاعت کرنا لازم ہے بعد اسکے فوج فوج لوگ
آئینگے اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کہینگے کہ اسے چہوڑ دے کہ یہ میرا دوست ہے اور اسے لے

کہ یہ بیرا دشمن ہے پس اُسپر و رضیم غلام سے زیادہ اطاعت علی علیہ السلام کے کریگا اگر علی چاہیگا
اوسکو اپنے دہنی طرف لیجائیگا اور اگر چاہے گا بائین طرف لیجائیگا اسواسطے کہ تقسیم کرنے والا
بہشت و دوزخ کا اوس روز علی ہے اور علی بن ابراہیم نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ جب قیامت ہوگی تو محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ کو بلاینگے اور ایک حلہ گلرنگ اونہین
پہناینگے اور اونہین عرش کے دہنی طرف مقیم کرینگے پھر حضرت ابراہیم کو بلاینگے اور اُنہین ایک حلہ
سفید پہنائینگے اور عرش کے بائین طرف ٹھہرائینگے پھر حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کو طلب کرینگے
اور اونہین ایک حلہ گلرنگ پہنائینگے اور دہنی طرف حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
جگہ دینگے پھر حضرت اسمعیل کو طلب کرینگے اور ایک حلہ سفید اونہین پہنائینگے اور اونہین حضرت
ابراہیم کی بائین طرف جگہ دینگے پھر حضرت امام حسن علیہ السلام کو طلب کرینگے اور ایک حلہ
گلرنگ پہنائینگے اور اونہین حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی دہنی طرف مقیم کرینگے پھر حضرت
امام حسین کو طلب کرینگے اور اونہین امام حسن علیہ السلام کی دہنی طرف جگہ دینگے اور اسی طرح
سب ائمہ علیہم السلام کو طلب کرینگے اور حلہ ہاے گلرنگ پہنائینگے اور ہر ایک کو ترتیب جگہ دینگے
پھر اُنکے شیعون کو طلب کرینگے اور اُنکے ائمہ کے سامنے متوقف کرینگے پھر حضرت فاطمہ
علیہا السلام اور سب عورتین اونکے اولاد مین سے اور اونکی شیعون مین سے طلب ہونگے اور
سب بے حساب داخل بہشت ہونگے پھر منادی خدا کی طرف سے عرش پر اور افق اعلی سے آواز
دیگا کہ خوب پدر ہی پدر تیرا یا محمد صلعم اور وہ ابراہیم علیہ السلام ہی اور خوب بھائی ہے بھائی
تیرا اور وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہے اور خوب دو نواسی ہین تیرے حسن اور حسین علیہما
السلام اور خوب جنین ہی جنین تیرا کہ شکم فاطمہ مین شہید ہوا اور وہ محسن ہی اور یہ جو ایام
ہین امام ہدایت کنندہ تیری ذریت سے فلان اور فلان اور جمیع ائمہ کا نام حضرت قائم
علیہم السلام نام لیگا اور خوب شیعہ ہین تیرے اور خوب ائمہ ہین تیرے بہ تحقیق کہ محمد اور
وصی محمد اور محمد کے نواسے اور کل ائمہ ذریت محمد کسی فائز اور رستگار ہین اپس حکم کریگا

کہ سبکو بہشت مین لیجاوین چنانچہ خدا فرماتا ہی کہ جو کہ دور کیا جاوے آتش جہنم سے اور داخل کیا
جاوے بہشت مین پس فائز ہوا ہی سعادت ابدی سے اور امالی اور خصال مین ابن عباس سے
روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس شادان و خوشحال
آئے اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ خداوند علی اعلی آپ کو اور علی کو سلام کہتا ہی اور فرماتا ہی
محمد میرا پیغمبر رحمت ہی اور علی میرا برپا دارندۂ حجت ہی مین اوس شخص کو معذب نہ کرونگا کہ جو
علی سے موالات و دوستی رکھتا ہو اگرچہ دوستی میری معصیت کی ہو اور اوس شخص پر رحم نکرونگا
کہ جسنے علی سے دشمنی کی ہو اگرچہ وہ میری اطاعت کرے پھر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
نے فرمایا کہ جبرئیل روز قیامت لواء حمد لئے ہوے میرے پاس آئینگے اور لواء حمد ستر شقہ
رکھتا ہے کہ ہر ایک شقہ آفتاب اور ماہتاب سے وسیع تر ہی اور مین ایک کرسی پر کرسی ہای رضوان
اور ایک منبر پر منبرہای قدس و خوشنودی خدا کی بیٹھا ہونگا پس مین اوس علم کو لونگا اور علی بن
ابی طالب کو دونگا یہ سنکے عمر اوٹھا اور حضرت کے سامنے آیا اور کہا یا رسول اللہ کسطرح سے علی
کو اوس علم کے اوٹھانے کی طاقت ہو گی کہ اوس علم کے ستر شقہ ہونگے اور ہر شقہ آفتاب و ماہتاب
سے بزرگتر ہو گا حضرت منغض ہوے اور فرمایا کہ جب روز قیامت ہو گا تو خدا علی کو مثل
قوت جبرئیل کے طاقت کرامت فرمائے گا اور مثل نور آدم کے نور اور مثل حلم رضوان کے حلم
اور مثل جمال یوسف جمال اور قریب صدای داؤد کے آواز عنایت کرے گا اور اگر یہ نہوتا
کہ داؤد خطیب اہل بہشت ہونگے تو ہر آئینہ علی کو مثل اونکے آواز عطا کرتا اور علی اوّل ہے
اون شخصون مین کہ جو اشخاص چشمہ سلسبیل و زنجبیل سے سیراب ہونگے اور علی کے اور
اوسکے شیعون کے نزدیک وہ منزلت ہے کہ جو لوگ گذشتہ اور آیندہ ہین اوس منزلت
کی آرزو کرینگے بیان حوض کوثر حق الیقین مین مذکور ہی کہ سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ
اور اکثر علما بطریق متعددہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ امت میری حوض کوثر پر مع سات رایتون کے مجھپر وارد ہوگی

پہلی رایت عجل ہے یعنی ابوبکر پس مین اوٹھون گا اور ہاتھ اوسکا پکڑون گا جب ہاتھ میرا اوسکے ساتھ
پر پہونچے گا رنگ اوسکا سیاہ ہوجائے گا اور پاؤن اوسکے کانپنے لگین گے اور دل اور کلیجہ اور
اکثر اعضا اوسکے مضطرب ہونگے اور جو لوگ اوسکے شریک ہونگے اونکا بھی یہی حال ہوجائیگا
اسوقت مین کہونگا کہ وہ شئی بزرگ ہین کہ جنہین مین نے تم لوگون مین چھوڑا تھا میری خلافت
کو کسطرح ادا کیا وہ کہینگے کہ ہمنے قرآن مجید کی تکذیب کی اور اوسے پھاڑ ڈالا اور اہلبیت پیغمبر
پر ظلم کیا اور حق اونکا غصب کیا مین اونسے کہونگا کہ بائین طرف جاؤ پس یہ سب پیاسے
اور بدحال جانب شمال کے کہ مقام عذاب و نکال ہے اپنے کالے منھ لیکے چلے جاینگے اور ایک
قطرہ کوثر سے بہرہ مند نہ ہونگے پھر جھنڈا اس امت کے فرعون یعنے عمر کی رایت مع اکثر امت
وارد ہوگے اور یہ گروہ بہر جون ہی ابوذر نے عرض کی بہر جون سے مقصود ولدہ گم کردہ مین
حضرت نے فرمایا کہ اونہون نے دین کو فاسد اور حق کو روکش و باطل کیا ہی اور یہ وہ گروہ
ہین کہ دنیا کے لیے غضبناک و رضامند ہوتے ہین اور سخط و عداوت انکی محض واسطے دنیا
کے ہے جب مین اُس شخص کا ہاتھ پکڑون گا تو رنگ اوسکا سیاہ ہوجائے گا اور پاؤن اوسکے
کانپنے لگین گے اور دل اوسکا دھڑکنے لگے گا اور اوسکے اصحاب کے بھی مثل اوسی کی حالت
ہوجائیگی پس مین اونسے پوچھون گا کہ تم نے ثقلین سے کیا کیا وہ کہین گے ثقل بزرگ کو ہمنے
دروغ سے نسبت دی اور پارہ پارہ کیا اور ثقل کوچک سے جنگ کی اور اونکو قتل کیا
مین کہونگا کہ تم بھی طرف شمال اپنے یارون کے پیچھے جاؤ پس یہ بھی پیاسے محروم اپنے کالے
منھ لے کے چلے جاینگے اور ایک قطرۂ آب کوثر سے سیراب نہ ہونگے پھر رایت ہامان آئیگی
اور ہامان سے مراد عثمان ہے کہ وہ پچاس ہزار آدمی کا میری اُمت سے امام ہوگا اور
احوال انکا اور سوال و جواب انکا اسی طرح ہوگا پھر رایت مخرج آئے گا یعنی سرگروہ
خوارج اور وہ ستر ہزار آدمیون کا میری اُمت مین سے پیشوا ہوگا اور حال انکا بھی
اوسی طرح ہوگا پھر جھنڈا امیر موسنان کی رایت وارد ہوگی کہ جسکے والا اوس جماعت کا جو

اوس رایت کی ہمراہ ہونگی علی بن ابی طالب ہین اور چہری اون سبکی سفید اور ہاتھ پاؤن اونکے نورانی
ہونگے اور جب مین اوٹھونگا اور ہاتھ اونکا پکڑونگا موںہہ اونکا اور اونکے اصحاب کا سفید اور نورانی
ہوگا پس مین اونسے پوچھونگا کہ تمنے میرے بعد ثقلین سے کیا کیا وہ کہینگے ہم نے ثقل بزرگ کے
تصدیق اور متابعت کی اور ثقل کوچک کی معاونت اور یاری کی اور اونکے دشمنون سے قتال
کیا پس مین کہونگا آؤ اور آپ کوثر سے سیراب ہوا وسوقت وہ سب ایکبار اوس پانی سے پیئین گے
کہ بعد اسکے ہرگز تشنہ نہ ہونگے اور امام اونکے مانند آفتاب تابان ہونگے اور موںہہ بعض لوگون کی
اُن مین سے مانند ماہ کامل ہونگے اور بعضونکی مانند ستارۂ درخشان ہونگے جسوقت ابوذر نے اس
حدیث کو حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے عرض کیا تو مقداد نے بھی گواہی دی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح فرمایا تھا مولف کہتا ہے کہ خبر حوض کوثر کتب مخالفین سے بھی
ثابت ہے چنانچہ مسلم نے اپنے صحیح مین انس سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ ایک نہر ہے کہ پروردگار نے میرے لیئے اوس نہر پر خیر کثیر کا وعدہ فرمایا ہے
اور وہ حوض مخصوص میرے لئے ہے اوس نہر پر روز قیامت میری امت وارد ہوگی اور ظرف
اوس نہر کی موافق عدد ستارہ ہای آسمان ہین پھر ایک جماعت کو میری امت سے میرے سامنے
سے کھینچ لیجائینگے مین کہونگا پروردگارا یہ میری امت سے ہین جواب مین کہا جاوے گا تو نہین
جانتا کہ اونہون نے بعد تیرے کیا بدعتین کین پھر کتاب حق الیقین مین مذکور ہے کہ احادیث
متواترہ مین طرق شیعہ وسنی سے یہ مضمون وارد ہوا ہے کہ سورۂ انا اعطیناک الکوثر مین کوثر
سے مراد حوض کوثر ہے اور اہلسنت عائشہ اور ابن عمر سے روایت کرتے ہین کہ کوثر بہشت مین ایک
نہر ہے اور ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ جب سورۂ کوثر نازل ہوا تو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ منبر پر تشریف لے گئے اور حضرت نے یہ سورۂ لوگون کو سنایا جب منبر سے اوترے تو لوگون
نے کہا یا رسول اللہ خدا نے کوثر جو آپ کو عطا کیا ہے وہ کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ کوثر ایک
نہر ہے بہشت مین شیر سے سفید تر اور تیر سے راست تر اور اوسکے کنارے یاقوت اور موتی

کے قبہ ہین اوس نہر پہ مرغ سبز کہ جو وارد ہوتے ہین گردنین اونکی مثل گردنہاے شتران خراسان کے
ہین اصحاب نے عرض کی وہ مرغ کسقدر خوشنما ہین حضرت نے فرمایا آیا تم چاہتے ہو کہ مین تمہین
اس سے بہتر مژدہ سناؤن اصحاب نے عرض کی ہان یا رسول اللہ فرمایا جو کوئی اوس مرغ کو کہاے
اور اوس پانی مین سے پئے تو خوشنودی خدا پہ فائز ہوگا اور حضرت صادق علیہ السلام سے
روایت ہی کہ حوض کوثر بہشت مین ایک نہر ہی کہ خدا نے اپنے پیغمبر کو اونکے پسر ابراہیم کے عوض
مین عنایت فرمائے ہی اور ابن قولویہ کامل الزیارۃ مین بسند معتبر مسمع بن کردین سے روایت
کرتے ہین کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص کے دل مین ہماری مصیبت کی وجہ
سے درد پیدا ہوتا ہے تو وہ شخص مرنے کے وقت فرحناک ہوتا ہی اور وہ فرحت اوس سی نہین
زائل ہوتی یہانتک کہ حوض کوثر پہ ہمسے ملاقات کرے اور جسوقت کہ ہمارا دوست حوض کوثر پہ
وارد ہوتا ہے تو اوسکے ورود سے حوض کوثر کو فرح و سرور حاصل ہوتا ہے اور ہمارے دوست
کو حوض کوثر ہر قسم کی غذا سے متلذذ کرتا ہے اور نہین چاہتا کہ اس مقام سے دوسرے مقام
پہ جاوے اے مسمع جو شخص کہ حوض کوثر سے ایکبار سیراب ہو تو کبھی پیاسا نہ ہوگا اور بعد اسکے
تعب تشنگی مین مبتلا نہ ہوگا اور آب کوثر سردی مین مثل کافور کے ہے اور بو مین مثل بوے
مشک اور ذائقہ مین مثل ذائقہ زنجبیل کے ہے اور شہد سے شیرین تر اور مسکہ سے نرم تر اور آب
دیدہ سے صاف تر اور عنبر سے خوشبو تر ہے اور آب کوثر چشمۂ تسنیم بہشت سی نکلتا ہی اور بہشت
کے تمام نہرون پہ جاری ہوتا ہی اور سنگریزہاے مروارید و یاقوت پہ مرور کرتا ہی اور گرد اوسکی
ستارہاے آسمان سے زیادہ پیالہاے پر نکاہت رکھے ہین اور بوے خوش اوسکی ہزار برس
کی راہ سی معلوم ہوتی ہے اور قدح اوسکی چاندی اور سونے اور جواہرات سے زنگارنگ
کے ہین جو شخص آب کوثر سے پیتا ہی اوسے ہر طرح کی خوشبو محسوس ہوتی ہے یہانتک کہ وہ
شخص کہتا ہے کہ اگر مجھے اسے مقام پہ چھوڑ دیتی تو بہتر تہا مین اسکے عوض مین دوسری چیز
کا طالب نہین ہون اور اوسپر کر دین تو بھی اونہین مین سے ہوگا جو لوگ حوض کوثر سے سیراب

اور جو آنکھ کہ ہماری مصیبت پر روئیگی البتہ وہ آنکھ حوض کوثر کی دیکھنے سے خوشحال وشاد ہوگی اور حوض کوثر سے ہماری
دوستونکو سیراب کیا جاتا ہی موافق ہماری محبت ومتابعت کی انہین لذت حاصل ہوتی ہی پس جس شخص کی محبت ہمسے بیشتر ہی
لذت بھی اسکی زیادہ تر ہوگی اور حوض کوثر پر امیر المومنین علیہ السلام موکل ہین انکی دست مبارک مین چوب درخت
عوسج کا ایک عصا ہوگا اور دوسری روایت مین ہی کہ درخت طوبی کا عصا ہوگا کہ ہماری دشمنونکو حضرت اس عصا
طوبی سے ہٹائینگی ایک شخص ہماری دشمنونمین سے کہیگا کہ مین دنیا مین اقرار شہادتین رکھتا تھا حضرت فرمائنگی کہ تو اپنی امام ابوبکر
یا عمر یا عثمان کی پاس جا اور اوس سے سوال کر تا کہ وہ تیری شفاعت کرے وہ کہے گا جس امام کو آپ
ارشاد فرماتے ہین اوسنے مجھے چھوڑ دیا حضرت تشنیع فرمائینگے کہ پھر اوس شخص کی طرف جا کہ جسکو تو امام
جانتا تھا اور اوسے تمام خلق پر ترجیح دیتا تھا اور اوسی ہی سے سوال کر کہ وہ تیری شفاعت کرے
کہ جو تیرے نزدیک بہترین خلق تھا اس لیئے کہ بہترین خلق کی شفاعت رد نہین ہوتی وہ کہے گا
بسبب تشنگی مین ہلاک ہوتا ہون حضرت فرمائینگے خدا تیری تشنگی زیادہ کرے سمیع نے عرض کی فدا
ہون مین آپ پر آپ کے دشمن کو کس طرح قدرت ہوگی کہ وہ حوض کوثر تک جا سکے حالانکہ حوض کوثر
تک اور اشخاص نجا سکین گے حضرت نے ارشاد فرمایا اسکا یہ سبب ہی کہ وہ شخص اعمال قبیحہ سے پرہیزگار
ہوگا اور جسوقت ہم اہلبیت کا ذکر اوسکے سامنے کیا جائے گا تو وہ ہمین ناسزا کہے گا اور چند
امور کا تارک ہوگا اور لوگ ان امور پر ہماری نسبت مین بسبب گستاخی جرأت کرتے ہونگے
وہ اپنے تئین باز رکھے گا لیکن اس شخص سے یہ امور جو ظہور مین آئین گے ہماری محبت کی وجہ
سے اور ہم اہلبیت کی رعایت کی سبب سے نہ ہونگے بلکہ باعث اسکا سعی عبادت باطلہ مین ہوگی
اور دل اوسکا منافق ہوگا اور نیت اوسکی مستلزم نصب عداوت اہلبیت اور متابعت دشمنان
اہلبیت ہوگی اور ابوبکر و عمر کو سب آدمیون پر مقدم رکھے گا اسی وجہ سے قریب حوض کوثر آئیگا
اور محروم پھر جائے گا **بیان شفاعت** حق الیقین مین اخوند مجلسی تحریر فرماتے ہین
جاننا چاہیئے کہ مسلمانون مین اس امر مین اختلاف نہین ہے اور یہ امر ضروری اسلام سے ہی
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بروز قیامت اپنی امت بلکہ جمیع امتون کے شفاعت فرمائینگے

بیان شفاعت

اور بعض تفصیلات شفاعت مین اختلاف ہی اور علمای امامیہ مین اسباب مین اختلاف نہین ہے
کہ شفاعت فساق شیعہ کی لئے ہوگی اگرچہ اونہون نے گناہان کبیرہ کئے ہون اور شفاعت حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مخصوص نہین ہی بلکہ فاطمہ زہرا اور ائمہ ہدی صلوات اللہ
علیہم بھی اجازت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شیعون کی شفاعت کرینگے اور
احادیث متعددہ سے ثابت ہوتا ہی کہ علما وصلحای شیعہ بھی شفاعت کرینگے اور تفصیل ان مطالب
کے حق الیقین مین مذکور ہے مطلب تیرھوان صراط کی بیان مین حق الیقین مین مسطور
ہے کہ ضروریات دین مین سے یہ بھی امر ہی کہ صراط کے ہونے کا ایمان لانا لازم ہے اور صراط
ایک پل ہے کہ روی جہنم پر کشیدہ ہی جبتک کوئی اوس پل سی نہین گذرتا داخل بہشت نہین ہوتا
اور روایات معتبرہ شیعہ اور سنی مین وارد ہوا ہی کہ صراط بال سے باریک تر اور شمشیر سی برندہ
تر اور آگ سے گرم تر ہی اور مومنان خالص باسانی مانند برق جہندہ صراط سے گذر جائینگے
اور بعض بدشواری گذرینگے لیکن نجات پائینگے اور بعض اوسکے عقبات سے جہنم مین گرینگے
اور صراط آخرت نمونہ صراط مستقیم دنیا ہی کہ وہ دین حق اور راہ ولایت اور متابعت جناب
امیر المومنین علیہ السلام اور حضرات ائمہ معصومین ہی جو دنیا مین اس صراط سے برخلاف ہوا
ہی اور منحرف ہوا ہی یا اوسنے باطل کی طرف گفتار یا کردار مین توجہ کی ہے تو اوسی عقبہ مین صراط
آخرت پر اوسکے پاؤن لغزش کرینگے اور جہنم مین گریگا اور صراط مستقیم سورہ حمد مین انہین موزون
شرائط کی طرف اشارہ ہی اور معانی الاخبار مین منقول ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام سے
کیفیت صراط پوچھی حضرت نے فرمایا کہ وہ راہ معرفت خدا کی ہی اور صراطین دو ہین صراط دنیا
اور صراط آخرت صراط دنیا وہ امام ہے کہ طاعت اوسکی فرض واجب ہی جسنے کہ اوسے دنیا مین
پہچانا اور اوسکی پیروی کی وہ شخص بے دغدغہ صراط آخرت سی کہ پل جہنم ہے گذر جائے گا اور
جسنے کہ اوسے دنیا مین نہ پہچانا قدم اوسکا صراط آخرت پر لغزش کرے گا اور جہنم مین گریگا
تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام مین صراط مستقیم کی تفسیر مین وارد ہوا ہی کہ صراط مستقیم

مطلب تیرھوان صراط کے بیان مین

ونیا یہ ہی کہ حق ائمہ علیہم السلام مین غلو نکرے اور او نکی امامت مین تقصیر نہ کری اور دین حق پر مستقیم رہے اور باطل کی طرف خواہش نہ کرے اور صراط آخرت مومنونکی راہ بہشت ہی مومنین اوس راہ بہشت سے جہنم وغیرہ کی طرف عدول نہین کرتے اور شیخ نے مجالس مین بطریق اہلسنت انس سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب روز قیامت ہوگا تو صراط کو جہنم پر نصب کرینگے نہ گذرے گا اوسپر سے مگر وہ شخص کہ نامہ رخصتی رکھتا ہوگا کہ جس مین ولایت علی ابن ابی طالب علیہ السلام مرقوم ہوگی اور قول خدا وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ سے یہ مراد ہے کہ باز رکھو او نکو تحقیق کہ یہ سوال کئے گئے ہین ولایت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے اور تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب خدا جمیع خلائق کو مبعوث کرے گا تو ایک منادی پروردگار کی طرف سے زیر عرش خدا ندا کرے گا کہ گروہ خلائق اپنے آنکھین بند کرو تاکہ فاطمہ علیہا السلام دختر محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ کہ سیدہ نساء العالمین ہے صراط سے گذرے پس محمد اور علی اور حسن اور حسین اور ائمہ طاہرین کے سوا کہ یہ حضرات جناب سیدہ کے محرم ہین تمام خلائق اپنے آنکھین بند کرینگے اور جسوقت جناب سیدہ داخل بہشت ہونگے تو ایک جامہ اون حضرت کا صراط پر کھنچا ہوگا کہ ایک سرا اوسکا اون حضرت کے دست مبارک مین ہوگا اور دوسرا سرا عرصات قیامت مین رہے گا پس منادی پروردگار کی طرف سے ندا کرے گا کہ اے دوستان فاطمہ علیہا السلام ہر ایک تم مین سے ایک ایک رشتہ اس جامہ سیدہ زنان عالمیان تہام لے پس کوئی شخص دوستان جناب فاطمہ مین سے باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ ہر ایک ایک ایک تار مین اون تارون مین سے لپٹ جائیگا یہانتک کہ تین ہزار گروہ سے زیادہ اوس جامہ سے لپٹین گے کہ ہر ایک گروہ دس لاکھ آدمیونکا ہوگا اور بسبب برکت جناب فاطمہ علیہا السلام وہ سب آتش جہنم سے نجات پائین گے مولف کہتا ہی کہ جسقدر واجبات خدا اور امر و نہی خدا ہین اوسی قدر عقبہ صراط پر احادیث سے بھی ثابت ہوتے ہین جس نے جس واجبات خدا یا امر و نہی خدا مین تقصیر کی ہے بروز

حشر اوس عقبہ پہ رد کیا جائیگا اور وہ احادیث کہ جن مین تفصیل سکے ہی بخیال اختصار نہین لکھی گئی

مطلب چودہواں حقیقت اور حقیت بہشت دوزخ کی بیان مین حق الیقین مین مذکور ہے

جاننا چاہیے کہ اقرار کرنا بہشت و دوزخ جسمانی کا جس طرح کہ تصریح آیات و اخبار متواترہ مین وارد ہوا ہے واجب ہی اور ضروریات دین اسلام سی ہی اور جو شخص کہ مطلقاً بہشت و دوزخ کا انکار کرے مانند ملاحدہ یا بہشت و دوزخ کے تاویل کرے مانند فلاسفہ تو بیشک وہ کافر ہی اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے بسند معتبر ابو الصلت ہروی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتی ہین کہ مین نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ یا ابن رسول اللہ کیفیت بہشت اور آتش جہنم سی مجھی مطلع فرمایئے کہ آیا اس زمانے مین پیدا ہو چکے ہین یا نہین حضرت نے فرمایا کہ ہان پیدا ہو چکے ہین چنانچہ شب معراج رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل بہشت ہوی تھی اور حضرت نے جہنم کو بھی ملاحظہ فرمایا تھا مین نے عرض کی کہ ایک جماعت کہتی ہی کہ بہشت و دوزخ مقدر ہوے ہین ابھی پیدا نہین ہوے حضرت نے فرمایا یہ لوگ ہمسی نہین ہین اور ہم ان مین سی نہین ہین جسوقت کوئی شخص بہشت و دوزخ کے پیدا ہونے کا انکار کرے تو وہ تکذیب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتا ہی اور ہماری تکذیب کرتا ہی اور سے ہماری ولایت سے بہرہ نہین ہی وہ شخص جہنم مین مخلد ہوگا اور علی بن ابراہیم نے روایت کی ہی کہ بہشت و دوزخ کے پیدا ہونے کی یہ دلیل ہی کہ خدا فرماتا ہی عِندَهَا جَنَّةُ الْمَاوَىٰ یعنی نزدیک سدرۃ المنتہی کے ہی کہ وہ ماوای مومنان ہی اور سدرۃ المنتہی آسمان ہفتم مین ہی اور بہشت بھی اوسی جگہ ہے اور خصال مین ابن عباس سی روایت کی ہی کہ دو یہودی آئے اونہون نے حضرت امیر المومنین سے چند سوال کئے اور اون سوالون مین یہ بھی پوچھا کہ بہشت کہان ہی اور جہنم کہان ہی حضرت نے فرمایا بہشت آسمان مین ہی اور جہنم زمین مین ہی اونہون نے پوچھا کہ سبعہ کیا چیز ہی حضرت نے فرمایا کہ جہنم کے سات دروازے ہین کہ ایک دوسرے کے موافق ہی اونہون نے پوچھا ثمانیہ کیا چیز ہے فرمایا کہ وہ بہشت کے آٹھ دروازے ہین اور ابن بابویہ نے کتاب صفات الشیعہ مین حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جو شخص اقرار کرے

مطلب چودہواں حقیقت بہشت و دوزخ

سوال یہودی

رجعت اور متعہ اور حج تمتع کا اور ایمان لانے معراج اور سوال قبر اور حوض اور شفاعت اور خلق بہشت و جہنم اور صراط اور میزان اور بعث ونشور اور جزع اور حساب کا وہ مومن ہی حقا اور ہم اہلبیت کے شیعہ ہین سو ہے مطلب پندرہوان اون صفتوں کے بیان ہین کہ جو صفتین کہ آیات واخبار ہین بہشت کے لئی وارد ہوئے ہین اور اعتقاد اون کا لازم ہی کتاب حق الیقین ہین مذکور ہی کہ جاننا چاہیئے کہ بہشت دار البقا اور سلامتی ہی اور باجماع امت بہشت ہین موت نہین ہی اور بہشت ہین اندہا ہونا اور بہرہ ہونا اور بیرے اور بیماری اور درد و آفت و مرض اور ہم وغم والم نہین ہوتا اور فقیری اور احتیاج اور واماندگی نہین ہی اور جس شی کی نفس خواہش کرے اور آنکہین جس سے لذت اوٹھائین آدمی کے لئی حاصل ہی اور بہشت دار خلود ہی اور پاکون اور نیکوکارون کی منزل ہی اوس ہین بغض و عداوت اور حسد و نزاع اور جدل نہین ہے جسکو جو کچھ خدا نے عطا کیا ہے وہ اوسپر راضی ہے اوسنے زیادہ مرتبہ کی آرزو نہین کرتا اور بعض علما لکہتے ہین کہ صاحبان مرتبہ اعلی ارباب مرتبہ ادنے کے دیکہنے کو آتے ہین اور ارباب مرتبہ ادنے صاحبان مرتبہ اعلے کے دیکہنے کو نہین جاتے کہ مبادا مرتبہ اونکا اونکے نظر ہین پست نہ ہو اور عیش اونکا منغص ہو اور یہ امر ضرور نہین ہے اسواسطے کہ ممکن ہی کہ خدا اونکو اپنے مرتبہ پر راضی رکہتا ہو کہ آرزو اور خواہش مرتبہ اعلے کے نہ کرین اور اہل بہشت بول و غائط و کثافت سے بری ہین بلکہ پسینہ بہی اہل بہشت کا خوشبو ہوتا ہی اور اہل بہشت کی عورتین حیض و نفاس اور استحاضہ و ولادت اور بول و غائط اور رشک و حسد اور عداوت و بدی اور اخلاق مذموم نہین رکہتین اور ازواج مطہرہ کی تفسیر ہین یہی عورتین مقصود ہین اور روشنی بہشت کی آفتاب اور ستارون سے نہین ہے اور ہمیشہ اندر اوس ہوا کے ہوا چلتی ہی کہ جو طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک چلا کرتے ہی اور ظل ممدود کو اسی سے تفسیر کرتے ہین اور شراب دنیا مستی اور درد سر اور بول اور قی اور تلخی اور متلی رکہتی ہی اور لغو اور فحش اور گالیان اوسکی لوازمات سے ہین اور شراب بہشت ان باتون ہین سے کوئی بات نہین رکہتی اور شراب دنیا کی لذت سے بہتر ہے

(مطلب پندرہوان اون آیات و احادیث کا جو صفت بہشت مین ہین)

زیادہ لذت رکھتی ہی اور منزلین بہشت کی اکثر غرفی ہین اسواسطے کہ لذت نہرون اور پھولون اور سبزی کی سیر کی غرفون مین بیشتر ہوتی ہی اور غرفہای دنیا مین یہ عیب ہی کہ دشواری اور احتیاج اوترنے کی ہوتی ہے اور اہل بہشت کو احتیاج اوترنے کی نہین ہے اگرچہ مین توبا سانی اوتر سکتی ہین اور مروی ہے کہ بہشت کی نہرین زمین کے گڑہی مین نہین ہین بلکہ بلند ہوتے ہین اور جس طرح اہل بہشت چاہتے ہین مکانون مین اور غرفون اور درختون کے نیچے جاری ہوتی ہین اور ابن بابویہ رحمہ اللہ من لایحضر اور امالی مین عبداللہ بن علی سے روایت کرتے ہین کہ عبداللہ بن علی نے بیان کیا کہ مین شہر مصر مین خدمت بلال موذن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پہونچا مین نے اونسے وصف بنای بہشت پوچھا اونہون نے کہا کہ مین نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہی کہ حصار بہشت کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی اور ایک یاقوت کی ہے اور بجای گارے کے مشک خالص صرف کیا گیا ہی اور کنگری اوس حصار کے یاقوت سُرخ اور یاقوت سبز اور یاقوت زرد کے ہین مین نے پوچھا کہ دروازے اوس حصار کے کس چیز کے ہین اونہون نے کہا کہ دروازے اوسکے مختلف ہین باب الرحمۃ یاقوت سُرخ کا ہی مین نے کہا حلقہ اوس دروازے کا کس چیز کا ہی کہا کہ باب الصبر چھوٹا ہی اور اوس مین ایک پٹ یاقوت سُرخ کا ہی اور وہ حلقہ نہین رکھتا اور باب الشکر یاقوت سفید کا ہے اور وہ دو مصرع یعنے دو پٹ رکھتا ہی اور درمیان ان دونو پٹون کا پانچسو برس کی راہ رکھتا ہی اور اس دروازے مین سے ایک آواز آتی ہے کہ خداوندا میرے اہل کو میری طرف لا مین نے کہا آیا دروازہ باتین کرتا ہی اونہون نے جواب دیا ہان خدا نے اسکو گویا کیا ہے اور باب البلا یاقوت زرد کا ہے اور اس دروازے مین ایک پٹ ہی اور بہت کم لوگ ہین جو اس دروازے سے داخل ہونگے اور ایک دروازہ بزرگ ہے پس اوس دروازے سے خدا کے بندگان نیک کہ اہل زہد و ورع سے ہین داخل بہشت ہونگے اور وہ لوگ خدا کی طرف رغبت کرنے والی اور خدا سے انس رکھنے والے ہین جب داخل بہشت ہون گے

تو کشتیون مین بیٹھکر آب صاف کی دو نہرون مین سیر کرینگے اور وہ کشتیان یاقوت کی ہونگی اور
جس چیز سے اون کشتیون کو حرکت دینگی وہ موتیون کی ہوگی اور اون کشتیون پر نور کی فرشتے بیٹھے
ہونگے کر پوشاکین اونکی سبز ہونگی مین نے کہا کہ آیا نور سبزی سبز ہونگی اونہون نے بیان کیا کہ
پوشاکین سبز ہونگی اور اون مین نور پروردگار عالمیان کی نور سے ہوگا یہ لوگ نہر کی دونو طرف
سیر کرینگے مین نے کہا اوس نہر کا نام کیا ہی اونہون نے کہا جنۃ الماوی مین نے کہا آیا درمیان
مین اس بہشت کے کوئی اور بہشت ہی اونہون نے کہا ہان جنت عدن اور وہ بہشتون کی وسط
مین ہی اور حصار اوسکا یاقوت سرخ کا ہی اور سنگریزے اوسکی موتیون کی ہین مین نے کہا درمیان
مین اوس بہشت کے کوئی اور بہشت بھی ہی اونہون نے کہا ہان جنت الفردوس ہی اور حصار اوسکا
نور سے ہی اور غرفی اوسکے نور پروردگار عالمیان کی ہین اور روایت مین وارد ہوا ہے
کہ زنان اہل بہشت آپس مین ہاتھہ پکڑکے ایسی آوازون سے گاتے ہین کہ مثل اونکے خلائق نے
نہ سنی ہونگی وہ کہتے ہین کہ ہم ہین راضیات کہ خشم مین نہین آتے ہم ہین اقامت کرنے والے
کہ ہرگز حرکت نہین کرتے ہم ہین خیرات حسان اور اپنی شوہرون کے دوست حورین
جب یہ باتین کہینگے تو زنان دنیا اونکے جواب مین کہینگے ہم ہین نماز پڑہنے والے اور تمنی نماز
نہین پڑہی ہم ہین روزہ رکہنے والے اور تمنی روزہ نہین رکہا اور ہم ہین وضو کرنے والے اور
تمنے وضو نہین کیا اور ہم ہین تصدقات کرنے والے اور تمنے تصدق نہین کیا اوسوقت زنان
دنیا انپر غالب ہوجائینگے اور ابن بابویہ ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ حلقۂ دروازہ
بہشت کا یاقوت سرخ کا ہی اور سونے کے صفحون پر لٹکتا ہی جب وہ حلقہ صفحہ پہ پڑتا ہی تو صدا
دیتا ہی کہ یا علی اور علی بن ابراہیم نے روایت کی ہی کہ زندقی شافعی نے حضرت امام محمد باقر سے
پوچھا کہ اہل بہشت طعام کہاتے ہین اور فضلہ نہین جدا ہوتا نظیر اسکی دنیا مین کیا ہی حضرت
نے فرمایا نظیر اسکی بچہ ہی کہ شکم مادر مین جو کچھہ مان اوسکی کہاتی ہی وہ بھی کہاتا ہی اور فضلہ نہین
کرتا اور ابن بابویہ نے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ بہشت مین ایک

درخت ہی کہ اوسکی چھوٹی سی حلہ نکلتی ہین اور اوسکے جڑ سے گھوڑی مع زین و لگام یالدار نکلتی ہین
کہ لید اور پیشاب نہین کرتے اور دوستان خدا اوپر سوار ہوتے ہین اور وہ بہشت مین انہی رکب
کے ساتھ جس جگہ منظور ہوتا ہی پرواز کرتے ہین پس وہ لوگ جو اُن سے پست تر ہین کہتے ہین کہ
اے پروردگار ہمارے کونسا عمل اسکا باعث ہوا ہی کہ یہ تیری بندے اس مرتبہ پر پہونچے ہین خدا
فرماتا ہی کہ یہ راتون کو عبادت مین کہڑے ہوتے تھے اور نہ سوتے تھے اور دنون کو روزہ رکھتے
تھے اور کچھ نہ کہاتے تھے اور میری دشمنون سے جہاد کرتے تھے اور ڈرتے تھے اور تصدق دیتے تھے
اور بخل نہ کرتے تھے اور علی بن ابراہیم نے حضرت صادق علیہ السلام سے بسند کالصحیح روایت
کی ہی کہ طوبیٰ بہشت مین ایک درخت ہی کہ جڑ اوسکی حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی دولت
سرا مین ہی اور ہر شیعہ کی قصر مین ایک ایک شاخ اوسکی شاخون مین سے پہنچی ہی اور ہر پتہ اوسکا
ایک امت پر سایہ کرتا ہے اور حضرت نے فرمایا کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت
فاطمہ علیہا السلام کی بہت بوسی لیتے تھے عائشہ کو برا معلوم ہوا اوسنے کہا زن شوہر دار کی
تم کس لئے بوسی لیتے ہو حضرت نے فرمایا اے عائشہ شب معراج مین داخل بہشت ہوا جبرئیل مجھکو
درخت طوبیٰ کے قریب لے گئے اور اوسکا میوہ مجھکو دیا مین نے اوسے کہایا بعد اسکے خدا نے
اوس میوہ کو میری پشت مین پانی کردیا جب مین زمین پر آیا تو خدیجہ سے مین نے مقاربت
کی اوسی فاطمہ کا حمل ہوا اب جسوقت مین فاطمہ کے بوسی لیتا ہون تو مجھے سے بوئے درخت
طوبیٰ سے معلوم ہوتی ہے اور علی بن ابراہیم نے بسند کالصحیح حضرت صادق علیہ السلام سے
روایت کی ہی خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ ہر روز جمعہ مومنین بہشت مین نعمات زیادہ ہوتے ہین
اور وہ حدیث طولانی ہی آخر اوسکا یہ ہی کہ راوی نے کہا کہ مین آپ پر فدا ہون مین چاہتا
ہون آپ سے ایک امر دریافت کرون لیکن مجھے شرم مانع ہوتی ہی حضرت نے فرمایا سوال کر
اوسنے کہا آیا بہشت مین غنا اور سرود بھی ہوگا حضرت نے فرمایا تحقیق کہ بہشت مین ایک
درخت ہی کہ خدا بہشت کی ہواؤن کو حکم فرمائے گا کہ چلین پس اوس درخت سے انواع

واقسام کی صدائین ظاہر ہونگی کہ خلائق نے اوس خوبی کی ساتھ کوئی ساز و نغمہ ہرگز نہ سنا ہوگا
پھر حضرت نے فرمایا کہ یہ عوض ہی اون لوگون کی کہ جنہون نے دنیا مین خوف خدا سی غنا کا
سننا ترک کیا تھا اور ابن بابویہ نے خصال مین جابر سی روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ در بہشت پر دو ہزار برس قبل از خلقت آسمان و زمین لکھا ہی لا الٰہ
الا اللہ محمد رسول اللہ علی اخو رسول اللہ ❀ اور بسند روایات
مین وارد ہوا ہی کہ روز زفاف حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا جبرئیل اور میکائیل کئے ہزار فرشتون
سے بہشت مین حاضر ہوئی خدا نے درخت طوبی کو حکم فرمایا کہ اپنے حلّے اور سندس اور استبرق اور مروارید
اور زمرد اور یاقوت اور عطر بہشت نثار کر اور خدا نے مہر مین حضرت فاطمہ علیہا السلام کی طوبی
کو عطا فرمایا اور اوسکو علی بن ابی طالب علیہ السلام کی دولت سرا مین قرار دیا اور کتاب
اختصاص مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ خدا فرماتا ہی کہ داخل بہشت
ہوی تم میری رحمت سی اور نجات پائے تم آگ سی بسبب میری عفو کی اور تقسیم کرو بہشت
کو درسیان اپنے سوافق اپنے عمل کے اپنی عزت کی قسم ہی کہ تمکو نازل کرتا ہون مین دار خلود و دار
کرامت مین اور جب تم داخل بہشت ہوگی تو قد تمہارا مثل قد حضرت آدم ہوگا کہ وہ ساٹھ ذراع
تھا اور جوانی تمہاری مثل حضرت عیسیٰ کی جوانی کی ہوگی کہ وہ تینتیس [۳۳] برس ہین اور زبان تمہاری
مثل زبان محمد مصطفی ہوگی یعنی لغت عربی اور بصورت حضرت یوسف حسن و جمال مین ہوگی
اور نور تمہاری چہرون سے چمکیگا اور قلوب تمہاری مثل حضرت ایوب کے ہونگے یعنی کینہ
اور حسد سی بری ہونگے اور کتاب مذکور مین مسطور ہی کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا
کہ بہشت مین بجای سنگ چاندی کی زمین ہی اور بجای خاک زعفران ہی اور جاروب سی جو کچھ
جھاڑا جاتا ہی وہ مشک اذفر ہی اور سنگریزی اوسکی در و یاقوت ہین اور کرسیان اوسکی مروارید
اور یاقوت کی ہین چنانچہ خدا نے فرمایا ہی علی سرر موضونۃ یعنی بنی ہوئی کرسیون پر بیٹھی ہونگی
حضرت نے فرمایا مراد یہ ہی کہ وہ کرسیان مروارید اور یاقوت سی بنی ہونگی اور اون کرسیون پہ

بچھلے بنی ہوی ہونگے اور وہ بچھلے مروارید دیا قوت کی ہونگی لیکن پر سی سبک تر اور حریر سی نرم تر اور
اون کرسیون پر موافق ساٹھ غرفون کی غرفہ ہای دنیا سی تلی اوپر فرش ہونگی اور یہی معنی ہین
قول حق تعالی کی فرش مرفوعۃ اور یہ جو فرماتا ہی کہ علی الارائک ینظرون تو حضرت نے ارشاد
کیا ارائک سی مراد وہ کرسیان ہین کہ جن پر حجلے نصب ہین اور بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ نہرین بہشت کی بی نشیب زمین پر جاری ہین کہ برف سی سفید تر اور شہد سی شیرین
تر اور مسکہ سی نرم تر ہین اور مٹی نہر کی مشک خوشبو ہی اور ریت اوسکی در و یاقوت ہی اور جس جگہ
اور جس سمت کہ دوست خدا اپنی بہشت مین چاہتے ہین نہرین اور چشمے جاری ہوجاتی ہین اگر
کوئی اہل بہشت چاہے کہ تمام اہل دنیا کی جن و انس کی دعوت کری تو سبکو کہانا اور پینا اور زیور
اور حلہ ہای بہشت کافی ہونگی اور اوسکی نعمتون سی بقدر ذرہ کمی نہ ہوگی حضرت باقر علیہ السلام
سے روایت کی ہی کہ اہل بہشت امرد اور ساده رو ہونگی اور بال انکے بدن مین نہ ہونگی اور سرمہ
لگائے ہونگے اور تاج اکلیل سر پر اور طوق انکی گردنون مین اور کڑہی اور انگوٹھیان نرم اور لطیف
اور مکرم پہنے ہونگے اور ہر ایک کو ان مین کہانے اور پینی اور جماع کرنے مین سو مرد کی قوت دیجائیگی
اور لذت طعام چاشت اور طعام شب چالیس برس انکی منہ مین رہیگی اور خداوند غفور و قدیر
انکے چہرون کو نورانی کرے گا اور انہین حریر سفید رنگ اور زیور طلا سی آراستہ کرے گا اور
کپڑے انکے سبز ہونگے اور اہل بہشت ہمیشہ زندہ رہینگے کبھی نہ مرینگے اور بیدار رہینگے ہرگز نہ سوینگے
اور ایسے بے نیاز ہونگے کہ ہرگز فقیر نہ ہونگے اور ایسے فرحناک ہونگی کہ ہرگز محزون نہ ہونگی اور
ایسے خندان ہونگے کہ ہرگز گریان نہ ہونگے اور ہمیشہ گرامی رہینگے ہرگز خوار نہ ہونگے نیک طبیعت
ہونگی اور کبھی ترشرو نہ ہونگی اور ہمیشہ متنعم و شاد رہینگے اور اس لذت سی کہائینگے کہ ہرگز گرسنہ
نہ ہونگی اور ایسی سیراب ہونگے کہ ہرگز پیاسے نہ ہونگے اور وہ پوشاک پہنین گی کہ ہرگز عریان نہ ہونگی
اور سوار ہوکر ایک دوسری کی ملاقات کو جائینگے اور انہین غلامان صاحب حسن و جمال سلام
کرینگے اور چاندی کے آفتابے اور سونے کی ظروف ہمیشہ اونکے ہاتھون مین رہینگے اور وہ سب

انکی خدمت مین استادہ رہینگی اور یہ کرسیون پر تکیہ لگاکر بیٹھین گے اور اونکی طرف نظر کرینگی اور تحیۃ و سلام خداوند عالم کا ان پر ہمیشہ پہنچا کرے گا **مطلب سولہوان صفات اور خصوصیات و عقوبات جہنم کے بیان مین** جاننا چاہیئے کہ قرآن مجید مین جہنم اور عذاب جہنم کی بیان مین آئتین اور اسی طرح احادیث بکثرت وارد ہین خلاصہ مضمون چند حدیثون کا حق الیقین سے لکہا جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہی کہ جہنم کے سات در ہین یعنی سات طبقہ ہین کہ ایک طبقہ دوسری طبقہ پر ہی حضرت نے ایک ہاتھ دوسری پر رکہا اور ارشاد کیا کہ اس طرح بعد اسکے فرمایا کہ خدا نے بہشتون کو عرض مین بنایا اور آگ کو تلے اوپر پیدا کیا اسلئے پائین تر سبکے جہنم ہی اور اوسکے اوپر لظی اور اوسکے اوپر حطمہ اور اوسکے اوپر سقر اور اوسکے اوپر جحیم اور اوسکے اوپر سعیر اور اوسکے اوپر ہاویہ اور بعض کہتے ہین کہ پائین سبکے ہاویہ ہی اور سبکے اوپر جہنم ہی اور بعضی کہتے ہین آگ سات درکات رکہتی ہی اور وہ درکات تلے اوپر ہین درکۂ اول گناہگاران اہل توحید کا مقام ہی کہ وہ اوس درکہ مین معذب ہوتی ہین اور موافق اپنے اعمال بد کی سزا پاتی ہین پھر باہر نکال لئے جاتے ہین دوسرا درکہ یہودیون کی جا ہی تیسرا درکہ نصارا کا مقام ہی چوتھا درکہ صابیون کا محل ہی پانچوان درکہ مجوسیون کی جگہہ ہی چھٹا درکہ مشرکان عرب کی لئے ہی ساتوان درکہ درک اسفل ہی اور وہ منافقون کا محل ہی اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ اہل جہنم پر ملائکہ گرز لگاتے ہین پس اگر ایک گرز ان گرزون مین سے روی زمین پر لایا جائے اور جن وانس چاہین کہ اوسکو زمین سے اوٹہائین تو ہرگز نہ اوٹہا سکین گے اور منقول ہی کہ آگ اپنی زبانہ پر گنہگارون کو اوٹہا کے اوپر پہنک دیگی جب اوپر طبقات جہنم کے پہونچینگے تو اونکی سر و پیر گرز لگا سے جائینگے کہ ستر برس کی راہ تک نیچی وہ ستی چلی جائینگی اور ایک ساعت یہ گنہگار قرار نہ پائین گے چنانچہ حق تعالے سورۂ صافات مین وصف اہل جہنم مین فرماتا ہے

أَذَٰلِكَ خَيْرٌ نُزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ إِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِلظَّالِمِينَ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ فَإِنَّهُمْ

مطلب ۱۶ صفات جہنم

لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ✢ حاصل ترجمہ لفظی اس آیہ شریفہ کا یہ ہی آیا نعمات بہشت بہتر ہین از روی مہمانی کی یا درخت زقوم تحقیق گردانا ہم نے اوس درخت کو امتحان واسطے ظالمون کے اور وہ ایک درخت ہی کہ پیدا ہوتا ہی جڑ مین جہنم کے اور شگوفہ اوسکا مانند سرہاے شیاطین کی ہی پس تحقیق کہ کافر کہاتے ہین اوس مین سی پہر پیٹ بہرتے ہین اپنے شکمون کو اوس سے پہر اہل نار کیواسطے اوپر زقوم کے پانی جہنم کا ہے کہ نام اوسکا حمیم ہی پہر بازگشت اونکی طرف جہنم کے ہی مفسر لکہتے ہین کہ زقوم ایک درخت آگ مین ہی کہ نہایت تلخی اور خشونت اور بدبو رکہتا ہی چونکہ ابوجہل اور کفار قریش ہنستے تہی کہ آگ مین درخت کیونکر اوگ سکتا ہی لہذا خدا نے فرمایا کہ اوسکو امتحان کیا ہی ہم نے واسطے ستمگارون کے اور در شیاطین کی نسبت بعضی لکہتے ہین کہ ایک میوہ تلخ و بدبو صحرا مین ہوتا ہی اور بعضی کہتے ہین شیاطین ایک سانپ کی قسم سے ہی کہ میوہ جہنم کو اوس سانپ کے سر سی تشبیہ دیگئی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ عرب مین بری چیزون کو شیطان کے سر سی تشبیہ دیتی ہین اور منقول ہی اہل جہنم پر اسقدر بہوک غالب ہوتی ہی کہ آگ کی عذاب کو بہول جاتے ہین اور مالک سی استغاثہ کرتے ہین پس وہ انکو اوس درخت کی طرف لیجاتا ہی اور اوس جماعت مین ابوجہل بہی ہوتا ہی پہر اہل جہنم اوس درخت کے میوہ سے کہاتے ہین اور پیٹ اونکا بہر جاتا ہی بعد اسکے انکا شکم مثل اوس دیگ کے کہ جس مین جوش آیا ہو جوش کہاتا ہے پہر پانی مانگتے ہین مالک وہ حمیم کہ حرارت جسکی نہایت کو پہونچی ہی اور برسون دیکہا ہے جہنم مین جوش ہوئے ہی انکے لئے لاتا ہی جب وہ حمیم نزدیک انکے پہونچتی ہی تو منہہ انکے بہن جاتے ہین اور جب انکے شکم مین پہونچتی ہی تو جو کچہ اونکے شکم مین ہی گہلا دیتی ہی چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ گنہگار آواز دینگے ای مالک مار ڈالے ہمکو پروردگار تیرا مالک انکے جواب مین کہیگا ہمیشہ عذاب مین رہوگے اور ہرگز تمکو موت نہ آئیگی اور ابن عباس کہتے ہین کہ اس استغاثہ کا یہ جواب ہزار برس کے بعد سنینگے اور خداوند عالم دوسری مقام مین فرماتا ہی اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ

بیان نار جہنم

احادیث سنی و شیعہ مین وارد ہوا ہی کہ القیا بصیغہ تثنیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور امیر المومنین
علیہ السلام سے خطاب ہی یعنی تم دونو ڈالو جہنم مین ہر ایک کفران کرنے والے معاند کو یعنی اپنے
دشمنون کو داخل جہنم کرو اور اپنے دوستون کو داخل بہشت کرو اور عیاشی نے حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ کفار و مشرک اہل توحید اور مسلمانون کو سرزنش کرینگے کہ تمہارے
توحید نے تمکو فائدہ نہ بخشا ہم اور تم داخل جہنم ہونے مین برابر ہین اوس وقت خدا مسلمانون کی حمایت
کریگا اور ملائکہ سے فرمائے گا کہ تم انکی شفاعت کرو پس جسکی نسبت خدا چاہیگا وہ ملائکہ شفاعت
کرینگے پھر پیغمبرون سے فرمائے گا کہ تم شفاعت کرو پس جسکے لئی حق تعالے کو منظور ہوگا پیغمبر
اوسکی شفاعت کرینگے پھر مومنون سے فرمائے گا کہ تم شفاعت کرو وہ بھی موافق مرضی خدا
شفاعت کرینگے بعد اسکے خدا فرمائے گا مین سب رحم کرنے والون سی رحیم تر ہون تم میرے
رحمت مین چلی آؤ بعد اسکے اہل جہنم مثل پروانون کے اور مثل اون جانورون کے کہ آگ کی پاس
جمع ہوتے ہین نکلین گے پھر حضرت نے فرمایا کہ بعد اسکے عمودون کو کہنچین گے اور دروازون
کو کفار اور مشرکون پر بند کر دینگے قسم خدا کی کہ جو لوگ باقی رہجائین گے وہ ہمیشہ جہنم مین
مخلد رہین گے اور علی بن ابراہیم بسند کالصحیح ابو بصیر سے روایت کرتے ہین اوہنون نے
بیان کیا کہ حضرت صادق علیہ السلام سے مین نے عرض کی یا ابن رسول اللہ مجھکو ڈرائیے
کہ دل میرا سنگین ہوگیا ہی حضرت نے فرمایا کہ آمادہ ہو زندگی دراز کے لئی تحقیق کہ جبرئیل
حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ کے پاس رو ترش کئے ہوی آئے حالانکہ ہمیشہ جب آتے
تھے تو مسکراتے ہوئے آتی تھے حضرت نے ترش روئیکا سبب پوچھا جبرئیل نے کہا کہ آج
فرشتون نے اپنی ہاتھون سے وہ دھونکنیان کہ جس سی آتش جہنم پھونکتے تھے رکھی ہین حضرت
نے فرمایا کہ اے جبرئیل آتش جہنم کی دھونکنیان کیا چیز ہی اوہنون نے عرض کی کہ اے محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خدا نے حکم فرمایا تھا کہ ہزار برس آتش جہنم کو دھونکین تاکہ سفید
ہوجائے پھر ہزار سال اور دھونکین کہ سرخ ہوجائے پھر ہزار سال اور دھونکین کہ سیاہ

ہوجای آب آتش جہنم سیاہ اور تاریک ہوگئی اور ضریع کہ اہل جہنم کا پسینہ زناکار و نکی فرجونکی پیپ و رکثافت ہی کہ جسکو جہنم کی دیگون مین جوش دیتی ہین اور عوض پانیکی اہل جہنم کو پلاتی ہین اگر اوس مین سی ایک قطرہ دنیا کی پانیون مین ڈالدیا جائے تو سب اہل دنیا اوسکی بدبو سی مرجائین اور اگر اون زنجیرون مین سی کہ ستر گز کے ہین اور گردن مین اہل جہنم کی ڈالتی ہین اگر ایک حلقہ اوس زنجیر کا دنیا پر رکھدین تو اوسکی گرمی سی تمام دنیا پگھل جائے اور اگر ایک پیراہن پیراہن اہل جہنم سی زمین پر لٹکا جائے تو اہل دنیا اوسکی بدبو سی ہلاک ہوجائین جسوقت جبرئیل نے یہ بیان کیا تو حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور جبرئیل دونون روی خدا نے ایک فرشتہ کو جناب رسالتمآبؐ کے پاس بہیجا اوس نے آنکر بیان کیا کہ خدا تمہارا تمہین سلام کہتا ہے اور فرماتا ہی کہ مین نے تمکو اس امر سی بیخوف کیا کہ تم گناہ کرو تاکہ تسکو جیب میری عذاب کے ہو بعد اسکے حضرت جبرئیل جسوقت خدمت حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین آتے تھے متبسم اور خندان ہوتے تھے پھر حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا اہل جہنم عظمت جہنم اور کیفیت عذاب الٰہی اور اہل بہشت عظمت بہشت اور اوسکے نعمتون کی حالت اوس روز جانینگے جب اہل جہنم داخل جہنم اور اہل بہشت داخل بہشت ہونگی اور اہل جہنم ستر برس کوشش کرینگے تاکہ اپنی تئین جہنم کے اوپر پہونچائین جسوقت کنارہ جہنم پر پہونچینگے تو ملائکہ گرز آہن انپر لگائینگے وہ پھر قعر جہنم تک چلے جائینگے پھر پوست انکے بدلے جائینگے اور پوست تازہ انکے بدنونپر پہنائے جائینگے تاکہ عذاب ان پوستونپر زیادہ تر تاثیر کری بعد اسکے حضرت نے ابوبصیر سی فرمایا کہ جو کچھ مین نے تجھسے بیان کیا وہ کافی ہی اونہون نے عرض کی اسی قدر ارشاد میری لئی کافی و وافی ہی اور بسند معتبر عمر بن ثابت سی منقول ہی کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اہل جہنم آگ مین مثل کتون اور بھیڑیون کے بسبب شدت عذاب الٰہی فریاد کرتے ہین ای عمر تو اوس گروہ کے باب مین کیا گمان رکھتا ہی کہ جنہین موت نہین آتی تاکہ عذاب سی نجات پائین اور عذاب انکا ہرگز سبک نہین ہوتا اور جہنم مین پیاسے اور بہوکی اور بہرے اور گونگے اور اندھے ہوکے رہتے ہین اور موونہہ انکے سیاہ ہوجاتے ہین

اور محروم و نادم و پشیمان و ذلیل پروردگار کی مغضوب ہین ملائکہ انپر رحم نہین کرتی اور انکی عذاب مین تخفیف نہین کرتے اور آگ انکی ہڈی بہڑکاتی ہین اور یہ لوگ پانی کی عوض مین حمیم گرم جہنم پیتی ہین اور کہانی کی عوض مین زقوم کہاتی ہین اور قلاب آتشین سی انکی بدنونکو پہاڑتی ہین اور آگ کی گرز انکی سر پر لگاتی ہین اور ملائکہ انہین بہت شدید و غلیظ شکنجہ مین رکہتی ہین اور انپر رحم نہین کرتے اور منہ کے بہل انکو آگ مین کہینچتے ہین اور شیاطینون کے ساتھ زنجیر مین جکڑتے ہین اور زنجیرون اور بیڑیون مین قید کرتے ہین اگر اہل جہنم کسی امر کے لئے دعا کرتے ہین تو وہ دعا انکی مستجاب نہین ہوتی اور اگر کوئی حاجت طلب کرتے ہین تو وہ حاجت برآوردہ نہین ہوتی اوس جماعت کا یہ حال ہی جو کہ جہنم مین جاتے ہی اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ حضرت سی فلق کی معنی استفسار کئی گئی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ فلق جہنم مین ایک راہ ایستادہ ہی کہ اس مین ستر ہزار گہر ہین اور ہر گہر مین ستر ہزار حجری ہین اور ہر حجری مین ستر ہزار کالے سانپ ہین اور ہر سانپ کے پیٹ مین ستر ہزار زہر کے سبو ہین اور سب اہل جہنم کو اس درہ سی گذرنا ہوتا ہی منقول ہی کہ یہ آتش دنیا آتش جہنم کے ستر حصون مین سی ایک حصہ ہی کہ ستر مرتبہ اسکو پانی سی بجہایا ہی اور پہر جل اوٹہتی ہے اگر ایسا نہ کرتے تو کوئی شخص اسکے پاس جانے کا متحمل نہ ہوتا تحقیق کہ جہنم کو روز قیامت صحرا محشر مین لائینگے کہ صراط اوسپر رکہین پہر جہنم ایک فریاد کرے گا کہ سب ملائکہ مقربین اور انبیاے مرسلین اوسکے دہشت سے استغاثہ کرینگے منقول ہی کہ غساق جہنم مین ایک صحرا ہی کہ اوس مین تین سو تیس قصر ہین ہر قصر مین تین سو تیس گہر ہین اور ہر گہر مین چالیس زاویے ہین اور ہر زاویہ مین ایک سانپ ہی اور شکم مین ہر سانپ کی تین سو بچہو ہین اور نیش مین ہر بچہو کے تین سو تیس زہر کے سبو ہین پس اگر اون بچہوؤن مین سے ایک بچہو اپنا زہر تمام اہل جہنم پر ڈالے تو سب کے مرجانے کے لئے کافی ہے اور حضرت امام موسی کاظمؑ سے منقول ہی کہ جہنم مین ایک وادی ہی کہ اوسکو سقر کہتے ہین جس روز سے خدا نے اسکو پیدا کیا ہی اوس نے سانس نہین لی اگر خدا اوسکو اجازت دی کہ بقدر سوراخ سوزن سانس لی تو تمام چیزین کہ روے زمین پہ

ہین جل جائین اور اہل جہنم خدا سے حرارت اور بدبو اور بدی اور کثافت سے اوس وادی کی اور جو کچھ کہ
اون چیزون مین سے خدا نے اہل سقر کی لئے دینی عذاب سے اوس مین مہیا کیا ہے پناہ مانگتے ہین اور اوس وادی
مین ایک پہاڑ ہے کہ اوس وادی کی لوگ خدا کی جناب مین اوس پہاڑ کی گرمی اور تعفن اور کثافت سے
اور اون عقابون سے کہ جو خدا نے اوس مقام کی لوگون کی لئے مہیا فرمائے ہین پناہ طلب کرتے ہین اور
اوس پہاڑ مین ایک درہ ہے کہ اہل اوس پہاڑ کے خدا کی طرف گرمی اور بدبو اور کثافت اور عذاب سے
اوس درہ کی استغاثہ کرتے ہین اور اوس درہ مین ایک کنوان ہے کہ اوس درہ کی لوگ عذاب شدید سے
اوس کنوین کی خدا کی ساحت کبریائی مین طالب امان ہوتی ہین اور اوس کنوین مین ایک سانپ ہے کہ
سب لوگ اوس کنوین کی خباثت اور تعفن اور کثافت سے اوس سانپ کی اور جو کچھ خدا نے اوسکی نیش مین
زہر مقرر فرمایا ہے خدا سے استغاثہ کرتی ہین اور شکم مین اوس سانپ کی سات صندوق ہین کہ اونمین پانچ آدمیونکی امتہای
گذشتہ سے جگہہ ہے اور دو آدمیونکی اس امت مین سے جگہہ ہے اور وہ پانچ آدمی امت گذشتہ کی یہ ہین قابیل کہ جسنے اپنے بھائی
ہابیل کو قتل کیا اور نمرود کہ جسنے ابرہیم علیہ السلام سے منازعہ کیا اور وہ کہتا تھا کہ مین مارڈالتا ہون اور مین زندہ کرتا ہون
اور فرعون کہ جسنے خدائی کا دعوا کیا یہود کہ جسنے یہودیونکو گمراہ کیا اور یونس کہ جسنے نصارا کو گمراہ کیا اور اس امت
مین سے دو اعرابی ہین کہ ایمان خدا کا نہ لائی اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فلق جہنم مین ایک کنوان ہے
کہ اہل جہنم اوسکی شدت حرارت سے استغاثہ کرتی ہین اوس فلق نے خدا سے اجازت لی کہ ایک سانس لی جب
ایک سانس لی تو جمیع اہل جہنم کو جلا دیا اور اوس کنوین مین ایک صندوق آتشین ہے کہ اوس کنوین کے
لوگ اوس صندوق کی گرمی اور حرارت سے استغاثہ کرتے ہین اور وہ ایسا تابوت ہے کہ اوس تابوت
مین چھ آدمی امتہای گذشتہ کی معذب ہین اور چھ آدمی اس امت کی معذب ہین وہ چھ آدمی کہ جو امت گذشتہ
کی ہین اون مین سے پہلے پسر آدم ہے کہ جسنے اپنے بھائی کو قتل کیا اور نمرود ہے کہ جسنے حضرت ابرہیم علیہ
السلام کو آگ مین پہینکا اور فرعون اور سامری ہے کہ جنہون نے گوسالہ پرستی کو اپنا دین قرار دیا اور وہ
وہ شخص ہے کہ جسنے یہودیون کو بعد اونکے پیغمبر کے گمراہ کیا اور وہ شخص ہے کہ جسنے نصارے کو
انکی پیغمبر کے بعد گمراہ کیا اور چھ آدمی جو آخر مین ہوے ہین وہ فلان اور فلان اور فلان اور

ایسا ابوسفیان اور سرگروہ خوارج نہروان اور ابن ملجم علیہم اللعنہ ہی اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی کہ جہنم مین مثل گنبد کی گردن شتر کی سانپ ہین کہ اگر ایک سانپ اُن مین سے کسی شخص کو کسی شخص کو کاٹتا ہی تو چالیس قرن یا چالیس سال درد اوسکا باقی رہتا ہی اور بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جب اہل بہشت داخل بہشت ہونگی اور اہل جہنم جہنم مین جائینگی تو ایک منادی خدا کی طرف سے آواز دے گا کہ اے اہل بہشت اور اے اہل جہنم اگر موت کسی قسم کی صورت بنکر تمہارے سامنے آئی تو اوسکو تم پہچان لوگی وہ کہینگے نہین بعد اسکے موت کو مثل صورت گوسفند سیاہ و سفید کی لائین گے اور درمیان بہشت و دوزخ کی رکہینگے اور اہل بہشت اور اہل دوزخ سے کہینگے کہ دیکہو یہی موت ہی پھر حق تعالی حکم فرمائے گا کہ اُسکو ذبح کرو اور فرمائے گا کہ اے اہل بہشت ہمیشہ تم بہشت مین رہوگے اور تمھارے لیے موت نہین ہی اور اے اہل جہنم ہمیشہ تم جہنم مین رہوگی اور تمکو موت نہ آئے گی عقاب الاعمال مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جہنم باوجود اون آزاروں کے جن مین مبتلا ہین کہ ملائکہ حمیم گرم اُنکے حلق مین ڈالتے ہین اور یہ سب واویلاہ کرتی ہین مگر چار آدمیون کی عذاب سے زیادہ تر متاذی ہونگی اور ایک دوسری سے کہین گی کہ ان چار آدمیون کا کیا حال ہی باوجود ان ایذاؤن کی جو ہمپر گزرتی ہین ان چارون کی عذاب سے ہمکو زیادہ تر اذیت ہوتی ہی اون چار آدمیون مین سے پہلا وہ شخص ہی کہ جو ایک آگ کی صندوق مین لٹکا ہی اور دوسرا وہ شخص ہی کہ اپنی آنتون کو کہینچتا ہی اور تیسرا وہ شخص ہی کہ اوسکی موہنہ سے خون اور چرک جاری ہی اور چوتھا وہ شخص ہی کہ اپنا گوشت کہاتا ہی پھر اہل جہنم صاحب صندوق کی نسبت کہین گے کیا سبب ہی کہ اس بدبخت کا عذاب ہمین ایذا دیتا ہی جواب مین کہا جائے گا کہ یہ پہلا شخص وہ شخص ہی کہ اُسکی ذمہ مال مردم باقی رہگیا تھا اور یہ اتنی بضاعت نرکہتا تھا کہ اون کی قرض کو ادا کرسکے اور دوسرا شخص جو اپنی آنتون کو کہینچتا ہی یہ وہ شخص ہی کہ پیشاب سے پروا نرکہتا تھا کہ کس مقام پر اوسکے بدن مین پیشاب لگا ہی اور تیسرا شخص کہ جسکی موہنہ سے پیپ اور خون جاری ہی یہ وہ شخص ہی کہ لوگون کی بری باتون کا تتبع اور تفحص کرتا تھا اور اشخاص غیر سے اون حالات کو بیان کرتا تھا

اور چوتھا شخص کہ گوشت اپنا کھاتا ہی یہ وہ شخص ہی کہ بسبب غیبت و سخن چینی اپنی برادر ایمانی کا گوشت
کھایا کرتا تھا اور مومنین مین عداوت ڈلواتا تھا حضرت صادقؑ سے روایت کی ہی کہ آگ کافرون کے لئے
عذاب ہی اور خازنان جہنم کے لئے رحمت ہی یعنی خازنان جہنم اوس آگ سے لذت حاصل کرتے ہین اور آتش
جہنم خازنان جہنم کو نہین جلاسکتی اور ابن بابویہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جہنم
مین ایک کوہ ہی کہ اوسکو صعود کہتے ہین اور صعود مین ایک وادی ہی کہ اوسکو سقر کہتے ہین اور سقر مین
ایک کنوان ہی کہ اوسکو ہبہب کہتے ہین جسوقت ملائکہ اوس کنوین کی منھ سے پردہ اٹھا لیتے ہین تو اہل
جہنم اوسکی گرمی سے فریاد کرتے ہین اور وہ کنوان جبارون اور خلفای جور کی لئے ہی **مطلب
ستر ہوان** بیان اعراف مین خدا فرماتا ہی وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ یعنی درمیان بہشت و دوزخ ایک
حجاب ہوگا مشہور ہی کہ وہ اعراف ہی اور اعراف ایک حصار ہی درمیان بہشت و دوزخ پھر خدا
فرماتا ہے وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ ترجمہ ظاہری اس
آیہ کا یہ ہی کہ اعراف پر چند مرد ہین کہ پہچانتے ہین ہر ایک کو اوسکی علامت سے اور مفسرین نے معنی اعراف
مین اور اون لوگون کی باب مین جو اس مقام پر ہونگی اختلاف کیا ہی الحاصل مشہور یہ ہی کہ اعراف
ایک حصار ہی درمیان بہشت و جہنم بعضی کہتے ہین کہ اعراف سے مراد وہ کنگری ہین کہ جو اس حصار کی
اوپر واقع ہین اور بعضی کہتے ہین صراط سے مراد ہی اور پہلا قول زیادہ تر مشہور و ظاہر ہی اور اون
لوگون کی باب مین بھی اختلاف ہی کہ جو اعراف مین رہتی ہین بعضی کہتے ہین یہ لوگ وہ گروہ ہین کہ
حسنات و سیئیات اونکی برابر ہین حسنات اونکی اسکی مانع ہین کہ جہنم مین جائین اور گناہ اونکی اسکی مانع
ہین کہ بہشت مین داخل ہون پس انہین اعراف مین جگہ دیگئی ہی یہانتک کہ خدا اونکی حق مین جو کچھ
چاہی وہ حکم فرمائے بعد اسکے انکو داخل بہشت کریگا اور بعضی کہتے ہین کہ شکل مردون کی صورت کی
چند ملائکہ ہین کہ اہل بہشت اور اہل جہنم کو پہچانتے ہین یا خازنان بہشت و جہنم ہین یا حافظان اعمال ہین
کہ وہ لوگون کی آخرت مین گواہ ہونگے اور بعضے کہتے ہین کہ نیکوکاران اور بہترین مومنان ہین اور
ثعلبی نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ اعراف صراط پر ایک موضع بلند ہی کہ علی علیہ السلام و جعفر

اور حمزہ اور عباس اوس جگہ تشریف رکہتی ہین اور اپنی دوستون کو اونکی چہرون کی سفیدی سے اور اپنی دشمنون کو اونکی چہرون کی سیاہی سی پہچانتی ہین احادیث کثیرہ مین آئمہ اطہار علیہم السلام سے وارد ہوا ہی کہ ہم ہین اصحاب اعراف کہ ہر شخص کو اوسکی پیشانی سی پہچان لیتی ہین اور جو شخص کہ ہماری مراتب کا عارف ہوا اور ہم اوسی پہچانتی ہین اسکو داخل بہشت کرتے ہین اور جو کہ ہمارا شیعہ نہین ہوا اور ہم اوسکو نہین پہچانتی اوسی داخل جہنم کرتے ہین اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہی کہ اعراف مین ایک جماعت مستضعفین اہل سنت کی ہوگی اور ایک جماعت مرجون لامر اللہ اور فساق شیعہ کی ہوگی اور مرجون لامر اللہ سی وہ لوگ مراد ہین کہ جو لوگ چہوڑ دی گئی ہین اور اونکے باب مین حکم خدا کا انتظار ہی اور حسنات اور سیئات ان لوگون کی برابر ہین اور طریقہ جمع ان مختلف حدیثون کا یہ ہی کہ اصحاب اعراف یعنی جو حاکم اعراف ہین رسول خدا اور ائمہ ہدیٰ صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین ہونگے کہ مومنان حقیقی کو پہلی روانہ بہشت کرینگے اور صراط سی اوتارینگے اور اپنے دشمنون اور کافرون اور مخالفون اور متعصبون کو جہنم مین بہیجین گے اور ایک جماعت فساق شیعہ اور مستضعفان اہلسنت کہ وہ اہل اعراف ہین اعراف مین ٹہرائی جائینگے اور آخرکار یہ سب شفاعت حضرت رسول مختار صلی اللہ علیہ وآلہ اور اہلبیت اطہار علیہم السلام سے مع بعض شیعہ کہ قابل شفاعت ہین داخل بہشت ہونگے اور بعض ہمیشہ اعراف مین رہینگے چنانچہ اس مقام پر دونون کا احتمال ہی مؤلف کہتا ہی کہ مراد یہان مستضعف سُنی سی وہ سُنی ہی کہ حق کو نہین پہچانتا اور کسی مذہب سی عداوت نہین رکہتا ہی اور نہ کسی شخص سے دوستی رکہتا ہی جناب علامہ مجلسی اعلی اللہ مقامہ حق الیقین مین لکہتی ہین کہ شیخ طبرسی رحمہ اللہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ اعراف بہشت و دوزخ کے درمیان مین چند مقامات بلند ہین کہ سب پیغمبر اور کُل وصی پیغمبر اپنے زمانی کے مردمان گنہگار کے ہمراہ اون مقامات بلند پر اسطرح کہڑی ہونگے جس طرح سرکردہ ہای لشکر اپنے لشکر کے ضعیفون کی حفاظت کے لئے کہڑی ہوتے ہین اور نیکوکاران ہر امت پہلی ہی سی داخل بہشت ہوجائینگے پس ہر زمانے کا پیغمبر یا خلیفہ اپنے گنہگاران امت سی کہے گا کہ تم اپنے برادران نیکوکار کو دیکہو کہ وہ تمسی پہلے داخل بہشت

ہوگئے پس پھر وہان گنہگاروں نیکوکاروں کو سلام کرینگے چنانچہ حق تعالی قرآن مجید مین ارشاد فرماتاہی
ونادوا اصحاب الجنۃ ان سلام علیکم حق تعالی اہل اعراف کی حالت سی خبر دیتاہی کہ اہل اعراف ہنوز
داخل بہشت نہوے ہونگے لیکن امیدوار ہونگے کہ داخل جنت ہون چنانچہ دوسری مقام پہ ارشاد
فرماتاہی وہم یطمعون یعنی اہل اعراف اسکے طمع کرینگے کہ ہم داخل بہشت ہون اور خداوند رحیم ہمین بشفاعت
انبیا و ائمہ ہدی علیہم السلام سے داخل جنت فرمائی اور اہل اعراف جو گنہگار ہونگے وہ جہنم کی طرف
نظر کرینگے اور کہینگے پروردگارا ہمین گروہ ستمگار کا ہمنشین نہ کر پس اصحاب اعراف کہ مراد انبیا
اور خلفاء انبیا سو ہے بنابر اوس حکم کے کہ جو اونہین جانب خدا سی ہوگا اپنی اپنی امت کو ندا کرینگے کہ داخل
بہشت ہوا اور اب تمپر کسی قسم کا خوف نہین ہے اور اب تم کبھی اندوہناک نہ ہوگے

باب دوسرا بیان طہارت مین

اس باب مین ایک مقدمہ اور چھہ فصلین ہین مقدمہ آداب بیت الخلا کے بیان مین آداب واجبہ
اسکے دس ہین پہلے عورتین کا باستثنائی زوجہ و کنیز غیر آزاد وبے شوہر و طفل غیر ممیز شخص ممیز
سے چھپانا دوسری قبلہ کی طرف منھہ کرکے نہ بیٹھنا تیسری پشت بقبلہ نہ بیٹھنا چوتھی مکان محترم
مین مثل مسجد وغیرہ پاخانے اور پیشاب کی لئیے نہ جانا پانچوین ملک غیر مین بلا اجازت پیشاب
نہ کرنا اور پاخانہ نہ پھرنا چھٹے مخرج بول کا آب طاہر سی ایک مرتبہ دھونا لکن تین دفعہ دھونا افضل
ہی اور اگر پیشاب تعدی فاحش کری تو آب قلیل سی دو مرتبہ دھونا واجب ہوگا اور اگر
غائط مخرج غائط سی تعدی نہ کرے تو کلوخ و سنگ طاہر اور چوب و لتہ پاک وغیرہ سی طہارت
ہوسکتی ہی مگر چاہیی کہ ڈھیلے وغیرہ بنابر احتیاط عدد مین تین سی کم نہ ہون اور اگر تین ڈھیلون سی ازالہ
نجاست نہ ہوسکی تو جتنی ڈھیلو مین ازالہ نجاست ہو اوسقدر ڈھیلو نسی ازالہ نجاست کری لکن سنگ و کلوخ کا عدد مین طاق ہونا
بہتر اور افضل ہی اور اگر نجاست مخرج غائط سی تعدی کری تو آب طاہر سی طہارت لازم ہوجائیگی ساتوین مخرج غائط کا سرگین سی پاک
نہ کرنا اگرچہ حیوان حلال گوشت سی ہو آٹھوین اشیاء محترم سے طہارت نہ لینا مثل نان اور آب
زمزم وغیرہ اور اسی طرح ال غیر سی بھی طہارت جائز نہین ہی نوین مخرج غائط کا ہڈی سے پاک نہ کرنا

(باب دوسرا بیان طہارت)

دسوین محخرج غائط کی اوس ہاتھ سی طہارت نہ کرنا جس مین ایسی انگوٹھی ہو کہ اوسپر کلمات محترمہ نقش ہون اور بعد پیشاب استبرا سنت ہی اور فائدہ استبرا کا یہ ہی کہ اگر بعد استبرا مخرج بول پر رطوبت پائی جائے اور اسکا یقین نہ ہو کہ پیشاب ہی تو وہ رطوبت پاک سمجھی جائیگی اور ناقض وضو بھی نہ ہوگی اور آب استنجائی بول و غائط باین شروط محکوم بطہارت ہی کہ اوس پانی کا مزا یا رنگ یا بو متغیر نہ ہوا ہو دوسرے آب استنجا کسی دوسری نجاست سی مثل خون وغیرہ مخلوط نہ ہوا ہو تیسری عرف متعارف سی تعدی نہ کری کہ اوسپر لفظ استنجا صادق نہ آوے اور آب استنجا اگرچہ بعد حاصل ہونے شرائط مذکورہ کی طاہر ہی لیکن بنا بر احوط اوسسے وضو اور غسل جائز نہین ہی البتہ ازالہ نجاست جائز ہی اور بعید نہین کہ پینا بھی جائز نہ ہو

فصل اول کیفیت وضو

فصل پہلی کیفیت وضو مین

اس مین چند چیزین واجب ہین از انجملہ اوس فضا کا مباح ہونا کہ جسمین وضو کرنے والیکے اعضائے وضو کو حرکت ہو لیکن وضو کرنیوالے کی مکان کا غصبی ہونا مضائقہ نہین رکھتا لیکن احوط یہ ہی کہ مکان بھی غصبی نہ ہو دوسری آب مطلق و مطہر سی وضو کرنا اور آب مضاف سی مثل عرق و گلاب یا آب استنجا سی بنا بر احوط اجتناب پر ضرور ہی اور آب مملوک غیر سی بلا اجازت مالک اور آب مشتبہ بمضاف اور آب نجس و غصبی سی در صورت شبہ محصورہ احتراز لازم ہی تیسری منھ پر پانی ڈالنے کی وقت نیت قربت کرنا چوتھی سر کے بالونکے اوگنی کی جگہہ سی ٹھوڑی کی آخر تک طول مین اور جہان تک کہ بیچ کی اونگلی اور انگوٹھا عرض مین گھیر لی بہ نسبت خلقت متعارف منھ کا دہونا اور اوس جلد کا جو بہون اور ڈاڑہی کی نیچے چھپی ہو دہونا ضرور نہین ہی لیکن ابرو اور ڈاڑہی کی بالونکا دہونا جہانتک کہ حد مذکور مین داخل ہی لازم ہی پانچوین دونو ہاتھون کا کہنیون سی انگلیونکی سری تک دہونا واجب ہی اور اگر کوئی مانع ہو مثل انگشتر وغیرہ تو اوسکو حرکت دینا پر ضرور ہی اور میل کو ناخن سی زائل کرنا لازم نہین ہی مگر جب ناخن حد متعارف سی زیادہ ہو جائی تو اوسوقت میل کا دور کرنا بھی ضرور ہی چھٹے مقدم سر کا بقدر مسمّی ہاتھ کی رطوبت سی مسح کرنا اور دونو پاؤنکا انگلیون کی ابتدا سے پاؤنکی قبہ تک اور احتیاطاً مفصل تک طول مین اور عرض مین بقدر مسمّی مسح کرنا کافی ہی اور

اور چاہئے کہ دونو مسح ہاتھ کی بقیہ رطوبت سے ہون اور اگر ہاتھ خشک ہو جاے تو اعضاے وضو سے جس
مقام سے چاہے بنابر اقوی رطوبت لیکر مسح کرے ساتوین حالت اختیار مین ہتیلی سے پاؤن کی انگلیون کی باطن سے
مسح کرنا اور حالت اضطرار مین پشت دست سے بھی جائز ہے آٹھوین مراعات موالات یعنی اعضاے وضو کا پے
در پے دہونا بایین معنی کہ قبل دہونے ایک عضو کے سب اعضاے سابق خشک نہ ہون نوین ترتیب یعنی پہلے منھ
کو دہوے پھر دہنے ہاتھ کو پھر بائین ہاتھ کو پھر مسح سر کرے پھر پاؤنکا مسح کرے اور پاؤنکے مسح مین بھی بنابر
احوط رعایت ترتیب ضرور ہے دسوین وضو کرنے والا وضو کے فعلون کو خود بجا لاے مگر جس صورت مین عاجز
ہو اور عذر رکھتا ہو تو معذور ہے گیارہوین اعضاے وضو پر آب وضو جاری کرنا بارہوین مکان غصبی
اور ظرف غصبی اور ظرف طلا و نقرہ مین آب وضو کا نہ ہونا اور صورت انحصار مین وضو باطل ہے اور
اگر دو پانی ہون مثلاً ایک پانی ظرف غصبی یا طلائی مین ہو اور دوسرا ظرف گلی یا غیر غصبی مین ہو تو وضو
صحیح ہے اگرچہ ظرف غصبی ہی سے وضو کرے تیرہوین نیت وضو کو آخر عمل تک باقی رکھنا چودہوین اعضاے
وضو کا قبل دہونے یا مسح کرنے کے پاک ہونا پندرہوین استعمال آب مین مثل مرض وغیرہ مانع نہ ہونا مخفی
نہ رہے کہ وضو تین چیزون کے لئے واجب ہے پہلے نماز واجب کے لئے اور نماز میت کے لئے وضو لازم نہین ہے بلکہ
جنب حالت جنابت مین نماز میت پڑہ سکتا ہے دوسرے طواف حج اور عمرہ کے لئے تیسرے مس حروف قرآن
کے لئے کہ جس حالت مین بسبب نذر یا عہد یا قسم یا کافر کے ہاتھ سے قرآن لینے کی وجہ سے یا پاک کرنے کی غرض
یا اون اوراق کی اوٹہانے کی ضرورت سے کہ جو پاؤن کے نیچے پڑے ہون مس حروف ناگزیر و واجب ہو
جاے اور واضح ہو کہ باعث وضو دس چیزین ہین پہلی اور دوسری خارج ہونا بول اور غائط کا تیسرے
وہ خواب کہ جو دل اور کان اور آنکہ کو ادراک سے معطل کر دے اور ذائقہ شیرین و شور مین فرق نہ کر سکے
اور حواس معطل ہو جاوین چوتھے وہ چیز کہ عقل کو زائل کر دے مثل بیہوشی اور مستی اور صرع اور خوف اور
وحشت زیادہ پانچوین استحاضہ قلیلہ اور اسی طرح متوسطہ باستثناے نماز صبح اور استحاضہ کثیرہ نماز عصر
وعشا کے لئے مگر استحاضہ متوسطہ مین نماز صبح کے لئے اور کثیرہ مین نماز ظہر و مغرب اور صبح کے لئے وضو اور
غسل دونو لازم ہین چھٹے اور ساتوین اور آٹھوین مس میت اور حیض اور نفاس اون رطوبت مشتبہ

بول اگر قبل استبرا خارج ہو وسوین وہ باد کہ جو مخرج معتاد و متعارف سے نکلے اور اگر کوئی طہارت کا یقین رکہتا ہے اور اوسے شک عارض ہو کہ مجہ سے حدث صادر ہوا یا مین کسی عضو کا اعضاء وضو مین سے دہونا بھول گیا تو یہ شک معتبر نہ ہوگا اور اگر حدث کا یقین رکھتا ہے اور وضو مین شک ہو یا حدث اور وضو دونون کا یقین رکہتا ہے مگر اس مین شک ہو کہ آیا پہلے وضو کیا تھا بعد اوسکے حدث صادر ہوا یا پہلے حدث صادر ہوا تھا بعد اسکے وضو کیا تو اس صورت مین وضو کرنا لازم ہے اور اگر کسی عضو کی دہونے مین یا مسح کرنے مین شک ہوا اور وضو سے فارغ نہ ہوا ہو تو لازم ہے کہ اوس عضو کو دہوئے اور اگر مسح مین شک ہے تو مسح کرے اور اسکے مابعد کو بھی بجا لائے تا ترتیب ہاتھ سے نجائے

فصل دوسری

کیفیت غسل مین اس مین چار مطالب ہین مطلب پہلا اعداد غسل مین مخفی نہ رہے کہ غسل چھ ہین اور بھی واجب ہین پہلا غسل جنابت دوسرا حیض تیسرا استحاضہ کثیرہ اور متوسطہ چوتھا نفاس پانچوان مس میت چھٹا غسل میت مطلب دوسرا غسل جنابت مین واضح ہو کہ جنابت دو چیزون سے حاصل ہوتی ہے پہلی جماع تو اور جماع کا اطلاق اوس وقت ہو جاتا کہ جس وقت ذکر بقدر حشفہ فرج مین داخل ہو جائے اگرچہ انزال نہ ہوا اور اگر عورت کی دبر مین دخول کرے خواہ وہ زندہ ہو خواہ مردہ اور انزال نہ ہو تو بھی غسل واجب ہو جاتا ہے بلکہ اگر حیوان کی فرج یا دبر مین دخول کرے تو اس صورت مین بھی غسل واجب ہو جاتا ہے دوسری منی کا نکلنا خواب مین ہو خواہ بیداری مین مرد ہو خواہ عورت مخرج معتاد سے ہو خواہ غیر معتاد سے اور اگر شبہ واقع ہو کہ آیا منی ہے یا اور کوئی رطوبت ہے تو اس صورت مین امتیاز منی کا شہوت اور جہندگی اور سستی بدن سے ہوتا ہے اور بیمار کے لئے شہوت اور سستی بدن کافی ہے مطلب تیسرا غسل کی شرطون کی بیان مین مخفی نہ رہے کہ غسل مین چند شرطین ہین پہلی مکان کا مباح ہونا دوسری پانی کا طاہر اور مطہر اور مباح اور مطلق ہونا تیسری ہر عضو کا قبل دہونے کے پاک ہونا چوتھی نیت کرنا اور چاہیے کہ غسل ترتیبی مین سر اور گردن دہونے سے قبل نیت کرے بعد اسکے دہنی جانب کو دہوئے پھر بائین جانب دہوئے اور تمام ناف اور عورتین کو دونو طرف کی دہونے مین شامل کرے اور غسل ارتماسی مین کل بدن ڈبونے کے وقت نیت کرے پانچوین

فصل دوسری غسل کے واجبات کے بیان مین

غسل کرنیوالا خود افعال غسل بجالاوی لیکن اگر عاجز ہو تو معذور ہوگا چھٹے پانی کا تمام بدن پر جاری
کرنا ساتوین اوس چیز کا زائل کرنا کہ جو مانع وصول آب ہو یا یہ کہ جلد تک پانی پہونچاوی آٹھوین بحکم نیت
پر باقی رہنا کہ قصد منافی یا قصد ریا نہ کری نوین پانی ظرف طلا یا نقرہ مین منحصر نہ ہو جیسا کہ بحث وضو
مین مذکور ہوا دسوین غسل ترتیبی مین مراعات ترتیب لیکن غسل ترتیبی مین موالات شرط نہین ہی اور غسل
ارتماسی اوسی کہتی ہین کہ تمام بدن دفعۃً پانی مین پہونچائی تاکہ پانی کل بدن پر محیط ہو جائے اور سب
بدن کا پانی سی باہر ہونا ضرور نہین ہی بلکہ ہو سکتا ہی کہ پانی مین یا پانی کی نیچی غسل ارتماسی بجالائے اور
اپنی تئین حرکت دی مولف کہتا ہی کہ مراد یہ ہی کہ پانی مین نیت غسل کری اور اپنی تئین بقصد غسل
کری ~~اور اپنی تئین بقصد غسل~~ حرکت دی تو غسل ارتماسی ہو جائے گا مگر احوط یہ ہی کہ تمام بدن پانی
سے باہر ہو اور سوای غسل جنابت کی باقی غسلون مین قبل غسل خواہ بعد غسل وضو کرنا واجب ہی
اور اگر کسی شخص کو دو یا دو سی زیادہ غسل واجبی درپیش ہون تو ایک غسل بعوض کل غسلون کی
مجزی و کافی ہی اور اسی طرح اگر دو یا دو سی زیادہ غسل سنتی کرنا منظور ہون تو سب غسلون کی عوض
مین ایک غسل کفایت کرے گا اور اگر غسل واجب اور سنت دونو جمع ہون اور نیت دونو کی کرے
تو بھی کافی ہی اور اگر نیت غسل واجب کی کرے تو یہ غسل غسل سنت کی لئی بھی کافی ہوگا اور اگر
چند غسل واجبی جمع ہون اور اون مین غسل جنابت بھی ہو تو قصد غسل جنابت کفایت کریگا
اور غسل جنابت کی وجہ سی وضو ساقط ہو جائے گا اور غسل ارتماسی روزہ دار و محرم اور صاحب
جبیرہ کی لئی صحیح نہ ہوگا اسواسطے کہ جبیرہ پر بعوض دھونے کے مسح کرنے کی تکلیف ہی لیکن
احکام جنب پس آٹھ چیزین جنب کو قبل غسل جائز نہین ہین پہلے نماز واجب و سنت دوسرے
طواف کعبہ تیسرے مس کتابت قرآن حتی اعراب اور اسی طرح بنا بر احتیاط چھونا اسم خدا اور چودہ
معصومون کے نامون کا جائز نہین ہی اگرچہ کوئی دلیل واضح پائی نہین جاتی چوتھی داخل ہونا مسجد
مکہ معظمہ اور مسجد مدینہ منورہ مین پانچوین ٹھہرنا سب مسجدون مین چھٹی پڑھنا اون سورون کا کہ جن مین سجدہ
واجب ہی اور اگر سورہ ہای عزائم پڑھی ہو تو سجدہ واجب ہوگا ساتوین روزہ رکھنا آٹھوین کوئی

مطلب بیان تیمم

چیز مسجد میں رکھنا اور صاحب حیض و نفاس پر بھی یہ سب چیزیں حرام ہیں اور اگر کسی شخص سے غسل زہ بیچ
میں حدث اصغر صادر ہو تو اقوی صحت غسل ہے بدون وضو استئناف والله تعالی لکن احوط یہ ہے کہ بعد تمام
غسل وضو کرلے مطلب چوتھا بیان تیمم میں مخفی نہ رہے کہ اگر وضو اور غسل ممکن نہ ہو تو چند صورتوں
میں تیمم واجب ہو جاوے گا پہلے نا یافتن آب دوسری اوس صورت میں کہ پانی تک پہونچنا ممکن نہ ہو
خواہ بسبب خوف درندہ خواہ چوروں کی ڈر کی وجہ سے خواہ ایسی چیز ممکن نہ ہو کہ جس سے پانی کھینچ
سکے تیسری اوس صورت میں کہ استعمال آب سے خوف ضرر ہو یا خوف طول مرض ہو خواہ مرض پیدا
ہو جانے کا ڈر ہو اور اگر از روی وسواس نہ ہو تو اس باب میں شک بھی معتبر ہوگا چوتھی پانی کی
قیمت کا میسر نہ ہونا خواہ یہ سبب کہ مالک اسقدر پانی کی قیمت طلب کرے کہ اوس مقدار کا دینا اس
شخص کی حسب حال باعث ضرر تصور کیا جاوے خواہ کوئی اور سبب ہو پانچویں خوف تشنگی چھٹی استعمال
میں پانی کی احتمال درد شدید پیدا ہوتے کا ہو یا موافق عادت بسبب پانی کی گرمی یا سردی کی
تحمل نہ ہو سکے اور چارہ کار بھی عسیر و دشوار ہو اور اگر پانی کی استعمال کی وجہ سے ہاتھ کی جلد شق یا
سخت ہو جاوے کہ دیکھنے والے کو بری معلوم ہو تو بھی استعمال آب لازم نہ ہوگا ساتویں پانی کا حاصل
کرنا باعث ذلت ہو کہ وہ ذلت اوس شخص کی مناسب حال نہ ہو آٹھویں وقت وضو اور غسل کی
گنجایش نہ رکھتا ہو نویں بدن یا کپڑا اوس نجاست سے نجس ہو کہ جو معفو نہیں ہے اور پانی غسل یا
وضو اور ازالہ نجاست دونوں کی واسطے کافی نہ ہو اسوقت میں لازم ہے کہ نجاست کو دھوے اور
وضو یا غسل کی لیے تیمم کرے اور تیمم میں چند چیزیں واجب ہیں پہلی مباح ہونا مکان تیمم کا دوسری
خاک ہونا یا جو چیز کہ حکم خاک میں ہے مثل پتھر وغیرہ کے تیسری طاہر اور مباح اور خالص ہونا خاک کا
چوتھی قبل تیمم اعضائے تیمم کا پاک ہونا پانچویں بہ تعین بدلیت نیت قربت کرنا چھٹی دور کرنا اوس چیز کا
کہ جو اعضائے تیمم میں وصول خاک سے مانع ہو مثل انگشتر وغیرہ ساتویں بعد نیت دونوں کف دست
ایک دفعہ واحدہ میں خاک پر مارنا آٹھویں مسح پیشانی اوس مقام سے کہ جس مقام سے موئے سر اُگتے
ہیں تا ابرو و بیخ بینی اور چاہیے کہ ابتدا جانب اعلی سے ہو اور دونوں ہاتھ اوپر سے نیچے تک رسیدہ ہے

کھینچتے ہوئی آئین اور عرض مین ہاتھون کا کھینچنا نہ چاہئی جیسا کہ عوام مین متداول ہی اور مسح مین دونو
جنبین اور بہو دونکا داخل کرنا احوط ہی دونون مسح مین پشت دست کا باطن سی بائین ہاتھ کی اور بائین پشت
دست کا باطن سی دہنی ہاتھ کی سطح واقع ہو کہ ممسوح ماسح نہ ہو جای اور تمام مسح نہ ہونی پای اور تیمم مین ایک
ضرب کافی ہی خواہ تیمم بدل وضو ہو خواہ بدل غسل اور اگر کوئی شخص نماز حاضر کی لئی تنگ وقت مین تیمم کری
تو اوسی تیمم سی دوسری نماز اول وقت مین پڑہ سکتا ہی مثلاً اگر تنگ وقت مین نماز ظہر اور عصر کی لئی تیمم
کری تو اوسی تیمم سی اول وقت مین نماز مغرب پڑہ سکتا ہی اور جائز ہی کہ ایک تیمم سی متعدد نمازین پڑہی
خواہ قضا ہون خواہ ادا اور جس صورت مین کہ امید عذر کی زائل ہونی کی نہ ہو تو اول وقت مین تیمم
کرکے نماز پڑہنا جائز ہی **مطلب پانچوان** پانی کی اقسام مین واضح ہو کہ پانی کی چار قسمین ہین پہلی
آب جاری اور وہ مراد ہی اوس پانی سی کہ جو زمین سی نکلی اور رواں ہو اگرچہ زمین ہی مین ہو اور وہ ملاقات
نجاست سی نجس نہین ہوتا مگر بسبب تغیر لیکن بعد زوال تغیر پاک ہو جاتا ہی اور حمام کی چھوٹی حوض اگر
خزانہ سی متصل ہون تو وہ بھی حکم جاری مین ہین اور آب باران اور آب چشمہ اگرچہ جاری نہ ہو لیکن بحکم
جاری ہی دوسری آب استادہ پس اگر بقدر کر ہو تو نجس نہ ہوگا مگر بسبب تغیر اور اگر بعد نجس ہونے کی تغیر
زائل ہو جای تو جس وقت تک دوسرا مطہر مثل آب باران یا آب جاری یا دوسرا کر اوس پر جاری نہ ہوگا اوس وقت
تک وہ پاک نہین ہی اور مقدار کر موافق مساحت ساڑہی تین بالشت طول اور عرض اور عمق مین ہی
کہ مجموع بیالیس بالشت متعارف اور سات ثمن ہوتی ہین تیسری آب چاہ وہ نجس نہین ہوتا بدون تغیر
اور اگر تغیر اوسکا بدون دوسری مطہر کی زائل ہو جای تو پاک ہو جاتا ہی اور اگر اسقدر پانی کہینچین کہ تغیر
زائل ہو جای تو بھی پاک ہو جائیگا اور اگر کوئین مین نجاست گری اور پانی متغیر نہ ہو بلکہ غیر نجاست بھی
گری تو بقدر معین پانی اوسکا نکالنا سنت ہی تفصیل اسکی اس رسالہ مختصر مین مناسب نہین ہی چوتھی آب مضاف
کہ قلیل ہو یا کثیر اوسکا اگرچہ بقدر ایک دریا کی ہو ملاقات نجاست سی نجس ہو جاتا ہی **مطلب چھٹا** مطہرات
مین اور وہ دس ہین پہلی پانی دوسری آفتاب کہ یہ پاک کرتا ہی زمین اور خاک مین اور دیوار اور حصیر
اور درخت اور گہانس اور جمیع اشیای غیر منقولہ کو بشرطیکہ وہ اشیا تر ہون اور عین نجاست زائل

ہوچکی ہو اور یہ کہا جاوی کہ آفتاب نی خشک کیا تیسری زمین کہ یہ پاک کرتی ہی پاؤنکی تلوی اور تہ کفش کو بشرطیکہ عین نجاست دفع ہوجاوی اور اگر نجاست بول کی ہو تو بسبب راہ چلنی اور زمین کی متصل ہونی کی وجہ سی طہارت حاصل ہوجاویگی بشرطیکہ رطوبت باقی نرہی چوتھی استحالہ کہ حقیقت نجس العین حقیقت طاہر العین سی مبدل ہوجاوی مثل اسکی کہ نجس العین نمک زار زمین گر پڑی اور نمک ہوجاوے پانچوین اسلام کہ یہ پاک کرتا ہی کافر کو نجاست کفر سی چھٹی نقص کہ یہ کم ہونا دو حصہ آب انگور کا ہی جس صورت مین جوش آئی اور قوام حاصل ہو تو بعد کم ہونے دو ثلث کی مابقی طاہر ہوجائے گا ساتوین انتقال مثل اسکی کہ آدمی کا خون مچھر وغیرہ کی شکم مین جائی بشرطیکہ وہ حیوان خون جہندہ نرکہتا ہو آٹھوین انقلاب مثل اسکے کہ شراب سرکہ ہوجائے نوین آلات استنجا مثل کلوخ اور پتھر وغیرہ کہ یہ مطہر مخرج غائط ہین دسوین زوال عین نجاست بدن حیوان اور باطن انسان سی مثل باطن بینی وہنی گیارہوین تبعیت مثل اسکی کہ کافر کا لڑکا مسلمانون کا اسیر ہوا اور ماں باپ اسکے ہمراہ نہ ہون اگر ہمراہ ہونگے تو صدق تبعیت مشکل ہی اور مثل اسکے کہ میت کو تختہ پر غسل دین اور وہ کپڑا کہ بدن میت پر ہو جب میت کو طاہر کرینگے تو بالتبع یہ دونون بھی طاہر ہوجاوینگے بارہوین غایب ہونا کہ یہ رخت اور بدن مسلم کا مطہر ہی بشرطیکہ اوس مسلم کو اپنی رخت و بدن کی نجاست کا علم بھی حاصل ہوا ور دوسری شخص کو احتمال طہارت بھی حاصل ہوجاوی تیرہوین زوال تغیر ہی مثل اسکے کہ اگر آب چاہ یا آب حوض حمام بسبب نجاست متغیر ہوجاوی اور اوس تغیر آب چاہ کو نبع اور آب حوض حمام کو آب مادہ زائل کردی تو یہ دونو پانی پاک ہوجاوینگے چودہوین استبرا یہ اوس رطوبت مشتبہ کا جو بعد بول آتی ہی طاہر کرنیوالا ہے پندرہوین استبرا اوس حیوان کا کہ نجاست خوار ہو کہ یہ اوسکے بول اور سرگین کو پاک کرتا ہی اور مراد اوس استبرا سے یہ ہی کہ اوس حیوان کو چیز طاہر کھلا دین مثل اسکے کہ شتر کو چالیس روز اور گائے کو بیس روز اور بکری کو دس روز اور مرغ خانگی کو تین روز بند کرین اور نجاست نہ کھانے دین سولہوین غسل میت کہ مطہر بدن میت ہی اور نبی اور امام اور شہید کی میت قبل از غسل بھی پاک ہی اور جسوقت پانی نہ ملی تو بعوض غسل تیمم کا مطہر بدن

نبع سوت

میت ہونا خالی از وجہ نہین ہی بلکہ قوی ہی مثل غسل آب خالص کہ جسوقت سدر و کافور نہ ہو تو ایک ہی غسل مطہر میت ہو جائے گا **مطلب ساتوان اقسام نجاسات** مین اور وہ دس چیزین ہین پہلی اور دوسری بول اور غائط حیوان حرام گوشت کہ خون جہندہ رکہتا ہو اور حلال گوشت کہ جو نجاست خوار ہو قبل استبرا تیسری منی اوس حیوان کی جو خون جہندہ رکہتا ہو اگرچہ حلال گوشت ہو چوتھی خون اوس حیوان کا کہ خون جہندہ رکہتا ہو حلال گوشت ہو خواہ حرام گوشت پانچوین اور چھٹی کتا اور سور صحرائی ساتوین میتہ اوس حیوان کا جو خون جہندہ رکہتا ہو سوائی نبی اور امام اور شہید کے اور معصوم غیر امام بھی امام کے حکم مین ہی اور اجزا ہی میتہ بھی اگر حیات نے اوس مین حلول کیا ہی تو نجس ہین پس مثل بال اور ہڈی کے پاک ہی اور باریک اجزا کہال کی کہ انسان کی بدن سی جدا ہوتی ہین اگرچہ جدا کرتے ہین اونکی اذیت ہو اظہر اونکی طہارت ہی آٹھوین کافر حربی خواہ غیر حربی نوین شراب اور ہر چیز نشہ کرنے والی کہ بالاصل روان ہو اور آب انگور بنا بر اظہر حکم مین نجاست کی ہی اگر اوس مین جوش آوی اور قوام حاصل ہو دسوین فقاع کہ مراد جو کی شراب سی ہی **مطلب آٹھوان کیفیت تطہیر** مین مخفی نہ رہی کہ اگر کسی ظرف مین کتا پانی پئی اور آب قلیل سی اوسکو طاہر کرین تو چاہیئے کہ پہلی مرتبہ اوس مین طاہر خاک ڈالین اور سب جگہہ پہونچا دین یا ملین بلکہ بہتر یہ ہی کہ ایک مرتبہ خاک اور پانی ملا کے بھی دہوئین بعد اوسکے دو مرتبہ پانی سی دہوئین اور بہتر یہ ہی کہ اگر ظرف کو کتا چاٹے یا جھوٹا اوسکا کسی ظرف مین گری یا کوئی عضو اوسکا کسی ظرف مین داخل ہو جائے تو بھی اسی نہج سی پاک کرین اور جو ظرف کہ نجاست خوک اور شراب بلکہ مائع مسکر یا دشتی چوہی کی مر جانی سی نجس ہو جائے تو اوسکا بھی سات دفعہ دہونا بہتر ہی مگر آب کثیر مین ایک دفعہ دہونا کافی ہی لیکن تین دفعہ بہتر معلوم ہوتا ہی خواہ کسی ہی نجاست سی نجس ہوا ہو سوا اون نجاستون کی کہ جو مذکور ہوئی ہین اگر کسی ظرف کو پاک کرین تو جائز ہی کہ تین دفعہ ظرف کو آب قلیل سی بھر دین اور پانی پہینک دین بلکہ جائز ہی کہ تھوڑا پانی ڈالین اور پانی کو حرکت دین تا کہ سب جگہہ پہنچ جائی بعد اسکے اوس پانی کو پہینکدین اگر تین دفعہ یا دو دفعہ ایسا کرین تو وہ ظرف

(مطلب ساتوان اقسام نجاسات)

(مطلب آٹھوان کیفیت تطہیر)

پاک ہوجائیگا اور بنابر قول منہ بھی ظرف کی حکم مین ہی اگر منہ نجس ہوجائی اور پاک پانی سے کلی کرین
تو منہ بھی طاہر ہوجائیگا اور جو چیز منہ مین نجس ہوگی وہ بھی پاک ہوجائیگی بشرطیکہ نجاست باطن
مین اوسکے نہ پہونچی ہو وہان خود منہ اور آب دہن محض زوال عین نجاست سے پاک ہوجاتا ہی اور تین
دفعہ کلی کرنا بہتر ہی اور اگر نجاست باطن ظرف مین پہونچی ہو تو ظاہر اوسکا طاہر کرنے سے پاک ہوجاتا
ہی اور نجاست باطن کی ظاہر مین سرایت نہین کرتی اور اگر چاہین کہ باطن بھی پاک ہو تو ضرور ہی کہ
اوس ظرف کو خشک کرین اور آب کر یا جاری مین اتنی دیر تک رکھین کہ پانی عمق مین ظرف کی جاوی
اور اگر لباس بول طفل شیرخوار سے نجس ہوگیا ہو تو پانی کا ایک مرتبہ سب محل نجس مین پہونچانا کافی
ہی بشرطیکہ وہ لڑکا ہو اور لڑکی نہ ہو اور اگر لڑکا ہو تو چاہیے کہ دو برس سے کم ہو اور اکثر غذا اوسکی
دودھ ہو اور بول غیر طفل مین دو مرتبہ دھونا آب قلیل سے اور ہر مرتبہ نچوڑنا لازم ہی اور غیر بول
مین ایک مرتبہ دھونا اور نچوڑنا کافی ہی لیکن آب کر اور آب جاری اور آب باران مین نجاست بول
ہو خواہ غیر بول ایک مرتبہ دھونا کفایت کرتا ہی اور نچوڑنا لازم نہین ہی اور ازالہ نجاست مین
زوال عین نجاست کافی ہی اگرچہ رنگ یا بو باقی رہجائے تو بھی مضائقہ نہین ہی اور کپڑا اگر
رنگ خام رکھتا ہو اور نجس ہوجائے تو آب کثیر مین غوطہ دینے سے پاک ہوجاتا ہی بشرطیکہ آب مطلق
اوس مین پہونچی اور آب قلیل سے بھی پاک ہوتا ہی اگر پانی ڈالنے کی حالت مین اور پانی پہونچنے
کے حال مین اور نچوڑنے کے وقت وہ پانی مضاف نہ ہوجاے اور استعمال کرنا اور کسی چیز کا
ظروف خالص طلا اور نقرہ مین رکھکر کھانا پینا حرام ہی لیکن وہ چیز کہ جس پر ظرف ہونا صادق
نہ آوی مثل سرپوش چلم تو مضائقہ نہین ہی اور نقرہ کوب اور طلاکوب کا استعمال بے عیب ہے
لیکن احوط یہ ہی کہ لب کو مقام طلا اور نقرہ پر نہ پہونچاوی خاتمہ یہ باب طہارت کا از زبدۃ الفقہ
سے نقل کیا گیا ہی چونکہ بحث حیض و نفاس و استحاضہ واحکام اموات اوس مین نہ تھی لہذا رسالہ
جناب نواب الطاف حسن خانصاحب عظیم آبادی سے کہ جو ملاحظہ ممتاز العلما اعلی اللہ مقامہ مین گذرا
تھا اختصاراً نقل کیا جاتا ہی لیکن عبارت مین کسی قدر فرق ہے اور کچھ مطالب کو کتاب تحفہ سے

کہ جو مطابق فتاوی مجتہد العصر حجۃ الاسلام میرزا محمد حسن شیرازی مین زیادہ کیا ہی **فصل تیسری** بیان
حیض مین شناخت اوسکی یہ ہی کہ خون حیض اکثر اوقات سیاہ رنگ اور گاڑھا اور گرم ہوتا ہی اور نکلنے کیوقت
بزور اور بسوزش نکلتا ہی پس اکثر اوقات کی قید کا باعث یہ ہی کہ کبھی اوس خون کی آنی مین یہ صفتین نہین
پائی جاتین اور حقیقت مین وہ خون حیض ہوتا ہی اور حیض کا یہ ضابطہ ہی کہ تین دن سی کمتر اور دس روز
سی زیادہ نہین ہوتا ہی اور اگر نو برس کی سن کی پہلی اور سن یاس کی بعد خون آئی تو وہ خون حیض نہین
ہی اور بنا بر مذہب بعض علما سن یاس بعد پچاس برس کی ہوتا ہی اور بعض علمای دین فی تصریح کی ہی
کہ قرشیہ اور نبطیہ کو بعد ساٹھ برس کی حیض منقطع ہو جاتا ہی اور سوا ان دو قومون کی اور عورتون کو بعد
پچاس برس کی ایام یاس ہوتی ہین پھر خون حیض نہین آتا اور درمیان دو حیضون کی دس روز کا فاصلہ
ہونا ضرور ہی کہ جسکو ایام طہر کہتی ہین وہ اور ایام خون حیض کا دیکھنا ایام حمل مین بھی ممکن ہی یا نہ یہ مسئلہ
اختلافی ہی غرض جب تک خون کا آنا موقوف نہ ہو اور عورت اپنی تئین غسل سی طاہر نہ کرے نماز
اور روزہ اور طواف خانہ کعبہ نہ بجالائی اور جو جو چیزین جنب پر حرام ہین وہ حائضہ پر بھی حرام ہین اوس
ایام حیض مین جو نماز قضا ہوئی ہو اوسکا پڑھنا ضرور نہین ہی کہ ایام حیض کی نماز معاف ہی مگر روزہ کی
قضا لازم ہی اور اگر حالت حیض مین غسل کری تو وہ غسل صحیح نہین ہی اور ایام حیض مین جماع کرنا
قصداً اور دانستہ حرام ہی اور اگر حالت جماع مین عورت حائض ہو جای تو مرد کو لازم ہی کہ فوراً مباشرت
سے کنارہ کری اور اگر کوئی شخص حالت حیض مین جماع کری خواہ شوہر خواہ آقا تو کفارہ کی واجب
ہونی مین اختلاف ہی لیکن کفارہ دینا احوط ہی اور یہ کفارہ عورت پر لازم نہین ہی ہر چند وہ عورت
حالت حیض مین جماع کی لیی راضی بھی ہو گئی ہو مگر راضی ہونے کی سبب سی گنہگار تو ہوگی لیکن کفارہ
واجب نہ ہوگا اور یہ کفارہ دس فقیر کو دینا چاہیے کہ جو مستحق زکواۃ ہو اور طلاق دینا بھی حیض کی
ہنگام مین جائز نہین ہی بشرطیکہ عورت اور شوہر ایک شہر مین ہون اور اگر دونون دو شہرون مین
ہون اور ایام حیض شوہر کو معلوم نہ ہون تو طلاق دینی مین مضائقہ نہین ہی اور اگر نماز پڑھنی
مین حیض آجاوی تو چاہیی کہ اوسی وقت نماز ترک کری اور بعد وسعت قبل وقت نماز غسل کری

فصل ۳ بیان حیض

اور صورت غسل حیض بھی مثل جنابت ہی مگر نیت مین بعوض جنابت غسل حیض کہی اور غسل جنابت مین وضو حرام
ہی اور غسل حیض مین واجب ہی اور وضو پیشتر از غسل حیض کرنا بہتر ہی **فصل چوتھی بیان غسل نفاس مین**
خون نفاس وہ خون ہی کہ عورتون کو جننی کی ساتھ یا بعد اسکی آتا ہی خواہ لڑکا تمام الخلقہ ہو یعنی تمام
عضو اوسکی درست ہون یا نہ حتی کہ مضغہ گوشت بھی اگر پیٹ سی پیدا ہو اور اسکی ساتھ یا اوسکی بعد خون آوی
تو غسل نفاس اجماعاً واجب ہی اور اگر علقہ نکلی اور معلوم ہو کہ یہ مبدا ولادت انسان ہی تو بھی غسل واجب ہی اور
اگر عورت بعد ولادت یا بعد اسقاط اوسی روز خون دیکھی اور اوسی دن مین وہ خون موقوف ہو جاوی تو نفاس
قرار پائیگا اور جسصورت مین دسدن تک موقوف نہ ہو تو والدتی اٹھارہ دن تک احتیاط یہ ہی کہ مابین احکام
مستحاضہ و نفاس جمع کری اور جو خون کہ لڑکا پیدا ہونیسی پہلی نکلی اگرچہ ایک پل بھر بھی پہلی ہو تو وہ نفاس
نہین ہی غسل نفاس و احکام اوسکی لازم ہونگی اور جبتک کی خون نہ آوی احکام نفاس جاری نہ ہونگی اور
محض ولادت کافی نہین ہی بالاجماع اور کمی مدت نفاس کیواسطی حد مقرر نہین ہی بلکہ اگر ایک لحظہ کی لئی
بھی خون آوی تو غسل واجب ہوگا غرض جس عورت کی واسطی ایام حیض کی عادت اور تعداد
مقرر ہی کہ مثلاً اول یا نصف یا آخر ماہ مین اوسکو حیض آتا ہی اور چھ یا سات یا آٹھ روز رہتا ہی
اگر خون اوسکا دس روز سی تجاوز نہ ہوا ہو تو نفاس ہے اور جو دس دن سے تجاوز
ہو گیا ہو تو جتنے روز اوسکو حیض رہتا تھا اوسی قدر نفاس ہی باقی استحاضہ اور اگر دس روز سی
کم عادت تھی اور نفاس مین دس روز تک خون آیا تو احوط یہ ہی کہ جتنی دن ایام عادت سی زیادہ گذری ہون اسمین
نفاس اور استحاضہ دونوں کا عمل بجا لاوی اور جناب شیخ مرتضی علیہ الرحمہ فی حاشیہ نجفیہ مین لکھا ہی کہ اگر دسدن خون
آوی تو نفاس قرار دی اور اعمال استحاضہ بھی بجا لاوی اور جناب حجۃ الاسلام میرزا دام ظلہ فی لکھا ہی کہ اولی جمع
کرنا ہی یعنی اعمال نفاس و استحاضہ دونوں اٹھارہ دن تک بجا لائی اور جو چیزین کہ حیض مین حرام و سنت و مکروہ
ہین اس مین بھی حرام و سنت و مکروہ ہین اور صورت غسل کی بھی مثل غسل حیض ہی فقط حیض کی جگہ نفاس کا قصد
کرنا چاہئی **فصل پانچوین غسل استحاضہ مین** صورت خون استحاضہ کی یہ ہے کہ اکثر اوقات
زرد و سرد اور رقیق ہوتا ہی اور بعضی مجتہدون نے لکھا ہی کہ سستی کی ساتھ نکلتا ہی اور کبھی ایسا

فصل ۴ غسل نفاس

فصل ۵ غسل استحاضہ

کبھی ہوتا ہی کہ یہ سب اوصاف اوس خون مین ہوتی ہین اور حقیقۃً وہ خون خون حیض ہوتا ہی اور استحاضہ
کا خون کبھی طور پر آتا ہی پس عورت کو لازم ہی کہ امتیاز کری اگر وہی اوسی قدر خون آلودہ ہو کہ حشقہ
فرج کی اندر رہی اور خون باہر نہ نکلی تو استحاضہ قلیلہ ہی پس صاحب استحاضۂ قلیلہ پر لازم ہی کہ ہر نماز کی واسطی
ظاہر فرج کو دہوئے اور روئی کو تبدیل کرکے دوسری روئی رکھی اور ہر نماز کی واسطے وضو کری اور اگر
روئی سے پھوٹ کر دوسری طرف خون پہونچا ہو اور بہنی کی نوبت نہ آئی ہو تو وہ استحاضہ متوسطہ ہی
اسوقت مین چاہئی کہ جو امور استحاضہ قلیلہ مین واجب ہین وہ سب بجالائی اور جو لتہ روئی کی لیہ ہی
اوسکو احتیاطاً بدل ڈالی علاوہ اسکی ایک غسل نماز صبح کیواسطی کری بشرطیکہ قبل نماز صبح خون بصفت
متوسطہ دیکہا ہو اور اگر بعد نماز صبح استحاضہ متوسطہ ہو تو بہی ایک غسل احتیاطاً نماز آئندہ کی لئی بجالائی
اور اگر خون لتہ کو دوسری طرف تر کرکے بہ نکلی تو وہ استحاضہ کثیرہ ہی پس جس عورت کو استحاضہ کثیرہ ہو
اوسپر واجب ہی کہ جو امور استحاضہ قلیلہ ہین وہ سب بجالائی اور سوای اسکی ایک غسل نماز ظہر اور عصر
کیواسطی اور ایک غسل نماز مغرب اور عشا کی لئی اور ایک غسل نماز صبح کی واسطی بقصد واجب بجالائی
اور لتہ کو احتیاطاً بدل ڈالی اور اگر ان نمازون مین فرق کیا چاہی کہ ہر وقت کی نماز علیحدہ پڑہی
تو ہر نماز کی واسطی ایک ایک غسل اور ہر غسل کی ساتہ وضو کری اور مقتضای احتیاط یہ ہی کہ وضو
مین قربت کی نیت کری اور پیشتر از غسل وضو کرنا احوط و بہتر ہی اور جب خون مختلف ہو کبہی کثیرہ
اور کبہی غیر کثیرہ تو اوسکے حکم مین علما نی اختلاف کیا ہی قول احوط یہ ہی کہ قبل نماز اگر ایک لحظ بہی
کثرت خون پائی جاوی تو اوس نماز کی لئی استحاضہ کثیرہ کی احکام کی رعایت کری اور جب مستحاضہ
اعمال استحاضہ بجالاوی تو وہ پاک عورت کی حکم مین ہی اور جو کچہہ پاک عورت پر مباح ہی وہ اوسپر
بہی مباح ہوتا ہی اور اگر ان اعمال کی بجالانی مین کسی چیز مین بہی خلل ہوگا تو اوسکی نماز صحیح
نہین ہی اور جبکہ غسل مین خلل ہوا تو اوسکا روزہ بہی بنا بر مشہور صحیح نہین ہوگا اور ان روزہ دار
کو لازم ہے کہ اس غسل کو صبح کی قبل بجالاوی اور اسی غسل سی صبح کی نماز پڑہی اور اگر غسل و وضو
مین خلل کری تو اوسکو کتابت قرآن کا بہی مس کرنا جائز نہین ہی اور بعض علما نے لکہا ہی کہ اعمال

مقررہ کی قبل خصوص غسل سی پہلی مباشرت اوسکی ساتھ کرنا جائز نہین ہی اور یہ احوط ہی اور اگر نماز پڑہی اور اعمال مقررہ مین خلل کیا ہو تو اوسکی قضا لازم ہی اور اگر غسل مین خلل کیا ہو تو روزہ کا بھی یہی حال ہی اور ان اعمال سی پہلی مساجد مین داخل نہ ہونا احوط ہی اور لازم ہی کہ بعد غسل اس امر مین کوشش کری کہ بدن تک اور کپڑی تک اوسکی خون نہ پہونچے اور با وجود کوشش اگر خون پہونچ جاوے تو مضائقہ نہین رکہتا **فصل چھٹی** بیان احکام اموات مین اور اس مین پانچ مقصد ہین مقصد پہلا احکام مرض و کیفیت احتضار مین اکثر اس مقصد مین حلیۃ المتقین و زاد المعاد سی مطالب نقل کیٔ گئی ہین کہ جب بیمار پر آثار موت ظاہر ہون تو اپنی احوال پر متوجہ ہو اور گناہون سی توبہ کری اور افعال گذشتہ پر نادم و پشیمان ہو اور قصد کری کہ اگر زندہ رہونگا تو پھر مرتکب معصیت نہ ہونگا بعد اسکے حقوق خالق و مخلوق کی بارہ مین وصیّت کری اور جو حق اوسکی ذمہ ہون ادا کرے اور دوسرون پر نہ چھوڑی پس اپنی ثلث مال مین وصیّت کری کہ خویشان پریشان کو اوس کی اور فقرہ و مساکین کو اور امور خیر مین وہ مال تقسیم کیا جاے بعد اسکے برادران ایمانی سی اپنی براءت ذمہ کا خواستگار ہو اور جسکی غیبت کی ہی یا جسکو اذیت پہونچائی ہو اگر وہ شخص حاضر ہو تو اوس سے التماس عفو کری اور اگر غائب ہو تو اون شخصون سی جو حاضر ہین التماس کری کہ اوسکو راضی کرین اور اوسکے لیٔ طلب آمرزش کرین اور چاہیٔے کہ اطفال اور عیال کی لیٔ بعد توکل بجناب اقدس الٰہی ایک شخص امین سی وصیت کری اور اوسے اپنی اولاد کے لیٔ وصی قرار دے اور کفن طلب کرکے شہادتین اور اقرار امامت آئمہ علیہم السلام اور جو جو دعائین وارد ہوئی ہین تربت امام حسین علیہ السلام سی اوسپر لکھوائے اور مومن کی لیٔ سنت ہی کہ ہمیشہ اپنے پاس کفن موجود رکھی اور ہر وقت امیدوار رحمت الٰہی اور شفاعت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ اور آئمہ ہدیٰ علیہم السلام رہی اور ہر مسلمان پر لازم ہی کہ اپنی اعتقادات کا کاغذ اس طرح درست کر رکھی کہ مومنون کو حاضر کرے اور اپنی اعتقاد پر اون سے گواہی لیوے اور اس طور سی لکھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل احکام اموات

بابت شہادت نامہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَأَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ لکھی یہ دعا کاغذ پر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ شَهِدَ الشُّهُودُ الْمُسَمَّوْنَ فِي هٰذَا الْكِتَابِ أَنَّ أَخَاهُمْ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بعد اسکے نام اپنا لکھو اور نام باپ کا لکھو أَشْهَدَهُمْ وَاسْتَوْدَعَهُمْ وَأَقَرَّ عِنْدَهُمْ أَنَّهُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّهُ مُقِرٌّ بِجَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَأَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ وَإِمَامُهُ وَالْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهِ أَئِمَّةٌ وَأَنَّ أَوَّلَهُمُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُوسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَالْقَائِمُ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ رَسُولُهُ جَاءَ بِالْحَقِّ وَأَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ وَالْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللّٰهِ وَمُسْتَخْلَفُهُ فِي أُمَّتِهِ مُؤَدِّيًا لِأَمْرِ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَابْنَيْهَا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ابْنَا رَسُولِ اللّٰهِ وَسِبْطَاهُ وَإِمَامَا الْهُدَى وَقَائِدَا الرَّحْمَةِ وَأَنَّ عَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَجَعْفَرًا وَمُوسَى وَعَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَعَلِيًّا وَحَسَنًا وَالْحُجَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَئِمَّةٌ وَقَادَةٌ وَدُعَاةٌ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحُجَّةٌ عَلَى عِبَادِهِ بعد اسکے اوس پارچہ کاغذ کو لپیٹے اور اپنی مہر کرے اور اون سب گواہوں سی کہے کہ وہ بھی مہر کریں اور چاہیے کہ یہ کاغذ میت کی جریدہ کی ساتھ دہنی طرف رکہا جاوے

جب آثار احتضار ظاہر ہون تو جان کندن آسان ہونے کی لیئے یہ دعا پڑھو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الْكَثِيْرَ مِنْ مَعْصِيَتِكَ وَاقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيْرَ مِنْ طَاعَتِكَ

اور چاہیئے کہ اولاد اور اقارب اور برادران مومن محتضر کو حالت احتضار مین اکیلا چھوڑین اور اسکی سامنے سورۂ یٰس اور سورۂ والصافات پڑہین اور ساری عقائد حقہ مانند توحید خدا اور صفات کمالیہ حق تعالیٰ اور رسالت جناب رسول خدا اور امامت آئمہ اثنا عشر علیہم السلام تفصیل اور اعتقاد بہشت و دوزخ اور سوال قبر وسے تکرار تلقین کرین اور یاد دلاہین تا کہ یہ عقائد وہ خود زبان پر جاری کرے اور اگر خود نہ ادا کر سکے تو اوسکے سامنے بیان کرین بلکہ دعای عدیلہ کہ تمام عقائد حقہ پر مشتمل ہے پڑہین اور اگر عربی نجانتا ہو تو معنی اوسکے سمجھائین کہ وقت مفارقت روح شر شیطان سے محفوظ رہے اور دین حق سے گمراہ نہ ہو دعاے عدیلہ یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَاَنَا الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ الْمُذْنِبُ الْعَاصِي الْمُحْتَاجُ الْفَقِيْرُ الْحَقِيْرُ اَشْهَدُ لِمُنْعِمِيْ وَخَالِقِيْ وَرَازِقِيْ وَمُكْرِمِيْ كَمَا شَهِدَ لِذَاتِهِ وَشَهِدَتْ لَهُ الْمَلٰئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ مِنْ عِبَادِهِ بِاَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ذُو النِّعَمِ وَالْاِحْسَانِ وَالْكَرَمِ وَالْاِمْتِنَانِ قَادِرٌ اَزَلِيٌّ عَالِمٌ اَبَدِيٌّ حَيٌّ اَحَدِيٌّ مَوْجُوْدٌ سَرْمَدِيٌّ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ مُرِيْدٌ كَارِهٌ مُدْرِكٌ صَمَدِيٌّ يَسْتَحِقُّ هٰذِهِ الصِّفَاتِ وَهُوَ عَلٰى مَا هُوَ عَلَيْهِ فِيْ عِزِّ صِفَاتِهِ كَانَ قَوِيًّا قَبْلَ وُجُوْدِ الْقُدْرَةِ وَالْقُوَّةِ وَكَانَ عَلِيْمًا قَبْلَ اِيْجَادِ الْعِلْمِ وَالْعِلَّةِ لَمْ يَزَلْ سُلْطَانًا اِذْ لَا مَمْلَكَةَ وَلَا مَالَ وَلَمْ يَزَلْ سُبْحَانًا عَلٰى جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وُجُوْدُهُ قَبْلَ الْقَبْلِ فِيْ اَزَلِ الْاٰزَالِ وَبَقَاؤُهُ بَعْدَ الْبَعْدِ مِنْ غَيْرِ اِنْتِقَالٍ وَلَا زَوَالٍ

غنیٌّ فی الاوّل والآخر مستغنٍ فی الباطن والظاهر لا جور فی
قضیّته ولا میل فی مشیّته ولا ظلم فی تقدیره ولا مهرب
من حکومته ولا ملجأ من سطواته ولا منجا من نقماته سبقت
رحمته غضبه ولا یفوته احدٌ اذا طلبه ازاح العلل فی التکلیف و
سوّی التوفیق بین الضعیف والشریف مکّن اداء المامور وسهّل
سبیل اجتناب المحظور لم یکلّف الطاعة الّا بقدر الوسع والطاقة
سبحانه ما ابین کرمه واعلی شانه سبحانه ما اجلّ نیله واعظم
احسانه بعث الانبیاء لیبیّن عدله ونصب الاوصیاء لیظهر
طوله وفضله وجعلنا من امّة سیّد الانبیاء وخیر الاولیاء وافضل
الاصفیاء واعلی الازکیاء محمّدٍ المصطفی صلّی الله علیه واله وسلّم
امنّا به وبما دعانا الیه وبالقرآن الذی انزله الیه وبوصیّه الذی
نصبه یوم الغدیر واشار بقوله هذا علیٌّ الیه واشهد انّ الائمّة
الابرار والخلفاء الاخیار بعد الرسول المختار علیٌّ قامع الکفّار ومن
بعده سیّد اولاده الحسن ابن علیٍّ ثمّ اخوه السبط التابع لمرضات
الله الحسین ثمّ العابد علیٌّ ثمّ الباقر محمّدٌ ثمّ الصادق جعفرٌ ثمّ
الکاظم موسی ثمّ الرضا علیٌّ ثمّ التقی محمّدٌ ثمّ النقی علیٌّ ثمّ الزکی
العسکری الحسن ثمّ الحجّة القائم المنتظر المهدیّ المرجی الذی
ببقائه بقیت الدنیا وبیمنه رزق الوری وبوجوده ثبتت الارض
والسماء وبه یملأ الله الارض قسطا وعدلا بعد ما ملئت ظلما و
جورا واشهد انّ اقوالهم حجّة وامتثالهم فریضة وطاعتهم مفروضة
ومودّتهم لازمة مقضیّة والاقتداء بهم منجیة ومخالفتهم مردیة

وَهُمْ سَادَاتُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَجْمَعِيْنَ وَشُفَعَاءُ يَوْمِ الدِّيْنِ وَأَئِمَّةُ أَهْلِ الْأَرْضِ عَلَى الْيَقِيْنِ وَأَفْضَلُ الْأَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّيْنَ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَمَسْئَلَةَ الْقَبْرِ حَقٌّ وَالنُّشُوْرَ حَقٌّ وَالْمِيْزَانَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْحِسَابَ حَقٌّ وَسُؤَالَ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالشَّفَاعَةَ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَأَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ فَضْلُكَ رَجَائِيْ وَكَرَمُكَ وَرَحْمَتُكَ وَعَفْوُكَ أَمَلِيْ لَا عَمَلَ لِيْ أَسْتَحِقُّ بِهِ الْجَنَّةَ وَلَا طَاعَةَ لِيْ أَسْتَوْجِبُ بِهَا الرِّضْوَانَ إِلَّا أَنِّي اعْتَقَدْتُ تَوْحِيْدَكَ وَعَدْلَكَ وَارْتَجَيْتُ إِحْسَانَكَ وَفَضْلَكَ وَتَشَفَّعْتُ إِلَيْكَ بِالنَّبِيِّ وَآلِهِ وَأَوْصِيَائِهِ مِنْ أَحِبَّتِكَ وَأَنْتَ أَكْرَمُ الْأَكْرَمِيْنَ وَأَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَوْدَعْتُكَ يَقِيْنِيْ هٰذَا وَثَبَاتَ دِيْنِيْ وَأَنْتَ خَيْرُ مُسْتَوْدَعٍ بِهِ وَقَدْ أَمَرْتَنَا بِحِفْظِ الْوَدَائِعِ فَرُدَّهُ عَلَيَّ وَقْتَ حُضُوْرِ مَوْتِيْ وَفِي الْقَبْرِ عِنْدَ مَسْئَلَةِ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

بعد اسکے چاہیے کہ اوسکو مکرر کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھائیں اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جس شخص کا آخر کلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہوگا وہ داخل بہشت ہوگا اور رواجب ہے

کہ دقت احتضار پاؤن اوسکی قبلہ کی طرف پھیرین تاکہ ملائکہ رحمت اوسپر نازل ہون اور چاہیئے کہ
شخص جنب یا حایض اوسکے پاس نہ آوی کہ ملائکہ ان سی نفرت کرتی ہین اور جب نزدیک ہو کہ روح
اوسکی قالب سی پرواز کری تو اوسپر ہاتھ نہ رکھین حضرت امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ ایک
صاحبزادہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا حالت احتضار مین تھا اور حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام گوشۂ خانہ مین بیٹھی تھی جو کوئی اوس صاحبزادی کی پاس جاتا تھا حضرت منع کرتے تھی کہ
اسپر ہاتھ نہ رکھو کہ یہ اس حال مین نہایت ناتوان ہی اور جو شخص کہ اسپر ہاتھ رکھیگا مثل اسکی ہو کہ اوس نی
اسے قتل کیا اور اگر محتضر کی ہاتھ یا پاؤن کو حرکت ہو تو ہونی دی اور اگر جان کندن دشوار ہو تو
اوسکو اوس مقام مین لیجاوی کہ جہان وہ اکثر نماز پڑھتا تھا اور اوسکو مصلے پر لٹاوی اور کلمات فرج
تلقین کری اور کلمات فرج یہ ہین لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ
سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ و
اور سنت ہی کہ آسانی جان کندن کی لیی اس دعا کو تلقین کری يَا مَنْ يَّقْبَلُ الْيَسِيْرَ وَيَعْفُوْا
عَنِ الْكَثِيْرِ اِقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيْرَ وَاعْفُ عَنِّي الْكَثِيْرَ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَفُوُّ الرَّحِيْمُ
اور جب روح مفارقت کری تو سنت ہی کہ میت کی منہہ کو اور آنکہونکو بند کردین اور ہاتہونکو اوسکے
پہلو مین دراز کردین اور میت پر چادر اوڑہا دین اور اوسکی قریب قرآن پڑہین اور اوٹھانی مین
تعجیل کرین اور مومنون کو اطلاع دین تاکہ وہ جنازہ پر حاضر ہون اور مجلسی علیہ الرحمہ زاد المعاد
مین لکھتی ہین کہ حدیث حسن مین جناب صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جب مومن کو قبر مین رکھتی ہین
تو اوسکو ندا کیجاتی ہی کہ پہلی عطیہ جو تجھکو دیا گیا وہ بہشت ہی اور پہلا عطیہ ان لوگون کو جو کہ تیری
جنازی کی ہمراہ ہین دیا گیا وہ آمرزش گناہ ہی دوسری حدیث مین منقول ہی کہ پہلی تحفہ مومن کو
قبر مین جو دیتی ہین وہ آمرزش ہوتی ہی کہ جو ہمراہ جنازہ تھی تیسری حدیث مین مذکور ہی کہ جو شخص
جنازہ مومن کی اوس وقت تک ہمراہ رہی کہ جبتک اوسکو دفن کرین تو حق تعالی بروز قیامت
ستر فرشتون کو اوسپر معین فرمائیگا تاکہ اوسکی ہمراہی کرین اور اوسکے لیی قبر سی تا موقف حساب :

استغفار کرین اور ایک حدیث مین منقول ہی کہ جو شخص ایک جانب جنازہ کا اوٹھاوی تو پچیس گناہ
کبیرہ اوسکی بخشدیے جاینگے اور اگر چارون طرف اوٹھائی تو گناہون سے پاک ہوجائے گا اور
چاہیے کہ جنازہ کو چار آدمی اوٹھاوین اور جو شخص کہ تشییع جنازہ کرے تو بہتر ہی کہ پہلے داہنے ہاتھ کو
میت کی کہ بائین طرف جنازہ کی ہوتا ہو داہنے کاندھے پر اوٹھائے بعد اسکے داہنے پاؤن کو اوسکے
اپنے داہنے کاندھے پر اوٹھاوی پھر پشت جنازہ کی طرف سے آوے اور بایان پاؤن میت کا کہ داہنی
طرف جنازہ کی ہی بائین کاندھے پر اوٹھاوے پھر بایان ہاتھ اوسکا کہ داہنی جانب جنازہ کی ہے
بائین کاندھے پر اوٹھائے اور جنازہ کی پیچھے یا پہلو مین چلے اور اگر یہ منظور ہو کہ جو لوگ جنازہ اوٹھائے
ہین اونکی عوض مین اور اشخاص جاکر جنازہ اوٹھاوین تو چاہیے کہ یہ اشخاص جنازہ کی آگے سے
جاوین اور پیچھے جنازے کی یا پہلو مین جنازے کی چلین اور اسی طرح تربیع کہ جسکی کیفیت سابق
ازین بیان ہوچکی ہی اوسی نہج مذکور سے بجالاوین اور جنازہ اوٹھانے کے وقت یہ دعا پڑھین
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور آگی آگی
جنازے کی چلنا اور سوار ہوکر چلنا اور جنازہ کو تیز لیجانا اور جنازہ کی ہمراہ مجمر روشن کرنا اور
حالت مشایعت مین ہنسنا اور حرف باطل زبان پر جاری کرنا یہ سب امور مکروہ ہین اور جو شخص
کہ جنازہ کو دیکھے تو یہ کلمات کہے اَللّٰهُ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ
زِدْنَا اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ وَقَهَرَ عِبَادَهٗ بِالْمَوْتِ
مقصد دوسرا آداب غسل میت مین جب میت کو غسل دینے کی مقام پر لائی تو بہتر ہی کہ اسکو
تختہ پر لٹاوی اور غسل دینے کی وقت پاؤن میت کی قبلہ کی طرف کرے جس طرح کہ وقت احتضار
رو بقبلہ کیے جاتی ہین اور بعض علما استقبال قبلہ واجب جانتے ہین اور چاہیے کہ باستثنائے
وقت نماز میت کو ہر حال مین رو بقبلہ رکھین اور وقت غسل بدن میت سے لباس اوتارنا اولی
ہی اور پیراہن مین بھی غسل ہوسکتا ہی بشرطیکہ ساتر عورتین ہو اور تنہا لنگ مین بلا پیراہن
بھی غسل ممکن ہی مگر بہتر یہ ہی کہ فقط عورتین مستور رہون اور تمام جسم برہنہ ہو بہر حال ستر

عورتین واجب ہی اور جب بدن میت سی پیراہن اوتارنا منظور ہو تو پاؤن کی طرف سی اوتارین اور اگر تنگ
ہو تو اوسکے وارث سی اجازت لیکی پہاڑ ڈالین اور سنت ہی کہ ایک گڑھا روبقبلہ کہودین کہ غسل کا پانی اوس مین
جمع ہو اور مکان یا خیمہ کی اندر غسل دین کہ درمیان میت اور آسمان حائل رہی اور آب گرم سی نہلانا مکروہ
ہی اور لازم ہی کہ تینون غسلون سی پہلی بدن میت سی ازالہ نجاست کرین اور چاہیئے کہ غسل دینی والے
دو آدمی ہون کہ ایک پانی ڈالتا جاوی اور دوسرا میت کو ایک پہلو سی دوسری پہلو پر پلٹتا جاوی اور
سنت ہی کہ میت کی اونگلیونکو آہستہ آہستہ نرم کرین اور اگر دشوار ہو اور ٹوٹنی کا خوف ہو تو انگلیون
کا سیدھا کرنا ضرور نہین ہی اور واجب ہی کہ بعد ازالہ نجاست تین غسل دین اول آب سدر سی یعنی
بقدر مسمی بیری کی پتی پانی مین ملکر میت کو غسل دین بعد اسکے آب کافور سی غسل دین بعد اسکے
آب خالص سی غسل دین اور سنت ہی کہ پہلی میت کی ہاتھون کو نصف ذراع تک تین مرتبہ دھوئین
اور عورتین کو بھی اوسکے تین مرتبہ کف سدر یا اوشنان سی دھوئین اور پانی زیادہ صرف کرین کہ
خوب پاک ہو جاوی اور ہاتھ پر کوئی کپڑا لپیٹ لین تا عورتین سی مس نہ ہو بعد اسکے پیٹ پر باہستگی
دہواری ہاتھ رکہین اور اوپر سی نیچی کہینچین تا جو کچھ کہ فضلہ ہو وہ دفع ہو جاوے اگر فضلہ نکلی تو
پھر مخرج کو دھوئین اور اگر عورت حمل سی ہو اور بچی کی نکل آنی کا خوف ہو تو ہاتھ نہ پھیرین اور چاہئی
کہ میت کا سر اور ڈاڑہی غسل سی پہلی کف سدر سی دھوئین اور احتیاط یہ ہی کہ میت کو وضو نہ کرائین
اور بعد ان امور مذکور کی غسل شروع کرین اور سنت ہی کہ غسل دینی والا میت کی دہنی طرف کہڑا
ہو اور اس طرح نیت کری کہ غسل دیتا ہون مین اس میت کو آب سدر سی واجب قربۃ الی اللہ
اور زاد المعاد مین جناب علامہ مجلسی رح نی فرمایا ہی کہ اگر ایک شخص پانی ڈالنی والا ہو اور دوسرا
میت کو حرکت دیتا ہو تو احوط یہ ہی کہ دونو غسل کی نیت کر لین بعد اسکے پہلی سر و گردن میت کو
آب سدر سی دھوئین اور سنت ہی کہ تین مرتبہ دھوئین پھر میت کو بائین پہلو لٹائین اور داہنی طرف
کو اوسکی دھوئین اور سنت ہی کہ تین دفعہ دھوئین اور جو شخص کہ میت پر پانی ڈالتا ہی چاہئی کہ مسلسل
پانی کا موقوف نہ کری جبتک کہ پاؤن تک نہ پہونچی اور پانی گرانی کی وقت میت کی پیٹ پر ہاتھ

سنت غسل میت

پہیری اور میت کا ہاتھ پہلو سی جدا کری کہ پانی کل مقامات پر پہنچ جای اور لنگی کی نیچی سی عورتین پر اور
ران اور سب اعضا پر پانی کا جاری ہونا ضرور ہی بعد اسکی میت کو داہنی پہلو پر لٹاوی اور بائین جانب
بھی اسی طرح دہوی اور آب سدر مین بقدر سی سدر کا ملانا کافی ہی اسقدر بیری کی پتی نہ ملاوی کہ وہ پانی
مضاف کہلاوی بعد اسکی میت کو چت لٹائین اور ظروف آب دہو ڈالین کہ اثر سدر اوس سی دور ہو جای
اور غسال بھی ہاتھون کو اپنی دہوی پس تہوڑا کافور چورا کر کی پانی مین ملا دین اور ہاتھون کو اور
عورتین میت کو اسی طرح کافور کی پانی سی تین تین دفعہ دہوئین اور آہستہ آہستہ پیٹ پر ہاتھ کھینچین
اور بہتر یہ ہی کہ جسوقت میت کی پیٹ پر ہاتھ کھینچین تو اوسکے سر کو بلند کرین تا کہ فضلات نکل جائین

غسل میت

پھر نیت کری کہ غسل دیتا ہون مین اس میت کو آب کافور سی اسلیئے کہ واجب ہی قربۃً الی اللہ اور مثل غسل
سدر غسل کافور بھی دین یعنی سر میت کو دہووین پھر داہنی جانب پھر بائین جانب دہوئین اور یہ
سنت ہی کہ تین دفعہ دہوئین جیسا کہ غسل سدر مین بیان ہوا اور غسال بعد فراغ پہلے اپنی ہاتھون
کو دہوی بعد پانی کی ظروف کو دہوی تا کہ اثر کافور برطرف ہو جای اور اگر آب خالص کی لیے دوسرا
ظرف ہو تو بہتر ہی پھر ہاتھ اور عورتین میت آب خالص سی دہوی اور نیت کرئی کہ غسل دیتا ہون مین
اس میت کو آب خالص سی واجب قربۃً الی اللہ بعد اس کی اوسی نہج سی کہ جو مذکور ہو چکی ہی غسل دی
پس اگر نجاست نکلنے کا خوف ہو تو تہوڑی سی روئی مخرج پر رکھی اور کپڑی سی بدن میت کو خشک کری
اور اگر غسل دینی والا تکفین کی لیے غسل کری تو بہتر ہی اور چاہیئ کہ غسل دینی کی حالت مین غسال یہ
کہتا جای یا رب عفوک عفوک

مقصد سوم کفن میت کے بیان مین

مقصد سوم کفن میت

غسل میت سی فارغ ہون تو اس طرح کفن میت درست کرین کہ پہلی دوسرا تا سری زمین پاک پر بچھا
وین بعد اسکی پیراہن اوسپر رکہین اس طرح کہ آدہا اوپر سی اولٹ دین اور بعد اسکے لنگ اور ران
پیچ اپنی جگہ پر بچھائین اور میت کو اوسپر لٹائین اور ایک طرف ران پیچ پہاڑ کر مردہ کی کمر مین باندہین
اور دبر و فرج میت پر روئی رکہین اور دوسرا سرا ران پیچ کا نیچی سی نکال کر مثل لنگوٹ کے
باندہین اور مردی کی دونون رانین اوس سی لپیٹین اور جہان ران پیچ تمام ہو سرا اوس کا

اوسکی شتون مین چہپادین اور واجب ہی کہ میت کو کافور سی حنوط کرین یعنی سات موضع سجدہ مین کافور
لمین اور وہ یہ ہین پیشانی دونو ہتھیلیان دونو زانو دونو پاؤن کی انگوٹھی اور احوط ہی کہ ناک پر بہی
کافور لمین بعد اسکی لنگ باندہی اور پیراہن پہناوی اور سنت ہی کہ دو جریدی یعنی درخت خرما اور اگر
میسر نہ ہو تو بیر یا انار کی درخت کی دو لکڑیان تر و تازہ والا درخت بید سادہ کی بقدر ایک ہاتھ کی
کفن مین رکھی ایک لکڑی جانب راست میت پیراہن مین متصل بدن اور دوسری جانب چپ پیراہن
سی باہر اور سرتاسری کی اندر رکہدی اور چاہئی کہ سری دو لکڑی میت کی چنبر گردن تک پہونچین اور
اگران درختہای مذکور کی تر لکڑی میسر نہ ہو تو جس درخت سی چاہی دو لکڑیان لیکر رکھدی بشرطیکہ وہ
لکڑیان تر و تازہ ہون اور اگرچہ یہ تین پر بہی روی لپیٹین تو خوب ہی کہ تر ہی اوسکی جلد پر طرف نہ ہو
اور سنت ہی کہ خاک کربلا سی دونو جریدون پر شہادتین لکھین اور عورتون کی لئی سینہ بند زیادہ کرنا
بہتر ہی کہ اوس سینہ بند سی پستان باندہی جائین اور گرہ پشت پر دیجائی بعد اسکی پیراہن پہناوین اور
مرد کی میت کی لئی عمامہ سنت ہی اور چاہئی کہ عمامہ تحت الحنک بہی رکھتا ہو اور عمامہ کی دونو سری
ٹھڈی کی نیچی سی نکال کر میت کی سینہ پر اس طور سی رکہی جائین کہ ایک سرا داہنی طرف سی لاکر بائین
جانب سینہ پر رکہدیا جاے اور دوسرا سرا بائین طرف سی نکال کر داہنی جانب رکہدیا جاوی اور اگر
عورت ہو تو عمامہ کی عوض مین اوسکی سر پر مقنعہ باندہا جاے بعد اسکی میت کو ایک سرتاسر کی
مین لپیٹین پہر دوسری سرتاسری مین لپیٹین اور کفن اصل مال میت سی بہی لیا جاسکتا ہی گو میت
قرضدار ہو اور چاہئی کہ کفن میت حریر محض اور پوست اور ریشم کا نہ ہو بلکہ سوت کا ہو اور سفید
رنگ ہو اور کپڑا اچہا اور قیمتی ہو ؞ مقصد چہارم نماز میت کی بیان مین واضح ہو کہ تمام
احکام میت غسل سی دفن تک واجب کفائی ہین یعنی سب مسلمانون پر کل امور میت واجب ہی لیکن
جسوقت ایک شخص بہی مشتغل ہو جاے گا تو سب سی وجوب ساقط ہوجاتا ہی ازانجملہ ہر شیعۂ اثنا عشر
کی میت پر کہ جو بالغ ہو یا جس لڑکی کا پوری چھ برس کا سن ہو تو موافق مذہب مشہور نماز اوسپر
واجب ہی اور پیشنماز کو لازم ہی کہ وہ [illegible] کھڑا ہو اور سر جنازہ پیشنماز کی جانب دست راست ہو اور سر

کفن میت

مقصد چہارم نماز میت

باقی سو مینین پیشنماز کی پیچہی کہڑی ہون اور اگر مرد کی میت ہو تو پیشنماز کو مقابل کمر کہڑا ہونا بہتر ہی اور اگر
عورت کی میت ہو تو بنابر مشہور سینہ کی برابر کہڑا ہونا چاہیی اور واجب ہی کہ پیشنماز نیت کری کہ مین
اس میت حاضر پر نماز پڑہتا ہون واجب قربۃً الی اللہ اور پانچ تکبیرین اس قسم سی کہی کہ پہلی تکبیر کی بعد
یہ دعا پڑہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَنَذِيْرًا بَيْنَ
يَدَيِ السَّاعَةِ بعد اسکی دوسری تکبیر کہی اور یہ دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ
مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ
الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ پہر تیسری تکبیر کہی اور بعد اسکے یہ دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَ
الْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ چوتہی تکبیر کہے اور یہ دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا
عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ
بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اَللّٰهُمَّ
اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ
وَاغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهٖ
فِي الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پس پانچوین تکبیر کہی اور
نماز سی فارغ ہو اور اگر عورت کی میت ہی تو چوتہی تکبیر کے بعد یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ اَمَتُكَ
وَابْنَةُ عَبْدِكَ وَابْنَةُ اَمَتِكَ نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ
بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ

كَانَتْ مُحْسِنَةً فَزِدْ فِي إِحْسَانِهَا وَإِنْ كَانَتْ مُسِيئَةً فَتَجَاوَزْ عَنْهَا
وَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عِنْدَكَ فِي أَعْلَىٰ عِلِّيِّينَ وَاخْلُفْ عَلَىٰ أَهْلِهَا
فِي الْغَابِرِينَ وَارْحَمْهَا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اور اگر نابالغ لڑکی کی میت ہو تو چوتھی تکبیر کی
بعد یہ کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِأَبَوَيْهِ وَلَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَأَجْرًا اور اگر
منافق اور بد مذہب کی میت ہوا ور بضرورت نماز پڑہنے کا اتفاق ہو تو وسیہر چار تکبیرین بدستور
کہے مگر یہ کہ بعد چوتھی تکبیر کے یہ کہے اَللّٰهُمَّ اخْزِ عَبْدَكَ فِي عِبَادِكَ
اَللّٰهُمَّ أَصْلِهِ حَرَّ نَارِكَ اَللّٰهُمَّ أَذِقْهُ أَشَدَّ عَذَابِكَ
فَإِنَّهُ كَانَ يُوَالِي أَعْدَاءَكَ وَيُعَادِي أَوْلِيَاءَكَ وَيُبْغِضُ أَهْلَ بَيْتِ
نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اور پانچوین تکبیر نہ کہے اور اگر مستضعف اور ضعیف
العقل کی میت ہو کہ جو مذاہب مین تمیز نرکہتا ہوا ور شیعون سے اوسکو بغض بھی نہ ہو تو اوسکی
لیئے چوتھی تکبیر کے بعد یہ کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ
وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ اور سنت ہی کہ جبتک جنازہ کو نہ اوٹہالیجائین اوسوقت تک
ہر شخص اپنے مقام پر کہڑا رہے خصوصاً پیش نماز کو اسکے مراعات زیادہ تر چاہیے مقصد

پانچوان آداب دفن میت مین سنت ہی کہ جب تک میت کو قبر مین دفن
نہ کرلین اوسوقت تک نہ بیٹہین اور میت کا دفن کرنا بہی واجب کفائی ہی اور اقل دفن یہ ہی کہ
میت کو اسقدر خاک مین چہپا دین کہ جثہ اوسکا جانورون سی محفوظ رہی اور بوی بد منتشر نہ ہو اور
سنت ہی کہ بقدر قد آدم قبر کہودین اور قبر کی اندر جانب قبلہ لحد بنائین اور لحد اسقدر کشادہ ہو
کہ میت اوس مین اوٹہکر بیٹہ سکے اور جب قبر کے نزدیک جنازہ پہونچی تو اگر مرد کی میت ہو تو جنازہ
کو پائنتی رکہین اور اگر عورت کی میت ہو تو روبقبلہ رکہین اور علما مین قول مشہور یہ ہی کہ جب قریب
قبر جنازہ پہونچے تو جنازہ کو رکہدین پہر قریب تر لیجائین اسی طرح تین مرتبہ رکہکر چوتھی مرتبہ میت کو
قبر مین لیجائین اور سنت ہی کہ اگر مرد ہو تو اوسکے سر کو آگے کرین اور پائنتی سی قبر مین اوتارین اوسے

مقصد پنجم در آداب دفن

اگر عورت ہو تو قبلہ کی طرف عرض قبر سے اوتارین اور جو شخص کہ قبر مین میت کو اوتارتا ہی چاہئی کہ اپنی
بند قبا کی طرف کہولڈالے اور اگر چادر یا ردا اوڑہی ہو تو اوتار ڈالے اور ننگی سر اور ننگی پاؤن قبر مین
داخل ہو اور بہتر ہی کہ مرد کی میت کو اقارب قبر مین نہ اوتارین اور لکڑی یا تختہ وغیرہ سے قبر مین فرش
کرنا یا میت کو مع تابوت دفن کرنا مکروہ ہی مگر اوس حالت مین مباح ہی کہ زمین سے پانی نکلتا ہو
یا نمی حد سے زاید ہو اور سنت ہی کہ جب میت کو نزدیک قبر رکہین تو یہ کہین اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ
عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهٖ اور جب میت کو قبر مین رکہین تو یہ کہین
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اِلٰى رَحْمَتِكَ لَا
اِلٰى عَذَابِكَ اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَلَقِّنْهُ حُجَّتَهٗ وَثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَقِنَا
وَاِيَّاهُ عَذَابَ الْقَبْرِ اور جب داخل قبر کرین تو بند کفن اور منہ کو کہولدین اور داہنی رخسار
کو زمین پر رکہدین اور سر کی نیچی خاک سے تکیہ کی طور پر بلند کردین اور پیٹہہ کی پیچہی خشت رکہدین کہ میت
چیت نہ ہو جائے اور سجدہ گاہ خاک پاک امام حسین رخسار سے نیچی یا سامنی رکہدین بعد اسکی عقائد
حقہ تلقین کرین اور بہتر ہی کہ داہنی ہاتہہ سے میت کی داہنی شانے کو اور بائین ہاتہہ سے بائین
شانے کو حرکت دین اور یہ تلقین پڑہین اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ
اگر میت عورت ہو تو یہ کہین اِسْمَعِيْ اِفْهَمِيْ اس مقام پر میت کا اور اسکی باپ کا نام لین هَلْ
اَنْتَ عَلَى الْعَهْدِ الَّذِيْ فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَسَيِّدُ النَّبِيِّيْنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِيْنَ
وَاَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ وَاِمَامٌ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَى
الْعٰلَمِيْنَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ
مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ
بْنَ عَلِيٍّ وَالْقَائِمَ الْحُجَّةَ الْمَهْدِيَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَحُجَجُ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ وَاَئِمَّتَكَ اَئِمَّةُ هُدًى اَبْرَارٌ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ

اَنْتِ برای زن

اِذَا جَاءَكَ الْمَلَكَانِ الْمُقَرَّبَانِ رَسُوْلَيْنِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَسَئَلَاكَ
عَنْ رَبِّكَ وَعَنْ نَبِيِّكَ وَعَنْ دِيْنِكَ وَعَنْ كِتَابِكَ وَعَنْ قِبْلَتِكَ وَعَنْ اَئِمَّتِكَ
فَلَا تَخَفْ وَقُلْ فِيْ جَوَابِهِمَا اَللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ رَبِّيْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ نَبِيِّيْ
وَالْاِسْلَامُ دِيْنِيْ وَالْقُرْاٰنُ كِتَابِيْ وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِيْ وَاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ
طَالِبٍ اِمَامِيْ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نِ الْمُجْتَبٰى اِمَامِيْ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ نِ الشَّهِيْدُ
بِكَرْبَلَا اِمَامِيْ وَعَلِيٌّ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ اِمَامِيْ وَمُحَمَّدٌ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ
اِمَامِيْ وَجَعْفَرُ نِ الصَّادِقُ اِمَامِيْ وَمُوْسَى الْكَاظِمُ اِمَامِيْ
وَعَلِيُّ نِ الرِّضَا اِمَامِيْ وَمُحَمَّدُ نِ الْجَوَادُ اِمَامِيْ وَعَلِيُّ نِ الْهَادِيْ
اِمَامِيْ وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ اِمَامِيْ وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِيْ
هٰؤُلَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَئِمَّتِيْ وَسَادَتِيْ وَقَادَتِيْ
وَشُفَعَائِيْ بِهِمْ اَتَوَلّٰى وَمِنْ اَعْدَائِهِمْ اَتَبَرَّأُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
ثُمَّ اعْلَمْ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ (بنت فلانۃ) اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى نِعْمَ الرَّبُّ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَاَوْلَادَهُ الْاَئِمَّةَ الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ
الْاَئِمَّةُ وَاَنَّ مَا جَاءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ حَقٌّ وَاَنَّ
الْمَوْتَ حَقٌّ وَسُؤَالَ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ
وَالنُّشُوْرَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِيْزَانَ حَقٌّ وَتَطَايُرَ الْكُتُبِ حَقٌّ وَ
الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ
يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ پھر کہیں

اَفَهِمْتَ يَا فُلَانُ یعنی نام میت کا لیوے

حدیث میں وارد ہوا ہے کہ تلقین کے بعد مردہ کہتا ہے کہ سمجھا میں بعد اسکے کہے ثَبَّتَكَ اللّٰهُ (بالقول الثابت)

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ هٰذَا الَّذِی اللّٰهُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ عَرِّفِ اللّٰهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اَوْلِيَآئِكَ فِیْ
مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ پہر کہے اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَاَصْعِدْ
بِرُوْحِهٖ اِلَيْكَ وَلَقِّهٖ مِنْكَ بُرْهَانًا اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ

اور اگر عورت کی میت ہو تو بجای ضمیر مذکر ضمیر مونث ذکر کرین اور جہان لفظ ابن ہو وہان بنت کہین بعد اسکی خشت خام یا تختہ سے لحد کو بند کر دینا اور دروز ونکو اینٹون سے یا گیلی مٹی سے بند کرین تا میت پر خاک نگرے اور خشت رکہنے کے وقت یہ دعا پڑہین اَللّٰهُمَّ صِلْ وَحْدَتَهٗ وَاٰنِسْ وَحْشَتَهٗ وَ اٰمِنْ رَوْعَتَهٗ وَاَسْكِنْ اِلَيْهِ مِنْ رَّحْمَتِكَ رَحْمَةً تُغْنِيْهِ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ فَاِنَّمَا رَحْمَتُكَ لِلظَّالِمِيْنَ بعد اسکی سنت ہے کہ جو لوگ حاضر ہین پشت دست سے تین مرتبہ قبر مین خاک گرا دین اور اگر تہلکے دست سے یعنی ہتیلی مین لیکر خاک ڈالین تو بہی جائز ہے اور اقربا سے میت کو قبر مین خاک ڈالنا مکروہ ہے اور خاک گرانے کی وقت یہ کہنا چاہیے اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَمَا زَادَنَا اِلَّا اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا

حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جو تین مرتبہ مٹی ڈالے اور یہ دعا پڑہے تو خدا وند عالم بعدد ہر ذرہ خاک حسنات اوسکی لیے لکہتا ہے اور بقدر چار انگشت قبر کا بلند کرنا اور اوسکا پشت ماہی کی طرح رکہنا سنت ہے اور بطور سینہ کے مربع لیست نکرین بعد اسکی سنت ہے کہ قبر پر پانی ڈالین چنانچہ حدیث مین وارد ہے کہ جبتک قبر مین تری رہتی ہے میت کو عذاب نہین کیا جاتا اور سنت ہے کہ قبلہ کی طرف کہڑے ہو کر قبر پر اس طرح پانی ڈالین کہ سرہانے سے شروع کرین اور ایک طرف پانی ڈالتے ہوے پائنتی تک چلے جائین اور بغیر اسکے کہ پانی کا سلسلہ قطع ہو دوسری جانب سے سرہانے تک پانی ڈالتے ہوے چلے آئین پہر دونو طرف کی بیچ مین پانی ڈالین اور سنت ہے کہ حاضران جنازہ بعد پانی ڈالنے کے قبر پر ہاتہ رکہین اور انگلیون کو کہول کے بقوت قبر پر رکہین تا کہ نشان پڑ جائے اور رو بقبلہ بیٹہ کر یہ دعا پڑہین اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَاَصْعِدْ اِلَيْكَ رُوْحَهٗ وَلَقِّهٖ مِنْكَ رِضْوَانًا وَّاَسْكِنْ قَبْرَهٗ مِنْ رَّحْمَتِكَ مَا تُغْنِيْهِ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ اور سات مرتبہ سورہ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ پڑھین اور سنت ہی کہ ولی میت یعنی وہ شخص کہ اقرب اقربا ہو لوگون کی جانی کی بعد قبر کی سرہانی
بیٹھکر دوبارہ تلقین پڑھی اور اگر کسی غیر کو اپنی جانب سی نائب کر دی تو بھی جائز ہی اور قبر میت پر عمارت بنانا
اور بہت توقف کرنا اور گچ کاری کرنا باستثنای قبور انبیا و ائمہ صلوات اللہ علیہم اجمعین اور قبور علما و صلحا
مکروہ ہی اور بوسیدہ ہو جانی کی بعد از سر نو قبر کا بنانا بھی مکروہ ہی اور بحالت اختیار میت دو مردون کو
ایک قبر مین رکھنا اور میت کو ایک شہر سی دوسری شہر مین لیجانا ممنوع ہی مگر قبور ائمہ علیہم السلام بلکہ مدفن صلحا
کی طرف نقل کرنا جائز ہی اور بعض علما فرماتی ہین کہ اگر تغیر جسم میت کا خوف نہ ہو بلا کراہت جائز ہی ولا
جائز نہین ہی اور قبر پر بیٹھنا اور راہ چلنا بھی مکروہ ہی مگر اگر زیارت قبور مومنین کی بیچ جانی اور بضرورت
قبرون پر راہ چلی تو کراہت باقی نہ رہی گی اور نبش قبر و نقل میت بعد دفن ناجائز ہی اور دفن کی اول
شب نماز ہدیہ میت پڑھنا ثواب عظیم رکھتا ہی چنانچہ سفینۃ النجاۃ مین مذکور ہی کہ نماز ہدیہ میت دفن کی
اول شب پڑھنا چاہئی اور وہ نماز دو رکعت ہی مابین مغرب و عشا اور جناب رسول خدا سی روایت کی ہی
کہ اپنی اموات پر صدقہ دینی کی ذریعہ سی رحم و مہربانی کرو اور اگر صدقہ نہ دی سکو تو دو رکعت نماز اس طرح
پڑھو کہ رکعت اول مین بعد سورۂ فاتحہ آیۃ الکرسی ایک مرتبہ اور دوسری رکعت مین بعد حمد سورۂ اِنَّآ
اَنْزَلْنٰهُ دس مرتبہ اور بنا بر بعض روایات کی پہلی رکعت مین بعد حمد سورۂ اخلاص دس مرتبہ اور
رکعت دوم مین بعد فاتحہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ دس مرتبہ پڑھو اور بعد سلام کے یہ کہو اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْ ثَوَابَ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ اِلٰى قَبْرِ
فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ جب تم ایسا کرو گی تو خدا اوسی وقت ہزار ملک کو قبر میت پر بھیجی گا اور ہر فرشتہ کی ہمراہ
ایک حلہ بہشت ہوگا اور خدا اوسکی قبر کو اوسوقت تک کشادہ رکھیگا کہ جب تک قیامت قائم ہو اور
نماز کرنیوالی کو بقدر اون چیزون کی کہ جنپر آفتاب درخشان ہوتا ہی ثواب دیگا اور سنت ہی کہ قبل دفن
و بعد دفن میت صاحب عزا کو امر بصبر و شکیبائی کرین اور اقل مرتبہ تعزیت یہ ہی کہ جائین اور صاحب
مصیبت اوہنین دیکھی اور اگر منجر بہ دروغ نہ ہو تو میت کی خوبیان بیان کرنا اور نیکیان یاد کر کی رونا
جائز ہی اور باستثنای پدر و برادر کسی دوسری کی مصیبت مین گریبان چاک کرنا اور کپڑی پھاڑنا جائز

نہیں ہے اور منہ نوچنا اور بال نوچنا بھی جائز نہیں ہے اور سنت ہے کہ تین دن تک مومنین
خصوصاً جو ہمسایہ ہوں صاحب ماتم کیواسطے کھانا بھیجیں اور تین روز سے زیادہ غم و الم
کرنا نچاہیئے مگر عورت اپنے شوہر کے لیئے چار مہینے دس دن تک سوگ رکھے کہ رنگین
کپڑے نہ پہنے اور زینت نکرے اور سنت ہے کہ عصر کیوقت پنجشنبہ کو اور جمعہ کو زیارت
قبور مومنین کے لیئے جائے اور جب قبرستان میں داخل ہو تو یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
يَا اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَنْتُمْ لَنَا
سَلَفٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اور جو شخص کہ قبر مزار مومنین پر سات مرتبہ سورہ
اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھے تو خوف روز قیامت سے بےغم ہو جائیگا اور خدا اوسکو اور
صاحب قبر کو بخشدیگا اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ بعد مرگ مومن کو چھ چیزیں پہونچتی
ہیں اول یہ کہ فرزند اوسکا اوسکے لیئے استغفار کرے دوسرے مصحف یا کوئی کتب علم دین سے
بعد اوسکے باقی رہے کہ لوگ اوسکو پڑھیں سوم کوئی درخت اوسنے بویا ہو اور آدمی اوس سے
نفع اوٹھاویں چہارم نہر بنائی ہو اور پانی کو جاری کیا ہو پنجم کنواں بنایا ہو کہ اوس سے
آدمی منتفع ہوں ششم کوئی ایسی چیز چھوڑی ہو کہ خلق کو اوس سے ارشاد و ہدایت
حاصل ہو مثلاً کوئی کتاب علم دین میں تصنیف کی ہو کہ اوس سے خلق کو نفع پہونچے

باب تیسرا احکام نماز میں اور اس باب میں دو مقام ہیں مقام اول

بیان فضائل نماز و بعض مقدمات مستحبہ نماز میں مثل ذکر مساجد و کیفیت اذان و اقامت اور
بیان صورت نماز اول سے تا آخر مع ترجمہ سورہ حمد و اذکار وغیرہ اور اس مقام اول میں چار فصلیں ہیں

فصل پہلی بیان ثواب و فضائل نماز میں

کتاب جمال الصالحین میں مذکور ہے کہ اہل بیت طاہرین ع سے ماثور ہے کہ بعد ایمان و معرفت کوئی عمل
اور کوئی عبادت نماز سے بہتر نہیں ہے اور جب مومن مشغول نماز ہوتا ہے تو خدا اوسکی طرف متوجہ ہوتا ہے

اور اطراف آسمان سے اطراف زمین تک رحمت اوسپر نازل ہوتی ہی اور اوسکی اطراف کو
اوسکے قدمون سے آسمان تک ملائکہ گھیر لیتے ہین اور ایک فرشتہ ندا کرتا ہی کہ اے بندۂ مومن
تو جو مشغول نماز ہوا ہی اگر تجھے معلوم ہو کہ کون تیری طرف متوجہ ہی اور کس سے گفتگو کرتا ہی تو
ہرگز اس جگہ سے دوسری جگہ تو نجائے اور ایک نماز ہزار حج سے بہتر ہی اور ایسی حج تمام دنیا سے اور
اور جو کچھ دنیا مین نعمتین اور راحتین ہین ان سب سے بہتر ہی اور نماز کل عبادتونکا ستون مثل ستون خیمہ کی اگر
ستون خیمہ مضبوط اور اپنے مقام پہ ہوتا ہی تو پردی اور میخین اور طنابین سب برقرار رہتی ہین اور
خیمہ استادہ رہتا ہی اگرچہ وہ خیمہ کہنہ اور بوسیدہ ہو اور اگر ستون اپنی جگہ پہ نہو تو خیمہ گر پڑتا ہی
اور قائم نہین رہتا اگرچہ وہ خیمہ پاکیزہ اور نیا ہو اور جو مومن کہ نماز فریضہ بجا لاتا ہی تو موافق عدد
مخالفان شیعہ اوسکے پیچھے فرشتے نماز پڑھتے ہین اور اوسکے لیئے دعا کرتے ہین یہانتک کہ وہ نماز سے
فارغ ہو اور خدا کی طرف سے ایک فرشتہ ہی کہ ہر نماز کے وقت پر خدا سے نماز پڑھنے والون کے لیئے ایک سند
لیتا ہی پس جب وقت صبح ہوتا ہی اور مومن اوٹھتے ہین اور وضو کرتے ہین اور نماز صبح پڑھتے ہین
تو وہ فرشتہ خدا سے انکے لیئے سند لیتا ہی اور اسمین لکھا ہوتا ہی کہ مین ہون خدا ہمیشہ رہنے والا
اے بندو میرے تم میرے پناہ مین آؤ کہ مین تمکو اپنی حفظ و حمایت مین رکھون اور تمسے دست بردار
نہون اور گناہ تمہارے بخشے گئے تا وقت ظہر اور جب وقت ظہر ہوتا ہی اور مومن اوٹھتے ہین اور
وضو کرتے ہین اور نماز ظہر پڑھتے ہین تو وہ فرشتہ انکے لیئے سند لیتا ہی اس مضمونکے کہ مین ہون
خدای توانا ای بندو میری مین نے تمہارے گناہ بخش دیئے اور حسنات سے بدل دیئے اور تمکو مین نے
مقام جلال مین جگہ دی اور جب وقت عصر آتا ہی اور بندی وضو کرتے ہین اور نماز عصر پڑھتے ہین
تو وہ فرشتہ انکے لیئے اس مضمونکی سند لیتا ہی کہ مین ہون خدای بزرگوار ای بندو مین نے تمہارے
جسد کو آتش جہنم پر حرام کیا اور تمکو نیکوں کی مسکن مین ساکن کیا اور بدون کے شر کو تمسے
دور کیا اور جب وقت نماز شام آتا ہی اور بندے وضو کرتے ہین اور نماز پڑھتے ہین تو وہ فرشتہ
انکے لیئے اس مضمونکی سند لیتا ہی کہ مین ہون خدای جبار بزرگ متعال ای بندو میرے فرشتے

فضیلت نماز

تمہارے پاس سے راضی آئے حق ہے مجھپر کہ مین تمکو راضی کرون اور روز قیامت آرزو مین تمہارے
بر لاؤن اور جب وقت عشا آتا ہے اور بندے وضو کرتے ہین اور نماز عشا پڑہتے ہین تو وہ فرشتہ
انکے لیئے ہر ایک سے سند لیتا ہے کہ مین ہون ایسا خدا کہ کوئی معبود سوا میرے نہین ہے اور کوئی
پروردگار سوا میرے نہین ہے اے بندو میرے اپنے گھرونمین تمنے وضو کیا اور میرے گھر مین آئے
اور میری ذکر مین مشغول ہوئے اور تمنے میرا حق پہچانا اور میری فرائض بجا لائے اے فرشتے تو گواہ
سب فرشتے گواہ رہین کہ مین انسے راضی ہوا اور جو مومن کہ نماز فریضہ کو بجا لاتا ہے تو بعد اوسکے دعا
مستجاب ہوتی ہے اور ہر وقت نماز مین ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ اے لوگو اوٹھو اور اون آگونکو بجھاؤ
کہ جو تمنے اپنے دوش پر اپنے گناہونسے سلگائی ہین اور جب کوئی شخص پنجوقت کی نماز پڑہے گناہونسے
پاک ہوجاتا ہے اور جو کوئی پانچون نمازونکو اونکے وقت پر پڑہے اور اونکے شروط اور ارکانکی محافظت
کرے تو اوس نمازکو بحالت نورانی آسمانکی طرف لیجاتے ہین اور وہ نماز ہمکو دعا دیتی ہے اور کہتی ہے کہ
جسطرح تونے میری محافظت کی اور مجھے ضایع نکیا خدا تیری محافظت کرے اور تجھکو ضایع نکرے اور
اگر بیوقت نماز پڑہے اور محافظت وقت نکرے تو وہ نماز سیاہ اور ظلمانی ہوکر پھرتی ہے اور کہتی ہے کہ
تونے مجھکو ضائع کیا خدا تجھکو ضائع کرے اور جو کوئی نماز کے ساتھ استخفاف کرے اور حدود اور
ارکان اوسکے ضائع کرے تو حوض کوثر سے بے نصیب اور شفاعت اہلبیت سے محروم رہیگا حضرت
پیغمبر صلعم ایک روز مسجد مین تشریف رکہتے تھے کہ ایک شخص آیا اور اوسنے نماز کو جلد پڑہا اور رکوع و سجود
بلا طمانیت بجا لایا حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص مثل کوّے کے چونچین مارتا ہے اگر اسیطرح سے نماز پڑہتا ہوا مریگا
تو میری دین پر نہوگا اور جو کوئی نماز کو بے تانی پڑہتا ہے تو خدا فرماتا ہے ایملائکہ دیکھو کہ یہ بندہ میرا
گمان رکھتا ہے کہ حاجتین اسکے سوا میری کسی دوسرے کے دست قدرت مین ہین اسکی وجہ سے عبادت میں
جلدی کرتا ہے اور نہین جانتا کہ اسکی حاجت کو سوا میرے کوئی نہین برلا سکتا اور جو کوئی عمداً ترک نماز
کرے تو کافر ہوگا اور ملت اسلام اوس سے بیزار ہوگی اور جامع الاخبار مین جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی کسی تارک الصلوۃ کے ایک لقمہ طعام سے

بیان سجدہ سہو

یا ایک کپڑے سے اعانت کرے تو گویا اوسنے ستر نبیو نکو قتل کیا کہ اول اونکی آدم علی نبینا و علیہ السلام ہین اور آخر اونکی جناب محمد مصطفےٰ ہین

فصل دوسری بیان فضائل مسجد مین

بیان ثواب نماز

کتاب جمال الصالحین مین مذکور ہی کہ اہلبیت طاہرین سے روایت ہی کہ ایک نماز مسجد جامع مین سَو نماز ونکے برابر ہی اور ایک نماز مسجد محلہ مین پچیس نماز ونکے برابر ہی اور ایک نماز مسجد بازار مین بارہ نماز ونکے برابر ہی اور جو کوئی بقصد مسجد جاتا ہی تو جس مقام پہ قدم رکھتا ہی وہ مقام اوسکے لئے ساتوین زمین تک تسبیح کرتا ہی اور جو کوئی اپنے گھر مین طہارت کرے اور مسجد مین جائے تو گناہون سے پاک ہو جاتا ہی اور زیارت خدا کا اوسے اجر ملتا ہی اور حق ہی اس شخص کا اوسپر کہ جسکی زیارت کرتا ہی کہ وہ اپنی زیارت کرنیوالے کا اکرام کرے اور جو کوئی مسجد مین جاتا ہی تو خدا اوسکو ایک نعمت ان آٹھ نعمتون مین سے عطا فرماتا ہی یا اوسے کسی برادر مومن سے ملاقات ہوتی ہی یا کوئی علم تازہ اوسے حاصل ہوتا ہی یا اوسے کوئی آیہ محکمہ ملتا ہی یا کوئی ایسا کلمہ سنتا ہی کہ وہ کلمہ اوسے راہ راست کی ہدایت کرے یا اوسپر کوئی رحمت تازہ نازل ہوتی ہی کہ پیشتر نہ نازل ہوئی تھی یا ایسا کلمہ سنتا ہی کہ ہلاکت سے اوسکو نجات دے یا خوف خدا سے یا شرم و حیا سے کوئی گناہ ترک کرتا ہی اور بہتر سب مکانون مین مسجد ہی اور بہتر اہل مسجد مین وہ لوگ ہین کہ پیشتر سب سے آئین اور سبکے بعد جائین اور مروی ہی کہ جو کوئی مسجد مین آواز اذان سنی اور بی نماز پڑھے مسجد سے چلا آئی تو منافق ہی مگر یہ کہ پھر مسجد مین آنیکا ارادہ رکھتا ہو اور بہترین مساجد عورتونکے لئے اونکے مکان ہین اور مکانکی کوٹھری عورتونکو نماز کے لئے اصل مکان سے افضل ہی اور اصل مکان ایوان مکان سے افضل ہی اور ایوان مکان صحن مکان سے افضل ہی اور بام مکانسے صحن مکان افضل ہی اور جب مسجد کی طرف متوجہ ہو اور گھر سے باہر نکلے تو کہے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ وَاغْفِرْ لِأَبِي جب یہ کہیگا تو خدا اوسکو ایمان اور حق کی ہدایت کریگا اور طعامہائے بہشت سے سیر فرمائیگا اور اوسکے گناہون کا

کفارہ قرار دیگا اور خدا اسکی موت کو مثل شہدا کی موت کے اور اسکی حیات کو مثل سعدا کی حیات کے فرمائیگا اور جو گناہ اسنے کیئے ہون او نہین بخشدیگا اگرچہ وہ گناہ کف دریا سے زیادہ ہون اور حکمت اور علم اوسکو عطا فرمائیگا اور صلحائے گذشتہ اور آیندہ سے اوسکو ملحق کریگا اور اوسکو دفتر صادقین مین ثبت کریگا اور منازل کریم جنت النعیم اوسکو عطا فرمائیگا اور گناہ اوسکے ماں باپ کے بخشیگا اور اس دعا کو نخبۃ الدعوات اور عدۃ الداعی مین بھی اسناد سے لکھا ہی بحر جمال الصالحین مین مذکور ہی کہ جب چاہئے کہ داخل مسجد ہو تو کفش کو دیکھے کہ کوئی نجاست اور کوئی کثافت نرکھتی ہو اور دہنا پاؤن آگے رکھے اور کہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَى اللّٰهِ وَخَيْرُ الْاَسْمَاۗءِ كُلِّهَا لِلّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَتَوْبَتِكَ وَاَغْلِقْ عَنِّيْ اَبْوَابَ مَعْصِيَتِكَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ زُوَّارِكَ وَعُمَّارِ مَسَاجِدِكَ وَمِمَّنْ يُنَاجِيْكَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ وَادْحَرْ عَنِّي الشَّيْطَانَ الرَّجِيْمَ وَجُنُوْدَ اِبْلِيْسَ اَجْمَعِيْنَ اور جب داخل مسجد ہو کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ اگر ایسا کریگا تو یہ عمل اوسکا ایک حج مقبول کے برابر ہوگا اور اگر مسجد مین بیٹھنے کا ارادہ رکھتا ہو تو بے طہارت نجائے اور شعر پڑھنا مسجد مین نچاہیئے کہ اگر کوئی مسجد مین شعر پڑھتا ہو تو روایت مین وارد ہوا ہی کہ اوس سے ملائکہ کہتے ہین کہ فَضَّ اللّٰهُ فَاكَ یعنے خدا تیرے منھ کو توڑے اور مسجد مین تھوکنا ایک عذاب ہی اور کفارہ اوسکا یہ ہی کہ اوس تھوک کو دفن کرے اور اگر تعظیم مسجد کے لیئے کوئی آب دہن یا آب دماغ نگلجائے تو خدا ایک حسنہ اوسکے لیئے تحریر فرماتا ہی اور اوسکا ایک گناہ محو کرتا ہی اور قوت اوسکی زیادہ کرتا ہی اور کوئی کوفت اور کوئی مرض اوسے عارض نہوگا مگر یہ کہ خدا اوسکو زائل کردے اور روز قیامت وہ شخص خوشحال اور خندان مبعوث ہوگا اور نامۂ عمل اوسکا اوسکے داہنے ہاتھ مین دیاجائیگا

اور مسجد میں حرف باطل اور گفتگوی دنیا نکرے کہ مسجد عبادت کی جگہ ہی اور کھوئی ہوئی چیز کو مسجد میں
نڈھونڈھے مروی ہی کہ جو شخص چیز گم شدہ مسجد میں ڈھونڈھتا ہی تو ملائکہ اوسکے کہتے ہیں لَا رَدَّ اللّٰهُ
عَلَيْكَ یعنے خدا تیری کھوئی چیز کو تجھ تک نہ پہونچاوے اور مسجد میں آواز بلند نکرے اور لڑکونکو اور دیوانونکو
اور خرید اور فروخت کو مسجد سے دور کرنا چاہیئے اور اگر کوئی مسجد میں تجارت کرے تو ملائکہ اوس سے کہتے ہیں
لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ یعنے خدا تیری تجارت میں فائدہ ندیوے اور جو کوئی ایک چراغ مسجد میں روشن کرتا ہی
تو جبتک اوسکی روشنی باقی رہتی ہی تمام عرش اور ملائکہ اوسکے لیئے استغفار کرتے ہیں اور جو کوئی مسجد میں جھاڑو
دیتو گویا اوسنے ایک بندہ آزاد کیا اور اگر کوئی شخص بقدر ایک ذرہ کے کہ آنکھ میں پڑجاتا ہی کسی قسم کی
کثافت مسجد سے نکالے تو خدا دو کفل رحمت اوسکو دیگا اور اگر کوئی مسجد میں روز پنجشنبہ اور شب جمعہ جھاڑو دیکر
اور بقدر سرمہ کہ آنکھ میں لگاتے ہیں مسجد سے کثافت باہر نکالے تو گناہ اوسکے بخشے جاوینگے اور جب چاہی کہ مسجد سے
باہر آوے تو در مسجد پر ایستادہ ہووے اور کہے اَللّٰهُمَّ دَعَوْتَنِي فَأَجَبْتُ دَعْوَتَكَ وَصَلَّيْتُ مَكْتُوبَتَكَ
وَانْتَشَرْتُ فِي أَرْضِكَ كَمَا أَمَرْتَنِي فَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَمَلَ بِطَاعَتِكَ وَاجْتِنَابَ
سَخَطِكَ وَالْكَفَافَ مِنَ الرِّزْقِ بِرَحْمَتِكَ اور باہر آنیکے وقت بایان پاؤن آگے رکھے اور بسم اللہ کہے
اور صلوات پیغمبر اور اونکے اہلبیت پر بھیجے اور کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ اور
مرشد المومنین میں مذکور ہی کہ حمام میں اور مقبرون میں اور اون گھرون میں کہ جنمین شراب ہو یا نماز پڑھنے
والے کے سامنے آگ روشن ہو یا کوئی تصویر یا مصحف کھلا ہوا ہو تو بنا بر مشہور نماز مکروہ ہی اور اگر کسی حائل کو
آتشدان پر پردہ کرے اگرچہ چھوٹا ہو تو بنا بر مشہور کراہت زائل ہو جاتی ہی فصل تیسری فضائل آداب
اذان و اقامت میں کتاب جمال الصالحین میں مذکور ہی کہ جب تو چاہے کہ نماز فریضہ شروع
کرے تو اذان و اقامت کہہ اور اگر کوئی شخص اذان و اقامت دونو کہے تو دو صفین ملائکہ کی اوسکے پیچھے نماز پڑھتی ہیں
اور اگر فقط اقامت کہے تو ایک صف ملائکہ نماز پڑھتی ہی کہ ہر ایک صف مشرق سے مغرب تک ہوتی ہی اور جو
موذن کہ رضائے خدا کے لیئے اذان کہے اور اجرت دنیا مقصود نہو تو روز قیامت بہشت میں ایک مشک کے ٹیلے پر کھڑا
ہوگا اور درمیان اذان و اقامت بیٹھنا اوس شہید کا ثواب رکھتا ہی کہ جو راہ خدا میں اپنے خون میں لوٹتا ہو کسی سنے

عرض کی یا رسول اللہ لوگ اذان دینے میں پیشی و سستی کرتے ہیں اور فرصت نہیں دیتے حضرت نے فرمایا
ایک زمانہ آتا ہے کہ اذان کہنا ازروے تکبر ضعیفوں پر واگذار ہوگا اور گوشت انکا آتش جہنم پر حرام کیا گیا ہے
اور جو شخص کہ رضائے خدا کے لیے اذان کہے تو خدا چالیس ہزار شہیدوں کا ثواب اوسکو عطا کریگا اور
چالیس ہزار گناہگاروں کو اوسکی شفاعت سے بہشت میں لیجائیگا اور جب اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
کہے تو ستر ہزار فرشتے اوسکے لیے دعا و استغفار کرتے ہیں اور روز قیامت وہ شخص سایہ عرش خدا میں رہیگا
جبتک لوگوں کا حساب تمام ہو اور جب اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ کہے
تو چالیس ہزار فرشتے اوسکا ثواب لکھیں گے اور اگر ایک برس تک کسی شہر میں شہرہائے اسلام سے
اذان کہے تو سب گناہ اوسکے بخشے جاینگے اگرچہ مثل کوہ احد ہوں اور بہشت اوسپر واجب ہوگا اور چاہیے
کہ اذان کو بتانی یعنی ٹھہر ٹھہر کے اور پکار کے کہے کہ آواز اوسکی جس خشک و تر پر پہونچیگی وہ سب گواہی دینگی اور
جسقدر آواز بلند ہوگی اوسقدر گناہ اسکے بخشے جاینگے اور جو کوئی اسکی اذان سنکے نماز پڑھیگا وہ اذان دینے والا
اوسکے ثواب میں شریک ہوگا اور موافق عدد اون آدمیونکے جو اسکی آواز سنکے نماز پڑھیں اسکے لیے
ایک ثواب لکھا جائیگا اور خدا نے ایک ہوا کو اذان پر موکل کیا ہے کہ آواز اذان آسمان پر لیجاتی ہے ملائکہ سنتے ہیں
تو کہتے ہیں کہ یہ آواز امت محمدی کی ہے کہ توحید خدا کرتے ہیں پس انکے لیے ہم سب استغفار کرتے ہیں یہانتک کہ یہ نماز سے
فارغ ہوں اور اگر گھر میں پکار کے اذان کہے تو شیطان دور رہتا ہے اور اطفال کے لیے صدائے اذان بہتر ہے کہ
آواز ایمان ہمیشہ سنا کریں اور صدائے اذان بیماری اور پریشانی زائل کرتی ہے راوی نے عرض کی میں اور اہل خانہ میرے
ہمیشہ علیل رہتے تھے اور کبھی ایسا ہوتا تھا کہ کوئی باقی نہ رہتا تھا کہ خدمت کرے یہانتک کہ یہ حدیث میں نے سنی اور اوسپر
عمل کیا بیماری اوسوقت میرے گھر سے زائل ہوگئی اور ایک شخص نے بیماری اور بے فرزندی کی خدمت امام رضا علیہ السلام میں
شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ اپنے گھر میں پکار کے اذان کہو اوسنے اسیطرح کیا بیماری اوسکی زائل ہوگئی اور اوسکے
یہاں بکثرت اولاد ہوئی اور چاہیے کہ اقامت کو آہستہ اور رواں تر کہیں اور جہاں نام جناب سید الانام مذکور ہو
تو کہنے والے اور سننے والے صلوات بھیجیں اور اذان بیٹھ کے اور راہ چلنے میں اور سواری پر اور بلا استقبال قبلہ
اور بے طہارت کہہ سکتا ہے مگر شہادتین کہنے کے وقت رو بقبلہ ہونا چاہیے لیکن اقامت کو بغیر ارادہ ہیئت

نماز کہے اور اثنائے اذان اور اقامت مین بات کرنا جائز ہے لیکن ترک افضل ہے خصوصاً اثنائے اقامت مین اور جب قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہی جائے تو احادیث مین وارد ہوا ہے کہ موذن اور سب اہل جماعت پر بات کرنا حرام ہو جاتا ہے مگر سقدر جائز ہے کہ امامت کے لیئے کسیکو کہین کہ آگے ایستادہ ہو اور بعض علما تکلم اون امور سے کہ جنکا تعلق نماز سے ہے تجویز فرماتے ہین اور اگر اثنائے اقامت مین کلام کرے تو احوط یہ ہے کہ از سر نو اقامت کا اعادہ کرے

بیان اذان و اقامت مع ترجمہ

آخوند ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے رسالہ ترجمۃ الصّلوٰۃ مین لکھا ہے کہ اذان مین چار مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے یعنے خدا اس سے بزرگ تر ہے کہ عقلیں اوس تک پہونچ سکین اور دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے یعنے گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود نہین ہے لائق پرستش سوائے اوس معبود یکتائے بحق کی کہ جو موصوف ہے بجمیع صفات کمال اور دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے یعنے گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بھیجا ہوا خدا کا ہے اور دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہے یعنے دوڑو نماز کی طرف اور دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے یعنے دوڑو اوس چیز کی طرف کہ جو موجب رستگاری آخرت ہے اور دو مرتبہ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ کہے یعنے دوڑو طرف اوس عمل کی کہ بہترین عملون کا ہے کہ وہ نماز ہے اور دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور دو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اگر بعد شہادتین ایکمرتبہ یا دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰہِ بقصد تبرک کہے مگر نہ اس قصد سے کہ داخل اور جزء اذان ہے تو بہتر ہوگا یعنے گواہی دیتا ہون مین کہ علی ولی خدا ہے اور صاحب اختیار امور خلائق ہے اور مرشد المومنین مین مذکور ہے کہ اقامت بھی مثل اذان ہے مگر اقامت مین پہلے دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور بعد حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہے مولف کہتا ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے معنی یہ ہین کہ بتحقیق برپا ہوئی نماز پھر مرشد المومنین مین مذکور ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے بعد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ آخر مین ایک مرتبہ کہنا چاہیے پس اقامت کی سترہ فصلین ہوئین اور ترتیب ان فصلونمین شرط ہے اور علی الاشہر فرائض یومیہ اور نماز جمعہ کے لیئے اذان و اقامت مستحب ہے اور احوط یہ ہے کہ نماز صبح اور نماز مغرب کے لیئے اقامت بلا اذان بھی ترک نکرے اور قبل داخل ہونے وقت نماز کے اذان صحیح نہین ہے لیکن قبل صبح کے اذان آگاہ کرنے کے لیئے جائز ہے

اور بعد داخل ہونے وقت کی پھر اعادہ اذان صبح مستحب ہے اور نمازہای قضا کے لئے ایک مرتبہ اذان اور ہر نماز کی لئے اقامت کافی ہے اور مستحب ہے کہ اذان کو باواز بلند ٹھہر ٹھہر کے کہی اور اقامت بہت ٹھہر ٹھہر کی نہ کہی لیکن اسقدر تعجیل نہ کری کہ وصل بسکون لازم آ جائے اور عورتون کو چاہئی کہ اذان و اقامت آہستہ کہین اور اگر چاہین تو اکتفا تکبیر و شہادتین پہ بہی کر سکتی ہین اور موذن کو دہنی اور بائین طرف منہہ پھیرنا مکروہ ہے اور اثنای اذان مین کلام اجنبی کرنا کراہت رکہتا ہے اور اشھد ان علیا ولی اللہ جز ایمان ہے لیکن داخل اذان نہین ہے اور ترجمۃ الصلوٰۃ مین مذکور ہے کہ درمیان اذان و اقامت اس دعا کو پڑہنا سنت ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ قَلْبِیْ بَارًّا وَّعَیْشِیْ قَارًّا وَّرِزْقِیْ دَارًّا وَّاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَ قَبْرِ رَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ مُّسْتَقَرًّا وَّقَرَارًا یعنی خداوندا میری دل کو نیکی کرنی والا فرما اور زندگانی میری خوشی و شادمانی مین بسر کرا اور رزق میرا وسیع فرما اور محل قرار میرا حیات و ممات مین قریب روضہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ قرار دے اور جمال الصالحین مین مذکور ہے کہ درمیان اذان و اقامت ایک لحظہ کا فاصلہ کری کم سی کم یہ کہ وہ فاصلہ بقدر یک نفس ہو یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے یا بیٹھ جائے یا سجدہ کر لے اگر بیٹھے تو یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ قَلْبِیْ بَارًّا الخ اور اگر سجدہ کری تو سجدہ مین یہ دعا پڑہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّیْ سَجَدْتُ لَكَ خَاضِعًا خَاشِعًا ذَلِیْلًا فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اگر ایسا کرے گا تو خدا تعالی سب گناہ اوسکی بخش دیگا اور اگر درمیان اذان و اقامت نماز مغرب بیٹھی تو مثل اسکی ہے کہ یہ شخص راہ خدا مین اپنے خون مین لوٹا

فصل چوتھی بیان کیفیت نماز مین

مع ادعیہ و اذکار مستحبہ اور ترجمہ سورہ حمد و سورہ قدر و سورہ توحید و ترجمہ اذکار ترجمۃ الصلوٰۃ مین مذکور ہے کہ مرد کی لئے سنت ہے کہ جب نماز کی واسطے کہڑا ہو تو اپنے دونو پاؤن مین باہمدیگر ایک بالشت کا فصل رکہی اور چار انگشت کشادہ تک بہی بہتر ہے اور چاہیے کہ دونو پاؤن ایک دوسری کے برابر ہون اور انگلیان پاؤن

کی رو بقبلہ ہون اور قبلہ سی منحرف نہ ہون اور ہاتھون کو لٹکا دی اور مقابل گھٹنون کی زانو پر رکھی
اور انگلیان کہلی نہ ہون ایسی ہین چسپیدہ ہون پس سات مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے چھ مرتبہ بقصد
سنت اور یہ کہ تین مرتبہ پہلے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور ہر تکبیر مین دونو ہاتھ کان کی لو تک اوٹھاے اور
ہتھلیان ہاتھون کی رو بقبلہ ہون اور بعد اوسکے یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوْٓءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ
ذَنْبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ یعنی خداوندا توہی بادشاہ ثابت اور دائم
نہین ہی کوئی معبود سوا تیری پاک جانتا ہون مین اور منزہ سمجھتا ہون مین تجکو اون چیزون سے
کہ جو تیری لائق جلال ذات اور کمال صفات نہین ہین اور تیرا حمد اور شکر کرتا ہون مین بد کیا مین نے
اور ستم کیا مین نے اپنے نفس پر پس بخشدی گناہ میری تحقیق کہ نہین بخشتا گنا ہون کو سوا تیرے
کوئی پہر دو مرتبہ اللہ اکبر کہے اور یہ دعا پڑہے لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ فِیْ
یَدَیْكَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ وَالْمَهْدِیُّ مَنْ هَدَیْتَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدَیْكَ
ذَلِیْلٌ بَیْنَ یَدَیْكَ مِنْكَ وَبِكَ وَلَكَ وَاِلَیْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجٰی وَلَا مَفَرَّ
وَلَا مَهْرَبَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ سُبْحَانَكَ وَحَنَانَیْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَیْتَ
سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ یعنی استادہ ہون مین تیری خدمت مین جو حق
استادہ ہونے کا ہی یعنی ہمیشہ تیری خدمت مین استادہ ہون یا یہ کہ تو نے مجھے نماز کے لئی جو طلب
کیا ہی تو اب مین نے تیری اجابت کی ہی اور لبیک کہتا ہوا تیری خدمت مین استادہ ہون اور
ہمیشہ تیرا فرمان بردار ہون مین اور نیکیان دنیا و آخرت کی سب تیری دست قدرت مین ہین اور
بدی تجھ سے نہین ہی اور تیری طرف راہ نہین رکھتی اور ہدایت یافتہ ہی وہ شخص کہ جسکو تو نے ہدایت
کی ہی مین تیرا بندہ اور تیری کنیز زادہ اور غلام زادہ ہون کہ تیری خدمت مین استادہ ہون تجھ ہی
سے ہی ابتدائی وجود اور تجھ ہی سی ہی بقا اور بازگشت میری اور واسطے تیرے ہین کام میرے
اور طرف تیری ہی بازگشت میری نہین ہی کوئی پناہ اور کوئی امیدگاہ اور کوئی بہاگنے کی جگہ تجھ سے

نگر طرف تیری پاک اور منزہ جانتا ہون مین میدان کبریائی کو تیری غبار سے اوس چیز کی کہ تجھکو سزاوار نہین ہی اور سجا ہی اور حالانکہ سوال کرتا ہون مین تجھسے رحمت اور مہربانی کا ہمیشہ مبداء سب برکتون کا تو ہی دنیا اور عقبی مین اور بلند تر ہی تو ادراک اور عقلون اور وہمون سے پاک اور منزہ ہی تو اے پروردگار خانہ کعبہ یعنی معبود اور مقصود میرا تو ہی ہے نہ کعبہ اور روبقبلہ ہوا ہون مین تیری فرما سے پھر ایک مرتبہ تکبیر کہے اور نیت کرے کہ نماز صبح یا ظہر یا عصر یا مغرب یا عشا پڑھتا ہون مین واسطے اسکے کہ واجب ہی قربۃ الی اللہ پس اَللّٰهُ اَكْبَرُ بقصد تکبیرۃ الاحرام کہے اور یہ دعا پڑہے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَدِيْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمِنْهَاجِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ یعنی روی دل اپنا مین اوسکی طرف متوجہ کرتا ہون کہ جسنے بے مادہ و مدت نہایت کمال قدرت سے آسمانون اور زمینون کو پیدا کیا درانحالیکہ مین ملت یگانہ پرستی حضرت ابراہیم اور دین حق محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ اور طریق مستقیم علی مرتضی علیہ السلام پر اصول اور فروع دین مین ثابت اور راسخ ہون اور شرک اور دین باطل چھوڑکے تیری توحید کی طرف اور دین حق رسول خدا اور آئمہ ہدی علیہم السلام کی طرف مائل ہون اور اونکے تمام امرون اور نہیون کا مطیع و فرمانبردار ہون اور شرک کرنے والون مین سے نہین ہون نہ شرک جلی مانند بت پرستی اور نہ شرک خفی مانند ریا و متابعت غیر آئمہ ہدی تحقیق کہ نماز میری اور قربانی میری یا حج میرا یا تمام عبادتین میری اور زندگانی میری اور مرنا میرا یا جو کچھہ مین زندگی مین کرتا ہون اور جو کچھہ بعد میرے مرنے کے پیچھے پہنچے گا خالص ہی واسطے اوس خدا کے جو پروردگار تمام عالم کا ہے نہین ہی کوئی شریک اوسکا پیدایش عالم اور معبودیت مین اور استحقاق عبادت مین یعنی عبادتون مین کسیکو مین اسکا شریک نہین کرتا اور خدا کی طرف سے مجھے اسی کا حکم ہوا ہی کہ مین حق سبحانہ و تعالی کو یکتا جانون

اوسکی عبادت کرون اور مین مطیعون اور فرمان برداروں مین سی ہون اور اُسی کتاب مین مذکور ہی کہ بعد تکبیرۃ الاحرام اور دعای توجہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ یا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کہے یعنی پناہ مانگتا ہون اور التجا کرتا ہون مین اوس معبود برحق اور خداوند مطلق سی کہ وہ خلائق کی جمیع باتین سُننی والا ہی اور جمیع معلومات کا جاننی والا ہی خصوصًا اعمال اور بندونکی نیت سی بخوبی ماہر ہی شر سی اور وسوسہ دیو فریب دہندہ سرکش سے یا پناہ مانگتا ہون وسوسی سی اوس مردود درگاہ احدیت کی جو رحمت حق سی دور ہی اور ملائکنی اوسی تیر شہاب سی یا لعنت خدا اور لعنت خلق سی رجم کیا ہی اور چونکہ نماز مین سورۂ حمد کا پڑھنا واجب ہی اور بعد سورہ حمد بہتر مین سورہ اکثر نمازون مین سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ و سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ ہی لہٰذا ان تین سورون کا ترجمہ مجمل نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یعنی استعانت چاہتا ہون مین نام خدا سی ایسا خدا کہ جو سزاوار پرستش ہی اور جامع کل صفات کمالیہ ہی اور تمام خلق کی لئی نعمتہای عام سی بخشش کرنیوالا ہی اور مومنونکی لئی دنیا و آخرت مین رحمتہای خاص سی نوازش فرمانے والا ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یعنی کل ستائیشن مخصوص ہین اوس خدا کی لئی کہ جو پیدا کرنے والا اور تربیت کرنے والا تمام عالم کا ہی اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یہ تاکید اون معنی کی ہی کہ جو بسم اللہ مین مذکور ہوی یا یہ کہ بسم اللہ مین رحمان و رحیم سے رحمانیت اور رحیمیت دنیا مراد ہی اور اس مقام پر رحمانیت اور رحیمیت آخرت مقصود ہی کہ مومنونکو دوبارہ زندہ کرتا ہی اور وہ بارہ بخشتا ہی اور داخل بہشت فرماتا ہی مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ یعنی جزا دینیوالا روز جزا کا یا متصرف امور روز جزا کا اور جماعت قاریہ نے مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پڑھا ہی بفتح میم و کسر لام بغیر الف یعنی بادشاہ روز جزا اور دونون طرح جائز ہی لیکن اکثر روایات مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پر دلالت کرتی ہین شاید اختیار کرنا اُسی کا اولی ہوگا اور چونکہ بسبب استعاذہ شیطان رجیم اور بسبب استعانت نام خداوند رحیم اور بسبب ذکر صفات کمالیہ رب العالمین او قاریات نماز پڑھنیوالیکو جناب قدس الٰہی مین فی الجملہ نزدیکی حاصل ہوتی ہی اور مقام دوری سی گویا مجلس اُنس و حضوری مین پہنچتا ہی تو مخاطب ہوکی عرض کرتا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ یعنے

(ترجمہ سورہ حمد)

مخصوص ہم تیری ہی عبادت کرتے ہین اور اس مقام پر نعبد کہ جمع کا صیغہ ہی اس وجہ سی مذکور ہوا
تاکہ سب بندگان حق پرست شامل ہوجائین اور مصداق مضمون مصرعہ بدان را بہ نیکان ببخشد کریم
خداوند رحیم اس کی بھی عبادت قبول فرمائے اور چونکہ یہ کلام موہم تھا کہ قائل اپنی عبادت پر فخر رکھتا ہی
اور اپنی تئین عبادت مین مستقل جانتا ہی اس لئی خداوند عالم نے فرمایا کہ بعد اسکے کہے وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ
یعنی مخصوص تجھی سی اعانت طلب کرتے ہین ہم سب امور مین خصوصاً عبادت مین اِھْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِیْمَ یعنی ہدایت اور رہنمائی کر ہمکو راہ راست اور راہ حق کی طرف اسواسطے کہ راہ حق سے یہ بہ
بہشت صوری و معنوی کی طرف جاتی ہی بہشت صوری بہشت آخرت سی مراد ہی اور بہشت معنوی تقرب
خدا سی مراد ہی اور اس راہ راست مین افراط اور تفریط اور غلو اور تقصیر نہین ہی اسواسطی کہ جسطرح امر مین جو
کوئی غلو کرتا ہی وہ دہنی جانب سی گمراہ ہوتا ہی اور جو کوئی تقصیر کرتا ہی بائین جانب سی گمراہ ہوتا ہی چنانچہ
منقول ہی کہ راہ راست و چپ گمراہ کرنیوالی ہی اور راہ حق راہ وسط ہی اور توضیح اسکی یہ ہی کہ ایک
جماعت نی حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی باب مین غلو کیا ہی اور انکی خدائی کی قائل ہوئے اور
انکو پیغمبر خدا سی بہتر سمجھا اور گمراہ ہوگئی اور بعضی حضرت کی امامت کی بلا فاصلہ قائل نہین ہوئے
اور کافر ہوگئی اور راہ وسط اوس جماعت کی راہ ہی کہ جنھون نے جناب امیرؑ کی امامت کا بعد رسالت
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا فصل ہونے کا اعتقاد کیا اور حضرت کی گیارہ فرزندون کو
بترتیب بعد جناب امیر اپنا امام سمجھے اور متابعت انکی گفتار اور کردار مین اپنی اوپر واجب جانے یہ
وہ لوگ ہین کہ جس طرح دنیا مین صراط مستقیم پر ثابت رہی آخرت مین بھی باسانی صراط سی گذر جائینگے
چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ صراط دو صراطین ہین ایک صراط دنیا کہ ولایت اور متابعت اہلبیت
رسالت ہی کہ وہ راہ دین حق ہی اور دوسری صراط آخرت کہ وہ راہ بہشت ہی مومنون کے لیئے
روی جہنم پر مثل پل کشیدہ ہی جو مومن کہ دنیا مین صراط دین حق پر ثابت ہی اوس صراط سی گذر کی
داخل بہشت ہوگا اور احادیث مستفیضہ سنی و شیعہ مین وارد ہوا ہی کہ صراط مستقیم علی بن ابیطالب
علیہ السلام ہین یعنی ولایت اور متابعت حضرت کی اور حضرت کی گیارہ فرزندون کی صراط

مستقیم ہی یا بجملہ قائل کہتا ہی کہ مجہی ایمان پر ثابت رکہہ اور کمال مرتبہ یقین پر پہونچا اور چونکہ کمال ایمان بسبب محبت و ولایت اور متابعت انبیا و اوصیا حاصل ہوتا ہی لہذا خداوند عالم نے فرمایا کہ بندہ کہے صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یعنی صراط مستقیم راہ اوس گروہ کی ہی کہ جن لوگون پر تو نے اپنی نعمت بذل فرمائی ہے اور مراد اس سی نعمت دنیا نہین ہی اسواسطے کہ نعمت دنیا مومنون اور کافرون اور صالحون اور فاسقون سب کو عطا کی گئی ہی بلکہ کافرون اور فاسقون کو زیادہ عنایت ہوئی ہی پس یہان نعمت سی مراد نعمت دین اور محبت اور معرفت اور قرب خدا ہی چنانچہ خداوند عالم نے دوسری آیہ مین شیعیان اہلبیت کی شان مین ارشاد فرمایا ہی کہ جو اطاعت خدا اور رسول خدا کرے ولایت علی ابن ابی طالب اور ولایت آئمہ علیہم السلام کی ساتھ پس بہشت مین وہ ایسی گروہ کے ہمراہ ہونگے جنپر انعام کیا ہی خدا نے کہ وہ پیغمبرون سی اور صدیقون سی اور شہیدون سی اور صالحون سی ہین اور یہ لوگ رفیق پسندیدہ ہین اور احادیث مین وارد ہوا ہی کہ پیغمبرون سی مراد حضرت رسول ہین اور صدیقون سی حضرت امیر ہین اور شہیدون سی مراد حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام ہین اور صالحون سی مراد سب آئمہ ہین پس صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ سے یہ مراد ہی کہ راہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور راہ اونکی اہلبیت کی ہمکو دکہا اور ہمکو اونکا تابع فرما اور جب اس آیہ مین ایک رکن کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ عمدہ ایمان ہی یعنی ولایت اور متابعت دوستان خدا تو بیزاری دشمنان خدا بہی ارکان ایمان مین سی ہو گئی اور اسکی دو قسمین ہین ایک یہ کہ دانستہ محض دنیا کے لئے راہ حق سی پہر جانا دوسری یہ کہ بسبب نادانی متابعت دشمنان خدا کرنا جیسا کہ اکثر عوام کی حالت ہی لہذا قسم اول کی طرف خدا نے اشارہ فرما کر ارشاد کیا غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ یعنی نہ راہ اوس گروہ کی کہ غضب کیا ہی تو نے جنپر کہ دانستہ مخالفت اہلبیت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے ہین پہر خدا نے اشارہ دوسری قسم کی طرف فرما کر ارشاد کیا وَلَا الضَّآلِّيْنَ یعنی اور نہ راہ اوس جماعت کی کہ نادانی سی گمراہ ہوئی ہی اور اکثر احادیث سی یہی مضمون ظاہر ہوتا ہی اور بعضی کہتے ہین مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ یہودی ہین اور ضَآلِّيْنَ نصاری ہین

اور بعضی کہتی ہین کہ مغضوب علیہم وہ لوگ ہین کہ اصول دین مین گمراہ ہوی ہین و ضالین وہ لوگ
ہین کہ فروع دین مین گمراہ ہوئے ہین اور ترجمہ سورۂ قدر یہ ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم
انا انزلناہ فی لیلۃ القدر یعنی تحقیق کہ بھیجا ہم نے قرآن مجید کو شب قدر مین کہ انیسوین
یا اکیسوین یا تیئیسوین شب ماہ مبارک رمضان کی ہی اور حدیثین تیئیسوین شب کی بارے مین بیشتر وارد
ہوی ہین یعنی وہ شب قدر کہ حق تعالے اوس سال کو اوس مین مقدر فرماتا ہی اور اس باب مین اختلاف
ہی کہ قرآن مجید کا شب قدر مین نازل ہونا کیا معنی رکھتا ہی بعضے کہتی ہین کہ نازل ہونے کی ابتدا
شب قدر سے ہوئی اور بعضی کہتی ہین کہ نازل ہونے کا خاتمہ شب قدر مین ہوا اور بعضی کہتے
ہین کہ تمام قرآن شب قدر مین لوح محفوظ سے بیت المعمور مین نازل ہوا اور تیئیس برس مین آیہ آیہ
اور سورہ سورہ کرکے موافق مصلحت نازل ہوا وما ادریک ما لیلۃ القدر اور کس چیز نے
آگاہ کیا تجھے کہ شب قدر کیا ہی اور کیا فضیلت رکھتی ہی جبتک ہم آگاہ نکرین لیلۃ القدر خیر من
الف شھر یعنی شب قدر بہتر ہی ہزار مہینوں سی اور بعضی روایات مین وارد ہوا ہی کہ عبادت شب قدر
بہتر ہی اون ہزار مہینوں کی عبادت سی کہ جن مین شب قدر نہ ہوا اور بعضی حدیثون مین وارد ہوا
ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ بنی امیہ مثل بندرون کی سیری
منبر پر جاتے ہین اور لوگ پچھلے قدم پھرتے ہین حضرت اس خواب سی ملول ہوئے جبرئیل علیہ
السلام اس سورۂ کو حضرت کی تسلی کی لئے لائے کہ شب قدر تمہاری اہلبیت اور شیعیان اہلبیت
کی لیئے بسبب قربتون اور کرامتون کی کہ اونہین اس شب مین حاصل ہوتے ہین بنی امیہ کے ہزار
مہینون کی بادشاہی سے بہتر ہے تنزل الملئکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر یعنی اوترتے
ہین فرشتے اور فرشتہ روح کہ سب فرشتون مین بزرگ تر ہی شب قدر مین اور حاضر ہوتے ہین
امام زمانکی خدمت مین بحکم پروردگار تا کہ ہر امر سے کہ جو ہر شخص کے لیئے مقدر ہوا ہی حضرت کو آگاہ
کرین یا یہ کہ جو ہر شخص کے لیئے مصالح دین و دنیا سے اس شب مین مقدر ہوا ہے اوسے مطلع کرین
سلام ھی حتی مطلع الفجر یعنی باعث سلامتی ہی یہ شب واسطی دوستان خدا کی طلوع صبح تک

یا ملائکہ اور روح صبح تک خدمت امام علیہ السلام مین آتی ہین اور سلام کرتے ہین یا یہ کہ خدا کی طرف سی
ہر ایک مومن پہ کہ جو نماز مین یا رکوع مین یا سجود مین یا دعا مین طلوع صبح تک مشغول ہی اوس پر سلام
کرتے ہین اور سورۂ توحید کی تفسیر یہ ہی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول
ہی کہ چند یہودی خدمت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئے اور کہا کہ اپنی پروردگار کا
ہم سے وصف بیان کیجیے اوسوقت یہ سورہ نازل ہوا بسم اللہ الرحمن الرحیم قل ہو اللہ احد یعنی
کہو ای محمد کہ جس خدا کا تم نے سوال کیا وہ ایسا خدا ہی کہ مستحق عبادت ہی اور پیدا کرنے والا تمام ممکنات کا
ہی اور جامع کل صفات کمالیہ ہی اور عقلین اوسکی ذات وصفات مین حیران ہین اور وہ خدا واحد ہی
یعنی کسی طرح کی کثرت اوسکی ذات وصفات مین نہین ہی اور مرکب اعضا و اجزا سی نہین ہی اور بسیط
مطلق ہی اور اجزای خارجیہ و ذہنیہ و عقلیہ و وہمیہ نہین رکھتا اور صفت موجودہ زاید اپنی ذات
پر نہین رکھتا اور خدائی مین اپنا کوئی شریک نہین رکھتا اللہ الصمد یعنی خدا وہ خدا اور معبود برحق
صمد ہی یعنی تمام خلق سب امور مین اوسکی محتاج ہی اور وہ اپنی غیر کا محتاج نہین ہی اور تمام چیزین
بسبب اوسکے قائم ہین اور وہ کسی چیز کی وجہ سی قائم نہین ہے بلکہ اپنی فعل مین سب جہتون سی
کامل ہی اور محل حوادث وانفعالات نہین ہی لم یلد کوئی اوس سی پیدا نہین ہوا بخلاف مقولہ
کفار مکہ کہ وہ کہتی ہین ملائکہ خدا کی لڑکیان ہین اور ترسا کہتے ہین کہ عیسی خدا کی بیٹی ہین اور
یہود کہتے ہین کہ عزیر خدا کی بیٹی ہین اگر یہ باتین سچ ہوتین تو چاہیے تھا کہ خدا مثل انکی جسم ہی
رکھتا ہوتا اور حق تعالے انہین کی قسم مین سی ہوتا اور انواع ترکیبات سی مرکب ہوتا اور محتاج
وممکن ہوتا اور کسی خالق کا اپنی پیدا کرنے مین محتاج ہوتا اور تفسیر لفظ صمد مین حضرت امام
حسین علیہ السلام سی منقول ہی کہ خدا سی کوئی کثیف چیز پیدا نہین ہوتی مانند فرزند اور بول و
غائط اور منی اور کل کثافتین کہ مخلوقین سی خارج ہوتی ہین اور نہ کوئی لطیف چیز مانند سانس
اور کلام اور آواز کی اوس سی پیدا ہوتی ہی اور خدا محل حوادث نہین ہی اونگھنی اور سونے
اور خطورات دل اور غم اور اندوہ اور خوشی اور ہنسی اور رونے اور دہشت اور امید اور رغبت

(تفسیر سورہ توحید)

اور خوف اور ماندگی اور بھوک اور سیر ہونی سی مبرا ہی وَلَمْ یُوْلَدْ یعنی وہ کسی سی پیدا نہین ہوا اور
اوسکی باپ اور مان نہین ہین اور یہ آیہ رد نصاری مین نازل ہوا ہی وہ کہتی ہین کہ عیسیٰ بن مریم
خدا ہین حالانکہ خدا اپنی ذات سی موجود ہی اور رہونا اوسکا مستند کسی علت اور کسی سبب کا نہین ہی اور
جناب سید الشہدا علیہ السلام نی ارشاد فرمایا ہی کہ خدا کسی چیز سی پیدا نہین ہوا اور کسی چیز سی باہر نہین
نکلا جس طرح کہ اشیاء کثیفہ اپنی عناصر سی نکلتی ہین مانند حیوان کہ ایک حیوان دوسری حیوان سے
پیدا ہوتا ہی اور مانند گہانس کی کہ زمین سی اوگتی ہی اور مانند پانی کی کہ چشمی سی نکلتا ہی اور نہ خدا
مثل چیزہای لطیف نہین ہی کہ اپنی جائی قرار سی نکلتی ہین مانند بینائی کہ آنکھ سی متعلق ہی اور سماع کہ
کان سی متعلق ہوتا ہی اور سونگہنا کہ ناک سی تعلق رکہتا ہی اور چکہنا کہ منہ سی علاقہ رکہتا ہی اور دانائی اور
تمیز کہ دل سی متعلق ہی اور آگ کہ پتہر سی نکلتی ہی بلکہ خداوند عالم صمد ہی یعنی کسی علت اور کسی سبب سی
بہم نہین پہونچا اور نہ کسی چیز مین داخل ہی کہ مکان رکہتا ہو مثل جسم کہ محتاج مکان ہی اور خدا مانند
عرض کے نہین ہی کہ محتاج جگہہ کا ہو مانند سیاہی اور سفیدی اور نہ خدا کسی چیز پر بیٹہا ہی مثل کسی
پادشاہ کی کہ تخت پر بیٹہا ہو اور خدا نے تمام ممکنات کو نیست سی ہست کیا اور اپنی قدرت کاملہ سی
کل مخلوق کو خلعت ہستی پہنایا اور خدا جسکو چاہتا ہی اوسی فانی کرتا ہی اور جسکی بقا مین مصلحت جانتا
ہی اوسی باقی رکہتا ہی وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ یعنی کوئی ممکنات مین سی کفو اور مثل اور شبیہ اور نظیر
اوسکا نہین ہی پس وہ خدا نہ جسم ہی کہ مانند اور جسمون کے ہوا اور نہ جوہر ہی کہ شبیہ ہو اور نہ عرض ہی
کہ مانند عرضون کے محتاج جگہہ کا ہو اور خدا اپنی خداوندی مین کوئی عدیل اور کوئی شبیہ نہین
رکہتا اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی لوگون نی اس سورہ کی تفسیر پوچھی حضرت نے ارشاد
فرمایا کہ خدا احد ہی بے اسکی کہ تعداد اوسکی ذات اور صفات مین ہوا اور صمد ہی بے اسکی کہ اعضا اور
اجزا رکہتا ہو اور فرزند نہین رکہتا کہ وارث اوسکے پادشاہی کا ہو اسواسطے کہ جو فرزند رکہتا ہے
وہ جسم ہی اور فانی ہی اور اوس سے دوسرے کو پادشاہی پہنچتی ہی اور خدا کسی سی پیدا نہین
ہوا ہی اسلیے کہ اگر کسی سی پیدا ہوتا تو وہ شخص خدائی کا سزاوار تر ہوتا اور کم سی کم شریک

اس خدا کا ہوتا اور تفسیر مین اس سورہ کی اگر کتابین لکھی جائین تو بھی عشر عشیر اسکا بیان نہ ہو سکے
سنت ہی کہ جب اس سورہ سے فارغ ہو خواہ نماز مین خواہ غیر نماز تین مرتبہ کذٰلک اللّٰہ ربی کہی یعنی ایسا ہی ہی وہ
خدا کہ پروردگار میرا ہی اور بہترین سورہ کہ نماز مین پڑہی جائین یہ دو سورے ہین اور حدیث
مین وارد ہوا ہی حضرت فرماتے ہین کہ عجب رکھتا ہون مین اوس شخص سے کہ جوان دو سورون کو
نماز مین نہین پڑہتا اوسکی نماز کیونکر مقبول ہوتی ہی اور بعضی روایات مین وارد ہوا ہی کہ رکعت
اول مین سورۂ انا انزلناہ پڑہی کہ یہ سورہ حضرت رسولؐ اور اونکی اہلبیت کا ہی اور انکو درگاہ
خدا مین اپنا شفیع گردانی اور انسے متوسل ہوا اور دوسری رکعت مین سورۂ توحید پڑہی کہ
بعد اسکے دعا مستجاب ہی یا یہ کہ جو دعا قنوت مین پڑہی وہ مستجاب ہوتی ہی اور اسی کتاب مین مذکور ہی
کہ جب سورہ تمام ہو تو کسی قدر توقف کری بعد اسکے ہاتہ اوٹہائے اور رکوع مین جانے کی لیے
اللّٰہ اکبر کہے اور رکوع مین جہکنا اسقدر واجب ہی کہ ہاتہ زانو تک پہونچین اور بہتر یہ ہی کہ تین
مرتبہ سبحان ربی العظیم وبحمدہ کہے یعنی پاک اور پاکیزہ اور مقدس اور منزہ جانتا ہون مین اپنی پروردگار
بزرگ کو اون چیزون سے کہ لائق اوسکی عظمت وجلال کی نہین ہین اور اوسکی کبریائی اور جبروت
کی سزاوار نہین ہین حالانکہ شکر وثنا کرتا ہون مین اوسکے اس لیے کہ اوسنے مجہکو اپنے پاک ومنزہ
جاننے کی توفیق کرامت فرمائی جب ذکر ختم ہو تو سیدہا کہڑا ہو کر سمع اللّٰہ لمن حمدہ الحمد للّٰہ رب
العالمین کہے یعنی خدا نے سنا اور قبول کیا اور جزای خیر دی اوس شخص کو کہ جسنے تعریف کی اوسکی
کل ثنائین اور تعریفین اوس خدا کی لیے ہین کہ جو پروردگار تمام عالم کا ہی اور فقط سمع اللّٰہ لمن حمدہ
کہنا بھی کافی ومستحب ہی بعد اسکی تا نرمہ گوش ہاتہ اوٹہای اور اللّٰہ اکبر کہے اور جب اللّٰہ اکبر کہہ چکے
تو سجدہ مین جای اور جسوقت ساتون عضو خاک پر یا جانماز پر پہنچ لین تو اوسوقت تین مرتبہ
یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ سبحان ربی الاعلی وبحمدہ کہے اور ایک مرتبہ بھی کافی ہی اور ترجمہ
اسکا یہ ہی کہ منزہ اور مقدس جانتا ہون مین اپنی پروردگار کو اون سب چیزون سے کہ جو اوسکی
بلندی ورفعت کی سزاوار نہین ہین حالانکہ مشغول ہون مین اوسکی ستایش وثنا مین اسلیے

کہ اوسنے مجھے توفیق دی ہے کہ مین اوسی پاک جانون اور بعد سجدۂ اول کی سیدہا بیٹہی اور پشت دہنی
پاؤن کی بائین پاؤن کی شکم پر رکہی پہر ہاتھ اوٹہائی اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے بعد اسکے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ
اِلَیْہِ کہے یعنی طلب آمرزش کرتا ہون مین اپنی پروردگار سی اور رجوع کرتا ہون مین طرف اوسکی بعد
اسکے ہاتھ اوٹہا کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور مثل سجدۂ اول دوسرا سجدہ بجالاوی بعد اسکے درست بیٹہی اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ
کہے اور جسوقت دوسری رکعت کی لئی اوٹہنے کا قصد کری تو پہلی گہٹنونکو زمین سی اوٹہائے پہر ہاتہون
کو اوٹہاوی اور اوٹہنے کی وقت بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہے یعنے بسبب مددگاری
بسبب قدرت و توانائی پروردگار عالم اوٹہتا ہون مین اور بیٹہتا ہون مین اور جب دوسری
رکعت کی لئی استادہ ہو تو بہ نیت واجب سورہ حمد پڑہی اور دوسرا سورہ بہ نیت قربت پڑہی اور
بہتر یہ ہی کہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑہی پہر بقصد قنوت ہاتھ اوٹہا کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور ہاتہون کو منہہ کی سامنی
اور ہتیلیون کو آسمان کی طرف رکہی اور قنوت مین احتیاطاً بقصد قربت کری اور بہتر یہ ہی کہ کلمات
فرج پڑہی اور وہ کلمات یہ ہین لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ یعنی نہین ہی کوئی معبود
بجز خدای یکتا کہ جامع جمیع صفات و کمال ہی اور بردبار اور بخشنی والا ہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ
الْعَظِیْمُ یعنی نہین ہی کوئی معبود سوای معبود بحق کہ سزاوار پرستش ہی اور بلند مرتبہ اور بزرگ ہی
سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْھِنَّ
وَمَا بَیْنَھُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
یعنی پاک اور سزاوار مقدس ہی وہ خدا کہ پروردگار ساتون آسمانون اور ساتون زمینون کا
ہی اور پروردگار اون چیزون کا ہی کہ جو ان آسمانون اور زمینون مین ہین اور جو چیزین کہ ان
چیزون کی درمیان مین ہین اور پروردگار عرش عظیم ہی یعنی وہ تخت کہ خدانے آسمانون و
کرسی اور پردون اور سراپردون کے اوپر پیدا کیا ہی اور وہ تخت سب جسمون سی بزرگتر ہی
اور بعض حدیثون مین تفسیر عرش علم حق تعالیٰ سے کی ہی اور سب تعریفین خاص واسطی خدا کی
لئی ہین کہ جو پروردگار تمام جہانون کا ہی اور اس دعا کو کلمات فرج کہتے ہین یہ بہترین دعا ہی

اور نمازوں کی قنوت میں مستحب ہی خصوصاً نماز جمعہ اور نماز وتر اور تلقین میت اور وقت جان کندن
انسانی قبض روح کی لیئی نہایت خوب ہی پس بہتر ہی کہ بعد ان کلمات فرج کی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہے کہ یہ بہترین دعا ہی اور بے محمد اور آل محمد پر صلوات بہیجے دعا مستجاب نہیں ہوتی یعنی خداوندا
رحمت اور درود اور ثنا اور تحیہ بہیج محمد اور آل محمد پر کہ جناب علی مرتضی اور فاطمہ زہرا اور گیارہ
فرزند انکی ہیں پیشوای خلق ہیں بہتر دعا ہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا
وَاعْفُ عَنَّا فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ یعنی خداوندا بخش
گناہ میری اور رحم کر مجہپر اور عافیت دی مجہکو دردوں اور بیماریوں اور فتنوں سی اور عفو کر
مجہسے خطائیں میری سرای دنیا و آخرت میں بہ تحقیق کہ تو سب چیزوں پر قادر و توانا ہے اور
قنوت میں جسقدر زیادہ دعائیں پڑہے بہتر ہی اور حدیث میں وارد ہوا ہی کہ جس شخص کا قنوت
طولانی تر ہی راحت اوسکی آخرت میں بیشتر ہی اور اگر فقط کلمات فرج یا فقط دعای اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا
پڑہی یا فقط صلوات پڑہ کی اقل قنوت پر اکتفا کری اگرچہ ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ بہی ہو تو کافی ہوگا
اور قنوت کے بعد اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور رکوع میں جای اور مثل رکعت اول آداب رکوع بجا لاے
اور جب دوسری سجدہ سی سر اوٹہائی تو بائیں ران پر زور دیکی بیٹہی اور دونوں پاؤں کو
دہنی طرف باہر نکالدی اور پشت دہنی پاؤں کی بائیں پاؤں کی شکم پر رکہے اور ہاتہوں کو
رانوں پر رکہے اور انگلیوں کو آپس میں ملالے اور اپنے دامن پر نظر رکہے اور تشہد پڑہے
اور عورت کو وقت تشہد اسطرح بیٹہنا سنت ہی کہ رانوں کو ایک دوسری سی ملائے اور گہٹنوں
کو زمین سی اوٹہائے اور اگر وہ بیٹہی اور اگر گہٹنوں کو زمین سی نہ اوٹہائے تو اس طرح بیٹہی کہ اعضا
اور رانیں آپس میں چسپیدہ رہیں اور جب درست بیٹہ لی تو اس طرح تشہد پڑہے اَشْهَدُ اَنْ
لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ یعنی گواہی دیتا ہوں میں اسبات کی کہ نہیں ہی کوئی معبود
سوا اوس خدا کی کہ جامع سب کمالوں کا اور مستحق سب عبادتوں کا ہی ایسی حال میں کہ یکتا اور
فرد ہی خدائی میں اور استحقاق عبادت میں اوسکا کوئی شریک نہیں ہی وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنی گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ محمد بندہ اوسکا ہے اور پیغمبر بھیجا ہوا اوسکا ہے اور بہتر یہ ہے کہ بعد رسولہ کے یہ کہے اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَشْهَدُ اَنَّ رَبِّيْ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ یعنی بھیجا ہے اوسکو خدا نے براستی و درستی بیشک و بے شبہ ایسے حالت مین کہ وہ بشارت دینے والا ہے رحمت اور فضل خدا کا اوس شخص کو جو دین حق کا اقرار کرے اور ڈرانے والا ہے عقوبت و عدل خدا سے اوس شخص کو جو دین حق سے نکل جائی یا گناہان کبیرہ پر اصرار کرے اور وہ قریب زمانہ قیامت مبعوث ہوا ہے یعنی کوئی اور پیغمبر بعد اوسکے مبعوث نہ ہوگا اور گواہی دیتا ہون مین کہ پروردگار میرا پسندیدہ پروردگار ہے اور یہ بھی گواہی دیتا ہون کہ محمد رسول پسندیدہ ہے اور یہ تحقیق کہ قیامت آنے والی ہے اور اس مین شک اور شبہہ نہین ہے اور یہ تحقیق کہ خدا اوٹھاتا ہے اور زندہ کرتا ہی اون لوگون کو جو قبرون مین دفن ہین ثنا اور ستائش خاص اوس خدا کے لیے ہے جس نے اپنے فضل سے ہمکو راہ دکھلائے ان اعتقادات کی اور ہم ایسے نہ تھے کہ اپنی قوت سے ان اعتقادات کی راہ پا سکتے اگر خدا ہمکو راہ نہ دکھلاتا پھر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہے یعنی خداوندا درود بھیج محمد اور آل محمد پر یعنی تعظیم کر اونکی بسبب اونکی ارتفاع دین اور اظہار دعوت اور عظمت ذکر اور بقاء شریعت کی اور آخرت مین بسبب قبول کرنے اونکی شفاعت کی اونکی امت کی حق مین اور اونکی ثواب دوچند کرنیکی وجہ سی اور اونکی فضیلت اولین و آخرین پر ظاہر کرنیکے سبب سی اور اونکی تمام انبیا اور مرسلین پر تقدم کی وجہ سی اور مذکور ہو چکا ہی کہ مراد آل محمد سی بارہ امام اور حضرت فاطمہ علیہم السلام ہین بعد صلوات وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهٗ فِيْ اُمَّتِهٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ قبول کر شفاعت اون حضرت کی اونکی امت کی لیے اور بلند کر درجے

ہے یعنی

اونکی بہشت مین پس سنت ہی کہ بعد اسکی دو مرتبہ یا تین مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہے پس اگر نماز دو رکعتی ہو تو سلام کہکر نماز تمام کری اور اگر نماز سہ رکعتی یا چہار رکعتی ہو تو تشہد پڑھ کی اوٹھی بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہے اور مصلی کو آخر کی دو رکعتون مین یا ایک رکعت مین اختیار ہی چاہی سورہ حمد پڑہی چاہی تسبیحات اربعہ پڑھے اور بعد تشہد آخر چاہیے کہ بقصد قربت سلام کہے اور بہتر یہ ہے کہ اس طرح کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ سلام پہلا سلام سنت ہی اور داخل تشہد ہی اور آخر کی دو سلامون مین سی جسکو پیشتر کہے گا اوسکی کہنے سے نماز سے باہر نکل جاے گا معنی اسکی یہ ہین کہ سلام ہو آپ پر ای پیغمبر خدا اور رحمتین خدا کی اور برکتین اوسکی اور سلام ہو ہم پر اور بندگان شائستہ خدا پر اور سلام ہو تم پر اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی یعنی زیادتی اوسکی نیکیون کی اور چاہئی کہ بندگان شائستہ سی انبیا و ائمہ کا قصد کری اور سلام آخر مین دو فرشتی کہ ہر شخص کی ہمراہ رہتی ہین اون کا اور سب ملائکہ اور مومنین اور مومنات کا قصد کرے اور اگر پیشنماز ہو تو ماموین کو قصد مین داخل کر لے اور اگر ماموم ہو تو پیشنماز اور سب ماموین کا قصد کرلے

مقام ثانی مسائل نماز اور تفصیل نمازہائے واجبی و سنتی مین

اس مقام مین ایک مقدمہ اور سات فصلین ہین اور یہ مسائل رسالہ زبدة الفتاوی سی نقل کی گئی ہین کہ سب فتاوی جناب شیخ زین العابدین دام ظلہ کے ہین اسواسطے کہ تقلید مجتہد حی کی واجب ہی اور یہ رسالہ ترجمہ کیا ہوا جناب سید ولایت علی صاحب غازیپوری کا ہی کہ اونہون نے رسالہ زینة العباد جناب شیخ مدظلہ سے ترجمہ کیا ہی مقدمہ مقدمات نماز مین اور اس مین چند مقاصد ہین مقصد پہلا اعداد نماز واجب مین مخفی نہ رہی کہ نمازین واجب چھ ہین پہلے نماز یومیہ دوسرے نماز جمعہ تیسرے نماز عیدین چوتھے نماز آیات پانچوین نماز طواف چھٹے وہ نماز کہ بسبب امر خارج واجب ہو جاتی ہے مثل نذر و عہد و قسم و اجارہ اور نمازہاے پدر نسبت بہ پسر واضح ہو کہ نماز یومیہ کی حضر مین سترہ

مقام ثانی در مسائل نماز

رکعتین ہین ظہر اور عصر اور عشا ہر ایک کی چار رکعتین اور مغرب کی تین رکعتین اور صبح کی دو رکعتین اور
سفر مین نماز چہار رکعتی سے دو رکعتین آخر کی کم ہوجاتی ہین مقصد دوسرا اوقات نماز یومیہ مین
واضح ہو کہ ابتدای وقت نماز ظہر اول زوال آفتاب سے ہی اور انتہا یہ ہی کہ وقت مغرب مین بقدر ادا
نماز عصر زمانہ باقی رہجای اور بعد اسکے جب اول وقت نماز ظہر بجالاوی تو ابتدای وقت نماز عصر ہی
اور غروب آفتاب تک وقت منتہی ہوجاتا ہی پس اول وقت ظہر سے تا بمقدار ادای نماز ظہر موافق حال مصلے
وقت مختص نماز ظہر ہی اور اسی طرح آخر وقت مین بقدر ادای نماز عصر موافق حال مصلی وقت مختص نماز عصر ہے
اور باقی اوقات ظہر و عصر مین مشترک ہین پس اگر آخر وقت مین شخص حاضر کی لئی نماز عصر کی چار ہی رکعت پڑھنے کا
زمانہ باقی رہجای تو چاہئی کہ یہ شخص نماز عصر کو ادا کری اور بعد اسکے نماز ظہر بہ نیت قضا بجالای مگر جس صورت مین
شخص حاضر کی لئی آخر وقت مین پانچ رکعت پڑھنے کا زمانہ باقی رہی تو وہ دونو نمازین بقصد ادا بجالاے اور
اگر شخص مسافر کے لیے تین رکعت نماز پڑھنے کا زمانہ باقی رہے تو وہ بھی ظہر و عصر بہ نیت ادا پڑھے
اور نماز مغرب کا وقت بعد غروب آفتاب آتا ہی اور علامت غروب آفتاب کی یہ ہی کہ حمرت مشرقیہ
نصف آسمان سے گذر جاے اور آخر وقت مغرب کا یہ ہی کہ نصف شب مین چار رکعت نماز عشا پڑھنے
کا زمانہ باقی رہجاے اور وقت عشا بعد بمقدار ادا ے نماز مغرب آجاتا ہی اور نصف شب تک باقی
رہتا ہے اور نماز صبح کا وقت اوسوقت داخل ہوتا ہے کہ جسوقت مشرق کی طرف عرض مین کنارہ
آسمان پر ایک سفیدی ظاہر ہو اور مثل چادر سفید کے پھیلتی جاے اور انتہاے وقت نماز صبح
طلوع آفتاب تک ہی اور وقت نماز داخل ہونے مین گمان کافی نہین ہے ہرچند وہ گمان ایک
عادل کی گواہی یا موذن معتمد کی اذان سے حاصل ہو مگر جس صورت مین حصول یقین دشوار
ہو بسبب ابر یا بسبب شب ماہ وغیرہ تو بضرورت گمان پر اکتفا جائز ہے مقصد تیسرا قبلہ کی
بیان مین واضح ہو کہ جو لوگ کعبہ کو دیکھتے ہین اونہین استقبال کعبہ واجب ہی اور جو لوگ نہین
دیکھتے اونکا قبلہ جہت کعبہ ہے یعنی وہ جانب کہ جس جانب خانہ کعبہ واقع ہوا ہے لیکن یہ مقصود
نہین ہے کہ وہ جانب تمامہ قبلہ سمجھا جاے گا بلکہ اوتنی مقدار مطلوب ہی کہ اگر نماز پڑھنے والے

بحث قبلہ

کے مقام سجدہ سے ایک خط کھینچا جاوے تو وہ خط کسی جزو کعبہ تک پہونچے اور خانہ کعبہ کی شناخت ستاروں سے اور قبور مسلمین اور مساجد اور علم ہیئت سے حاصل ہوتی ہے اور اگر علم ممکن نہ ہو تو گمان بھی کافی ہے اگرچہ وہ گمان کسی کافر یا مرد فاسق کی کہنے سے حاصل ہو جاوے اور اگر بعد نماز کے ظاہر ہو کہ پشت بقبلہ نماز پڑھے ہے پس اگر وقت نماز باقی ہو تو اعادہ کرے اور اگر وقت باقی نہ ہو تو اوس نماز کے قضا واجب نہیں ہے لیکن احوط یہ ہے کہ بقصد قضا اوس نماز کو ادا کرے اور اگر معلوم ہو جاوے کہ قبلہ سے عین دہنی یا بائین جانب تھا تو اعادہ نماز لازم ہے اور قضا لازم نہیں ہے اور اگر قبلہ دہنی اور بائین جانب کی درمیان مین واقع ہو تو نہ اعادے کی احتیاج ہے نہ قضا کی حاجت ہے

مقصد چوتھا مکان مصلی میں اس مین دو امر واجب ہین پہلا امر مکان کا مباح ہونا کہ مکان غصبی نہ ہو پس اگر غصبی ہو تو اذن مالک لازم ہے اور اذن کے لئے فحوی کافی ہے مثل اسکے کہ کوئی شخص کہے کہ مین راضی ہون کہ تم میری مکان کو بیچ ڈالو پس اس بیچ کی تقریب سے نماز پڑھنے کی اجازت بطریق اولی پائی جاتی ہے اور مہمان کی لئے شاہد حال کافی ہے اگر مہمان نماز پڑھنا چاہے تو اوسی اذن صریح کی ضرورت نہیں ہے اور مثل صحرا اور کاروان سرا اور مانند ان مقامات کی بھی نماز جائز ہے دوسرا امر خالی ہونا مکان کا ہے اوس نجاست سے کہ وہ نجاست لباس اور بدن مصلی کو نجس کرے حالانکہ وہ نجاست معفونہ ہو لیکن مقام سجدہ کا طاہر ہونا لازم ہے اور جس صورت مین کشتی سے اوترنا ممکن نہ ہو اوس صورت مین بلکہ اختیاراً بھی کشتی پہ نماز پڑھنا جائز ہے لکن احوط یہ ہے کہ اگر زمین پر اوترنا ممکن ہو تو اوتر کر نماز پڑھے اور جمیع افعال نماز مین رو بقبلہ ہونا بشرط امکان واجب ہے اور اگر کل افعال مین استقبال قبلہ ممکن نہ ہو تو جسقدر ممکن ہو سکے تکبیر الاحرام مین رو بقبلہ ہونے کی رعایت ملحوظ رکھے **مقصد پانچواں** بیان لباس مصلی مین لباس مصلی مین پانچ امر واجب ہین پہلی یہ کہ لباس غصبی نہ ہو جیسا کہ مکان مصلی مین مذکور ہوا دوسری یہ کہ مرد کے لئے حالت اختیار مین محض ریشم کا لباس نہ ہو لیکن حالت ضرورت مین مثل سرمای شدید جائز ہے تیسری طلانہ ہو کہ مرد کی نماز لباس اور زیور طلا پہنکر

بیان مکان مصلی

بیان لباس مصلی

صحیح نہین ہی اور طلای مسکوک اور غیر مسکوک حالت نماز مین رکہنا حرام نہین ہی چوتھے لباس کا
طاہر ہونا مگر اون نجاستون کا ہونا کہ جو معفو ہین مضایقہ نہین رکہتا پس مخفی نہ رہی کہ زخم اور دمل
کا خون جبتک وہ زخم یا دمل اچہا نہ ہو معفو ہی اور وہ نجاست کہ ازالہ مین اوسکی مشقت شدید اور
عسر وحرج ہو وہ بہی معفو ہی اور نجاست اوس لباس کی کہ دور کرنا اوس لباس کا باعث اذیت
شدید ہو وہ بہی معفو ہی اور اوس شخص کی بول کی نجاست کہ جو عارضہ سلس البول رکہتا ہو اگر
ہر روز ایک مرتبہ طاہر کری تو معفو ہی اور نجاست اوس عورت کی لباس کی جو بچے کو پرورش
کرتی لڑکا ہو خواہ لڑکی بول ہو خواہ غائط اگر ہر روز ایک مرتبہ طاہر کری اور دوسرا لباس نہ رکہتی
ہو تو معفو ہی اور خون کمتر از درہم کہ مقدار اوسکے بقدر ہتیلی کی گرہی کی ہی بنا برقوی معفو ہی اور
نجاست اوس لباس کی جس سی عورتین نہ چہپی وہ بہی معفو ہی پانچوین یہ کہ پوست اور کل
اجزا حیوان حرام گوشت کی نہ ہون یعنی بال یا کہال سی جانور حرام گوشت کی نماز درست نہین ہی
اور جانور حلال گوشت کی کہال پہنکر نماز درست ہی بشرطیکہ میتہ نہو اور بال مین بہی اوسکی نماز جائز
ہی اور پوست خز اور سنجاب اور اجزا و انسان اگر طاہر ہون مثل بال اور ہڈی اور پسینہ اور
دودہ وغیرہ کی تو یہ سب مخل نماز نہین ہین اور موم شہد اور شہد اور مچہر کا خون اور مثل اسکی بعض حشرات
الارض بہی قباحت نہین رکہتی **فصل پہلی** واجبات نماز مین اور وہ آٹہہ ہین پہلی قیام مخفی نہ رہی
کہ نماز واجب مین حالت تکبیرة الاحرام مین کہڑا ہونا واجبات سی ہی اور حمد اور سورہ پڑہنی کی
حال مین اور بعد رکوع بہی قیام واجب ہی اور حالت تکبیرة الاحرام اور قیام متصل برکوع رکن
ہی اور مراد رکن نماز سی یہ ہی کہ عمداً اور سہواً ترک کرنا اوسکا نماز کو باطل کرتا ہی اور واجب غیر رکن
کی عمداً ترک کرنے سی نماز باطل ہوتی ہی اور اگر سہواً ترک کری تو مضائقہ نہین ہی اور قیام مین
چہہ چیزین واجب ہین پہلی **استقلال** یعنی تکیہ کسی چیز پر نہ کرے اس طرح سی کہ اگر وہ چیز جدا ہو
تو مصلی گر پڑے اور بعض کی لئی تکیہ کرنا بیٹھنی پر اور بلا تکیہ کرکے بیٹھنا تکیہ کرنے پر اور سیدہا
بیٹھنا خم ہونے پر مقدم ہی اگر مطلق بیٹھنی سی عاجز ہو تو داہنی پہلو سی لیٹنا بائین پہلو پر اور بائین

پہلو سی چت لیٹنا مقدم ہی دوسری سیدھا کھڑا ہونا تیسری دونون پاؤن سی بطور متعارف کھڑا ہونا
اور پنجون سی یا ایڑیون سی اور شل کی کھڑا ہونا کافی نہین ہی چوتھی پاؤن کو بہت دور نہ رکھنا کہ عرف
مین اوسی کھڑا ہونا نہ کہا جاوی پانچوین استقرار کہ لرزہ نہ ہلی چھٹی طمانینت کہ حرکت نہ کری دوسرا
واجب نیت ہی اور نیت ارادہ کرنا کسی فعل کا ہی اور لازم ہی اوس مین تعین کرنا فعل کا اگر مشترک
ہو اور ضرور ہی قصد قربت اور نیت شرط خارج ہی نہ جزو داخل اور اسی قدر کافی ہی کہ مثلاً قصد کرے
کہ نماز صبح پڑھتا ہون مین قربۃً الی اللہ اور قصد وجوب اور ادا احوط ہی تیسرا واجب تکبیرۃ الاحرام
ہی یہ واجب بھی ہی اور رکن بھی ہی اور سات چیزین اس مین واجب ہین پہلی عربی مین کہنا
دوسری بعد نیت کی فوراً کہنا تیسری لفظ اللہ اکبر کا ترتیب اور موالات کی ساتھ ادا کرنا
اور درمیان حرفون کی فاصلہ قرار نہ دینا چوتھی ہمزہ اکبر کو وصل نہ کرنا اور اسی طرح ہمزہ اللہ مین
احتیاطاً وصل نہ کرنا پانچوین اس طرح کہنا کہ دوسرا سنی یا خود سنی چھٹی حرفون کو صحیح جیسے
ادا کرنا ساتوین بالخصوص اللہ اکبر کہنا اور عوض مین دوسری مثلاً اللہ اعظم کہنا جائز نہ ہوگا
چوتھا واجب قراءت ہی یعنی حمد اور سورۃ کا مع بسم اللہ نماز صبح مین اور پہلی دو رکعتون مین
نماز ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی پڑھنا اور مغرب کی ایک رکعت آخر اور چہار رکعتی نمازون
مین اختیار ہی چاہی سورۂ حمد پڑھی یا تسبیحات اربعہ پڑھی لیکن تسبیحات اربعہ پڑھنا افضل ہی
اور تسبیحات اربعہ کا ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہی اور علاوہ اسکی دو مرتبہ مستحب ہی اور صورت
تسبیحات اربعہ کی یہ ہی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور قراءت مین
چند چیزین واجب ہین پہلی ادا کرنا حرفون کا مخارج سی اس طرح سی کہ تمیز درمیان حرفون کے
عرف عرب مین حاصل ہو جاوے اور زیادہ اس سی لازم نہین ہی دوسری صحیح پڑھنا
لفظون کا اور اعراب کا تیسری عربی مین پڑھنا چوتھی ترتیب درمیان حمد اور سورہ اور
انکی آیتون اور کلمون کی پانچوین موالات عرفی الفاظ اور آیات مین اس طرح سی کہ فاصلہ
زیادہ درمیان حرفون اور کلمات اور آیات کی نہ ہو کہ سلسلہ نظم قراءت ٹوٹ جاوی چھٹی تعین

کرنا سورہ کا قبل شروع کرنے بسم اللہ کی اور عبادت بمنزلہ تعیین کی ہی بلکہ لازم ہونی مین تعیین سورہ
کی تامل ہی لیکن احوط تعیین ہی سا تویں مردون کی لئی نماز صبح اور دو رکعت اول نماز مغرب و
عشا مین جہر اور اوسکی سوا مین اخفات چاہئی اور جہر اور اخفات فقط حمد و سورہ مین ہی اور باقی مین
لازم نہین ہی ہان بسم اللہ مین جہر مستحب ہی اگرچہ نماز اخفاتی مین ہوا ور عورت کو مقام جہر مین
اختیار ہی درمیان جہر اور اخفات کی اگر آواز اوسکی نامحرم نہ سنی اور جائز ہی ایک سورہ کو چھوڑ کر
کے دوسری سورہ کو پڑہنا قبل نصف پڑہنی کی لیکن سورۂ قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا
الکافرون نہ ہو کہ شروع کرکے چھوڑنا انکا نماز فریضہ یومیہ مین جائز نہین ہی پانچوان واجب
رکوع ہی یہ رکن ہی ایک دفعہ ہر رکعت مین اور چند چیزین اس مین واجب ہین پہلی خم ہونا اس
طرح سے کہ ممکن ہو پہونچنا کسی قدر انگلیون کی باطن کا زانو پر اور ہاتھ زانو پر رکھنا واجب نہین
ہی دوسری ذکر یعنی کہنا ایک مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ یا تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کا
تیسری صحیح کہنا ذکر کا اور ادا کرنا اوسکے حرفون کا مخارج سے چوتھی ذکر شروع کرنے کے وقت تا
ٹہرنا کہ وہ ذکر تمام ہو جائی پانچوین سر اوٹھانا چھٹی ٹہرنا بعد سر اوٹھانے کے چھٹا واجب ہر رکعت
مین دو سجدون کا بجا لانا ہی اور دونون سجدی ملکی ایک رکن ہو جاتا ہی اور چند چیزین ان مین
واجب ہین پہلی سات اعضا کو زمین پر بقدر مسمی رکھنا اور وہ اعضا پیشانی اور دو کف دست
اور دو زانو اور دو انگوٹھی پاؤن کی ہین اور جو جانب انگوٹھون کا زمین پر رکھے کافی ہی
دوسری سب اعضا پر کل بدن کا بار ڈالنا تیسری پیشانی رکھنے کی جگہہ کا اونچی ہونی
کی جگہہ سے زیادہ چار انگل سی پست اور بلند نہ ہونا اور بلندی اور پستی پانچ اعضاء باقی ماندہ
کی مضائقہ نہین رکھتے چوتھی ذکر کرنا یعنی ایک مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَىٰ وَبِحَمْدِهِ یا تین مرتبہ
سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا پانچوین شروع ذکر سے جبتک کہ ذکر تمام کری توقف کرنا چھٹی پیشانی
کا خاک پر یا اوس چیز پر کہ خاک سی اوگی ہو رکھنا لیکن وہ چیز کہانے اور پہننے کی نہ ہو ساتوین
سر اوٹھانا اور درمیان دو سجدون کی توقف کرنا آٹھوین ذکر کا صحیح کہنا اور اسکی حرفون کا

مخارج سے ادا کرنا ساتوان واجب تشہد ہے کہ نماز دو رکعتی مین ایک مرتبہ اور سہ رکعتی اور چہار رکعتی مین دو مرتبہ اسکا کہنا واجب ہے اور چند چیزین تشہد مین واجب ہین پہلے شہادتین کو اسطرح ادا کرنا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ دوسرے تشہد کا حالت نشست مین پڑھنا تیسری رعایت طمانیت اور پڑھنے کی حال مین بدن کو مستقر رکھنا چوتھے صحیح پڑھنا اور ادا کرنا حرفون کا مخرج مخارج سے پانچوین موالات اور ترتیب مذکور کی ساتھ پڑھنا آٹھوان واجب سلام ہے اور یہ جزو نماز ہے اور صیغہ اوس کا یہ ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ یا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اور دونو صیغون مین جسکو پہلے کہیگا نماز سے خارج ہو جائیگا اور کہنا ورحمة اللہ وبرکاته کا احتیاط ہے اور واجبات سلام کی مثل واجبات تشہد کے ہین

خاتمہ ادعیہ تعقیبات نماز پنجگانہ اور سجدۂ شکر کے بیان مین

اس باب مین آٹھ فصلین ہین فصل پہلی بیان مین ادعیہ تعقیب نماز پنجگانہ کی کتاب خلاصة الاعمال مین لکھا ہے کہ جناب باری نے کلام مجید مین فرمایا ہے فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ حاصل معنی اس آیہ کی یہ ہین کہ جب نماز سے فارغ ہو تو تعقیب اور دعا مین مشغول ہو اور حاجات اپنی حق تعالے سے طلب کرو اور امید اپنی قطع نہ کرو اور اونہین حضرت سے منقول ہے کہ حق سبحانہ و تعالے نے بہترین ساعات مین نمازونکو واجب کیا ہے پس چاہیے تمکو کہ بعد ہر نماز کے دعا کرو اور حضرت امیر المومنین سے منقول ہے کہ تعقیب بعد نماز صبح اور بعد نماز عصر روزی کو زیادہ کرتی ہے از انجملہ کتاب عین الحیوٰة مین بسند معتبر حضرت صادق سے منقول ہے کہ جب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے مکہ معظمہ کو فتح کیا تو نماز ظہر کو نزدیک حجر الاسود اپنی اصحاب کے ساتھ ادا فرمایا اور جب سلام سے فارغ ہوے تین مرتبہ دست مبارک کو اوٹھایا اور تین مرتبہ اللہ اکبر فرمایا پس یہ دعا پڑھی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ

وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ فَلَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی
کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پہلے فرمایا کہ ان تین تکبیروں کو اور اس دعا کو بعد ہر نماز واجب کی ترک نہ کرو
جو شخص کہ بعد سلام نماز اسکو پڑھتا ہی تحقیق کہ وہ ادا کرتا ہی جو کچھ کہ اوسپر شکر حق تعالیٰ سی تقویت
اسلام اور اہل اسلام سے واجب ہی اور مقباس المصابیح و جمال الصالحین اور مصباح کفعمی مین
بھی اس دعا کو ذکر کیا ہی از انجملہ تسبیح جناب فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ علیہا ہی اسکی فضیلت مین
بے انتہا حدیثین وارد ہوئی ہین چنانچہ مقباس المصابیح مین حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی
کہ حکم کرتے ہین ہم اپنے اطفال کو مزاولت تسبیح فاطمہ زہرا علیہا السلام کا جیسا کہ حکم کرتے ہین ہم انکو
نماز کے لیے پس اسکو ترک نہ کرو جو شخص کہ اسپر مداومت کری بدبخت اور شقی نہین ہوتا اور روایت
معتبر مین وارد ہوا ہی کہ ذکر کثیر کہ خدا قرآن مجید مین اوسکی طرف حکم فرماتا ہی وہ تسبیح حضرت فاطمہ
زہرا ہی اور جو کہ بعد ہر نماز کے اسپر مداومت کری تو اوس نے خدا کو بہت یاد کیا اور آیہ کریمہ
وَاذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا پر عمل کیا اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت ہی کہ جو
شخص تسبیح فاطمہ زہرا علیہا السلام کی مزاولت کری بعد اسکے استغفار کرے تو خدا اوسکو بخشدیتا
ہی اور یہ تسبیح زبان سے سو مرتبہ ادا ہوتی ہی مگر ترازوی عمل مین اسکے لیئے ہزار مرتبہ ہوتے
ہین اور یہ تسبیح خدا کو خوش کرتی ہی اور شیطان کو دور کرتی ہی اور بسند ہاے صحیح حضرت صادق
سی منقول ہی کہ جو شخص تسبیح حضرت فاطمہ بعد ہر نماز پڑھی قبل اسکے کہ اپنے پانو کو صورت نشست
نماز سے پھیرے بخشدیا جاتا ہی اور بہشت اوسپر واجب ہوتا ہی اور حدیث معتبر مین حضرت نی
فرمایا کہ تسبیح فاطمہ زہرا کو بعد ہر نماز کے پڑھنا بہتر ہی اوس سی کہ ہر روز ہزار رکعت نماز پڑھی
اور روایت معتبر مین حضرت امام محمد باقر سی مروی ہی کہ عبادات الٰہی نہین کی گئی ہی ساتھ
کسی چیز کے تحمید اور تعظیم سی کہ بہتر تسبیح فاطمہ سی ہو اور اگر اوس سی کوئی چیز بہتر ہوتی تو
حضرت رسول اوسی حضرت فاطمہ کو عطا کرتے اور حدیثین فضیلت مین اسکی بہت وارد ہین
یہ کتاب گنجائش اونکی ذکر کی نہین رکھتی اور کیفیت مین اوس تسبیح کی حدیثون مین اختلاف

ہی اور اشہر یہ ہی کہ چونتیس مرتبہ اللّٰہُ اَکْبَرُ اور تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پھر تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ
کہے اور بعض روایات مین سبحان اللہ پہلی الحمد للہ کے وارد ہوا ہی اور بعضی علمانی اس طرح
جمع کیا ہی کہ بعد نماز کی بطریق اول پڑہی اور سونی کی وقت بطریق ثانی پڑہی اور بطریق اول
کہ مشہور ہی مطلقًا اولی ہی اور سنت ہی کہ بعد تمام کرنے تسبیح فاطمہ علیہا السلام کی ایک مرتبہ لَا
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہی کہ جو شخص بعد نماز فریضہ تسبیح فاطمہ
علیہا السلام پڑہے اور بعد اوسکے ایک مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے تو خدا اُس کو بخش دیتا ہے
اور بہتر یہ ہی کہ تسبیح تربت امام حسین علیہ السلام پر پڑہی اور یہ امر سب اذکار مین سُنت ہی
اور ہمیشہ تسبیح تربت حضرت امام حسین علیہ السلام کو ہمراہ رکہنا مستحب ہی اور ہر بلا کے لئی حرز
ہی اور باعث ثواب بی انتہا کا ہی اور منقول ہی کہ ابتدا مین حضرت فاطمہ علیہا السلام نے
بالون کا ڈورا بٹا تہا اور اوس مین گرہین دی ہتین اور اوسپر ذکر تسبیح فرماتے ہتین یہان
تک کہ حضرت حمزۃ بن عبد المطلب شہید ہوی پس حضرت فاطمہ علیہا السلام نے اون شہید
بزرگوار کی خاک تربت لی اور تسبیح بنائی اور اوسپر تسبیح پڑہتی ہتین بلکہ اور آدمیون نی بہی
ایسا ہی کیا اور جب سید الشہدا حسین بن علی شہید ہوی تو سنت ہوا کہ تربت سی اون امام
مظلوم علیہ السلام کی تسبیح بنائین اور اوسپر ذکر خدا کیا کرین اور حضرت صاحب الامر علیہ
السلام سی روایت ہی جو شخص تسبیح تربت امام حسین کو ہاتہ مین رکہتا ہو اور ذکر کو بہول جا
تو ثواب ذکر اوسکے لئی لکہا جاتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ تسبیح تربت
امام حسین عم نے اسکی کہ آدمی ذکر کری بنفسہ خود ذکر و تسبیح خدا بجالاتی ہی اور حضرت نے
ارشاد فرمایا کہ ایک ذکر یا استغفار کہ تسبیح تربت امام حسین علیہ السلام پہ کیا جاے وہ ستر
ذکر و استغفار کے برابر ہی اور اگر بلا ذکر اس تسبیح کو پہرا دی تو پہروانہ پہرانے کے عوض
مین سات تسبیحین اوسکے لئے لکہی جاتی ہین اور دوسری روایت مین وارد ہی اگر ذکر کے
ساتہ پہرائے تو پہروانے پر چالیس حسنہ اوسکے لئی لکہی جائینگے اور اگر ذکر بہول جائے

اور پھر آتی تو ہر دانے کے عوض میں تین حسنہ اوسکے لئے لکھی جاوینگے اور روایت میں وارد ہوا ہے کہ حوران بہشت جب کسی فرشتے کو دیکھتی ہیں کہ زمین پر جاتا ہے تو اوس سے التماس کرتی ہیں کہ تسبیح تربت حضرت امام حسین علیہ السلام ہمارے واسطے لانا اور حدیث صحیح میں حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کو چاہئے کہ پانچ چیزون سے خالی نہو مسواک اور کنگھی اور جانماز اور تسبیح کہ اوس میں چونتیس دانہ ہون اور انگشتر عقیق ہر چند تسبیح خام و پختہ دونون خوب ہین مگر کچی تسبیح بہتر ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو تسبیح تربت حسین علیہ السلام پر ایک تسبیح پڑھے تو حق تعالی اسکے لئے چارسو حسنہ تحریر فرماتا ہے اور چارسو گناہ اوسکے محو کرتا ہے اور چارسو حاجتین اوسکی بر لاتا ہے اور اوسکے لئے چارسو درجے بہشت میں بلند کرتا ہے اور مستحب ہے کہ ڈورا اوسکا نیلا ہو برنگ آسمان ازانجملہ

فضیلت تسبیحات اربعہ

تسبیحات اربعہ ہین چنانچہ بسند صحیح عین الحیوۃ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ لباس و ظروف سے اپنے پاس رکھتے ہو اگر اوسے تلے اوپر رکھو تو وہ آسمان تک پہونچین گے یا نہ سب نے کہا یا رسول اللہ ایسا نہین ہے حضرت نے فرمایا چاہتے ہو کہ میں تمکو دلالت کرون اوس عمل پر کہ جڑ اوسکی زمین میں ہے اور شاخین اوسکی آسمان میں ہین اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ ارشاد کیجیے حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک تم میں سے جب نماز سے فارغ ہو تو تیس مرتبہ تسبیحات اربعہ یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ پڑھے بدرستیکہ جڑ اوسکی زمین میں ہے اور شاخین اوسکی آسمان میں ہین اور مزاولت اسکی آدمی کو جلنے سے اور ڈوبنے سے اور مکان کے نیچے دبنے سے اور کنوئین میں گرنے سے اور مرگ بد سے محفوظ رکھتی ہے اور یہ تسبیحات باقیات الصالحات میں سے ہین اور کتاب مقباس المصابیح اور جنۃ الواقیہ اور تہذیب الاحکام میں بھی اس مضمون کو ذکر کیا ہے اور بسند معتبر تفسیر میر سید علی صاحب مرحوم میں حضرت ابی جعفر سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی تسبیحات اربعہ پڑھے تو حق تعالی ہر تسبیح کے عوض میں اوسکے لئے دو درخت بہشت میں لگاتا ہے کہ اون میں جمیع انواع

کی میوہ پہلتی ہین اور یہ بہی اوسی تفسیر مذکور مین پیغمبر خدا سی روایت ہی کہ شب معراج مینی فرشتونکو
دیکہا کہ زمین بہشت پر عمارت بناتی ہین کہ اوس مین ایک خشت طلا کی ہی اور ایک نقرہ کی ہی
اور بعض ہنگام مین اوسکی بنانی مین توقف کرتی ہین مین نے اونسی اسکا سبب پوچہا اونہون نی
کہا کہ جسوقت ہمکو خرچ ملتا ہی تو ہم اسکی بنانے مین مشغول ہوتے ہین مین نے استفسار کیا کہ خرچ
کیا ہی اونہون نے عرض کی کہ تسبیحات اربعہ کا پڑہنا جسوقت بندہ خدا التسبیحات اربعہ پڑہتے ہین
مشغول ہوتا ہی تو ہم عمارت بنانے مین مشغول ہوتے ہین و الا ترک کرتے ہین اور کتاب عدۃ الداعی مین بہی
یہی مضمون لکہا ہی ازانجملہ کتاب مقباس المصابیح مین لکہا ہی کہ جناب کلینی بسند معتبر حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کرتی ہین کہ جو شخص بعد نماز فریضہ قبل سی کہ اپنی پاؤن کو
پہیرے تین مرتبہ اس دعا کو پڑہے تو خدا اوسکے گناہون کو بخشدیتا ہی اگرچہ وہ گناہ زیادتی
مین مانند کف دریا ہون اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِی لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ
اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہی کہ جو شخص اس استغفار کو ہر روز پڑہے تو حق تعالے
چالیس گناہ کبیرہ اوسکے بخشدیتا ہی اور مصباح کفعمی اور جمال الصالحین اور جنۃ
الواقیہ اور عین الحیوۃ مین بہی اس استغفار کو ذکر کیا ہی ازانجملہ کتاب مقباس المصابیح
مین برقی بسند موثق حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتے ہین کہ جو شخص بعد فراغ نماز
قبل اسکے کہ زانوؤن کو اپنی جگہ سی حرکت دی دس مرتبہ اس تہلیل کو پڑہی تو حق تعالی چالیس
ہزار گناہ اوسکے محو کرتا ہی اور چار کرور حسنہ اوسکے لئی تحریر فرماتا ہی اور مثل اسکے ہی کہ اس شخص
نے بارہ مرتبہ قرآن کو ختم کیا اور حضرت نے فرمایا کہ مین سو مرتبہ پڑہتا ہون اور تمکو دس مرتبہ
کافی ہی وہ تہلیل یہ ہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا
اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا اور فضلیت اس تہلیل کے بہت وارد ہوی
ہی خصوصًا تعقیب نماز صبح اور شام مین اور وقت طلوع و غروب آفتاب ازانجملہ کتاب
مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ شیخ طوسی رحمہ اللہ اور شیخ طبرسی رحمہ اللہ

اور کفعمی رحمہ اللہ اور اور علما باسند معتبر حضرت امام موسی بن جعفر سی روایت کرتی ہین
کہ منجملہ حقوق واجبہ ہماری شیعون پر یہ امر ہی کہ اوس نماز فریضہ جب تک یہ دعا نہ پڑہ لین اسوقت
تک عنوان نشست تشہد کو نہ بدلین وہ دعا یہ ہی اَللّٰهُمَّ بِرِّكَ الْقَدِيمِ وَرَأْفَتِكَ
بِتَرْبِيَتِكَ اللَّطِيفَةِ وَشَفَقَتِكَ بِصَنْعَتِكَ الْمُحْكَمَةِ وَقُدْرَتِكَ
بِسِتْرِكَ الْجَمِيلِ وَعِلْمِكَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاحْيِ قُلُوبَنَا
بِذِكْرِكَ وَاجْعَلْ ذُنُوبَنَا مَغْفُورَةً وَعُيُوبَنَا مَسْتُورَةً وَفَرَائِضَنَا
مَشْكُورَةً وَنَوَافِلَنَا مَبْرُورَةً وَقُلُوبَنَا بِذِكْرِكَ مَعْمُورَةً
وَنُفُوسَنَا بِطَاعَتِكَ مَسْرُورَةً وَعُقُولَنَا عَلٰى تَوْحِيدِكَ
مَجْبُورَةً وَأَرْوَاحَنَا عَلٰى دِينِكَ مَفْطُورَةً وَجَوَارِحَنَا عَلٰى
خِدْمَتِكَ مَقْهُورَةً وَأَسْمَائَنَا فِي خَوَاصِّكَ مَشْهُورَةً
وَحَوَائِجَنَا لَدَيْكَ مَيْسُورَةً وَأَرْزَاقَنَا مِنْ خَزَائِنِكَ
مَدْرُورَةً أَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ لَقَدْ فَازَ مَنْ وَالَاكَ
وَسَعِدَ مَنْ نَاجَاكَ وَعَزَّ مَنْ نَادَاكَ وَظَفِرَ مَنْ رَجَاكَ وَغَنِمَ مَنْ
قَصَدَكَ وَرَبِحَ مَنْ تَاجَرَكَ از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین لکہا ہی کہ جب نماز
سے فارغ ہو تو سنت ہی کہ یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَجِرْنِي مِنَ النَّارِ
وَارْزُقْنِي الْجَنَّةَ وَزَوِّجْنِي الْحُورَ الْعِينِ چنانچہ حدیث معتبر مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام
سی منقول ہی بندہ کو چاہیی کہ نماز سی فارغ نہ ہو مگر یہ کہ حق تعالی سی بہشت کا سوال کرے اور
خدا کی پناہ مین آتش جہنم سی پناہ مانگی اور عرض کری کہ حق تعالی اوس سی حور العین کو تزویج
فرمای اور حضرت نی یہی ارشاد فرمایا کہ چار چیزین ہین کہ حق تعالی نے سخن خلائق کو سنا اور
اونہین اون چار چیزون کو عطا کیا کہ ایک اون مین سی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ ہین اور
دوسری بہشت تیسری [illegible] چوتہی حور العین پس جسوقت بندہ نماز سی فارغ ہو تو چاہیی

کہ حضرت رسالت پناہ پر صلوات بھیجی اور خدا سی بہشت کا سوال کری اور آتش جہنم سی پناہ مانگی اور
خدا سی حور العین طلب کری اس لئی کہ جو شخص حضرت پر صلوات بھیجتا ہی دعا اوسکی مستجاب ہوتی ہی
اور جو کہ بہشت کو خدا سی طلب کرتا ہی تو بہشت کہتا ہی کہ پروردگار اپنی بندے کو عطا کر جو کچھ کہ اسنی
سوال کیا ہی اور جو شخص خدا سی امان جہنم کا طالب ہوتا ہی تو جہنم کہتا ہی پروردگار اپنی بندی کو
امان دی اوس چیز سے کہ جسسے اس نے امان طلب کی اور جو کہ خدا سی حور العین کا سوال کرتا ہی تو
حورین کہتی ہین پروردگار اعطا کر اپنی بندی کو جو کچھ کہ تجھسی اسنی طلب کیا ہی اور بسند صحیح حضرت
صادق علیہ السلام سے قریب اس مضمون کی دوسری روایت مین بھی وارد ہوا ہی اور آخر مین
اوسکی مذکور ہی کہ جو بندہ جا نماز سی اوٹھی اور خدا سی بہشت اور حور العین اور خلاصی جہنم کا
سوال نہ کری تو حوران بہشت کہتی ہین کہ یہ بندہ ہمارا طالب نہین ہی اور بہشت کہتا ہی کہ یہ بندہ
میری طرف رغبت نہین رکھتا اور جہنم کہتا ہی کہ یہ بندہ میری شدت عذاب کو نہین جانتا اور
حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام یا صلوات
بھیجتا ہی البتہ وہ ہدیہ اوسکا حضرت تک پہنچتا ہی اور حضرت اوس سلام اور صلوات کو سنتے
ہین بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ فراموش نہ کرو دو چیزون کو کہ تمہارے
اوپر واجب ہوئی ہین پہلی یہ کہ بہشت کو طلب کرو دوسری یہ کہ خلاصی جہنم کے لئی دعا کرو
اور بسند معتبر حضرت صادق سی منقول ہی کہ اگر ایک حور بہشت کی اہل دنیا پر نظر کری اور ایک
گیسو اپنا انکو دکھائے تو ہر آئینہ سب اہل دنیا اوسکی مفتون اور عاشق ہو جائین اور جو شخص
نماز سے فارغ ہو کر حور العین کو خدا سی طلب نہین کرتا تو حورین کہتی ہین کہ یہ بندہ ہماری
طرف سی کسقدر بے رغبت ہی اور تفسیر حضرت حسن عسکری علیہ السلام مین مذکور ہی کہ حضرت
رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ شب معراج قصر ہای بہشت مجھکو دکھلائی گئی مین نے دیکھا
کہ وہ قصر سونی اور چاندی کی اینٹون سی بنائی گئی ہین اور بجای گچ اوس مین مشک و عنبر
صرف ہوا ہی لیکن بعض کنگری بلند ہین اور بعض بلند نہین ہین جب مین نے جبرئیل سے

اسکا سبب پوچھا تو اونھون نے بیان کیا کہ جو قصر کنگرہ نہین رکہتی وہ اوس جماعت کی قصر ہین
کہ جو نماز کی بعد آپ پر اور آپ کی آل پر صلوات نہین بہیجتی از انجملہ کتاب مقباس المصابیح
مین کلینی اور ابن بابویہ وغیرہ سی بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ شیبہ
ہذیلی خدمت مین حضرت رسالت پناہؐ کی حاضر ہوا اور اوس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین پیر
ہو گیا ہون قبل ازین مجہی جن اعمال کی عادت تہی مثل نماز و روزہ او حج و جہاد اب میری
قوت وفا نہین کرتی کہ مین اون اعمال کو بجا لاؤن لہذا مجہکو وہ کلام تعلیم فرمائے کہ خدا مجہے
بسبب اوسکی نفع بخشی اور وہ مجہپر سبک اور آسان ہو حضرت نے فرمایا کہ پہر کہہ اوسنے تین مرتبہ
اس سخن کو بیان کیا حضرت نے فرمایا کوئی درخت اور کوئی سنگ ریزہ تیری گرد و پیش باقی
نہین رہا مگر یہ کہ تجہپر ترحم کرکے تیری لئے اوسنے گریہ کیا پس جسوقت تو نماز صبح سے فارغ ہو تو تین
مرتبہ یہ دعا پڑہ مولف نے اس دعا کو یہان ترک کیا انشاء اللہ تعقیب صبح مین بیان ہوگی
پہر حضرت نے ارشاد فرمایا کہ خدا تجہکو اس دعا کی برکت سے کوری اور دیوانگی اور خورہ اور
پیسی اور پریشانی اور غرق ہونے سی محفوظ رکہیگا شیبہ نے عرض کی یا رسول اللہ یہ تو میری
دنیا کی لئے ہی میری آخرت کی لئے بہی کوئی چیز فرمائی حضرت نے فرمایا کہ بعد ہر نماز کے یہ دعا پڑہا
کیا کر اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ مِنْ عِنْدِكَ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَیَّ مِنْ رَحْمَتِكَ
وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اس دعا کو بعد ہر نماز کی پڑہی
اور مرنے کی وقت تک عمداً ترک نہ کری تو جسوقت صحرای محشر مین آئیگا آٹھون دروازے
بہشت کی اوسکے لئے کہولے جائینگے اور تہذیب الاحکام اور مصباح کفعمی اور عدۃ الداعی
مین بہی یہ دعا لکہی ہی از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ شیخ مفید رحمہ
اللہ کتاب مجالس مین محمد بن حنفیہ سی روایت کرتے ہین کہ ایک روز حضرت امیر المومنین گرد
خانہ کعبہ طواف کرتے تہے ناگاہ ایک شخص کو دیکہا کہ ہاتہہ سی پردہ کعبہ تہامی ہوئے یہ دعا
پڑہتا ہی جناب امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تیری یہی دعا ہی اوس نے عرض کی

ہان کہا آپ نی میری دعا کو سماعت فرمایا حضرت نی ارشاد کیا کہ ہان مین نی سنا بعد اسکی حضرت
نے کہا کہ بعد ہر نماز کی اس دعا کو پڑہا کر بخدا جو مومن کہ بعد ہر نماز کی اسدعا کو پڑہی تو حق تعالی
اوسکے گناہونکو بخشدیتا ہی ہرچند بعدد ستارہ ہای آسمان اور قطرہ ہای باران اور ریگ
زمین اور ذرہ ہای خاک ہون پس حضرت امیر المومنین نی فرمایا کہ مین اسدعا کو جانتا ہون
اور حق تعالی واسع العطا اور کریم ہی اوس شخص نی عرض کی یا امیر المومنین علیہ السلام آپ
ہر دانا سی دانا تر ہین آپ نی سچ فرمایا اور وہ شخص حضرت خضر علیہ السلام تہی دعا یہ ہے
یَا مَنْ لَا یَشْغَلُهُ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ یَا مَنْ لَا یُغَلِّطُهُ السَّائِلُوْنَ یَا مَنْ لَا یُبْرِمُهُ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّیْنَ
اَذِقْنِیْ بَرْدَ عَفْوِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَحَلَاوَةَ رَحْمَتِكَ مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ سید
ابن طاوس نبسند معتبر جمیل بن دراج سی روایت کرتی ہین کہ ایک شخص خدمت حضرت امام جعفر
صادق علیہ السلام مین آیا اور اوسنے عرض کیا کہ ای مولا میری سن بہت زیادہ ہوگیا ہی اور
عزیز میری مرگئی ہین اور مین کوئی مونس نہین رکہتا ڈرتا ہون کہ مین بہی نہ مرجاؤن حضرت
نے فرمایا کہ برادران مومنین صالحین انس کی لیے اقارب سی بہتر ہین اگر تو اپنی عزیزون اور
دوستون کی درازی عمر چاہتا ہی تو اسدعا کو بعد ہر نماز کے پڑہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّ رَسُوْلَكَ الصَّادِقَ الْمُصَدَّقَ
صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ قَالَ اِنَّكَ قُلْتَ مَا تَرَدَّدْتُ فِیْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ كَتَرَدُّدِیْ
فِیْ قَبْضِ رُوْحِ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ یَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَاءَتَهٗ اَللّٰهُمَّ
فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ لِاَوْلِیَائِكَ الْفَرَجَ وَالْعَافِیَةَ وَ
النَّصْرَ وَلَا تَسُؤْنِیْ فِیْ نَفْسِیْ وَلَا فِیْ اَحَدٍ مِّنْ اَحِبَّتِیْ ۵
اور اگر منظور ہو تو ایک ایک کا اپنے دوستون مین سے نام لے وَلَا فِیْ
فُلَانٍ وَّلَا فِیْ فُلَانٍ راوی کہتا ہی کہ مین نی جب اس دعا پر مداومت کی تو اسقدر میری عمر
دراز ہوئی کہ مین اپنی زندگی سی ملول ہوگیا اور یہ دعا نہایت معتبر ہی از جملہ کتاب

مقباس المصابیح مین مذکور ہو کہ شیخ طوسی لبسند معتبر محمد بن سلیمان دیلمی سی روایت کرتے ہین کہ مین نی حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت مین عرض کی کہ آپ کی شیعہ کہتی ہین کہ ایمان کی دو قسمین ہین ایک تو یہ کہ مستقر و ثابت ہو اور دوسری یہ کہ امانت سونپا گیا ہو اور زائل ہوجاتا ہو لہذا مجھکو ایسی دعا تعلیم فرمائے کہ جسوقت مین اوس دعا کو پڑہون تو ایمان میرا کامل ہوجاتی اور زائل نہ ہو حضرت نی فرمایا کہ بعد ہر نماز واجب کے یہ دعا پڑہا کر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نَبِيًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِالْقُرْاٰنِ كِتَابًا وَبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَبِعَلِيٍّ وَلِيًّا وَاِمَامًا وَبِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَالْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَئِمَّةً اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ رَضِيْتُ بِهِمْ اَئِمَّةً فَارْضَنِيْ لَهُمْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

تہذیب الاحکام مین بھی اس دعا کو ذکر کیا ہو از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہو کہ کفعمی روایت کرتی ہین کہ رسالت پناہ نی شب معراج ایک فرشتہ کو دیکہا کہ ہزار ہزار سر رکہتا تہا اور ہر ایک سر مین ہزار ہزار چہری رکہتا تہا اور ہر ایک چہرہ مین ہزار ہزار منہہ رکہتا تہا اور ہر ایک منہہ مین ہزار ہزار زبانین رکہتا تہا اور ہر ایک زبان مین ہزار ہزار لغت رکہتا تہا ایک دن اوسنی خدا سی سوال کیا کہ آیا کوئی تیرا بندہ ہو کہ اوسکی عبادت مثل میری عبادت کی ہو حق تعالی نی اوسپر وحی نازل فرمائی کہ زمین پہ میرا ایک بندہ ہو کہ عبادت اوسکی تجہسی زیادہ تر اور تسبیح اوسکی تجہسی بیشتر ہو فرشتہ نے حق تعالی سے رخصت طلب کی کہ اوسکی زیارت کے لئی جائے جب رخصت پالئی تو زمین پر آیا کوئی عبادت اوسکی نہ دیکہی مگر یہ کہ بعد ہر نماز یہ تسبیح پڑہتا تہا سبحان اللہ کے لما

سَبَّحَ اللّٰهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ يُسَبَّحَ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَكَمَا
يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِهٖ وَعِزِّ جَلَالِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كُلَّمَا حَمِدَ اللّٰهَ شَيْءٌ
وَكَمَا يُحِبُّ اَنْ يُحْمَدَ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَكَمَا يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِهٖ وَ
عِزِّ جَلَالِهٖ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كُلَّمَا هَلَّلَ اللّٰهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ يُهَلَّلَ وَ
كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَكَمَا يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِهٖ وَعِزِّ جَلَالِهٖ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
كُلَّمَا كَبَّرَ اللّٰهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ يُكَبَّرَ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَكَمَا
يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِهٖ وَعِزِّ جَلَالِهٖ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى كُلِّ نِعْمَةٍ اَنْعَمَ بِهَا عَلَيَّ وَعَلٰى كُلِّ اَحَدٍ
مِنْ خَلْقِهٖ مِمَّنْ كَانَ اَوْ يَكُوْنُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ
مَا اَرْجُوْ وَمِنْ خَيْرِ مَا لَا اَرْجُوْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا
اَحْذَرُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَا اَحْذَرُ

اور کتاب مصباح کفعمی اور جنۃ الواقیہ وغیرہ مین بھی اس دعا کو ذکر کیا ہی از انجملہ کتاب
مقباس المصابیح مین لکھا ہی کہ کلینی بسند حسن حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتی
ہین کہ جو شخص بعد ہر نماز فریضہ کی تین مرتبہ یَامَنْ یَفْعَلُ مَایَشَاءُ وَلَا یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ اَحَدٌ غَیْرُهٗ
کہے جو حاجت کہ طلب کرے گا روا ہوگی از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین بسند موثق
حضرت صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ جب حق تعالٰی نی حکم فرمایا کہ ان آیات کو زمین پر
لاوین تو یہ آیات عرش الٰہی سی متعلق ہوگی اور اونہون نے عرض کی کہ اے پروردگار تو ہمکو
اہل خطا اور گنہگارون کی طرف بھیجتا ہی پس حق تعالٰی نی ان آیات کی طرف وحی فرمائے کہ تم
زمین پر جاؤ مین اپنی عزت وجلال کی قسم کہاتا ہون کہ آل محمد اور اونکے شیعون سی کوئی شخص
تمہاری تلاوت نہ کرے گا مگر یہ کہ مین اپنی چشم ہای پوشیدہ سی اوسکی طرف ہر مرتبہ نظر رحمت

کرونگا اور ہر ایک نظر مین ستر حاجتین اوسکی برلاؤنگا اور توبہ اوسکی قبول کرونگا ہرچند گناہ اوسکی عظیم ہوں روایت مین ہو کہ جو شخص ان آیات کو بعد ہر نماز کی پڑہی تو مین اوسکو خطیرہ قدس مین مقیم کرونگا ہرچند کسی ہی قسم کا گناہ رکہتا ہوا اور اگر ایسا نہ کرونگا تو ہر روز اوسکی طرف اپنی رحمت خاص سی دیکہونگا اور اگر ایسا نہ کرونگا تو اوسکی ستر حاجتین برلاؤنگا کہ ادنے اون حاجتوں مین سی عفو سیئات ہی اور اگر یہ بہی نہ کرونگا تو اوسکو ہر دشمن کی شر سی اپنی پناہ مین رکہونگا اور اوسکے دشمنوں کی مقابلہ مین اوسکی مدد کرونگا اور بہشت مین داخل ہونے سی بجز موت کوئی شی اوسی مانع نہ ہوگی وہ آیات یہ ہین سورۃ الفاتحہ الخ اور آیۃ الکرسی تا وھو العلی العظیم اور اگر ھم فیہا خالدون تک پڑہے تو بہتر ہے اور آیۃ الکرسی یہ ہے

(البقرہ ع ۳۴)

اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَھَا وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓؤُھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ۵

اور آیۃ شہادت

(آل عمران ع ۲)

شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْعِلْمُ بَغْیًا بَیْنَھُمْ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ

اور آیۂ ملک قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ
تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ تُوْلِجُ اللَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی اللَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ
الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ
اور بسند معتبر حضرت موسی بن جعفر علیہما السلام سے منقول ہے کہ جو شخص آیۃ الکرسی کو بعد ہر نماز
فریضہ کے پڑھے تو اوسکو کسی گزند سے ضرر نہین پہونچتا اور حدیث معتبر مین وارد ہے کہ رسول خدا
نے ارشاد فرمایا کہ تم سکو چاہیے کہ بعد ہر نماز فریضہ کے تلاوت آیۃ الکرسی کرو تحقیق کہ آیۃ الکرسی کی
مزاولت و محافظت نہین کرتا مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے
منقول ہے کہ جو شخص بعد ہر نماز کے آیۃ الکرسی پڑہے تو نماز اسکی مقبول ہوتی ہے اور وہ امان خدا
مین رہتا ہے اور خدا اوسکو بلاؤن سے اور گناہون سے محفوظ رکہتا ہے از انجملہ کتاب
مقباس المصابیح مین مذکور ہے کہ کفعمی حضرت رسالت پناہ سے روایت کرتے ہین کہ ایک شخص نے
حضرت سے شکایت بیماری اور تنگدستی کی حضرت نے فرمایا تَوَكَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ
لَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا کوئی شدت مجہپر وارد نہین
ہوئی مگر یہ کہ جبرئیل میرے لیے متمثل ہوے اور انہون نے کہا کہ یہ دعا پڑہو اور تکثیر احادیث
معتبرہ مین وارد ہوا ہے کہ وسواس سینہ اور قرض اور پریشانی اور بیماری کے لیے بہی
اس دعا کو پڑہنا چاہیے اور بعضی روایات مین پہلے اس دعا کے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
بہی منقول ہے از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین لکہا ہے کہ شیخ طوسی اور کلینی بسند
معتبر حضرت صادق سے روایت کرتے ہین کہ حضرت بعد ہر نماز فریضہ کے چار مرد اور چار
عورتون پر لعنت کرتے تہے اور اونکے نام لیتے تہے اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا
وَفُلَانَةً وَفُلَانَةً وَفُلَانَةً وَفُلَانَةً مولف کہتا ہے کہ نام اون مردون اور عورتون کی مثل

شیطان کی مشہور ہین احتیاج تصریح کی ہین ہے شیخ طوسی بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جا نماز سے نہ اوٹھو یہانتک کہ بنی امیہ پر لعنت کرو پس چاہیئے کہ بعد ہر نماز اَللّٰھُمَّ الْعَنْ بَنِیْ اُمَیَّۃَ از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہے کہ شیخ طوسی اور کفعمی اور علامہ حلی وغیرہ رحمہم اللہ اوعیہ معتبر مین حضرت رسالتپناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ حق تعالے نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر وحی نازل فرمائی کہ اے محمد جو شخص تمہاری اُمت مین سے چاہیے کہ مین اُس کی نماز ہاے فریضہ اور نافلہ قبول کرون تو اوسے چاہیے کہ بعد ہر نماز فریضہ اور نافلہ کے یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا مَنْ اَشَارَ عَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ الدِّیْنَ الْقَیِّمَ دِیْنًا رَاضِیًا بِہٖ مِنْھُمْ لِنَفْسِہٖ وَیَا خَالِقَ مَنْ سِوَی الْخَلِیْقَۃِ وَیَا خَالِقَ مَنْ سِوَی الْمَلٰٓئِکَۃِ مِنْ خَلْقِہٖ لِلْاِبْتِلَاءِ بِدِیْنِہٖ وَیَا مُسْتَخِصًّا مِنْ خَلْقِہٖ لِدِیْنِہٖ رُسُلًا اِلٰی مَنْ دُوْنَھُمْ وَیَا مُجَازِیَ اَھْلِ الدِّیْنِ بِمَا عَمِلُوْا فِی الدِّیْنِ اجْعَلْنِیْ بِحَقِّ اسْمِکَ الَّذِیْ کُلُّ شَیْءٍ مِنَ الْخَیْرَاتِ مَنْسُوْبٌ اِلَیْہِ مِنْ اَھْلِ دِیْنِکَ الْمُؤْثِرِیْنَ بِالْزَامِہِمْ حَقَّہٗ وَتَفْرِیْغِکَ قُلُوْبَھُمْ لِلرَّغْبَۃِ فِیْ اَدَاءِ حَقِّکَ فِیْہِ اِلَیْکَ لَا تَجْعَلْ بِحَقِّ اسْمِکَ الَّذِیْ فِیْہِ تَفْصِیْلُ الْاُمُوْرِ کُلِّھَا شَیْئًا سِوٰی دِیْنِکَ عِنْدِیْ اَبْیَنَ فَضْلًا وَلَا اِلَیَّ اَشَدَّ تَحَبُّبًا وَلَا بِیْ لِاَصِقًا وَلَا اَنَا اِلَیْہِ مُنْقَطِعًا وَاَغْلِبْ بِاَلِیْ وَھَوَایَ وَسَرِیْرَتِیْ وَعَلَانِیَتِیْ وَاسْفَعْ بِنَاصِیَتِیْ اِلٰی کُلِّ مَا تَرَاہُ لَکَ مِنِّیْ رِضًا مِنْ طَاعَتِکَ فِی الدِّیْنِ ط

اور از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہے کہ ابن بابویہ اور شیخ طوسی اور کفعمی وغیرہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جو شخص چاہے کہ اوسی موافق اُس کیال کے کہ وافی ترین کیا اون کا ہے اجر و ثواب عطا کیا جاوے تو بعد تعقیب نماز کے سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ

العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین کہے کتاب
مقباس میں بسند صحیح حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اول وہ چیز کہ بعد
نماز فریضہ پڑھی جاتی ہے وہ یہ دعا ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عَافِيَتَكَ فِيْ اُمُوْرِيْ
كُلِّهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ اور بسند معتبر منقول ہے کہ محمد بن
ابراہیم نے خدمت امام موسی کاظم علیہ السلام میں عریضہ لکھا کہ میں چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی دعا
تعلیم فرمائے تاکہ میں بعد ہر نماز کے پڑھوں اور حق تعالے بسبب اسکے خیر دنیا و آخرت
میرے لئے جمع کرے حضرت نے جواب میں لکھا کہ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَعِزَّتِكَ
الَّتِيْ لَا تُرَامُ وَقُدْرَتِكَ الَّتِيْ لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا شَيْءٌ مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَمِنْ شَرِّ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا اور بسند معتبر ابن بابویہ و شیخ طوسی وغیرہ نے
بسند ہائے معتبر حضرت صاحب الامر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ بعد
ہر نماز فریضہ دعا پڑھتے تھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ
رُفِعَتِ الْاَصْوَاتُ وَلَكَ عَنَتِ الْوُجُوْهُ وَلَكَ خَضَعَتِ الرِّقَابُ وَاِلَيْكَ
التَّحَاكُمُ فِي الْاَعْمَالِ يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا خَيْرَ مَنْ اَعْطٰى يَا صَادِقُ
يَا بَارُّ يَا مَنْ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ يَا مَنْ اَمَرَ بِالدُّعَاءِ وَتَكَفَّلَ بِالْاِجَابَةِ
يَا مَنْ قَالَ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ
سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ يَا مَنْ قَالَ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ
قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ
وَيَا مَنْ قَالَ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ
اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ هَا اَنَا ذَا
بَيْنَ يَدَيْكَ الْمُسْرِفُ عَلٰى نَفْسِيْ وَاَنَا الْقَائِلُ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ

لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا انه هو الغفور الرحیم
از انجملہ کلینی اور ابن بابویہ وغیرہ نے بسند ہائے صحیح حضرت صادق
علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جبرئیل حضرت یوسف علیہ السلام پاس
قید خانہ میں آئے اور ادعون سے کہا کہ بعد ہر نماز کے اللھم اجعل لی
فرجا و مخرجا وارزقنی من حیث احتسب ومن حیث لا احتسب
از انجملہ ابن بابویہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جب تسبیح فاطمہ علیہا السلام
سے فارغ ہو تو اس دعا کو پڑھے اللھم انت السلام ومنک السلام ولک السلام
والیک یعود السلام سبحان ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی
المرسلین والحمد لله رب العالمین السلام علیک ایها النبی ورحمة الله
وبرکاته السلام علی الائمة الهادین المهدیین السلام علی جمیع
انبیاء الله ورسله وملائکته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین
السلام علی علی امیر المؤمنین السلام علی الحسن والحسین سیدی
شباب اهل الجنة اجمعین السلام علی علی بن الحسین زین العابدین
السلام علی محمد بن علی باقر علم النبیین السلام علی جعفر بن
محمد الصادق السلام علی موسی بن جعفر الکاظم السلام
علی علی بن موسی الرضا السلام علی محمد بن علی الجواد السلام
علی علی بن محمد الهادی السلام علی الحسن بن
علی الزکی العسکری السلام علی الحجة بن الحسن القائم المهدی
پس جو حاجت رکھتا ہو خدا سے طلب کرے از انجملہ کلینی نے بسند
معتبر حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب نماز
سے فارغ ہو تو اللھم اجعلنی مع محمد وآل محمد فی کل عافیة وبلاء واجعلنی مع محمد

وَاٰلِ مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ مَثْوًی وَمُنْقَلَبٍ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ مَحْیَایَ مَحْیَاھُمْ وَمَمَاتِیْ مَمَاتَھُمْ وَاجْعَلْنِیْ مَعَھُمْ فِی الْمَوَاطِنِ کُلِّھَا وَلَا تُفَرِّقْ بَیْنِیْ وَبَیْنَھُمْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کہ کلینی اور اور علما نے بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص بعد نماز فریضہ یہ دعا پڑھے تو جبرئیل کے پروں میں سے ایک پر اسکو گھیر لیتا ہے اور مال اسکا اور جان اس کی اور اہل اسکی ہر بلا سے محفوظ رہتے ہیں اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ الْجَلِیْلَ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ وَمَنْ یَعْنِیْنِیْ اَمْرُہٗ وَاَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ الْمَرْھُوْبَ الْمَخُوْفَ الْمُتَضَعْضِعَةَ لِعَظَمَتِهٖ کُلُّ شَیْءٍ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ وَمَنْ یَعْنِیْنِیْ اَمْرُہٗ شیخ مفید علیہ الرحمہ نے مقنعہ میں ہر نماز کے تعقیب میں اس دعا کو لکھا ہے اَللّٰھُمَّ اَنْفَعْنَا بِالْعِلْمِ وَزَیِّنَّا بِالْحِلْمِ وَجَمِّلْنَا بِالْعَافِیَةِ وَکَرِّمْنَا بِالتَّقْوٰی اِنَّ وَلِیَّ اللّٰهِ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ کلینی نے اور علاوہ ان کے اور علما نے بسند معتبر حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اس دعا کو بعد ہر نماز فریضہ کے پڑھے کہ جان اس کی اور گھر اسکا اور مال اس کا اور فرزند اسکے ہر بلا سے محفوظ رہینگے اور علماء خاصہ نے اس دعا کو اور سندوں سے حضرت رسول صلے اللہ علیہ و آلہ سے بھی روایت کیا ہے دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَاِسْرَافِیْ عَلٰی نَفْسِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِعِلْمِکَ الْغَیْبَ وَبِقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوةَ خَیْرًا لِّیْ فَاَحْیِنِیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَیْرًا لِّیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَشْیَتَکَ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ وَکَلِمَةَ الْحَقِّ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَاَسْئَلُکَ نَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَیْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُکَ

الرضا بالقضاء وبرد العيش بعد الموت ولذة النظر الى وجهك و
شوقا الى لقائك من غير ضراء مضرة ولا فتنة مضلة اللهم زينا
بزينة الايمان واجعلنا هداة مهتدين اللهم اهدنا فيمن هديت
اللهم انى اسئلك عزيمة الرشاد والثبات فى الامر والرشد واسئلك
شكر نعمتك وحسن عافيتك واداء حقك اسئلك يا رب قلبا سليما ولسانا
صادقا واستغفرك لما تعلم واسئلك خير ما تعلم واعوذ بك (مما)
من شر ما تعلم فانك تعلم ولا نعلم وانت علام الغيوب ٥

اور جناب سید ابن طاؤس رضی اللہ عنہ نے بسند صحیح حضرت صادق علیہ
السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص تسبیح فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا
پڑھے اور بعد اسکے یہ دعا پڑھے تو حق تعالے تمام گناہ اسکے
بخش دیتا ہے اور جس وقت سے یہ دعا پڑھے گا ایک سال تک تنگدستی
اور دیوانگی اور جذام اور برص و رسوائی اور ہر بلا سے کہ جو آسمان سے
زمین پر نازل ہوتی ہے محفوظ رہے گا اور سبب اس دعا کے اس کے لئے
تا روز قیامت گواہی اخلاص مع ثواب اخلاص لکھی جائیگی اور ثواب
اخلاص بہشت ہے راوی نے عرض کی کہ یہ ثواب اس شخص کے لئے ہے کہ جو
ہر روز اس دعا کو پڑھا کرے حضرت نے ارشاد کیا
کہ بلکہ تمام سال میں اگر ایک مرتبہ بھی پڑھے تو اسکے لئے بھی ثواب ہے دعا یہ ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

لا اله الا الله ان الله وملائكته يصلون على النبى يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه
وسلموا تسليما لبيك ربنا لبيك وسعديك اللهم صل على محمد وآل محمد
وعلى اهل بيت محمد وعلى ذرية محمد والسلام عليه وعليهم ورحمة الله و

بَرَکَاتُہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ التَّسْلِیْمَ مِنَّا لَہُمْ وَالْاِئْتِمَامَ بِہِمْ وَالتَّصْدِیْقَ لَہُمْ رَبَّنَا اٰمَنَّا وَ
صَدَّقْنَا وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ وَاٰلَ الرَّسُوْلِ فَاکْتُبْنَا مَعَ الشَّاہِدِیْنَ اَللّٰہُمَّ صُبَّ
الرِّزْقَ عَلَیْنَا صَبًّا صَبًّا بَلَاغًا لِلْاٰخِرَۃِ وَالدُّنْیَا مِنْ غَیْرِ کَدٍّ وَلَا نَکَدٍ وَلَا مَنٍّ
مِنْ اَحَدٍ مِنْ خَلْقِکَ اِلَّا سَعَۃً مِنْ فَضْلِکَ وَطَیِّبًا مِنْ وُسْعِکَ مِنْ یَدِکَ
الْمَلْأٰی عَفَافًا لَا مِنْ اَیْدِیْ لِئَامِ خَلْقِکَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰہُمَّ اجْعَلِ النُّوْرَ
فِیْ بَصَرِیْ وَالْبَصِیْرَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَالْیَقِیْنَ فِیْ قَلْبِیْ وَالْاِخْلَاصَ فِیْ عَمَلِیْ وَالسَّعَۃَ
فِیْ رِزْقِیْ وَذِکْرَکَ بِاللَّیْلِ وَالنَّہَارِ عَلٰی لِسَانِیْ وَالشُّکْرَ لَکَ اَبَدًا مَا اَبْقَیْتَنِیْ
اَللّٰہُمَّ لَا تُخْزِنِیْ حَیْثُ ہَیَّئْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَنِیْ وَارْحَمْنِیْ اِذَا تَوَفَّیْتَنِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
از انجملہ بسند صحیح قرب الاسناد اور سوا اس کے اور کتب معتبرہ
سے روایت کی ہے کہ بزنطی نے حضرت امام رضا علیہ السلام
سے عرض کی کہ حضرت رسالت پناہ صلوات اللہ علیہ
وآلہ پر بعد ہر نماز کے کس طرح سلام کرنا چاہیے حضرت نے فرمایا اسطرح کہے کہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدَ ابْنَ
عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خِیَرَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا صِفْوَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْنَ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاَشْہَدُ اَنَّکَ
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ وَاَشْہَدُ اَنَّکَ قَدْ نَصَحْتَ لِاُمَّتِکَ وَجَاہَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ رَبِّکَ وَعَبَدْتَہٗ
حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ فَجَزَاکَ اللّٰہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفْضَلَ مَا جَزٰی نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
ازانجملہ ابن بابویہ اور شیخ طوسی وغیرہ نے بسند ہائے معتبر حضرت
امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص چاہے

کہ دنیا سے اس حالت مین انتقال کرے کہ اپنے گناہون سے
مثل روز پیدایش پاک ہو اور اس شخص سے قیامت مین کسی مظلمہ کے
پرسش نہ کیجائے تو بعد ہر نماز فریضہ کی بارہ مرتبہ سورہ قل ہو اللہ کی تلاوت
کرے اور ہاتھون کو آسمان کی طرف کہول کر یہ دعا پڑہے بعد اسکے حضرت
نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایک راز ہے کہ مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ نے تعلیم فرمایا اور حکم کیا کہ مین حسن اور حسین صلوات اللہ علیہما کو تعلیم
کرون دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَكْنُوْنِ الْمَخْزُوْنِ الطَّاهِرِ الطُّهْرِ الْمُبَارَكِ
وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ وَسُلْطَانِكَ الْقَدِيْمِ يَا وَاهِبَ الْعَطَايَا يَا مُطْلِقَ
الْاُسَارٰى يَا فَكَّاكَ الرِّقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُعْتِقَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تُخْرِجَنِيْ مِنَ الدُّنْيَا سَالِمًا وَّتُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ
اٰمِنًا وَّاَنْ تَجْعَلَ دُعَائِيْ اَوَّلَهٗ فَلَاحًا وَّاَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَّاٰخِرَهٗ صَلَاحًا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ
انتہی اور دعا حضرت امام حسین ہی چنانچہ رسالہ رجعت وغیرہ مین حضرت رسالت پناہ
صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہو کہ جب نماز سے فارغ ہو دران حالیکہ بیٹھا ہو تو یہ دعا پڑہے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ وَمَعَاقِدِ عَرْشِكَ وَسُكَّانِ سَمٰوَاتِكَ وَاَرْضِكَ
وَاَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ اَنْ تَسْتَجِيْبَ لِيْ فَقَدْ رَهِقَنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرٌ
فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ لِيْ مِنْ عُسْرِيْ يُسْرًا ٥
جو شخص یہ دعا پڑہتا ہے خدا اوسکی امور آسان کرتا ہے اور سینہ اسکا
علم و معرفت سے کہول دیتا ہے اور اوسکو وقت مرگ شہادت کلمہ توحید
تلقین کرتا ہے اور سوا اسکے اور فضائل بہی اس دعا کے منقول ہین
اور کتاب مصباح کفعمی مین حضرت علی ابن ابیطالب امیر المومنین
یعسوب الدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ بعد ہر نماز واجب کے پڑہے

الٰهی هٰذِهٖ صَلَوٰتِیْ صَلَّیْتُهَا لَا لِحَاجَةٍ مِنْكَ اِلَیْهَا وَلَا رَغْبَةٍ مِنْكَ فِیْهَا اِلَّا تَعْظِیْمًا وَطَاعَةً وَاِجَابَةً لَكَ اِلٰی مَا اَمَرْتَنِیْ بِهٖ اِلٰهِیْ اِنْ كَانَ فِیْهَا خَلَلٌ اَوْ نَقْصٌ فِیْ رُكُوْعِهَا اَوْ سُجُوْدِهَا فَلَا تُؤَاخِذْنِیْ وَتَفَضَّلْ عَلَیَّ بِالْقَبُوْلِ وَالْغُفْرَانِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

کتاب مفتاح الفلاح میں ہے از جملہ تعقیبات نماز یہ دعا مذکور ہے کہ مطالب عالیہ پر مشتمل ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فِی النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فِی اللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ مَا لَاحَ الْجَدِیْدَانِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ مَا اطَّرَدَ الْخَافِقَانِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ مَا حَدَی الْحَادِیَانِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ مَا عَسْعَسَ لَیْلٌ وَمَا ادْلَهَمَّ ظَلَامٌ وَمَا تَنَفَّسَ صُبْحٌ وَمَا اَضَاءَ فَجْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ خَطِیْبَ وَفْدِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِلَیْكَ وَالْمَكْسُوَّ حُلَلَ الْاَمَانِ اِذَا وَقَفَ بَیْنَ یَدَیْكَ وَالنَّاطِقَ اِذَا خَرِسَتِ الْاَلْسُنُ بِالثَّنَاءِ عَلَیْكَ اَللّٰهُمَّ اَعْلِ مَنْزِلَتَهٗ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ وَاَظْهِرْ حُجَّتَهٗ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهٗ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَاغْفِرْ لَهٗ مَا اَحْدَثَ الْمُحْدِثُوْنَ مِنْ اُمَّتِهٖ بَعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ اَسْئَلُكَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْ لِیْ فِیْ صَلَوٰتِیْ وَدُعَائِیْ بَرَكَةً تُطَهِّرُ بِهَا قَلْبِیْ وَتُؤْمِنُ بِهَا رَوْعِیْ وَتَكْشِفُ بِهَا كَرْبِیْ وَتَغْفِرُ بِهَا ذَنْبِیْ وَتُصْلِحُ بِهَا اَمْرِیْ وَتُغْنِیْ بِهَا فَقْرِیْ

وَاَذْهِبْ بِهَا ضُرِّيْ وَتُفَرِّجُ بِهَا هَمِّيْ وَتُسَلِّيْ بِهَا غَمِّيْ وَتَشْفِيْ بِهَا سُقْمِيْ وَتُؤَمِّنُ بِهَا خَوْفِيْ وَتَجْلُوْ بِهَا حُزْنِيْ وَتَقْضِيْ بِهَا دَيْنِيْ وَتَجْمَعُ بِهَا شَمْلِيْ وَتُبَيِّضُ بِهَا وَجْهِيْ وَاجْعَلْ مَا عِنْدَكَ خَيْرًا لِّيْ اور کتاب مذکور میں مسطور ہے کہ یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اَدْعُوْكَ لِهَمٍّ لَا يُفَرِّجُهُ غَيْرُكَ وَلِرَحْمَةٍ لَا تُنَالُ اِلَّا مِنْكَ وَلِحَاجَةٍ لَا يَقْضِيْهَا اِلَّا اَنْتَ يَا كَرِيْمُ اَللّٰهُمَّ كَمَا كَانَ مِنْ شَانِكَ مَا اَرَدْتَنِيْ بِهٖ مِنْ ذِكْرِكَ وَاَلْهَمْتَنِيْهِ مِنْ شُكْرِكَ وَدُعَائِكَ فَلْتَكُنْ مِنْ شَانِكَ الْاِجَابَةُ لِيْ فِيْ مَا دَعَوْتُكَ وَالنَّجَاةُ مِمَّا فَزِعْتُ اِلَيْكَ مِنْهُ فَاِنْ لَمْ اَكُنْ اَهْلًا اَنْ اَبْلُغَ رَحْمَتَكَ فَاِنَّ رَحْمَتَكَ اَهْلٌ اَنْ تَبْلُغَنِيْ وَتَسَعَنِيْ لِاَنَّهَا وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَاَنَا شَيْءٌ فَلْتَسَعْنِيْ رَحْمَتُكَ يَا مَوْلَايَ کافی میں ہے کہ بعد نماز واجب کے یہ دعا پڑھے تا جان اور مکان و اولاد و ہر بلا سے بچے اُجِيْرُ نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَاَهْلِيْ وَدَارِيْ وَكُلَّ مَا هُوَ مِنِّيْ بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ وَاُجِيْرُ نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَاَهْلِيْ وَدَارِيْ وَكُلَّ مَا هُوَ مِنِّيْ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَاُجِيْرُ نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَاَهْلِيْ وَدَارِيْ وَكُلَّ مَا هُوَ مِنِّيْ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ وَاُجِيْرُ نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَاَهْلِيْ وَدَارِيْ وَكُلَّ مَا هُوَ مِنِّيْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ

اور منجملہ تعقیبات دعاے حافظا ور دعاے اداے دین ہی کہ باب ادعیہ دفع نسیان اور باب ادعیہ اداے دین میں مذکور ہی ہونگے اور تعقیبات میں زیارت حضرت صاحب الزمان علیہ السلام ہے کہ باب زیارات میں انشاء اللہ تعالے بیان ہوگی فصل دوسری بیان ادعیہ تعقیب نماز ظہر میں از انجملہ کتاب مقباس المصابیح میں مذکور ہے کہ ابن ادریس بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ محمد و آل محمد پر درمیان نماز ظہر و عصر صلوات بھیجنا ستر رکعت نماز کا ثواب رکھتی ہے اور کفعمی انہین حضرت سے روایت کرتے ہین کہ جو شخص بعد نماز صبح اور بعد نماز ظہر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ کہے تو نہ مرے گا یہان تک کہ قائم آل محمد کی زیارت سے مشرف ہو از انجملہ کتاب عدۃ الداعی میں مذکور ہے کہ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور باپ اوسکا اوسکی جد سے اور جد اوسکا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ سے روایت کرتا ہی کہ جبرئیل شاد و خورم ہنستی ہوی آسمان سے اس دعا کو حضرت پاس لائی اور عرض کی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ حضرت نی فرمایا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اے جبرئیل کیا ہی جبرئیل نے کہا کہ حق تعالی نے آپ کی پاس ایک ہدیہ بھیجا ہی حضرت نی فرمایا وہ کیا ہدیہ ہی جبرئیل نے عرض کی کہ وہ چند کلمے ہین خزانہاے عرش سے کہ حق تعالے نے ان کلمون سے آپ کا اکرام کیا ہے حضرت نی فرمایا کہ وہ کلمے کون سے ہین جبرئیل نے کہا کہو يَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ يَا مَنْ لَّمْ يُؤَاخِذْ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ يَا

الرَّحْمَةِ یَا صَاحِبَ کُلِّ نَجْوٰی وَ مُنْتَهٰی کُلِّ شَکْوٰی یَا کَرِیْمَ الصَّفْحِ یَا عَظِیْمَ الْمَنِّ یَا مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا یَا رَبَّنَا یَا سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا وَ غَایَةَ رَغْبَتِنَا اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ اَنْ لَا تُشَوِّهَ خَلْقِیْ بِالنَّارِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

حضرت نے جبرئیل سے کہا کہ ان کلمات کا ثواب کیا ہے جبرئیل نے عرض کی ہیہات ہیہات اگر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی فرشتے جمع ہوں اور اس امر پر اتفاق کریں کہ ثواب ان کلموں کا روز قیامت تک بیان کریں تو ہزار حصوں میں سے ایک حصہ بھی بیان نہ کر سکیں گی جسوقت بندہ یا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِیْلَ وَ سَتَرَ الْقَبِیْحَ کہتا ہے تو حق تعالی گناہ اوسکی چھپا دیتا ہے اور دنیا میں اوسپر رحم کرتا ہے اور آخرت میں حال اوسکا نیک کرتا ہے اور دو جہان میں ہزار پردے اوسکی پوشیدہ فرماتا ہے اور جسوقت بندہ یا مَنْ لَمْ یُؤَاخِذْ بِالْجَرِیْرَةِ وَ لَمْ یَهْتِكِ السِّتْرَ کہتا ہے تو حقتعالی اوسکی حساب سے روز قیامت درگذر کرتا ہے اور جس روز کہ سب پردے فاش ہوتی ہیں پردہ اوسکا فاش نہیں کرتا اور جسوقت بندہ یا عَظِیْمَ الْعَفْوِ کہتا ہے تو حق تعالی گناہ اوسکی بخشدیتا ہے اگرچہ مثل کف دریا ہوں اور جسوقت بندہ یا حَسَنَ التَّجَاوُزِ کہتا ہے تو حق تعالی اوسکی جمیع اعمال بدی حتی کہ چوری اور شراب خواری اور سوا ان کی گناہان کبیرہ سے درگذر فرماتا ہے اور جسوقت بندہ یا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ کہتا ہے تو حق تعالی اوسکی لئے ستر در رحمت کھولتا ہے اور وہ بندہ رحمت حق تعالی میں غرق ہوجاتا ہے یہانتک کہ دنیا سے انتقال کرے اور جسوقت بندہ یا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالرَّحْمَةِ کہتا ہے تو حق تعالی دست قدرت اپنا برحمت اوس پر مبسوط فرماتا ہے اور جسوقت بندہ یا صَاحِبَ کُلِّ نَجْوٰی وَ مُنْتَهٰی کُلِّ شَکْوٰی کہتا ہے تو حق تعالی اوسکو دنیا و آخرت میں اجر اور مزدوری اور ثواب ہر مصیبت زدہ کا اور ثواب اوسکا کہ جو کہ سالم ہو اور ثواب ہر بیمار کا اور ہر نابینا کا اور ہر مسکین اور ہر فقیر اور صاحب مصیبت کا عطا کرتا ہے اور جسوقت بندہ یا کَرِیْمَ الصَّفْحِ کہتا ہے تو حق تعالی اوسکو وہ کرامت عنایت فرماتا ہے کہ جو پیغمبروں میں ہو اور جسوقت بندہ یا عَظِیْمَ الْمَنِّ کہتا ہے تو حق تعالی اوسکو روز قیامت اوسکی آرزو اور آرزوئے جمیع خلائق کرامت کرتا ہے اور جسوقت بندہ یا مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا کہتا ہے تو حق تعالی اوسکو بعدد

اون لوگون کی ثواب دیتا ہی کہ جو نعمتہای حق تعالی کا شکر کرتی ہین اور جسوقت بندہ یا دائم المعروف کہتا ہی تو تعالی فرماتا ہی کہ ای فرشتو گواہ رہو کہ مین نی اس بندیکو بخشدیا اور موافق عدد اون آدمیونکی کہ مین نی پیدا کئی ہین اور موافق عدد بہشت و دوزخ اور سات آسمان و رسات زمینون و رآفتاب اور ماہتاب اور ستاری اور قطرہ ہای باران اور طرح طرحکی چیزین کہ مین نی خلق کین اور بقدر پہاڑون اور خاک و رپتھرون و رعرش و رکرسی کی اسی اجر و ثواب دیا اور جسوقت بندہ یا مولانا کہتا ہی تو حق تعالے اسکے دلکو ایمان سے بھر دیتا ہی اور جسوقت بندہ یا غایۃ رغبتاہ کہتا ہی تو حق تعالے اسکو قیامت مین جس شی کی طرف رغبت رکہتا ہو مثل رغبت خلائق اسی وہ شی کرامت فرماتا ہی اور جسوقت بندہ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اَنْ لَا تُشَوِّہَ خَلْقِیْ بِالنَّارِ کہتا ہی تو خدای جبار جل جلالہ فرماتا ہی کہ میری بندی نی دوزخ سی نجات طلب کی ای فرشتو گواہ رہو کہ مین نی اسکو اور اسکے باپ اور ماں اور بھائیون اور بہنون اور اہلبیت اور فرزندون اور ہمسایون کو آتش دوزخ سے آزاد کیا اور اسی اجازت شفاعت دی کہ ہزار آدمیون کی لئی جن پر جہنم واجب ہوگیا ہو شفاعت کری اور مین نی اسی آتش دوزخ سی بری کیا جبرئیل نی عرض کی کہ یا محمد ان کلمونکو متقین کو تعلیم فرمائی اور منافقون کو تعلیم نہ کیجئے بتحقیق کہ یہ کلمات اوس شخص کی لئی دعای مستجاب ہین کہ جو اوسکی لئی ان کلمون کو کہی انشاء اللہ تعالی اور یہ دعای اہل بیت المعمور ہی مولف کہتا ہی کہ اس کتاب سے اختصاص اس دعا کا تعقیب ظہر مین ظاہر نہین ہوتا اور مقباس المصابیح مین بھی یہ دعا مع چہاردہ معصوم علیہم السلام کی نامون کی لکھی ہی چونکہ عبارت بڑہی ہوئی تھے لہذا دوبارہ یہ دعا لکھی جاتی ہی چنانچہ کفعمی وغیرہ تعقیب ظہر مین اس دعا کو نقل کرتے ہین بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا مَنْ اَظْہَرَ الْجَمِیْلَ وَسَتَرَ الْقَبِیْحَ یَا مَنْ لَمْ یُؤَاخِذْ بِالْجَرِیْرَۃِ وَلَمْ یَہْتِکِ السِّتْرَ یَا عَظِیْمَ الْعَفْوِ یَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالرَّحْمَۃِ یَا صَاحِبَ کُلِّ حَاجَۃٍ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ یَا مُفَرِّجَ کُلِّ کُرْبَۃٍ یَا مُقِیْلَ الْعَثَرَاتِ یَا کَرِیْمَ الصَّفْحِ یَا عَظِیْمَ الْمَنِّ یَا مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِہَا یَا رَبَّاہُ یَا سَیِّدَاہُ یَا غَایَۃَ رَغْبَتَاہُ اَسْئَلُکَ بِکَ وَبِمُحَمَّدٍ وَعَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیِّ بْنِ

الْحَسَنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَالْقَائِمِ الْمَهْدِيِّ الْأَئِمَّةِ الْهَادِيَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ أَنْ لَا تُشَوِّهَ خَلْقِي بِالنَّارِ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ

شیخ کفعمی اور شیخ ابن فہد حلی نی ایک روایت اسدعا کی فضیلت و ثواب مین نقل فرمائی ہی لیکن اس روایت سی اختصاص تعقیب ظہر ظاہر نہین ہوتا اور شیخ طوسی نی اسدعا کو تعقیب نوافل عصر مین ذکر کیا ہی اور مصباح کفعمی اور مفاتیح النجات عباسی وغیرہ مین اسدعا کو تعقیب نماز ظہر مین ذکر کیا ہی فصل تیسری بیان ادعیہ تعقیب نماز عصر مین ازانجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ شیخ طوسی وغیرہ بسند معتبر حضرت امام رضا علیہ السلام سی روایت کرتی ہین کہ ایک شخص حضرت رسولؐ کی خدمت مین حاضر ہوا اور اوسنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو وہ عمل تعلیم فرمائی کہ جسے مین بجالاؤن اسیے اور بہشت کی درمیان مین کوئی حائل نہ ہو حضرت نی ارشاد فرمایا کہ وہ عمل مشروط ہی باین شرط کہ تو کسی شخص پر غصہ نکر اور کسی فرد بشر سے کسی شی کا سائل نہ ہو اور اپنی برادران ایمانی کی لئی وہ امر پسند کر جو اپنی ذات خاص کے لیے پسند کرتا ہی اوسنی عرض کی یا رسول اللہ زیادہ فرمائے حضرت نی ارشاد فرمایا کہ جب تو نماز عصر کو پڑھ لے تو ستہتر مرتبہ استغفار کیا کر تیری ستہتر سال کی گناہ بخش دیے جائینگے اوسنی عرض کی میر اسقدر ستر سال کا نہین ہی حضرت نی ارشاد فرمایا کہ بقیہ مدت اپنی باپ اور مان اور عزیز و اقارب کے لئی قرار دی اور ابن بابویہ بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتے ہین کہ جو شخص بعد نماز عصر ستر مرتبہ استغفار کری تو حق تعالیٰ اوسکی اوس روز کی سات سو گناہ بخشدیتا ہی اور اگر سات سو گناہ نہ رکھتا ہو تو اوسکی باپ کی گناہ بخشتا ہی اور اگر اوسکی باپ کی اتنی گناہ نہ ہون تو اوسکے ماں کی گناہ بخشتا ہی اور اگر اوسکے ماں کی اتنی گناہ نہ ہون تو اوسکے بھائی کے گناہ بخشتا ہی اور اگر بھائی کے اتنی گناہ نہ ہون تو اوسکی بہن کی گناہ بخشتا ہی اور اگر بہن کے

شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ اور سل تہلیل کا دعیہ صبح و شام میں بھی ذکر ہوگا از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہو کہ سید ابن طاوس بسند صحیح حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتی ہین کہ جو شخص بعد نماز مغرب اور نماز صبح سُبْحَانَکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اِغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ کُلَّهَا جَمِیْعًا فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ کُلَّهَا جَمِیْعًا اِلَّا اَنْتَ کہے تو حق تعالی ملائکہ کو وحی کرتا ہو کہ میری بندہ کی لیے اوسکے گناہوں کی آمرزش لکھین اسلیئے کہ یہ بندہ جانتا ہو اور اقرار کرتا ہو کہ گناہونکو سوا میرے کوئی نہین بخشتا فصل پانچوین بیان ادعیہ تعقیب نماز عشا مین از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہو کہ سید ابن طاوس رضی اللہ عنہ عبید بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ ایک شخص خدمت حضرت صادق علیہ السلام مین آیا اور اوس نی تنگدستی کی شکایت کی اور عرض کیا کہ ہر چند مین طلب روزی کی لئے شہرون مین پھرتا ہون لیکن تنگی معیشت میری زیادہ ہوتی جاتی ہو حضرت نے فرمایا کہ جب نماز عشا سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھ راوی نے بیان کیا کہ بعد تھوڑی مدت کی حال اوس شخص کا بہتر ہوگیا اور اوسے مال کثیر دستیاب ہوا دعا یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَیْسَ لِیْ عِلْمٌ بِمَوْضِعِ رِزْقِیْ وَاِنَّمَا اَنَا اَطْلُبُهٗ بِخَطَرَاتٍ تَخْطُرُ عَلٰی قَلْبِیْ فَاَجُوْلُ فِیْ طَلَبِهِ الْبُلْدَانَ وَاَنَا فِیْمَا اَنَا طَالِبٌ کَالْحَیْرَانِ لَا اَدْرِیْ اَفِیْ سَهْلٍ هُوَ اَمْ فِیْ جَبَلٍ اَمْ فِیْ اَرْضٍ اَمْ فِیْ سَمَاءٍ اَمْ فِیْ بَرٍّ اَمْ فِیْ بَحْرٍ وَعَلٰی یَدَیْ مَنْ وَمِنْ قِبَلِ مَنْ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ عِلْمَهٗ عِنْدَکَ وَاَسْبَابَهٗ بِیَدِکَ وَاَنْتَ الَّذِیْ تَقْسِمُهٗ بِلُطْفِکَ وَتُسَبِّبُهٗ بِرَحْمَتِکَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاجْعَلْ یَا رَبِّ رِزْقَکَ لِیْ وَاسِعًا وَمَطْلَبَهٗ سَهْلًا وَمَاْخَذَهٗ قَرِیْبًا وَلَا تُعَنِّنِیْ بِطَلَبِ مَا لَمْ تُقَدِّرْ لِیْ فِیْهِ رِزْقًا فَاِنَّکَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِیْ وَاَنَا فَقِیْرٌ اِلٰی رَحْمَتِکَ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَجُدْ عَلٰی عَبْدِکَ بِفَضْلِکَ اِنَّکَ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ اور مصباح کفعمی اور عدۃ الداعی وغیرہ

ہین اس دعا کو تعقیب نماز عشا مین لکھا ہی اور کلینی بسند معتبر اہلبیت طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین
سے روایت کرتی ہین کہ بعد نماز عشا پڑہنا چاہیئے اور بعض علما نے اس دعا کو بعد نماز مغرب ذکر کیا ہی
اَللّٰھُمَّ بِیَدِکَ مَقَادِیْرُ اللَّیْلِ وَمَقَادِیْرُ النَّھَارِ وَمَقَادِیْرُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَ
مَقَادِیْرُ الْمَوْتِ وَالْحَیٰوۃِ وَمَقَادِیْرُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَمَقَادِیْرُ النَّصْرِ وَالْخِذْلَانِ
وَمَقَادِیْرُ الْغِنٰی وَالْفَقْرِ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَفِیْ جَسَدِیْ
وَاَھْلِیْ وَوَلَدِیْ اَللّٰھُمَّ ادْرَأْ عَنِّیْ فَسَقَۃَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَالْجِنِّ وَالْاِنْسِ
وَاجْعَلْ مُنْقَلَبِیْ اِلٰی خَیْرٍ دَائِمٍ وَنَعِیْمٍ لَا یَزُوْلُ اور کتاب طب الائمہ مین حضرت امام محمد
باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جو شخص بعد نماز عشا اس دعا کو پڑہی تو وس رات اور اوس دن
چورونکی ضرر سے محفوظ رہے گا اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَاَعُوْذُ بِقُدْرَۃِ اللّٰہِ وَاَعُوْذُ بِمَغْفِرَۃِ اللّٰہِ
وَاَعُوْذُ بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ وَاَعُوْذُ بِسُلْطَانِ اللّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
وَاَعُوْذُ بِکَرَمِ اللّٰہِ وَاَعُوْذُ بِجَمْعِ اللّٰہِ مِنْ شَرِّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَشَیْطَانٍ مَرِیْدٍ
وَکُلِّ مُغْتَالٍ وَسَارِقٍ وَعَارِضٍ وَمِنْ شَرِّ السَّامَّۃِ وَالْھَامَّۃِ وَالْعَامَّۃِ
وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَابَّۃٍ صَغِیْرَۃٍ اَوْ کَبِیْرَۃٍ بِلَیْلٍ اَوْ نَھَارٍ وَمِنْ شَرِّ
فُسَّاقِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَفُجَّارِھِمْ وَمِنْ شَرِّ فَسَقَۃِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَمِنْ
شَرِّ کُلِّ دَابَّۃٍ رَبِّیْ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ
ازانجملہ بسند معتبر عین الحیوۃ مین حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو شخص بعد نماز
عشا سات مرتبہ سورۂ انا انزلناہ پڑہی تو صبح تک ضمانت الٰہی مین رہتا ہی ازانجملہ کتاب
طب الائمہ مین حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ محافظت کرو اپنی عورتوں و
فرزندون اور مال کی اس دعا کے پڑہنی سی کہ بعد نماز عشا سی پڑہا کرو اُعِیْذُ نَفْسِیْ وَذُ
رِّیَّتِیْ وَدِیْنِیْ وَاَھْلَ بَیْتِیْ وَمَالِیْ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَھَامَّۃٍ
وَمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّۃٍ ازانجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ جعفر بن احمد قمی کتاب

سلسلات میں حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے روایت کرتی ہیں کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ
حق تعالی نے مجھے آیۃ الکرسی اوس خزانہ سے عطا فرمائی ہے کہ جو خزانہ زیر عرش ہے اور مجھ سے پہلے کسی
پیغمبر کو یہ آیت نہیں دی گئی حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ہر شب تین مرتبہ اس آیہ
شریفہ کو پڑہتا ہوں اول تو بعد نماز عشا دوسری سونے کی وقت تیسری وقت سحر قبل نماز وتر
حضرت نے فرمایا کہ جب سے میں نے حضرت رسول سے اس حدیث کو سنا کسی شب اس آیہ بزرگ کا پڑہنا
ترک نہیں کرتا

فصل چھٹی بیان ادعیہ تعقیب نماز صبح اور ادعیہ صباح میں حدیثیں فضیلت

میں خصوصا اس تعقیب کی بہت ہیں چنانچہ کتاب مقباس المصابیح میں لکھا ہے کہ روایات
کثیرہ میں وارد ہوا ہے کہ طلوع صبح اور طلوع آفتاب کی درمیان میں فرزندان آدم کو رزق
تقسیم کیا جاتا ہے جو کہ اسوقت مشغول عبادت اور دعا اور تلاوت ہو روزی اوسکی زیادہ
ہوتی ہے اور جو کہ اسوقت سوتا ہے زیادتی روزی سے محروم رہتا ہے اور سونا اسوقت کا شوم
ہے اور روزی کو دور کرتا ہے اور چہرہ کا رنگ زرد کرتا ہے اور منھہ کو قبیح کرتا ہے حذر کرو ایسی
سونے سے اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو دن فرزند آدم پر وارد
ہوتا ہے وہ اوس سے کہتا ہے کہ میں تجھپر نیا دن ہوں تیری اعمال وافعال کی میں گواہی دونگا
پس مجھ میں کار نیک کر اور سخن نیک منھہ سے نکال تاکہ میں تیری لیے بروز قیامت گواہی
دوں کہ بعد اسکے تو مجھکو نہ دیکھیگا اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ بعد
نماز صبح طلوع آفتاب تک بیٹھنا اوس روزی کی تحصیل کرنی سے کہ جو سفر مشقت سے حاصل ہو
اور حضرت رسول صلعم سے منقول ہے کہ جو شخص طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک اپنی جانماز پر بیٹھا
رہے اور تعقیب میں مشغول ہو تو خدا اوسکو آتش جہنم سے محفوظ رکھتا ہے اور حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سے منقول ہے کہ طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک شیطان اپنے لشکر کو پھیلاتا ہے اور یہی شیطان
کا لشکر غروب آفتاب سے تا زوال سرخی مغرب منتشر کرتا ہے پس خدا کو ان دو وقتوں میں

فصل چھٹی ادعیہ تعقیب نماز

بہت یاد کرو کہ ان دونو ساعتون مین شیطان آدمی کو عبادت خدای تعالی سے غافل کرتا ہے اور
بسند صحیح و معتبر منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام جب خراسان مین نماز صبح پڑھتے تھے طلوع
آفتاب تک اپنی مصلے پر بیٹھے رہتے تھے پس ایک تھیلی حضرت کی واسطے لاتی تھی کہ اوس مین مسواکین
ہوتی تہین حضرت اون مین سے ایک ایک مسواک کرتے تھے پس تھوڑا کندر چباتی تھی پس قرآن کو
لیتے تھے اور تلاوت کرتی تھے اور حضرت رسول سے منقول ہے کہ جو شخص طلوع صبح سے طلوع آفتاب
تک مشغول تعقیب رہے تو ثواب حج اوسکے واسطے لکھا جاتا ہے اور دوسری روایت مین وارد
ہے کہ اگر جانماز پر تا طلوع آفتاب ذکر خدا کرے تو ثواب زیارت حضرت رسول لکھا جاتا ہے اور
دعائین تعقیب صبح کی کہ جو بعد مغرب بھی پڑہی جاتی ہین بیان ہوچکین اور خاص صبح کی یہ ہے
بھی ادعیہ کثیرہ وارد ہین ازانجملہ کتاب مقباس مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے جو
شخص بعد نماز صبح رَبِّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهٖ کہے تو خدا اوسکی منھ کو آتش
جہنم سے محفوظ رکہیگا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص بعد نماز صبح
ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے تو خدا اوسکو بخشدیگا اگرچہ اوسنے اوس روز ستر ہزار
گناہ کیے ہون اور بسندہای معتبر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص
بعد نماز صبح دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيْمِ کہے تو خدا اوسکو نابینائی اور دیوانگی اور جذام اور فقر و پریشانی اور شکستہ خشت
سے محفوظ رکہے گا اور منقول ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام بعد نماز صبح یہ دعا پڑھتے تھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا عَبِيْدُكَ وَاَبْنَاءُ عَبِيْدِكَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ
حَيْثُ نَحْتَفِظُ وَمِنْ حَيْثُ لَا نَحْتَفِظُ اَللّٰهُمَّ احْرُسْنَا مِنْ حَيْثُ نَحْتَرِسُ وَمِنْ حَيْثُ
لَا نَحْتَرِسُ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْنَا مِنْ حَيْثُ نَسْتَتِرُ وَمِنْ حَيْثُ لَا نَسْتَتِرُ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْنَا بِالْغِنٰی
وَالْعَافِيَةِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا الْعَافِيَةَ وَدَوَامَ الْعَافِيَةِ وَارْزُقْنَا الشُّكْرَ عَلَی الْعَافِيَةِ

اور حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس دعا کو بعد نماز صبح پڑھے تو جو حاجت طلب کرے گا وہ حاجت برآئیگی اور حق تعالےٰ اوسکی مہمات کو آسان فرمائیگا

دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا مَا شَآءَ النَّاسُ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَاِنْ كَرِهَ النَّاسُ حَسْبِیَ الرَّبُّ مِنَ الْمَرْبُوْبِیْنَ حَسْبِیَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِیْنَ حَسْبِیَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِیْنَ حَسْبِیَ الَّذِیْ لَمْ یَزَلْ حَسْبِیْ مُنْذُ كُنْتُ حَسْبِیْ لَمْ یَزَلْ حَسْبِیْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اور منقول ہے کہ حضرت رسول اس دعا کو پڑھتے تھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ وَبَوَارِ الْاَیِّمِ وَالْغَفْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْقَسْوَةِ وَالْعَیْلَةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ عَیْنٍ لَا تَدْمَعُ وَمِنْ دُعَآءٍ لَا یُسْمَعُ وَمِنْ صَلٰوةٍ لَا تَنْفَعُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنِ امْرَاَةٍ تُشَیِّبُنِیْ قَبْلَ اَوَانِ مَشِیْبِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّلَدٍ یَكُوْنُ عَلَیَّ رَبًّا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَّالٍ یَكُوْنُ عَلَیَّ عَذَابًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ صَاحِبٍ خَدِیْعَةٍ اِنْ رَاٰی حَسَنَةً دَفَنَهَا وَاِنْ رَاٰی سَیِّئَةً اَفْشَاهَا بِفَاجِرٍ عَلَیَّ یَدًا وَلَا مِنَّةً اِذَا اَجْمَلَ

کافی میں منقول ہے کہ بعد نماز صبح پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَعَ خُلُوْدِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا
لَا مُنْتَهٰى لَهُ دُوْنَ رِضَاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا اَمَدَ لَهُ دُوْنَ مَشِيَّتِكَ
وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا جَزَاءَ لِقَائِلِهِ اِلَّا رِضَاكَ اَللّٰهُمَّ لَكَ
الْحَمْدُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
كَمَا اَنْتَ اَهْلُهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِمَحَامِدِهٖ كُلِّهَا عَلٰى نِعَمِهٖ كُلِّهَا حَتّٰى
يَنْتَهِيَ الْحَمْدُ اِلٰى حَيْثُ مَا يُحِبُّ رَبِّيْ وَيَرْضٰى از انجملہ مقباس مین مذکور ہی کہ بعد نماز صبح
اسکو پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَ
الْاَبْصَارِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ
مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ وَاَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ
اَللّٰهُمَّ امْدُدْ لِيْ فِيْ عُمُرِيْ وَاَوْسِعْ عَلَيَّ فِيْ رِزْقِيْ وَانْشُرْ عَلَيَّ رَحْمَتَكَ
وَاِنْ كُنْتُ عِنْدَكَ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ شَقِيًّا فَاجْعَلْنِيْ سَعِيْدًا
فَاِنَّكَ تَمْحُوْ مَا تَشَاءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَكَ اُمُّ الْكِتَابِ از انجملہ کتاب بلد الامین
مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص چاہی کہ خدا عمر اوسکی دراز کرے اور اوسکو دشمنون پر
غالب کرے اور مرگ بد سے اسکو بچاوے تو چاہی کہ ہر صبح و شام اس دعا کے پڑھنے کا التزام کرے
سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَسَعَةَ الْكُرْسِيِّ
اور تین مرتبہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ
الْعَرْشِ وَسَعَةَ الْكُرْسِيِّ اور تین مرتبہ کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِلْءَ الْمِيْزَانِ وَ
مُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَسَعَةَ الْكُرْسِيِّ اور تین مرتبہ کہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ
مِلْءَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَسَعَةَ الْكُرْسِيِّ
اور مقباس مین منقول ہی کہ ایک شخص نے امام موسی کاظم علیہ السلام سے شکایت کی کہ مین جو کام کرتا ہون
فائدہ نہین ہوتا اور جو حاجت طلب کرتا ہون وہ روا نہین ہوتی حضرت نے فرمایا کہ بعد نماز

صبح دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَسْئَلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ پڑھا کرے راوی کہتا ہے کہ مین نے اس دعا کی تھوڑے ہی زمانے تک مداومت کی آخر الامر مجھے مال کثیر ہاتھ آیا اور اب تک مین محتاج نہین ہون مکارم الاخلاق مین مروی ہے راوی کہتا ہے کہ مین نے حضرت سے عرض کی کہ مجھے وہ دعا تعلیم فرمایئے کہ جو آسان ہو اور دنیا و آخرت کی لیے جامع ہو حضرت نے مجھے دعاے مذکور تعلیم فرمای حال میرا بہتر ہو گیا از انجملہ مقباس المصابیح مین قطب راوندی رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز صبح سے فارغ ہوتی تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْھُمَا الْوَارِثَیْنِ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ ثَارِیْ فِیْ عَدُوِّیْ از انجملہ کتاب مذکور مین مسطور ہے کہ سید بن باقی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ حمائل شمشیر حضرت امیر المومنین علیہ السلام پر مین نے لکھا دیکھا مین نے پوچھا یا امیر المومنین علیہ السلام یہ کیا لکھا ہے حضرت نے فرمایا کہ گیارہ کلمے ہین کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو تعلیم کیے ہین تو چاہتا ہے کہ مین تجھکو وہ کلمات تعلیم کرون کہ بسبب اوسکی سفر اور حضر مین اور رات اور دن کو جان اور مال اور فرزند تیری بلاؤن سے محفوظ رہین مین نے عرض کی ہان یا امیر المومنین حضرت نے فرمایا کہ جب تو نماز سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا عَالِمًا بِکُلِّ خَفِیَّۃٍ یَا مَنِ السَّمَآءُ بِقُدْرَتِہٖ مَبْنِیَّۃٌ یَا مَنِ الْاَرْضُ بِقُدْرَتِہٖ مَدْحِیَّۃٌ یَا مَنِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِنُوْرِ جَلَالِہٖ مُضِیْئَۃٌ یَا مَنِ الْبِحَارُ بِقُدْرَتِہٖ مُجْرِیَّۃٌ یَا مُنْجِیَ یُوْسُفَ مِنْ رِقِّ الْعُبُوْدِیَّۃِ یَا مَنْ یَصْرِفُ کُلَّ نِقْمَۃٍ وَبَلِیَّۃٍ یَا مَنْ حَوَائِجُ السَّائِلِیْنَ عِنْدَہٗ مَقْضِیَّۃٌ یَا مَنْ لَیْسَ لَہٗ حَاجِبٌ یُغْشٰی وَلَا وَزِیْرٌ یُرْشٰی صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاحْفَظْنِیْ فِیْ سَفَرِیْ وَحَضَرِیْ وَلَیْلِیْ وَنَہَارِیْ وَیَقْظَتِیْ وَمَنَامِیْ وَنَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ

ازانجملہ عین الحیواۃ مین بسند صحیح حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ
جو شخص سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ بعد نماز صبح گیارہ مرتبہ پڑھے تو اوس روز کوئی گناہ
اوس پر نہین رہتا ہر چند شیطان کی ناک خاک پر ملے جائے ازانجملہ وہ دعائین
ہین کہ جو دعاہاے صبح اور شام مین بیان ہونگی اور بہا دعیۂ صباح بہت ہین
بخیال طول ترک کی گئین ازانجملہ کتاب بحار الانوار کی تیرہوین جلد مین لکھا ہی
کہ علی بن طاؤس کتاب مصباح الزائر مین جناب جعفر بن محمد صادق
علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص چالیس صبح اس عہدنامہ
کے ذریعہ سے درگاہ الٰہی مین دعا کرے تو خدا اوسکو وقت ظہور صاحب الامر
علیہ السلام اُسکے قبر سے باہر نکالتا ہی اور عوض مین ہر کلمہ کے ہزار حسنہ اُسکو
عطا فرماتا ہے اور ہزار گناہ اُسکے نامۂ عمل سے مٹاتا ہی اور وہ عہدنامہ یہ ہی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِیْمِ وَالْکُرْسِیِّ الرَّفِیْعِ وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ وَمُنْزِلَ
التَّوْرٰاةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ وَمُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ
الْعَظِیْمِ وَرَبَّ الْمَلٰئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِوَجْهِکَ الْکَرِیْمِ وَبِنُوْرِ وَجْهِکَ الْمُنِیْرِ وَ
مُلْکِکَ الْقَدِیْمِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ
بِهِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرَضُوْنَ یَا حَیُّ قَبْلَ کُلِّ حَیٍّ وَیَا حَیُّ بَعْدَ کُلِّ
حَیٍّ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ یَا مُحْیِیَ الْمَوْتٰی مُمِیْتَ الْاَحْیَاءِ یَا حَیُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْاِمَامَ الْهَادِیَ الْمَهْدِیَّ الْقَائِمَ بِاَمْرِکَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ
عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰبَائِهِ الطَّاهِرِیْنَ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِیْ مَشَارِقِ
الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا عَنِّیْ وَعَنْ وَالِدَیَّ

مِنَ الصَّلَوٰتِ زِنَةَ عَرْشِ اللهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ وَمَا اَحْصَاهُ عِلْمُهُ وَاَحَاطَ بِهِ
كِتَابُهُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُجَدِّدُ لَهُ فِيْ صَبِيْحَةِ يَوْمِيْ هٰذَا وَمَا عِشْتُ مِنْ اَيَّامِيْ عَهْدًا
وَعَقْدًا وَبَيْعَةً لَهُ فِيْ عُنُقِيْ لَا اَحُوْلُ عَنْهَا وَلَا اَزُوْلُ اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ
اَنْصَارِهِ وَاَعْوَانِهِ وَالذَّابِّيْنَ عَنْهُ وَالْمُسَارِعِيْنَ اِلَيْهِ فِيْ قَضَاءِ حَوَائِجِهِ وَالْمُحَامِيْنَ
عَنْهُ وَالسَّابِقِيْنَ اِلٰى اِرَادَتِهِ وَالْمُسْتَشْهَدِيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنْ حَالَ بَيْنِيْ
وَبَيْنَهُ الْمَوْتُ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ عَلٰى عِبَادِكَ حَتْمًا فَاَخْرِجْنِيْ مِنْ قَبْرِيْ مُؤْتَزِرًا كَفَنِيْ
شَاهِرًا سَيْفِيْ مُجَرِّدًا قَنَاتِيْ مُلَبِّيًا دَعْوَةَ الدَّاعِيْ فِي الْحَاضِرِ وَالْبَادِيْ اَللّٰهُمَّ
اَرِنِي الطَّلْعَةَ الرَّشِيْدَةَ وَالْغُرَّةَ الْحَمِيْدَةَ وَاكْحُلْ بَصَرِيْ بِنَظْرَةٍ مِنِّيْ
اِلَيْهِ وَعَجِّلْ فَرَجَهُ وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُ وَاَوْسِعْ مَنْهَجَهُ وَاسْلُكْ بِيْ مَحَجَّتَهُ وَ
وَاَنْفِذْ اَمْرَهُ وَاشْدُدْ اَزْرَهُ وَاعْمُرِ اللّٰهُمَّ بِهِ بِلَادَكَ وَاَحْيِ بِهِ عِبَادَكَ فَاِنَّكَ
قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ
فَاَظْهِرِ اللّٰهُمَّ لَنَا وَلِيَّكَ وَابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ الْمُسَمّٰى بِاسْمِ رَسُوْلِكَ
حَتّٰى لَا يَظْفَرَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَاطِلِ اِلَّا مَزَّقَهُ وَيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُحَقِّقَهُ وَاجْعَلْهُ
اَللّٰهُمَّ مَفْزَعًا لِلْمَظْلُوْمِ مِنْ عِبَادِكَ وَنَاصِرًا لِمَنْ لَا يَجِدُ لَهُ نَاصِرًا غَيْرَكَ وَمُجَدِّدًا
لِمَا عُطِّلَ مِنْ اَحْكَامِ كِتَابِكَ وَمُشَيِّدًا لِمَا وَرَدَ مِنْ اَعْلَامِ دِيْنِكَ
وَسُنَنِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَاجْعَلْهُ مِمَّنْ حَصَّنْتَهُ مِنْ بَاْسِ
الْمُعْتَدِيْنَ اَللّٰهُمَّ وَسُرَّ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ
بِرُؤْيَتِهِ وَمَنْ تَبِعَهُ عَلٰى دَعْوَتِهِ وَارْحَمِ اسْتِكَانَتَنَا بَعْدَهُ اَللّٰهُمَّ
اكْشِفْ هٰذِهِ الْغُمَّةَ عَنِ الْاُمَّةِ بِحُضُوْرِهِ وَعَجِّلْ لَنَا ظُهُوْرَهُ
اِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيْدًا وَنَرَاهُ قَرِيْبًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
پس تین مرتبہ ہاتھ ران راست پر مارے اور ہر مرتبہ کہے اَلْعَجَلْ یَا مَوْلَایَ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ

اور کتاب مفاتیح النجات مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہی جو شخص
اس دعا کو بعد نماز صبح جس حاجت کی لیے حاجت ہاے دنیا و آخرت سی پڑہی اور حاجت اپنی طلب
کرے تو دعا اوسکی مقرون باجابت ہو گی اور اگر تمام عالم پر زلزلا ہو گا تو کچہہ ضرر اس دعا کی
پڑہنے والے کو نہ پہونچیگا اس دعا کا پڑہنے والا چشم خلائق مین معزز و مکرم ہو گا اور
کوئی دشمن اوسپر غالب نہ آویگا اور جو کوئی قصدا اوسکی بدی کا کریگا تو وہ بدی
پھر کے اوسی کی طرف عاید ہو گی اور خداے تعالی اس دعا کے پڑہنے والے کیواسطے
دس لاکھ حسنہ تحریر فرمائیگا اور اوسکے دس لاکھ گناہ محو کریگا اور وبا اور طاعون
اور مرگ مفاجات سی محفوظ رکھیگا اور اوسکو اوس مقام سے رزق پہونچیگا کہ جہان سے
گمان نہ رکھتا ہوا اور دنیا سے با ایمان جائیگا اور جسوقت کہ قبر سے باہر نکلیگا تو ایک
فرشتہ ایک براق لیکے آئیگا اور اوسکے سامنے آکے کھڑا ہو گا اور اوسکو اوس براق
پر سوار کرکے بہشت مین پہونچا دیگا اور جو کہ باعتقاد صحیح اس دعا کو پڑہے تو دنیا و آخرت
مین ذلیل و حقیر نہ ہو گا اور بزرگان زمانہ اس دعا کی پڑہنے پر مداومت کرتے آئے
ہین اور کہتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے اس دعا کا نام مفتاح الفتوح و رمز الکنوز
رکھا ہوا اور ایک سید بزرگ نے بیان کیا کہ مین نے ایک سفینہ مین یہ دعا خط جناب
امیر المومنین علیہ السلام سے لکہے ہوے دیکھی بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ یَا مَنْ دَلَعَ لِسَانَ الصَّبَاحِ بِنُطْقِ تَبَلُّجِہٖ وَسَرَّحَ قِطَعَ اللَّیْلِ
الْمُظْلِمِ بِغَیَاھِبِ تَلَجْلُجِہٖ وَاَتْقَنَ صُنْعَ الْفَلَکِ الدَّوَّارِ فِیْ مَقَادِیْرِ تَبَرُّجِہٖ
وَشَعْشَعَ ضِیَاءَ الشَّمْسِ بِنُوْرِ تَاَجُّجِہٖ یَا مَنْ دَلَّ عَلٰی ذَاتِہٖ بِذَاتِہٖ
وَتَنَزَّہَ عَنْ مُجَانَسَۃِ مَخْلُوْقَاتِہٖ وَجَلَّ عَنْ مُلَاءَمَۃِ کَیْفِیَّاتِہٖ یَا مَنْ
قَرُبَ مِنْ خَطَرَاتِ الظُّنُوْنِ وَبَعُدَ عَنْ مُلَاحَظَۃِ الْعُیُوْنِ وَعَلِمَ
بِمَا کَانَ قَبْلَ اَنْ یَکُوْنَ یَا مَنْ اَرْقَدَنِیْ فِیْ مِہَادِ اَمْنِہٖ وَاَمَانِہٖ

تحفۂ جلد

وأيقظني إلى ما منحني به من مننه وإحسانه وكفّ أكفّ السوء عني
بيده وسلطانه صلّ اللهم على الدليل إليك في الليل الأليل والماسك
من أسبابك بحبل الشرف الأطول والناصع الحسب في ذروة الكاهل
الأعبل والثابت القدم على زحاليفها في الزمن الأول وعلى آله الطيبين
الأخيار والأئمة المصطفين الأبرار وافتح اللهم لنا مصاريع الصباح
بمفاتيح الرحمة والفلاح والبسني اللهم من أفضل خلع الهداية
والصلاح واغرس اللهم لعظمتك في شرب جناني ينابيع الخشوع
وأجر اللهم لهيبتك من آماقي زفرات الدموع وأدّب اللهم
نزق الخرق مني بأزمة القنوع إلهي إن لم تبتدئني
الرحمة منك بحسن التوفيق فمن السالك بي إليك في واضح الطريق
وإن أسلمتني أناتك لقائد الأمل والمنى فمن المقيل عثراتي من كبوات
الهوى وإن خذلني نصرك عند محاربة النفس والشيطان
فقد وكلني خذلانك إلى حيث النصب والحرمان إلهي أتراني ما أتيتك
إلا من حيث الآمال أم علقت بأطراف حبالك إلا حين باعدتني
ذنوبي عن دار الوصال فبئس المطية التي امتطت نفسي من
هواها فواهاً لها لما سوّلت لها ظنونها ومناها وتبّاً لها لجرأتها
على سيدها ومولاها إلهي قرعت باب رحمتك بيد رجائي وهربت
إليك لاجئاً من فرط أهوائي وعلقت بأطراف حبالك أنامل ولائي
فاصفح اللهم عما كان أجرمته من زللي وخطائي وأقلني اللهم من صرعة
ردائي فإنك سيدي ومولاي ومعتمدي ورجائي وغاية مناي في
منقلبي ومثواي إلهي كيف تطرد مسكيناً التجأ إليك من الذنوب هارباً

أم كيف تخيب مسترشداً قصد إلى جنابك ساعياً أم كيف
ترد ظمآناً ورد إلى حياضك شارباً كلا وحياضك مترعة في ضنك
المحول وبابك مفتوح للطلب والوغول وأنت غاية السؤل
ونهاية المأمول الٰهي هذه أزمة نفسي عقلتها بعقال مشيتك
وهذه أعباء ذنوبي درأتها بعفوك ورحمتك وهذه
أهوائي المضلة وكلتها إلى جناب لطفك ورأفتك
وعفوك فاجعل اللهم صباحي هذا نازلاً عليّ بضياء الهدى والسلامة
في الدين والدنيا ومسائي جنة من كيد العدى ووقاية من مرديات
الهوى إنك قادر على ما تشاء تؤتي الملك من تشاء وتنزع الملك
ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بيدك الخير إنك
على كل شيء قدير تولج الليل في النهار وتولج النهار في الليل وتخرج
الحي من الميت وتخرج الميت من الحي وترزق من تشاء بغير حساب
لا إله إلا أنت سبحانك اللهم وبحمدك من ذا يعرف قدرك
فلا يخافك ومن ذا يعلم ما أنت فلا يهابك ألفت بقدرتك الفرق
وفلقت بلطفك الفلق وأنرت بكرمك دياجي الغسق وأنهرت
المياه من الصم الصياخيد عذباً وأجاجاً وأنزلت من المعصرات ماءً
ثجاجاً وجعلت الشمس والقمر للبرية سراجاً وهاجاً من غير أن
تمارس فيما ابتدأت به لغوباً ولا علاجاً فيا من توحد بالعز والبقاء
وقهر عباده بالموت والفناء صل على محمد وآله الأتقياء
واستمع ندائي واستجب دعائي وأهلك أعدائي وحقق بفضلك
أملي ورجائي يا خير من دعي لكشف الضر والمأمول

لِكُلِّ عُسْرٍ يُسْرًا لَكَ اَنْزَلْتُ حَاجَتِيْ فَلَا تَرُدَّنِيْ يَا سَيِّدِيْ مِنْ سَنِيِّ مَوَاهِبِكَ خَائِبًا يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ اَجْمَعِيْنَ پس سجدہ کرا ور کہہ اِلٰهِيْ قَلْبِيْ مَحْجُوْبٌ وَعَقْلِيْ مَغْلُوْبٌ وَنَفْسِيْ مَعْيُوْبٌ وَهَوَائِيْ غَالِبٌ وَطَاعَتِيْ قَلِيْلٌ وَمَعْصِيَتِيْ كَثِيْرٌ وَلِسَانِيْ مُقِرٌّ بِالذُّنُوْبِ فَكَيْفَ حِيْلَتِيْ يَا عَلَّامَ الْغُيُوْبِ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ يَا غَفَّارَ الذُّنُوْبِ وَيَا سَتَّارَ الْعُيُوْبِ يَا شَدِيْدَ الْعِقَابِ يَا عَفُوُّ يَا حَلِيْمُ اِقْضِ حَاجَتِيْ بِحَقِّ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ

فصل ساتوین ادعیہ صبح وشام کے بیان مین اسناد معتبر عین الحیوۃ مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے جو شخص قبل از طلوع آفتاب اور پیش از غروب آفتاب دس مرتبہ اس تہلیل کو پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تو اوس شخص کے اوس روز کی تمام گناہون کا کفارہ ہوتا ہو اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہو کہ سنت لازم ہے کہ تہلیل مذکور کو دس مرتبہ پڑھے اور دس مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ کہے اور اگر ان دونون ذکرونکو ان دونون وقتون مین فراموش کرے تو جس طرح نماز کی قضا بجا لاتا ہو اوسی طرح ان کی بھی قضا بجا لائے اور کتاب عین الحیوۃ مین بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہو کہ جو شخص وقت طلوع دس مرتبہ اس تہلیل مذکور کو پڑھے اور دس مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ور پینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور پینتیس مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور پینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو وس صبح کو اوسے غافلون مین نہ لکھین گے اور اگر یہی ذکر شام کو زبان پر جاری کرے تو اوسے

اوس رات کو غافلون مین نہ لکھینگے ازانجملہ کتاب مقباس المصابیح مین لکھا ہی کہ ابن بابویہ وغیرہ
بسند ہاے بسیار معتبر حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اور حضرت صادق علیہ السلام سے
روایت کرتے ہین کہ جو شخص وقت شام سو مرتبہ اللّٰہ اکبر کہے تو مثل اسکے ہی کہ اوسنے سو بندی
آزاد کئے اور دوسرے سند صحیح سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص سو
مرتبہ قبل طلوع اور پیشتر از غروب آفتاب اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہے تو حق تعالے ثواب سو بندے
آزاد کرنے کا اوسکے نامۂ اعمال مین لکھتا ہی اور بسند معتبر کتاب عین الحیوۃ مین حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص صبح کو چار مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہے تو تحقیق
کہ اوسنے اوس دنکا شکر ادا کیا اور اگر شام کو چار مرتبہ کہے تو اوسنے اوس شام کا شکر ادا
کیا اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص کہ قدرت نہ رکھتا ہو کہ اپنے
گناہون کا کسی چیز سے کفارہ دے سکے تو محمد اور آل محمد پر بکثرت صلوات بھیجا کرے
کہ اپنے گناہون سے اس طرح پاک ہو جائیگا کہ جیسا ماں کی پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور عین الحیوۃ
مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص صبح اور شام مین مرتبہ رَضِیْتُ
بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ نَبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ بَلَاغًا وَّبِعَلِیٍّ
اِمَامًا وَّبِالْاَوْصِیَاءِ مِنْ وُّلْدِهٖ اَئِمَّةً عَلَیْهِمُ السَّلَامُ کہے تو البتہ حقتعالی پر لازم ہی کہ روز قیامت اسکو
راضی کرے اور کتاب مذکور مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص پر وارد ہوی کہ وہ اپنی باغ مین درخت بوتا تھا حضرت ٹھہر کر
ہو گئے اور فرمایا تو چاہتا ہی کہ مین تجھکو اوس درخت بونے کی طرف رہنمائی کرون کہ جسکی جڑ
ثابت تر ہی اور میوہ اوسکا جلد تر پہلنے والا اور پسندیدہ تر اور باقی تر ہو اوسنے عرض کی
ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ ہر صبح و شام سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ پڑھا کر حقتعالے
بعد دس تسبیح تجھکو دس درخت بہشت مین کرامت فرمائیگا کہ اون درختون مین طرح طرح کے
میوے ہونگے ازانجملہ کتاب بلد الامین مین حضرت امیر المومنین سے روایت کی ہی حضرت فرماتی

ہین کہ مین نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تفسیر مقالید یعنی کلیدہاے حاجات
او رسعادات کو استفسار کیا حضرت نے فرمایا کہ دس مرتبہ صبح کو اور دس مرتبہ شام کو یہ دعا پڑہ
کہ جو شخص اسدعا کو پڑہیگا تو خدا چہہ خصلتین اوسکو عطا فرمائیگا اول یہ کہ شیطان کو اور اوسکی لشکر
کو اوس شخص پر دست رس نہ ہوگا دوسری یہ کہ ایک قنطار ثواب اوسکو عطا کیا جائیگا کہ اوسکی
ترازوی عمل مین کوہ احد سے سنگین تر ہوگا تیسری یہ کہ اوسکو ایک درجہ دیا جائیگا کہ سوا نیکوکارون
کی کوئی اوس درجہ پر نہ پہونچیگا چوتہی یہ کہ خدا حور ون کو اوس سے تزویج کریگا پانچوین یہ کہ
بارہ فرشتے دعا پڑہنے کے وقت حاضر ہونگے اور اپنے نامہ مین اس دعا کو لکہین گے اور روز
قیامت اوسکی لئے گواہی دین گے چہٹی یہ کہ گویا اس نے توریت اور انجیل اور قران کی تلاوت
کی اور مثل اسکی ہے کہ یہ شخص حج اور عمرہ مقبول بجا لایا اور اگر اوس رات یا اوسدن مر جائیگا
تو اوسکو زمرۂ شہدا مین لکہین گے وہ دعا یہ ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ سُبْحَانَ اللّٰہِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ
وَالْبَاطِنُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ
وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ از انجملہ کتاب جنۃ الواقیہ مین وارد ہے کہ ایک شخص جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وآلہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور اوسنے فقر و بیماری کی شکایت کی حضرت نے فرمایا
کہ ہر صبح و شام یہ دعا پڑہ اوسنے تین دن یہ دعا پڑہی اوسکی فقر و بیماری زائل ہو گئی
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ
مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا از انجملہ دعا صحیفہ کاملہ ہے کہ اوسکو ہر صبح و شام پڑہنا چاہیے انشاء اللہ
تعالی جلد ثانی مین مذکور ہوگی فصل آٹھوین بیان سجدۂ شکر اور ادعیہ سجدۂ شکر مین ثواب
سجدۂ شکر کا بیحد و بے انتہا ہے چنانچہ مقباس المصابیح مین لکہا ہے کہ علماء شیعہ کا اجماع ہے کہ
سجدۂ شکر وقت حصول نعمت اور زوال نعمت سنت ہے اور بہترین اقسام سجدہ بعد

ہر نماز سجدۂ شکر ادای نماز کا ہی اور بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو مومن خدا
کو سوا نماز کے کسی اور نعمت کی عوض مین سجدہ کرتا ہی تو حق تعالی واسطے اوسکی دس حسنہ لکھتا ہی
اور اوسکی دس گناہ مٹاتا ہی اور بہشت مین اوسکی لئی دس درجے بلند کرتا ہی اور بسند ہای معتبر
اور بہت حضرت علیہ السلام سی منقول ہی کہ خدا سی بندی کی لئی نزدیک ترین حالات وہ حالت
ہی کہ بندہ سجدہ مین ہوا اور گریان ہوا اور دوسری حدیث صحیح مین حضرت نے ارشاد
فرمایا کہ ہر مسلمان پر سجدۂ شکر واجب ہی تمام کرتے ہو تم سجدۂ شکر سے اپنی نماز کو اور خوش
کرتی ہو تم سجدۂ شکر سے اپنی پروردگار کو اور خوش کرتے ہو تم اور تعجب مین لاتے ہو تم
ملائک کو تحقیق کہ جسوقت بندہ نماز پڑھتا ہی اور بعد اوسکے سجدۂ شکر کرتا ہی تو پروردگار
عالمیان بندہ اور ملائکہ کی درمیان سی پردہ حجاب اوٹھا دیتا ہی اور ارشاد فرماتا ہی کہ ای
ملائکہ میرے میری بندی کی طرف دیکھو اوسنی میرا فرض ادا کیا اور میرا عہد تمام کیا اور مجھے
اون نعمتون کی شکر مین سجدہ کیا کہ جو مین نے اسکو دی ہین ای ملائکہ میری اسکو کیا دینا
چاہیے ملائکہ عرض کرتے ہین پروردگارا اسی اپنی رحمت کرامت فرما پس حق تعالے فرماتا ہی
کہ اور کیا دینا چاہیے فرشتے عرض کرتے ہین پروردگارا اسی بہشت عنایت فرما پھر خداوند
عالم ارشاد فرماتا ہی کہ اور کیا دینا چاہیے ملائکہ عرض کرتے ہین پروردگارا اسکی مہمات
آسان کر اور اوسکی حاجتین بر لا پس حق تعالی مکرر سوال کرتا ہی اور ملائکہ جواب دیتی
ہین یہانتک کہ ملائکہ کہتے ہین پروردگارا ہم کچھ نہین جانتی اوسوقت خدا کریم فرماتا ہی
کہ مین اوسکا شکر کرتا ہون جس طرح اوس نے میرا شکر کیا اور مین اسکی طرف اپنی فضل کی
نظر کرونگا اور قیامت مین اوسے اپنی رحمت عظیم دکھاؤنگا بسند موثق حضرت امام
رضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ بعد نماز واجب سجدہ کرنا شکر خدا ہی اس لیئے کہ بندہ نے
فرض خدا ادا کیا اور کمتر جو کچھ کہ اس سجدی مین کہنا چاہیے یہ ہی کہ تین مرتبہ شکراً للہ
کہے راوی نی پوچھا شکراً للہ کیا معنی رکھتا ہی حضرت نے فرمایا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ

یہ سجدہ میرا شکر خدا کا ہی اس لئی کہ اوسنی مجھکو توفیق دی کہ مین نے اوسکی خدمت مین قیام کیا
اور فرض اوسکا ادا کیا اور یہ شکر خدا موجب مزید نعمت اور توفیق طاعت ہی اور اگر نماز مین کسی
قسم کی تقصیر واقع ہوا اور وہ تقصیر نمازی نافلہ سی بھی تمام نہ ہوئی ہو تو اس سجدہ مین تمام
ہو جاتی ہی اور کیفیت اس سجدہ کی یہ ہی کہ اگر زمین پہ ہو اور مثل سجدہ نماز کی سات عضو پہ
سجدہ کرے اور پیشانی کو اوس چیز پر رکھی کہ جسپہ نماز مین رکھتا ہی تو احوط ہوگا اور افضل
یہ ہی کہ برخلاف سجدۂ نماز ہاتھونکو زمین سی متصل کردی اور سینہ اور شکم کو بھی زمین پہ
پہونچا دی اور سنت ہی کہ پہلی پیشانی کو زمین پر رکھی پھر داہنی رخسار کو پھر بائین رخسار کو
پھر دوبارہ پیشانی کو زمین پر رکھے اور اس سبب سی انہین دو سجدۂ شکر کہتے ہین اور ظاہرا
بدون ذکر بھی سجدہ شکر ہو سکتا ہی مگر سنت ہی کہ اس سجدی مین ذکر کیا جاے اور بہتر ہی کہ
وہ اذکار اور ادعیہ مین سی ہو کہ جو مذکور ہونگی اور مستحب ہی کہ سجدی کو طول دی چنانچہ منقول
ہی کہ حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام بعد طلوع صبح وقت زوال تک سجدی مین رہتے تھی
اور بعد عصر شام تک سجدی کو طول دیتی تھی اور بسند صحیح منقول ہی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام
اسقدر سجدی مین رہتی تھی کہ سجدی کی سنگریزی حضرت کی پسینے سی تر ہو جاتی تھی اور دونون
رخسار اپنی حضرت زمین مسجد سی متصل فرماتی تھی اور افضل یہ ہی کہ سجدۂ شکر بعد سب تعقیبات
کی اور قبل نوافل کرے اور نماز مغرب مین بعد نوافل کی عمل مین لائی اور بعض علما نماز مغرب
مین بھی قبل نوافل تجویز فرماتی ہین ظاہرا دونون صورتین خوب ہین مگر نوافل سی پہلی بجالانا افضل
ہی اور دعائین اس سجدہ کی بہت ہین ازانجملہ تحفۃ الدعوات مین جناب عمدۃ العلما اعلی
اللہ مقامہ نی لکھا ہی کہ بسند معتبر حضرت امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ اگر چاہے تو
سو مرتبہ شُکراً شُکراً کہے خواہ سو مرتبہ عفواً عفواً ازانجملہ رسالہ مذکور مین
مسطور ہی کہ سید ابن طاوس علیہ الرحمہ روایت کرتے ہین کہ جو شخص سجدۂ شکر مین اس
دعا کو پڑھی قبول سکے اسکا اور روا ہووے حاجت اوسکی بر آتی ہے اللّٰھُمَّ لَکَ قَصَدتُ

وَاِلَيْكَ اعْتَمَدْتُ وَاَرَدْتُ وَبِكَ وَثِقْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ عَالِمٌ بِمَا اَرَدْتُ ازانجملہ مقباس المصابیح مین لکھا ہی کہ روایات معتبرہ مین منقول ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام اور حضرت موسیٰ کاظم صلوات اللہ علیہما سجدہ شکر مین اَسْئَلُكَ الرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ مکرر فرمایا کرتے تھے اور بعض روایتون مین وَالْاَمْنَ عِنْدَ الْحِسَابِ وارد ہی ازانجملہ تحفۃ الدعوات مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہی کہ بہترین سخن حق تعالیٰ کی نزدیک یہ ہی کہ بندہ سجدی مین تین مرتبہ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ کہے ازانجملہ مقباس المصابیح مین بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ حضرت سجدی مین سَجَدَ وَجْهِیَ اللَّئِیْمُ لِوَجْهِ رَبِّیَ الْکَرِیْمِ کہتے تھے ازانجملہ کتاب مذکور مین لکھا ہی کہ ابن بابویہ بسند معتبر حضرت صادق سی روایت کرتے ہین کہ جسوقت بندہ سجدی مین تین مرتبہ یَا اَللّٰہُ یَا رَبَّاہُ یَا سَیِّدَاہُ کہتا ہی تو خداوند کریم اوسکو جواب دیتا ہی لَبَّیْكَ ای بندی میرے اور مکارم الاخلاق مین روایت کی ہی کہ جسوقت بندہ سجدے مین یَا رَبَّاہُ یَا سَیِّدَاہُ اسقدر کہے کہ ایک سانس تمام ہو جاے تو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ اپنی حاجت طلب کر ازانجملہ مقباس المصابیح مین لکھا ہی کہ کلینی وغیرہ بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتے ہین کہ جسوقت کوئی شخص بیماری وآزار رکھتا ہو تو بعد نماز کے سجدہ گاہ خاک شفا پر ہاتھ پھیرے اور یہ دعا پڑھے پھر مقام درد پر ہاتھ پھیری اور اسی طرح سات مرتبہ عمل مین لاے یَا مَنْ كَبَسَ الْاَرْضَ عَلَى الْمَاءِ وَسَدَّ الْهَوَاءَ بِالسَّمَاءِ وَاخْتَارَ لِنَفْسِهِ اَحْسَنَ الْاَسْمَاءِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَافِنِیْ مِنْ كُلِّ سُقْمٍ وَدَاءٍ وَاقْضِ حَوَائِجِیْ كُلَّهَا پس اپنی حاجتین طلب کرے۔ فصل دوسری مبطلات نماز مین مطالب اسکے زبدۃ الفتاوی سی نقل کیی گیی ہین واضح ہو نماز واجب کا حالت اختیار مین بدون سبب توڑ ڈالنا جائز نہین ہی اور نماز کی باطل کرنیوالی چند چیزین ہین پہلی وہ چیز کہ جو وضو کو

غسل وتیمم کو باطل کری خواہ وہ مبطل عمداً عمل مین آئی خواہ سہواً اختیار سی ہو خواہ اضطرار سی دوسری وہ چیز کہ جس سے صورت نماز باقی نہ رہی مثل اسکے کہ اسقدر سکوت کری کہ اہل اسلام اگر مطلع ہون تو اوسکے اوس حال کو دیکھکر کہین کہ یہ شخص نماز نہین پڑہتا ہی تیسری قہقہہ مارنا اگرچہ بے اختیاری سی ہو چوتھی عمداً کلام دوحرفی زبان پر جاری کرنا یا ایک حرف با معنی زبان پر جاری کرنا پانچوین عمداً نیت کی یا امور دنیا کے لئی گریہ کرنا لیکن خوف آخرت مین اور اہلبیت علیہم السّلام کے لئی رونا مضائقہ نہین رکہتا چھٹی بدون تقیہ بعد سورہ حمد آمین کہنا ساتوین بدون تقیہ ہاتھ باندہ کی نماز پڑہنا آٹھوین کسی واجب کو واجبات نماز سی عمداً ترک کرنا یا زیادہ کرنا نوین کسی رکن کو ارکان نماز سے عمداً خواہ سہواً کم یا زیادہ کرنا دسوین قبلہ سی عمداً منحرف ہونا اور اگر کوئی شخص نماز پڑہتا ہوا اور دوسرا شخص اثنای نماز مین اگر سلام کرے تو اس نماز پڑہنی والی پر واجب ہی کہ اونہین الفاظ سی یہی جواب سلام دی فصل تیسری بیان مین اون خللون کے جنکی سبب سی دو سجدی واجب ہوتی ہین اور اس فصل کی بھی مطالب زبدۃ الفتاوی سے نقل کئے گئے ہین اور وہ چند سبب ہین پہلا سبب ایک سجدہ کا بھول جانا دوسرا سبب تشہد کا اور اجزاء تشہد حتی درود کا فراموش کرنا تیسرا سبب درمیان چار اور پانچ رکعتون کی بعد بجالانی دونون سجدونکے شک کرنا چوتھا سبب غیر محل سلام کہنا پانچوان سبب کلام بیجا بغیر ذکر و دعا و قرآن از روی سہو زبان پر جاری کرنا مثل اسکے کہ نماز مین بہولے سے بات کری اور علاوہ ان پانچ صورتون کے اگر جس مقام پر بیٹھنا چاہیئے وہان کھڑا ہو جائے اور جہان کھڑا ہونا چاہیے وہان بیٹھ جاوے یا سہواً کسی امر مین کمی و زیادتی واقع ہو تو اوسکے تلافی مین دو سجدہ سہو بجالانا احوط اور ان سجدون مین نیت کرنا واجب ہی اور چاہیے کہ ذکر ان دونون سجدون کا اسطرح بجالائے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور چاہیے کہ تشہد خفیف پڑہے وہ یہ ہی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ

فصل (۳) بیان سجدہ سہو

سجدہ دونون سلامون مین سی ایک سلام کہا اوران دونون سجدون مین استقبال قبلا و طہارت و دیگر
وہ چیزین کہ جو نماز مین معتبر ہین احتیاطًا پر ضرور ہین اور لازم ہی کہ بعد نماز کے فورًا یہ دونو
سجدی بجالای اور اگر بہول جای توجسوقت یاد آئی اوسی وقت بجالا ہی اور اگر ان دونو
سجدون کی بجالانے مین تاخیر ہوجای تو بہی احوط یہ ہی کہ ان دونو سجدون کا بجالانا ترک نکری
اور چاہیی کہ جوچیز فراموش ہوگئی ہوا وسکو بہی واکری لیکن اوسکی دو سجدہ سہو بجالائی فصل چہٹی
بیان مین شک عدد رکعات کی مخفی نرہی کہ اگر نماز دو رکعتی اور سہ رکعتی مین شک واقع ہوتو
یہ شک مبطل نماز ہی اور اسی طرح اگر یہ نجانتا ہو کہ کتنی رکعتین پڑہی ہین ہر چند چہار رکعتی نماز ہو
توبہی نماز باطل ہی اور اسی طرح اگر یہ شک ہو کہ آیا ایک رکعت پڑہے یا ایک سے زیادہ تو
بہی نماز باطل ہی اور اگر یہ شک ہو کہ دو رکعت نماز پڑہی یا دو سی زیادہ توحکم اوسکا انشاءاللہ تعالیٰ
آگے مذکور ہوگا اور مجرد شک سا بلکہ بعد استقرار شک بہی بطلان نماز کا حکم نہین کیا جا سکتا چنانچہ
سوچنا اور یاد کرنا بہی بنا بر اقوی لازم نہین ہی مگر احوط یہ ہی کہ فکر کری تا شاید کچہ یاد آجاے
اور نماز چہار رکعتی مین شک کی چند قسمین ہین پہلی شک نماز چہار رکعتی مین درمیان دو اور
تین رکعتون کی اگر یہ شک قبل کامل ہوجانی دونو سجدونکی ہو تو نماز باطل ہی اور اگر بعد کامل
ہوتی دونو سجدون کے شک ہو کہ دو رکعتین پڑہی ہین یا تین پڑہی ہین تو بنا تین رکعت پر کرکے
نماز کو تمام کری بعد اوسکے ایک رکعت نماز احتیاط کہڑے ہوکے خواہ دو رکعت بیٹہ کے بجالائی
اور دونو سجدون کا کامل ہونا اوسوقت حاصل ہوتا ہی کہ جسوقت دوسری سجدی سے سر اٹہائی
دوسری شک ہو تا تین اور چار رکعتون مین پس یہ شک خواہ قبل دونو سجدون کے ہو
خواہ بعد بنا چار رکعت پر کرکے نماز کو تمام کرے اور ایک رکعت نماز احتیاط کہڑی ہوکے خواہ
دو رکعت بیٹہ کے بجالائے تیسری شک درمیان دو اور چار رکعتون کی پس اگر یہ شک قبل
کامل ہونے دونو سجدون کے واقع ہو تو نماز باطل ہی اور بعد کامل ہونی دونون سجدون کے
ہو تو نماز صحیح ہی بنا چار پر کرکے نماز کو تمام کرے اور دو رکعت نماز احتیاط کہڑے ہوکے پڑہی

چوتھی شک درمیان دو اور تین اور چار رکعتون کی ہی پس اگر یہ شک قبل کامل ہوجانی دو سجدون
کے واقع ہو تو نماز باطل ہی اور بعد کامل ہوجانی دو سجدونکی ہو تو نماز صحیح ہی بنا چار پر کرکے
نماز کو تمام کری اور دو رکعت نماز احتیاط پہلی کہڑی ہوکی بعد اسکے دو رکعت بیٹھکے پڑھے
پانچوین شک درمیان چار اور پانچ رکعت کی ہی پس اگر یہ شک دوسری سجدے سے سر اوٹہانی کے
بعد واقع ہو تو بنا چار پر کرکی نماز کو تمام کری اور دو سجدی سہو کی بجالائی اور اگر یہ شک قبل رکوع
کی ہو تو بیٹھ جانے اور بنا چار پر کرکی نماز کو تمام کری اور ایک رکعت نماز احتیاط کہڑی ہوکی یا دو
رکعت بیٹھکے پڑھی اور علاوہ اِن دو قسمونکی اگر شک ہو تو نماز باطل ہی چھٹی شک درمیان تین اور
پانچ رکعتون کی ہی پس اگر یہ شک کہڑی ہونیکی حالت مین ہو تو بیٹھ جای اور رجوع اِس شک کی دو و
چار کی طرف ہوگی اور حکم اوسکا بیان ہوچکا ہی ساتوین شک درمیان تین اور چار اور پانچ رکعتونکی
ہی پس اگر یہ شک کہڑی ہونی کی حال مین ہو تو بیٹھ جای اور یہ شک دو اور تین اور چار کی طرف رجوع کرتا
ہی اور حکم اسکا بھی مذکور ہوچکا ہی آٹھوین شک درمیان پانچ اور چھ رکعتون کی ہی اگر یہ شک کہڑی ہونے
کی حال مین ہو تو بیٹھ جای اور یہ شک چار و پانچ کی طرف رجوع کرتا ہی اور حکم اسکا بھی مذکور ہوچکا ہی اور
واجب ہی کہ نماز احتیاط کو فوراً قبل اسکی کہ کوئی مبطل نماز عمل مین لائی بجالاوی اور اس نماز مین حمد
کا پڑہنا ضروری ہی تسبیحات اربعہ پڑہنا کافی نہ ہوگا لیکن بعد سورۂ حمد دوسرا سورہ پڑہنا ساقط ہی اور نماز
احتیاط کا اخفات سی پڑہنا احوط اور اولی ہی اور اگر نماز احتیاط مین شک ہو تو اکثر پر بنا رکھی لیکن جس
صورت مین اکثر پر بنا رکھنا مفسد نماز ہو تو اکثر پر بنا نہ کیجای گی اور نماز احتیاط مین وہ سب شرطین
کہ جو نماز یومیہ مین واجب ہین معتبر ہین اور اس نماز مین تشہد اور سلام اور ذکر رکوع اور سجود
اور سب ارکان اور افعال بجالانا واجب ہی اور اگر قبل نماز احتیاط کوئی امر منافی
نماز واقع ہو یا نماز احتیاط کی پڑھنے مین اس قدر تاخیر ہوجاے کہ عرف مین اطلاق فوریت
باقی نہ رہی تو احتیاط یہ ہے کہ نماز احتیاط کو بجالاے اور اصل نماز کا بھی اعادہ کری اور جو کچھ
کہ لازم ہی وہ فقط اعادہ اصل نماز ہے اور اگر سجدہ سہو اور اجزاء فراموش شدہ در نماز

احتیاط یہ تینون امر جمع ہوجائین تو نماز احتیاط کو اجزاء فراموش شدہ پر مقدم کرے اور سجدۂ سہو سب کی آخر مین بجالائے پس اگر اول نماز مین سہو آیات کی ہوا اور تشہد اول کو بھی فراموش کیا ہوا اور درمیان تین اور چار رکعتون کی مثلاً شک واقع ہوا ہو تو پہلی نماز احتیاط پڑھے بعد اوسکے تشہد کی قضا کرے بعد اوسکے سجدۂ سہو بجالائے **فصل پانچوین مسائل متفرقہ مین کہ جو بطریق تتمہ زبدۃ الفتاوی مین مذکور ہین** مسئلہ حالت اختیار مین ترک کرنا سورہ کا نماز سنتے مین جائز ہی اور اسی طرح نماز سنتی بیٹھ کی پڑھنا بھی جائز ہی مسئلہ بعد فرض عجز و قصور درست کرنے مین تجوید کی ہر چند درستی تجوید منحصر بسفر ہو کہ وہ سفر بدون عسر و حرج ممکن ہو تو نماز صحیح ہی خصوصاً اوس وقت مین کہ نماز جماعت بھی پڑھنا ممکن نہ ہو لیکن مدار اخراج حروف کا مخارج مقررہ ہی نہین ہی بلکہ مدار اس امر پہ ہی کہ اہل خبرہ کی نزدیک دو حرف متشابہ مین تمیز حاصل ہوجائی خواہ یہ شخص خود اہل خبرہ اور اہل لسان کی طرف رجوع کرے یا دو شاہد عادل سے تصدیق کرے مسئلہ اگر کسی پیشنماز کو دیکھے کہ اوسکے پیچھے بہت مومنین نماز پڑھتے ہین اگر یہ امر سبب وثوق اور اطمینان عدالت ہوجائے تو پیچھے اوسکے نماز جائز ہی مسئلہ مضطر کو بعد نصف شب نماز عشا کا بقصد قربت پڑھنا بدون تعرض ادا و قضا اولی ہے مسئلہ عورت کو نماز مین چھپانا باطن قدم اور پشت دست اور کف دست کا لازم نہین ہی مسئلہ نور بخش اگر عورت کے بدن مین ہو تو نماز صحیح ہی مسئلہ وال ابریشم اور جو چیز ریشم کی کہ اوس سے لباس نہ کہہ سکین نماز مین جائز ہی بلکہ پاس رکھنا لباس حریر کا بھی نماز مین جائز ہی مسئلہ سنجاف حریر جس مقدار کو عرف مین سنجاف کہین الستعمال اوسکا نماز اور غیر نماز مین مردون کو جائز ہے مسئلہ ماموم کو قضائی نماز صبح کا پڑھنا امام کی نماز ظہر کے ساتھ اور قضای عصر کا پڑھنا امام کی نماز مغرب کے ساتھ یا نماز مغرب کو امام کی عشا کی ساتھ یا برعکس صحیح ہی سوای اون نمازون کی کہ جنکی ہیئت مین اختلاف ہو مثل نماز صبح کہ اسی نماز آیات کے ساتھ پڑھنا مشکل ہی مسئلہ معنی سلام جملہ السلام علیک مین واسطے میت کے رحمت خدا اور زندہ کے لئے سلامتی کی ہین مسئلہ جو

شخص کہ مشغول الذمہ ہو کسی دوسری واجب کی سبب سے مثل حج و زکوٰۃ و نماز یومیہ وغیرہ تو نماز یومیہ حاضر کو وقت وسیع میں پڑھ سکتا ہے مسئلہ لباس لشمی کہ جو کفار سے لیا جاے اور وہ لباس مجہول الحال ہو اور یہ نہ معلوم کہ یہ بال کس حیوان کی ہیں تو لباس طاہر سمجھا جائے گا مگر اوس لباس میں نماز جائز نہ ہوگی بشرطیکہ شک عقلائی ہو کہ حیوان حلال گوشت سے ہے یا نہیں لیکن پانات کے باری میں قول اکثر لوگون کا اور اکثر عقلا کا یہ ہے کہ پانات حیوان حلال گوشت کے بالون سے بنتی ہے لہذا پانات کا لباس پہنکر نماز جائز ہے مسئلہ وہ جوراب کہ جو پنڈلی کو نہ چھپائے پہننا اوسکا نماز میں جائز ہے مسئلہ ادغام بقاعدہ یرملون لازم نہیں ہے مسئلہ وقف بحرکت جائز ہے اور وصل بسکون بھی بنا بر اقوی جائز ہے بشرطیکہ بعد اسکے ہمزہ وصل نہ ہو اور اگر ہمزہ وصل ہو تو فی الجملہ فصل کری مسئلہ ادغام صغیر کہ ایک لفظ میں واقع ہو مثل جد وغیرہ تو اس ادغام کا بجا لانا لازم ہے اور ادغام کبیر کہ دو لفظون میں ہوتا ہے مثل جاءت تلک تو اس ادغام کا بجا لانا سنت ہے مسئلہ حروف مقطعات مثل الم اور مد متصل کہ لفظ واحد میں واقع ہو مثل جاء اس مد کا ظاہر کرنا واجب ہے اور مد منفصل کہ دو لفظون میں ہوتا ہے مثل لا الہ الا اللہ تو اس مد کا ظاہر کرنا مستحب ہے مسئلہ وقف میں بقدر ایک نفس کی سکوت کرنا ثابت نہیں ہے سکوت قلیل کافی ہے مسئلہ مد بقدر چار الف یا کم ثابت نہیں ہے مد عرفی کفایت کرتا ہے مسئلہ عورت کا مرد کی پہلو میں یا اسکے آگے بدون دس ہاتھ کی فاصلہ کی یا بدون حائل کی نماز پڑھنا جائز ہے مسئلہ حکم جہر و اخفات فرائض یومیہ کی واسطے ہے اور نمازون میں اختیار ہے چاہے جہر کرے چاہے اخفات پڑھے مسئلہ سنگ غیر معدنی پر باوجود زمین کے ہونے کی سجدہ نماز جائز ہے اور گچ پر بھی سجدہ کرنا کہ وہ گچ سوختہ نہ ہو تو جائز ہے اور گچ سوختہ پر اور تسبیح اور خشت پختہ پر بھی جائز ہونا سجدہ کا خالی قوت سے نہیں ہے مسئلہ جس شخص کے ذمہ نماز واجب قضا ہو تو وہ نماز مستحب پڑھ سکتا ہے مسئلہ اگر کاغذ کھانے اور پہننے کی چیز سے بھی بنا ہو تو سجدہ اوسپر صحیح ہے بشرطیکہ ایسی چیز سے لکھا نہ ہو کہ سجدہ اوسپر صحیح نہیں ہے بجا لا پیشانی کا اوسی مقام پر رکھنا لازم ہوگا

کہ جو مانع سی خالی ہو مسئلہ اگر کوئی شخص آٹھ فرسخ سی کم اور چار فرسخ سی زیادہ چاہی یا چار فرسخ
ایک روز مین چالے اور دوسری دن قبل دس روز رہنی کے پھر آئے تو بنا بر اقوی اوسی نماز قصر
پڑھنا چاہیے مگر احوط یہ ہی کہ اتمام و قصر دونو بجالاوی مسئلہ جس مقام پر نماز قصر ہی وہان روزہ
بھی ساقط ہی اور جس جگہہ روزہ ساقط ہی وہان نماز بھی قصر ہی مگر بعض مواضع مستثنی ہین مسئلہ
توطن مین اسی قدر کافی ہی کہ یہ شخص کسی بلد مین رہنی کا قصد کری اور اوس بلد کو اپنی رہنی کا مکان
قرار دی اور مالک ہونی کی ضرورت اور چھہ مہینی رہنی کی شرط معلوم نہین ہوتی مسئلہ
دس روز اقامت ہی مسئلہ حد ترخص مین پوشیدہ ہونا دیوارہای شہر کا یا نہ سننا جانا صدائے
اذان کا قصر نماز کے لئے کافی ہے مسئلہ جسوقت مسافر کسی مقام مین دس روز رہنی کا
قصد کرے اور ایک نماز بھی تمام پڑھ لے تو جبتک اوس مقام پر رہیگا حکم مقیم مین ہے
روزہ بھی رکھیگا اور نماز بھی تمام پڑھیگا پس اگر بعد قصد اقامہ کی اور ایک نماز تمام پڑھ لینے
کے یہ شخص اپنی رہنے مین متردد ہوجاوے یا عزم سفر کرلے تو اس صورت مین بھی جبتک
اوس بلد سے بقصد سفر باہر نہ نکلے گا اوسوقت تک نماز تمام پڑھا کرے گا اور روزہ رکھا کریگا
مسئلہ اگر کوئی شخص رکوع بھول جاوے اور قبل سجدی کی یاد آئے تو سیدہا کھڑا ہوا اور
رکوع بجالاوے مسئلہ اگر طمانینت اور ذکر رکوع فراموش کری اور قبل سجدی کے یاد آئے
تو ذکر طمانینت ساقط ہی بسبب اسکے کہ محل ان دونو کا گذر جائیگا اور عود انکی طرف باعث
زیادتی رکن ہوجائیگا مسئلہ اگر قیام بعد رکوع یا اوس قیام مین توقف کرنا کوئی شخص
فراموش کری اور قبل سجدی کے اوسی یاد آئے تو چاہیے کہ سیدہا کھڑا ہوا اور درنگ کری اور
اگر بعد سجدی کی یاد آئے تو اعتنا نکی جائیگی مسئلہ اگر کوئی شخص ایک سجدیکو بھول جاوے اور
قبل رکوع اوسی یاد آئے تو سجدہ کرنا واجب ہی اور مراعات ترتیب کی بھی اقوال و افعال
مین لازم ہے مسئلہ اگر کسی شخص کو دونون سجدون مین یا ایک سجدے مین تشہد پڑھنے
کے حال مین شک ہو تو اوس شک کا اعتبار نہین ہی مسئلہ الحاق مقدمات کا بھی فعال

کے ساتھ مشکوک مین قوی ہی مسئلہ اگر کسی شخص کو قیام متصل بہ رکوع مین بعد ختم ہونے کے اور
قبل پہونچنے حد رکوع مین شک ہو تو اوس شک کا بنا بر اقوی اعتبار نہین ہی مسئلہ اگر کسی
شخص کو قبل سجدہ کے قیام بعد رکوع مین شک ہو یا اوس مین درنگ کرنے کا شک ہو تو
اوس شک کا اعتبار نہین ہی بشرطیکہ ختم ہو چکا ہی مسئلہ درمیان دو سجدہ سہو کے بیٹھنا اور
درنگ کرنا مطابق فتوی ایک جماعت کے واجب ہی لیکن بقصد قربت بجا لانا بہتر ہے مسئلہ
شک فعال نماز دو رکعتی اور دو رکعت اول نماز سہ رکعتی اور چہار رکعتی مین مبطل نماز نہین
ہی مسئلہ نماز احتیاط مین بسم اللہ کو سورہ حمد کے جہر سے پڑہنا مستحب ہی بنا بر اقوی مسئلہ
قضای سجدہ اور تشہد اور صلوات فراموش شدہ مین طہارت اور جمیع شرائط نماز کے معتبر
ہین مسئلہ اگر کوئی شخص سجدہ یا تشہد یا درود بہول جاے اور بعد محل کے اوسی یاد آ لے
پس اگر بعد سلام کے حدث صادر ہوا ہی تو احتیاط یہ ہی کہ قبل طہارت اور بعد طہارت اوسکو
بجا لائے اور اعادہ اصل نماز بھی کرے فصل چہٹی کیفیت نماز جمعہ اور
عیدین مین یہ بحث مطابق نخبہ کی ہے کہ جو نسخہ مع حواشی موافق فتوائے سرکار
حضرت میرزا محمد حسن شیرازی دام ظلہ العالی مطبوع ہوا ہے بیان نماز جمعہ وجوب
نماز جمعہ مین غیبت امام علیہ السلام مین درمیان علما کی خلاف ہی اور مذہب اکثر علماے
عصر کا یہ ہی کہ نماز جمعہ واجب تخییری ہی یعنی مکلف کو اختیار ہی چاہے نماز جمعہ پڑہے چاہے
نماز ظہر پڑہے مگر نماز جمعہ پڑہنا افضل ہے اور احوط یہ ہی کہ نماز جمعہ پڑہکر بقصد قربت فرادہ
نماز ظہر بھی پڑہ لے اور نماز جمعہ مین جماعت کا ہونا شرط لازم ہے
اور نماز جمعہ مین کم سے کم پانچ آدمیون کی جماعت ہونا ضرور ہی کہ ایک شخص اون مین سے
پیشنماز اور خطیب ہو اور باقی چار ماموم ہون اور پیشنماز کیواسطے عادل ہونا لازم ہے
اور اول وقت نماز جمعہ وقت زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہی اور اسوقت تک باقی
رہتا ہے کہ سایہ شاخص شاخص کے برابر پہونچ جاے اور نماز جمعہ بھی مثل نماز صبح دو رکعت ہی

اور نجبہ مین خاص سورتون کا ذکر نہین ہی مگر کتب دیگر مین مذکور ہی کہ پیشنماز کو چاہیئے کہ رکعت اول
مین بعد سورۂ حمد سورۂ جمعہ پڑہے اور دوسری رکعت مین بعد سورۂ حمد سورۂ منافقین
پڑہے اور سنت ہی کہ اس نماز مین بنابر مشہور دو قنوت پڑہے ایک رکعت اول مین قبل رکوع اور
دوسرا رکعت دوم مین بعد رکوع اور واجب ہی کہ قبل نماز جمعہ دو خطبہ پڑہے جائین اور احوط
یہ ہی کہ وہ خطبہ حمد و ثنای خدایتعالی اور صلوۃ پیغمبر خدا و ائمہ ہدی علیہم السلام اور مضامین
وعظ پر مشتمل ہو اور آخر خطبہ مین ایک سورہ مختصر پڑہا جائے اور اگر ایک شہر مین دو مقام پر نماز
جمعہ پڑہی جاوی تو باہم دیگر فاصلہ ایک فرسخ کا یا زیادہ ایک فرسخ سی ہونا ضرور ہی اور اگر فاصلہ کم ہوگا
اور دونون نمازین برابر شروع ہون گی تو دونون نمازین باطل ہین اور جو شخص پہلی پڑہیگا
اوسکی نماز صحیح ہوگی اور نماز جمعہ آٹہہ آدمیون سی ساقط ہی اول عورت سی دوم بندہ سی سیوم
مسافر سی چہارم نابینا پنجم پیر عاجز سی ششم بیمار عاجز سی ہفتم اوس شخص سی کہ جو راہ چلنے سے عاجز
ہو اور اوسی نماز جمعہ مین آنا باعث حرج ہو ہشتم اوس شخص سی کہ جسکا مکان مسجد جامع سے مسافۃ
دو فرسخ سے زیادہ ہو اور سوای نماز جمعہ کی بیس رکعت نماز نافلہ جمعہ پڑہنا بھی مستحب ہی جس وقت
چاہی بجا لاوی لیکن افضل یہہ ہی کہ چھہ رکعت صبح کو اور چھہ رکعت آفتاب بلند ہونے کی وقت
اور چھہ رکعت وقت زوال اور دو رکعت نزدیک زوال پڑہے بیان نماز عیدین یہ
نماز حضور امام علیہ السلام مین واجب ہی اور غیبت امام مین سنت ہی لیکن افضل یہہ ہی کہ نماز
عیدین جماعت کی ساتھہ بجا لاوی اور تنہا بھی پڑہنا مستحب ہی اور یہ نماز دو رکعت ہی رکعت
اول مین بعد قراءت حمد و سورہ پانچ تکبیرین ہین اور ہر تکبیر کے بعد ایک مرتبہ دعاء قنوت
ہی اور رکعت دوم مین چار تکبیرین اور چار قنوت ہین اور جو قنوت کہ نماز یومیہ مین پڑہتی
ہین اوسکو بھی پڑہ سکتے ہین لیکن قنوت مخصوص نماز عیدین کیواسطے یہ ہی اور پڑہنا
اسکا بہتر ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اَھْلَ الْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ
وَاَھْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ وَاَھْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَۃِ وَاَھْلَ التَّقْوٰی

بیان نماز عیدین

وَالْمَغْفِرَةِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا الْيَوْمِ الَّذِي جَعَلْتَهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ عِيْدًا وَلِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ ذُخْرًا وَمَزِيْدًا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُدْخِلَنِي فِي كُلِّ خَيْرٍ اَدْخَلْتَ فِيْهِ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُخْرِجَنِي مِنْ كُلِّ سُوْءٍ اَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا سَأَلَكَ بِهِ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُ

بیان نماز آیات یعنی نماز کسوف وخسوف وزلزلہ وغیرہ مخفی نرہے کہ جب کسوف واقع ہو یعنی سورج کو گہن لگی یا خسوف ہو یعنی چاند کو گہن لگے خواہ وہ گہن تمام چاند سورج مین ہو خواہ بعض مین یا زلزلہ ہو جاہے باعث خوف ہو یا نہ ہو نماز واجب ہی اور اسی طرح جب آندہی سیاہ یا سرخ آئے یا رعد کڑکے یا برق چمکی اس شدت سے کہ خلاف متعارف ہو تو بہی نماز واجب ہی بشرطیکہ یہ چیزین موجب خوف اکثر خلق ہوں اور کیفیت اس نماز کی یہ ہی کہ ہر رکعت مین پانچ رکوع اور دو سجدے ہین اور ہر مرتبہ دوسری رکوع کی قبل ایک قنوت پڑہنا سنت ہی اور تفصیل اسکی یہ ہی کہ پہلی نیت کرے کہ دو رکعت نماز کسوف یا خسوف یا زلزلہ پڑہتا ہوں مین واجب قربۃً الی اللہ بعد اسکے تکبیر کہے اور حمد وسورہ پڑہ کے رکوع مین جاوے جب رکوع سے سر اوٹہاوے تو پہر تکبیر کہے بعد اوسکے حمد وسورہ کی قرارت کرے اور قنوت پڑہے اور پہر رکوع مین جاوے اور پہر کہڑا ہو اسی طرح پانچ مرتبہ قرات ورکوع بجالاوے غرض جب پانچوین رکوع سے سر اوٹہاوے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے بعد اسکے دو سجدے بجالاوے اور دوسری رکعت بہی بدستور رکعت اول پڑہے اور یہ بہی ہو سکتا ہی کہ اول مرتبہ سورہ حمد پڑہ کے سورہ تمام نہ پڑہے بلکہ ایک آیت یا چند آیتین سورہ کی پڑہ کے رکوع مین جاوے اسی طرح ایک سورہ پانچ رکوع پر تقسیم کرے تا کہ ایک سورہ پانچ رکوع مین تمام ہو جاوے اور سورہ حمد اس صورت مین دوبارہ پڑہنے کی ضرورت نہین ہے مثلاً پہلی رکعت مین الحمد پڑہ کے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور رکوع مین جاوے پہر رکوع

سجدہ اوٹھہ کی سیدہا کہڑا ہو اور قل ہو اللہ احد پڑہی پہر رکوع بجا لا کی پہر اوٹھہ کر اللہ الصمد کہی پہر رکوع مین جا کے پہر اوٹھی اور لم یلد ولم یولد کہی اور پہر رکوع بجا لا کی پہر اوٹھی اور ولم یکن لہ کفوا احد کہی پہر رکوع بجا لا کی بعد اسکی سجدتین بجا لا کی پہر اوٹھکر دوسری رکعت مثل رکعت اول بجا لا کی اور اگر تمام آفتاب یا تمام ماہتاب مین گہن لگا ہو اور نماز کو عمداً خواہ سہواً ترک کیا ہو خواہ اوسوقت اطلاع گہن کی ہوئی ہو یا بعد خبر ہوئی ہو توان سب صورتون مین قضا اس نماز کی واجب ہی اور اگر تمام قرص مین گہن نہ لگا ہو بلکہ بعض مین لگا ہو تو اس صورت مین اگر گہن کی اطلاع نہ ہوئی تہی اور بسبب عدم اطلاع نماز نہ پڑہی تہی تو قضا واجب نہین ہی اور اگر اوسوقت معلوم تہا کہ گہن لگا ہی تو قضا واجب ہی خواہ عمداً نماز نہ پڑہی خواہ سہواً لیکن باقی آیات مثل زلزلہ وغیرہ پس اگر وقت پر علم تہا تو قضا چاہئی اور احتیاط یہ ہی کہ اگر علم نہ ہو تو بہی احتیاطاً قضا بجا لا ئی اور کسوف و خسوف کی کل صورتون مین اگر نماز نہ پڑہی ہو تو قضا پڑہے اگر نماز زلزلہ ظاہراً تمام عمر ادا ہی اور احتیاط یہ ہی کہ نماز زلزلہ جب فوری ہو پس امکان کی وقت سی تاخیر نہ کرنا چاہیئے

فصل ساتوین نماز ہای مستحب کی بیان مین

اس فصل مین چند مطلب مین مطلب پہلا ثواب نوافل یومیہ مین یعنی جو نوافل ہر روز فرایض کی ساتھ مقرر ہوئی ہین واضح ہو کہ ثواب ان نوافل کا عظیم ہی اور حدیثوں مین تاکید شدید وارد ہی خصوصاً نماز شب اور نافلہ مغرب کی باب مین اور احادیث اہلبیت علیہم السلام مین منقول ہی کہ اگر فرائض مین کوئی سہو اور کوئی نقصان ہو تو خدا اوسکو بسبب نوافل کے تمام کرتا ہی اور نوافل کا بی ضرورت و بی عذر ترک کرنا نہ چاہئی جس طرح کہ فریضہ کا ترک کرنا کفر ہی اور اگر نافلہ فوت ہو جاوی اوسکی بہی قضا چاہئیے جیسا کہ حدیث مین وارد ہی کہ خداوند عالم مباہات کرتا ہی اوس شخص پر جو نماز شب کی قضا اون کو بجا لا ئی اور حق تعالی ارشاد فرماتا ہی کہ اے ملائکہ دیکہو میرا بندہ اوس عبادت کو کہ جو مین نی اوسپر فرض نہین کی تہی اوسکی قضا بجا لاتا ہی گواہ رہو کہ مین نے اوسکی گناہ بخشدی اور فضائل نماز شب کی مطلب سوم مین بیان ہونگی انشاء اللہ مطلب دوسرا نافلہ نماز پنجگانہ کی بیان مین نجات العباد وغیرہ مین لکہا ہی کہ وقت نافلہ ظہر کا زوال شمس سی شروع ہوتا ہی یہانتک کہ سایہ شاخص دو قدم اوسکے پہونچی

یعنی شاخص کی سات حصوں مین سے دو حصہ تک سایہ پہونچی اِس مدت مین نماز نافلہ و نماز ظہر دونوں ہوجانا چاہیئے اور اسی طرح نافلہ عصر مع نماز عصر اوسوقت تک پڑھ سکتا ہی کہ سایہ شاخص چار قدم تک شاخص کے پہونچے یعنی چار حصہ تک سات حصوں سے پہونچی اور وقت نافلہ مغرب اُسوقت تک ہی کہ جسوقت تک جانب مغرب سے حمرت زائل نہ ہوا اور وقت نافلہ عشا کا نصف شب تک باقی رہتا ہی اور وقت نافلہ صبح طلوع صبح کاذب سے شروع ہوتا ہی یہانتک کہ سرخی افق ظاہر ہونے مین مقدار نماز صبح باقی رہجا ہی اور ایک روایت مین وارد ہوا ہی کہ نافلہ مثل ہدیہ کی ہے جسوقت بجا لائیگا قبول ہوگا اور موید اس روایت کی اور چند روایتین بھی ہین پس جسوقت شخص نوافل کے بجالانے مین اوقات معین پر تقصیر کرے تو چاہی کہ بہ نیت قضا بجالاے بنا بر مشہور نوافل یومیہ چونتیس رکعتین ہین نافلہ صبح قبل فریضہ دو رکعت اور نافلہ ظہر قبل نماز ظہر آٹھ رکعت مگر مثل نماز صبح دو دو رکعتین پڑھنا چاہیے اور نافلہ عصر قبل نماز عصر آٹھ رکعت ہے یہ بھی دو دو رکعتین کر کے مثل نماز صبح پڑھنا چاہیے اور نافلہ مغرب کی بعد نماز مغرب چار رکعتین ہین مثل نماز صبح دو دو رکعت کر کے پڑھی جاتی ہین اور نافلہ عشا کی بعد نماز عشا دو رکعتین ہین یہ نماز بیٹھ کر پڑھی جاتی ہی کہ شمار مین ایک رکعت محسوب ہوتی ہی اور سفر مین نافلہ ظہرین اور نافلہ عشا ساقط ہوجاتی ہی اور نوافل مین بلا ضرورت بھی سورۂ فاتحہ پر اکتفا ممکن ہی **مطلب تیسرا بیان فضائل اور ثواب نماز شب** مین عین الحیواۃ مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ نماز شب چہرہ کو روشن کرتی ہی اور آدمی کو خوشبو کرتی ہی اور روزی کو زیادہ کرتی ہی اور باعث آدای قرض ہوتی ہی اور رنج و غم کو دور کرتی ہی اور چشم کو جلا دیتی ہی اور دوسری حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جو اشخاص اپنے گھرون مین نماز شب پڑھتی ہین اور نماز مین تلاوت قرآن کرتے ہین وہ اہل آسمان کو روشنی بخشتی ہین جس طرح کہ ستارے اہل زمین کو روشنی بخشتے ہین اور کتاب مذکور مین جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہی کہ جن اشخاص کو عورتوں یا مردون مین سے خدا تعالی نماز شب پڑھنے کی توفیق دیتا ہی اور وہ مخصوص خدا کی لئے اوٹھتے ہین اور وضو کامل کرتے ہین اور

مطلب تیسرا بیان فضائل اور ثواب نماز شب

خدا کی لیے بہ نیت صادق نماز شب پڑھتی ہین اور دل اونکے امور بد سے سالم اور بدن اونکے خشوع کنندہ اور
آنکھین اونکی گریان ہوتی ہین تو حق تعالی اونکی پیچھے تو صفین ملائکہ کی مقرر فرماتا ہی کہ تعداد اون ملائک
سے کہ جو ہر صف مین ہوتی ہین سوا خدا کی اور کوئی نہین کر سکتا اور ایک سرا ہر صف کا مشرق مین
ہوتا ہی اور دوسرا مغرب مین ہوتا ہی پس جب بندہ نماز سے فارغ ہوتا ہی تو موافق اون ملائکہ کے
اوسکے لیے درجات لکھی جاتی ہین اور بسند صحیح اوسی کتاب مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے منقول ہی کہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ بندہ رات کو اوٹھتا ہی اور نیند اوسپر غالب ہوتی ہی اور وہ بسبب
غلبہ نوم داہنی اور بائین طرف جھکتا ہی اور ذقن اوسکا سینے سے لگتا ہی یعنی اونگتا ہی تو حق تعالے
حکم فرماتا ہی کہ دروازہ ہای آسمان کھولدی جائین اور ملائکہ سے ارشاد فرماتا ہی کہ میرے بندے کو دیکھو کہ یہ
مجھہ سے تقرب کی لیے کیا اوپر کسقدر زحمت گوارا کرتا ہی حالانکہ مین نے اوسپر نماز شب واجب نہین
کی تھی اور مجھسے تین چیزون مین سے ایک چیز کا متقصد ہی کہ یا مین گناہ اوسکے بخشدون یا اوسکے توبہ
قبول کرون یا روزی اوسکی زیادہ کردون ای ملائکہ مین تمہین گواہ کرتا ہون کہ مین نے تینون
باتین اوسکو عطا کین تہذیب الاحکام مین لکھا ہی کہ بعض اصحاب نی ابی عبد اللہ علیہ السلام
سے روایت کی ہی حضرت نے ارشاد فرمایا نماز شب بہ تحقیق کہ وہ تمہارے نبی کے سنت ہی اور
اون صالحون کے آداب مین سے ہی کہ جو تمسے پہلے تھے اور باعث دور ہونے تمہاری آزارونکا
تمہارے بدنون سے ہی اور پھر کتاب مذکور مین ابو بصیر سے روایت کی ہی کہ ابو عبد اللہ نے
ارشاد کیا کہ مجھسے میری پدر بزرگوار نے اور اون سے اونکے پدر نے اور اونسے علی بن ابی طالب
علیہ السلام نے فرمایا کہ کھڑا ہونا رات کو نماز کے لیے بدن کا چاق کرنے والا ہی اور باعث رضاے
پروردگار ہے اور پیروی کرنا پیغمبرون کے اخلاق کی ہی اور متعرض ہونا ساتھہ رحمت حق تعالی
کے ہے مطلب چوتھا ترکیب اور کیفیت اجمالی نماز شب مین واضح ہو کہ وقت نماز شب
بعد نصف شب کی آتا ہی اور طلوع صبح صادق تک باقی رہتا ہی اور نماز شب کے آٹھہ رکعتین
ہین اور وہ آٹھہ رکعتین دو دو رکعت کرکے مثل نماز صبح پڑھے جاتے ہین پس یہ آٹھہ رکعتین

جس سورہ سی کہ چاہی پڑہی اور بعد آٹھ رکعت بجالانے کی دو رکعت نماز شفع جس سورہ سی چاہے
بجالاوی اور نماز شفع مین قنوت نہین ہی اور بعد اوسکے ایک رکعت وتر پڑہی کہ اس نماز وتر کو
نماز شفع پڑہنا چاہیے اور اس ایک رکعت مین قنوت پڑہنا چاہیے پس مجموع گیارہ رکعتین ہوئین
آٹھ نماز شب کی اور دو شفع کی اور ایک وتر کی اور کبھی مجموع ان گیارہ رکعتون کو نماز شب کہتے
ہین اور نماز وتر کی قنوت مین دعای مغفرت مومنین مردہ اور زندہ اور دعای مغفرت والدین
کی تاکید ہی بلکہ منقول ہی کہ چالیس مومن کی لئی نام بنام دعای مغفرت کری اور مناسب یہ ہی کہ
دونو رکعت کی بعد حوائج مشروعہ کو خدا سی طلب کری کہ دعا اوس وقت کی مقرون باجابت ہی اور
باقی آداب و مسنونات اس نماز کا بجالانا بہتر ہے اور ثواب اوس مین بیشتر ہی جیسا کہ مطلب آیندہ
مین بتفصیل مذکور ہوگا مگر جب وقت تنگ ہو یا نفس راغب طول و نہی پر نہ ہو تو مختصر پڑہے
اور نماز شب ترک نہ کرے **مطلب پانچوان مقدمات اور کیفیت تفصیلی نماز شب مین**
مخفی نہ رہی کہ بعد فراغ ضروریات و مسواک کری اور دعائین اور آداب وضو کے مشہور ہین پس
جبکہ وضو سی فارغ ہو تو اپنی کپڑون مین اور بدن مین عطر ملی اسواسطی کہ اکثر حدیثون مین ثواب اور
مدح عطر لگانے کی بکثرت مذکور ہی چنانچہ منقول ہی کہ دو رکعت نماز اوس شخص سکے کہ جو عطر لگاکے
بجالاوے بہتر ہے ستر رکعتون سے کہ بے عطر کے پڑہی ہون پس مستحب ہے کہ رو بقبلہ بیٹہے اور اس
دعا کو پڑہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام رات کو اس دعا کو پڑہا کرتے تہی

مطلب (۵) نماز شب

إِلٰهِي غَارَتْ نُجُومُ سَمَاوَاتِكَ وَهَجَعَتْ عُيُونُ أَنَامِكَ وَهَدَأَتْ أَصْوَاتُ عِبَادِكَ وَأَنْعَامِكَ وَ
غَلَّقَتِ الْمُلُوكُ عَلَيْهَا حُرَّاسَهَا وَاحْتَجَبُوا عَمَّنْ يَسْأَلُهُمْ حَاجَةً وَيَنْتَجِعُ مِنْهُمْ فَائِدَةً وَأَنْتَ إِلٰهِي
حَيٌّ قَيُّومٌ لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ وَلَا يَشْغَلُكَ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ أَبْوَابُ سَمَاوَاتِكَ لِمَنْ دَعَاكَ مُفَتَّحَاتٌ
وَخَزَائِنُكَ غَيْرُ مُغْلَقَاتٍ وَأَبْوَابُ رَحْمَتِكَ غَيْرُ مَحْجُوبَاتٍ وَفَوَائِدُكَ لِمَنْ سَأَلَكَ غَيْرُ
مَحْظُورَاتٍ بَلْ هِيَ مَبْذُولَاتٌ وَأَنْتَ إِلٰهِي الْكَرِيمُ الَّذِي لَا تَرُدُّ سَائِلًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ سَأَلَكَ وَلَا
تَحْتَجِبُ عَنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ أَرَادَكَ لَا وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ وَلَا تَخْتَزِلُ حَوَائِجَهُمْ وَلَا

يقضيها احد غيرك اللهم وقد ترانى ووقوفى وذل مقامى بين يديك تعلم سرّى وتطّلع
على ما فى قلبى وما يصلح به امر آخرتى ودنياى اللهم ان ذكر الموت واهوال المطّلع وا
لوقوف بين يديك نغّصنى مطعمى ومشربى واغصّنى بريقى واقلقنى عن وسادى ومنعنى
رقادى كيف ينام من يخاف ملك الموت فى طوارق الليل والنهار بل كيف ينام العاقل وملك الموت
لا ينام لا بالليل ولا بالنهار ويطلب روحه بالبيات او فى آناء الساعات پھر جب حضرت ان سے فارغ
ہوتے تھے تو سجدہ کرتے تھے اور اپنے رخسارہ کو خاک پر رکھ کر فرماتے تھے اسئلك الروح والراحة عند الموت والعفو
حين القاك واضح ہو کہ جب نماز شروع کرے تو پہلے یہ کہے اللهم انى اتوجه اليك بنبيك نبى الرحمة
وآله واقدّمهم بين يدى حوائجى فاجعلنى بهم وجيها فى الدنيا والآخرة ومن المقربين
اللهم ارحمنى بهم ولا تعذبنى بهم واهدنى بهم ولا تضلنى بهم وارزقنى بهم ولا تحرمنى بهم وا
قض لى حوائج الدنيا والآخرة انك على كل شىء قدير وبكل شىء عليم بعد دعا کے جو
نماز شب کو شروع کرے اسطرح سے کہ پہلے تین دفعہ اللہ اکبر کہے اور اس دعا کو پڑھے اللهم
انت الملك الحق المبين لا اله الا انت سبحانك وبحمدك عملت سوءا وظلمت نفسى
فاغفر لى ذنوبى فانه لا يغفر الذنوب الا انت بعد اسکے دو تکبیریں کہے اور اس دعا کو پڑھے
لبيك وسعديك والخير فى يديك والشر ليس اليك والمهدى من هديت عبدك
وابن عبديك ذليل بين يديك منك وبك واليك لا ملجأ ولا منجا ولا مفر ولا
مهرب منك الا اليك سبحانك وحنانيك تباركت وتعاليت سبحانك
ورب البيت الحرام بعد اسکے ایک تکبیر اور کہے نیت کرے کہ نماز شب بجا لاتا ہوں
میں سنت قربة الی اللہ اور متصل نیت تکبیرة الاحرام کہے اور اسکے بعد دعا کو پڑھے وجهت وجهى
للذى فطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة على ملة ابراهيم ودين محمد ومنهاج على
حنيفا مسلما وما انا من المشركين ان صلوتى ونسكى ومحياى ومماتى لله رب العالمين لا شريك
له وبذلك امرت وانا من المسلمين جب اس دعا کو پڑھ چکے تو سورہ حمد اور جو سورہ چاہے

پڑھے لیکن مستحب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں بعد سورۂ حمد تیس مرتبہ سورۂ توحید پڑھے اور دوسری رکعت میں
بعد سورۂ حمد سورۂ قُل یا اَیُّھَا الکَافِرُون پڑھے اور باقی چھ رکعتوں میں سورہ
ہای بزرگ مثل سورۂ انعام اور کہف اور سورۂ یسین اور حوامیم اور مثل ان سورتوں کے
پڑھے اور اگر یہ سورتیں یاد نہوں تو قرآن میں بھی دیکھ کے پڑھ سکتا ہے اور اگر ان سورتوں کا پڑھنا
دشوار ہو تو مختصر سورہ پڑھے پس تکبیر کہکے رکوع و سجود مثل نماز صبح کی بجالاے اور سنت ہے کہ رکوع میں
اِس دعا کو پڑھے اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ
وَاَنْتَ رَبِّیْ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَشَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ وَمُخِّیْ وَعَصَبِیْ
وَعِظَامِیْ وَمَا اَقَلَّتْهُ قَدَمَایَ غَیْرَ مُسْتَنْکِفٍ وَّلَا مُسْتَکْبِرٍ وَّلَا مُسْتَحْسِرٍ
بعد اِس دعا کی تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ کہے اور سجدہ میں اس دعا کو پڑھے
اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبِّیْ سَجَدَ
وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ
بعد اسکے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ کہے اور جس وقت کہ دونوں سجدہ سے فارغ ہو تو
دوسری رکعت کی لیے اوٹھ کھڑا ہو اور سورۂ حمد اور دوسرا سورہ پڑھے اور قنوت پڑھے اور دعا قنوت
مشہور ہے اور اگر اس دعا کو قنوت میں پڑھے تو افضل ہے کہ قنوت میں طول دینا بہتر ہے بسبب اسکے کہ وقت بہت
وسیع ہے اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جس شخص کا کہ نماز میں سے دنیا میں قنوت زیادہ
اور طولانی ہے قیامت کی دن اوسکو راحت زیادہ ہے اور ادعیہ قنوت کی کتب ادعیہ میں حضرات ائمہ علیہم السلام
سے بکثرت منقول ہیں اور یہ قنوت کہ اون قنوتوں سے مختصر ہے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے
اگر اسکو بجالاے تو بہتر ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِنَّکَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بعد اسکے قنوت میں یہ دعا پڑھے اِلٰھِیْ کَیْفَ اَدْعُوْکَ وَقَدْ عَصَیْتُکَ
وَکَیْفَ لَا اَدْعُوْکَ وَقَدْ عَرَفْتُ حُبَّکَ فِیْ قَلْبِیْ وَاِنْ کُنْتُ عَاصِیًا مَدَدْتُ اِلَیْکَ یَدًا
بِالذُّنُوْبِ مَمْلُوَّۃً وَعَیْنًا بِالرَّجَاءِ مَمْدُوْدَۃً مَوْلَایَ اَنْتَ عَظِیْمُ الْعُظَمَاءِ وَاَنَا اَسِیْرُ الْاُسَرَاءِ اَنَا الْاَسِیْرُ

یدنی المجتہد بجرمی الٰہی لئن طالبتنی بذنوبی لاطالبنک بکرمک ولئن طالبتنی
بجریرتی لاطالبنک بعفوک ولئن امرت بی الی النار لاخبرن اہلہا انی کنت
اقول لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللہم ان الطاعۃ تسرک والمعصیۃ لا تضرک
فہب لی ما یسرک واغفر لی ما لا یضرک یا ارحم الراحمین پس جس وقت کہ قنوت سے فارغ ہو تو رکوع
اور سجود کو بطریق مذکور بجا لاوے اور تشہد مشہور پڑھے اور مستحب ہے کہ تشہد نشست تورک پڑھے چونکہ
تشہد طولانی پڑھنا بہتر ہے اور سنت ہے اگر اس تشہد کو پڑھے تو مناسب ہے بسم اللہ و باللہ
وخیر الاسماء کلہا للہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا
عبدہ ورسولہ ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا بین یدی الساعۃ واشہد ان
ربی نعم الرب وان محمدا نعم الرسول اللہم صل علی محمد وآل محمد وتقبل شفاعتہ
فی امتہ وارفع درجتہ پس سلام اس طرح سے کہے کہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و
برکاتہ جب سلام پھیر چکے تو دو رکعت نماز تمام ہو گئی پس سنت ہے کہ بعد فراغ ہر دو رکعت
کے تسبیح حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام پڑھے اور اگر اس دعا کو بھی بعد ہر دو رکعت
کے پڑھے تو سنت ہے اور بہتر ہے اور وہ دعا یہ ہے اللہم انی اسئلک ولم
یسئل مثلک انت موضع مسئلۃ السائلین ومنتہی رغبۃ الراغبین ادعوک ولم
یدع مثلک وارغب الیک ولم یرغب الی مثلک وانت مجیب دعوۃ
المضطرین وارحم الراحمین اسئلک بافضل المسائل وانجحہا واعظمہا یا اللہ یا
رحمٰن یا رحیم وباسمائک الحسنی وامثالک العلیا ونعمک التی لا تحصی وباکرم
اسمائک علیک واحبہا الیک واقربہا منک وسیلۃ واشرفہا عندک
منزلۃ واجزلہا لدیک ثوابا واسرعہا فی الامور اجابۃ وباسمک المکنون الاکبر
الاعز الاجل الاکرم الاعظم الذی تحبہ وتہواہ وترضی بہ عمن دعاک واستجبت لہ

دعاؤہ وحق علیک ان لا ترد سائلک وبکل اسم ھولک فی التوریۃ والانجیل والزبور والفرقان
العظیم وبکل اسم دعاک بہ حملۃ عرشک وملائکتک وانبیائک ورسلک واھل طاعتک
من خلقک ان تصلی علی محمد وال محمد وان تعجل فرج ولیک وابن ولیک وتعجل خزی
اعدائہ وان تفعل بی کذا وکذا اور بجای کذا وکذا اپنی حاجتکو ذکر کری بعد دعا مانگنی
کے دو سجدہ شکر بجالاے اور اگر ایک سجدہ میں اندو تو سجدون میں اس دعاکو پڑہی تو بہتر ہی
اسواسطے کہ یہ دعا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی طرف منسوب ہی اور مشتمل مضامین عالیہ اور
تضرع وزاری پر ہی وہ دعا یہ ہی الٰہی وعزتک وجلالک وعظمتک لو انی منذ بدعت
فطرتی من اول الدھر عبدتک دوام خلود ربوبیتک بکل شعر فی کل طرفۃ عین سرمد
الابد بحمد الخلائق وشکرھم اجمعین لکنت مقصرا فی بلوغ اداء شکر خفی نعمۃ من
نعمک علی ولو انی کربت معادن حدید الدنیا بانیابی وحرثت ارضھا باشفار
عینی وبکیت من خشیتک مثل بحور السموات والارضین دما وصدیدا
لکان ذلک قلیلا من کثیر ما یجب من حقک علی ولو انک الٰھی عذبتنی
بعد ذلک بعذاب الخلائق اجمعین وعظمت للنار خلقی وجسمی و
ملات طبقات جھنم منی حتی لا یکون فی النار معذب غیری ولا یکون لجھنم
حطب سوای لکان ذلک بعدلک علی قلیلا من کثیر ما استوجبہ من عقوبتک
پس اسی طرح سو دو دو رکعت کرکی آٹھون رکعتونکو بہ آداب و شرائط مذکورہ بجالاوے یہانتک کہ آٹھون رکعتوں سی فارغ ہو
جب آٹھون رکعتیں پڑھ چکے تو اسکی بعد اس دعاکو پڑہی یا اللہ یا اللہ دس مرتبہ صل علی محمد وال
محمد وارحمنی وثبتنی علی دینک ودین نبیک ولا تزغ قلبی بعد اذ ھدیتنی
وھب لی من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام بعد آٹھون رکعت
کے اس دعاکو پڑہتے اللھم انی اسئلک بحرمۃ من عاذ بک ولجا الی عزک
واستظل بفیئک واعتصم بحبلک ولم یثق الا بک یا جزیل العطایا یا مطلق

اُسَارٰی یَا مَنْ سَمّٰی نَفْسَهٗ مِنْ جُوْدِهٖ الْوَهَّابَ اَدْعُوْكَ رَاغِبًا وَرَاهِبًا وَخَوْفًا وَطَمَعًا
وَاِلْحَاحًا وَاِلْحَافًا وَتَضَرُّعًا وَتَمَلُّقًا وَقَائِمًا وَقَاعِدًا وَرَاكِعًا وَسَاجِدًا وَ
رَاكِبًا وَمَاشِیًا وَذَاهِبًا وَجَائِیًا وَفِیْ كُلِّ حَالَاتِیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَفْعَلَ بِیْ كَذَا وَكَذَا اور بجای کذا وکذا مطلب اپنا
ذکر کرے اور دعا مانگے کہ مقرون باجابت ہے یہ ترکیب بھی نماز شب کی بادعیہ وقنوت مختصرہ سے
اور بہت سی دعائیں اس نماز کی کتب ادعیہ میں جابجا مذکور ہیں اس رسالہ میں فقط ادعیہ مختصرہ ذکر
کی گئیں تتمہ بیان کیفیت نماز شفع اور وتر میں جسوقت آٹھوں رکعت سے نماز شب کے فارغ
ہو تو چاہیے کہ دو رکعت نماز شفع اور ایک رکعت نماز وتر کی طرف متوجہ ہوا اور بہترین اوقات
شفع و وتر درمیان صبح صادق اور کاذب ہے یعنے جسوقت کہ صبح کاذب شروع ہوا اسوقت
سے طلوع صبح صادق تک وقت فضیلت نماز شفع اور وتر کا ہے اور اگر بعد آٹھ رکعت نماز شب کے
بجالائے تو بھی کچھ مضائقہ نہیں ہے پس جب نماز شفع شروع کرے تو چاہیے کہ دونوں رکعتوں میں
بعد سورہ حمد کے سورہ توحید پڑھے اور اگر چاہے کہ بعد سورہ حمد قل اعوذ برب الفلق پہلی رکعت
میں اور دوسری رکعت میں قل اعوذ برب الناس پڑھے اور قنوت نماز شفع میں نہیں ہے
پس جسوقت کہ نماز شفع سے فارغ ہو تو سنت ہے کہ اس دعا کو پڑھے اِلٰهِیْ تَعَرَّضَ
لَكَ فِیْ هٰذَا اللَّیْلِ الْمُتَعَرِّضُوْنَ وَقَصَدَكَ فِیْهِ الْقَاصِدُوْنَ وَاَمَّلَ فَضْلَكَ
وَمَعْرُوْفَكَ الطَّالِبُوْنَ وَلَكَ فِیْ هٰذَا اللَّیْلِ نَفَحَاتٌ وَجَوَائِزُ وَعَطَایَا وَمَوَاهِبُ
تَمُنُّ بِهَا عَلٰی مَنْ تَشَاءُ مِنْ عِبَادِكَ وَتَمْنَعُهَا مَنْ لَّمْ تَسْبِقْ لَهُ الْعِنَایَةُ
مِنْكَ وَهَا اَنَا ذَا عُبَیْدُكَ الْفَقِیْرُ اِلَیْكَ الْمُؤَمِّلُ فَضْلَكَ وَمَعْرُوْفَكَ فَاِنْ كُنْتَ
یَا مَوْلَایَ تَفَضَّلْتَ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ وَعُدْتَ عَلَیْهِ بِعَائِدَةٍ
مِنْ عَطْفِكَ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ الْخَیِّرِیْنَ الْفَاضِلِیْنَ وَجُدْ
عَلَیَّ بِطَوْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ

وَاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ الَّذِيْنَ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيْرًا اِنَّ اللّٰهَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَ فَاسْتَجِبْ لِیْ كَمَا وَعَدْتَ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ بعد اسکے رکعتین
نماز وتر کی مشغول ہووے پس سنت ہے کہ پہلی وہ تینون دعائین کہ جو قبل نماز مستحب ہین بجا لاوے
مع تکبیرات ہفت گانہ کہ ایک اون مین سے تکبیرۃ الاحرام ہے اور بعد نیت اور تکبیرۃ الاحرام سورہ حمد
ایک مرتبہ اور تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور تین مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور
تین مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے کہ یہ امر سنت ہے والا اختیار ہے جو سورہ چاہے
پڑھے بعد اسکے مستحب ہے کہ ہاتھون کو قنوت کے لیے منہ کے برابر اوٹھاوے اور
غمگین ہووے اور بگریہ وزاری اس دعا کو پڑھے سَيِّدِیْ سَيِّدِیْ
هٰذِهٖ يَدَایَ قَدْ مَدَدْتُهُمَا اِلَيْكَ بِالذُّنُوْبِ مَمْلُوَّةً وَعَيْنَایَ بِالرَّجَاءِ مَمْدُوْدَةً
وَحَقٌّ لِمَنْ دَعَاكَ بِالنَّدَمِ تَذَلُّلًا اَنْ تُجِيْبَهٗ بِالْكَرَمِ تَفَضُّلًا سَيِّدِیْ اَمِنْ اَهْلِ
الشَّقَاءِ خَلَقْتَنِیْ فَاُطِيْلُ بُكَائِیْ اَمْ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ خَلَقْتَنِیْ فَاُبَشِّرُ رَجَائِیْ
سَيِّدِیْ اَلِضَرْبِ الْمَقَامِعِ خَلَقْتَ اَعْضَائِیْ اَمْ لِشُرْبِ الْحَمِيْمِ خَلَقْتَ
اَمْعَائِیْ سَيِّدِیْ لَوْ اَنَّ عَبْدًا اِسْتَطَاعَ الْهَرَبَ مِنْ مَوْلَاهُ لَكُنْتُ
اَوَّلَ الْهَارِبِيْنَ مِنْكَ لٰكِنِّیْ اَعْلَمُ اَنِّیْ لَا اَفُوْتُكَ سَيِّدِیْ لَوْ اَنَّ عَذَابِیْ
مِمَّا يَزِيْدُ فِیْ مُلْكِكَ لَسَاَلْتُكَ الصَّبْرَ عَلَيْهِ لٰكِنِّیْ اَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يَزِيْدُ فِیْ
مُلْكِكَ طَاعَةُ الْمُطِيْعِيْنَ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ مَعْصِيَةُ الْعَاصِيْنَ سَيِّدِیْ مَا اَنَا
وَمَا خَطَرِیْ هَبْ لِیْ بِفَضْلِكَ وَجَلِّلْنِیْ بِسِتْرِكَ وَاعْفُ عَنْ تَوْبِيْخِیْ بِكَرَمِ
وَجْهِكَ اِلٰهِیْ وَسَيِّدِیْ اِرْحَمْنِیْ مَصْرُوْعًا عَلَى الْفِرَاشِ تُقَلِّبُنِیْ اَيْدِیْ
اَحِبَّتِیْ وَارْحَمْنِیْ مَطْرُوْحًا عَلَى الْمُغْتَسَلِ يُغَسِّلُنِیْ صَالِحُ جِيْرَتِیْ وَارْحَمْنِیْ
مَحْمُوْلًا قَدْ تَنَاوَلَ الْاَقْرِبَاءُ اَطْرَافَ جَنَازَتِیْ وَارْحَمْ فِیْ ذٰلِكَ
الْبَيْتِ الْمُظْلِمِ وَحْشَتِیْ وَغُرْبَتِیْ وَوَحْدَتِیْ بعد اس دعا کی ستر مرتبہ

اَستَغفِرُ اللہَ رَبِّی وَاَتُوبُ اِلَیہِ کہے اور سنت ہے کہ چالیس برادران مومن کے لیے دعای مغفرت کری اور اگر اس طرح کہے تو افضل ہے اَللّٰھُمَّ اغفِر لِفُلاَنٍ وَّفُلاَنٍ نام ہر ایک کا ذکر کرے بعد اس قنوت کے رکوع اور سجود اور تشہد اور سلام بطریق سابق بجا لاے جب نماز سے فارغ ہووے تو تسبیح حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام پڑھے اور اگر اس مناجات کو بعد تسبیح کے بجا لاے تو بہتر ہے بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ اُنَاجِیکَ یَا مَوجُوداً فِی کُلِّ مَکَانٍ لَعَلَّکَ تَسمَعُ نِدَائِی فَقَد عَظُمَ جُرمِی وَقَلَّ حَیَائِی مَولاَیَ مَولاَیَ اَیَّ الاَھوَالِ اَتَذَکَّرُ وَاَیُّھَا اَنسٰی وَلَو لَم یَکُن اِلاَّ المَوتُ لَکَفٰی کَیفَ وَمَا بَعدَ المَوتِ اَعظَمُ وَاَدھٰی مَولاَیَ مَولاَیَ حَتّٰی مَتٰی وَاِلٰی مَتٰی اَقُولُ لَکَ العُتبٰی مَرَّۃً بَعدَ اُخرٰی ثُمَّ لاَ تَجِدُ عِندِی صِدقاً وَّلاَ وَفَاءً فَیَا غَوثَاہُ ثُمَّ وَاغَوثَاہُ بِکَ یَا اللہُ مِن ھَوًی قَد غَلَبَنِی وَمِن عَدُوٍّ قَدِ استَکلَبَ عَلَیَّ وَمِن دُنیَا قَد تَزَیَّنَت لِی وَمِن نَفسٍ اَمَّارَۃٍ بِالسُّوءِ اِلاَّ مَا رَحِمَ رَبِّی مَولاَیَ مَولاَیَ اِن کُنتَ رَحِمتَ مِثلِی فَارحَمنِی وَاِن کُنتَ قَبِلتَ مِثلِی فَاقبَلنِی یَا قَابِلَ السَّحَرَۃِ اقبَلنِی یَا مَن لَم اَزَل اَتَعَرَّفُ مِنہُ الحُسنٰی یَا مَن یُغَذِّینِی بِالنِّعَمِ صَبَاحاً وَّمَسَاءً ارحَمنِی یَومَ اٰتِیکَ فَرداً شَاخِصاً اِلَیکَ بَصَرِی مُقَلِّداً عَمَلِی قَد تَبَرَّاَ جَمِیعُ الخَلاَئِقِ مِنِّی نَعَم وَاَبِی وَاُمِّی وَمَن کَانَ لَہُ کَدِّی وَسَعیِی فَاِن لَم تَرحَمنِی فَمَن یَرحَمُ وَمَن یُؤنِسُ فِی القَبرِ وَحشَتِی وَمَن یُنطِقُ لِسَانِی اِذَا خَلَوتُ بِعَمَلِی وَسَاَلتَنِی عَمَّا اَنتَ اَعلَمُ بِہٖ مِنِّی فَاِن قُلتُ نَعَم فَاَینَ المَھرَبُ مِن عَدلِکَ وَاِن قُلتُ لَم اَفعَل قُلتَ اَلَم اَکُنِ الشَّاھِدَ عَلَیکَ فَعَفوَکَ عَفوَکَ یَا مَولاَیَ قَبلَ سَرَابِیلِ القَطِرَانِ عَفوَکَ عَفوَکَ یَا مَولاَیَ قَبلَ اَن تُغَلَّ الاَیدِی اِلَی الاَعنَاقِ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ وَخَیرَ الغَافِرِینَ

بعد اسکے سجدۂ شکر مین جائے اور سجدے مین کم سے کم تین مرتبہ ورنہ سو مرتبہ شکراً للہ کہے اور اگر اس دعا کو سجدے مین پڑہے تو خوب ہی یَا خَیْرَ مَنْ رُفِعَتْ اِلَیْہِ اَعْنَاقُ الرَّاغِبِیْنَ وَیَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الطَّیِّبِیْنَ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ فِیْ شَاْنِیْ کُلِّہٖ پس جو چاہے خداوند تعالے سے طلب کرے کہ دعا آخر شب کی مقبول و مقرون باجابت ہوتی ہے فائدہ واضح ہو کہ نمازہاے سنتی بلا عذر بیماری وغیرہ بیٹھ کے پڑہنا جایز ہی پس نماز شب کھڑے ہو کے اور بیٹھ کے دونو طرح پڑہ سکتا ہے مگر بلا عذر کھڑے ہو کر پڑہنا بہتر ہی اور اگر وقت تنگ ہوا اور رات کم رہگئی ہو تو فقط سورۂ حمد اور سورۂ توحید ہر رکعت مین پڑہنا کافی ہے بلکہ اگر وقت زیادہ تنگ ہو تو ہر رکعت مین خالی سورۂ حمد پڑہ سکتا ہے اور رکوع اور سجود کو بتخفیف بذکر واحد کرکے نماز کو جلد تمام کرنا بہتر ہے اور اگر صبح طالع ہو جاے تو نماز صبح کو مقدم کرے اور بعد اسکے نماز شب کی قضا بجالاے اور مخفی نہ رہی کہ صاحب عذر اور مغلوب النوم کیواسطے بعض علمانے اجازت دی ہی کہ نماز شب قبل نصف شب پڑہ سکتا ہی اور بعض علمانے قبل از وقت پڑہنے سے قضا پڑہنے کو افضل جانا ہی مطلب چھٹا بیان نماز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ مین جناب علامہ مجلسی علی المقامہ کتاب زاد المعاد مین تحریر فرماتے ہین کہ سید ابن طاوس رحمہ اللہ نے بسند معتبر حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت سے بعض اصحاب نے کیفیت نماز جعفر طیار استفسار کی حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ تم نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کیون غافل ہو شاید پیغمبر خدا نے نماز جعفر طیار نہ پڑہے ہوا ور شاید جعفر طیار علیہ السلام نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بجالاتے ہون راوی نے عرض کی آپ مجہے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ تعلیم فرماے حضرت نے فرمایا کہ وہ دو رکعت ہی باین ترکیب کہ ہر رکعت مین بعد سورۂ حمد پندرہ مرتبہ سورۂ انا انزلناہ پڑہے بعد اسکے رکوع مین جاے اور حالت رکوع

مطلب چھٹا بیان نماز جناب رسول خدا صلعم

مین پندرہ مرتبہ سورہ انا انزلناہ پڑہے پس رکوع مین سر اوٹہا ہوا ور سیدہا کھڑا ہوکے پھر وہی
سورہ کو پندرہ مرتبہ پڑہے بعد اسکے سجدی مین جاوی اور سجدۂ اول مین پندرہ مرتبہ اوسی
سورہ کو پڑہے پس سجدی سے سر اوٹہاوی اور درست بیٹھکر پندرہ مرتبہ انا انزلناہ پڑہ کے
دوسرا سجدہ کرے اور دوسری سجدی مین الطریق سابق پندرہ مرتبہ سورہ مذکورہ پڑھکے
سر کو سجدی سے اوٹہاوی اور درست بیٹھے اور پھر پندرہ مرتبہ انا انزلناہ پڑہ کے دوسری
رکعت کیواسطے کھڑا ہو پس دوسری رکعت کو مثل رکعت اول بجالاوی اور جب دوسری
رکعت کی سجدۂ ثانیہ سے فارغ ہوکر درست بیٹھی تو پندرہ مرتبہ انا انزلناہ پڑہکے تشہد اور
سلام بجالاوے حضرت فرماتے ہین کہ جب تو نماز سے فارغ ہوگا تو درمیان تیرے اور خدا
کے کوئی گناہ باقی نرہیگا مگر یہ کہ بخشا جاویگا اور جو حاجت کہ طلب کریگا وہ روا
ہوگی اور بعد نماز کے اس دعا کو پڑہنا سنت ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّنَا وَرَبُّ اٰبَائِنَا الْاَوَّلِیْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِلٰہًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ
وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ فَلَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ
فَلَکَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ قَیَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ فَلَکَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ
الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ وَاِنْجَازُکَ الْحَقُّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ
لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ
یَارَبِّ یَارَبِّ یَارَبِّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ اَنْتَ
اِلٰھِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِیْ
وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

بیان نماز جناب امیر المومنین

مطلب ساتوان بیان نماز جناب امیر علیہ السلام مین کتاب زاد المعاد مین بسند ہاے صحیح و حسن و معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص چار رکعت نماز دو دو رکعت کرکے باین طریق بجالاے کہ ہر رکعت مین بعد سورۂ حمد پچاس مرتبہ سورۂ قل ہو اللہ احد پڑہے جسوقت نماز سے فارغ ہوتا ہے تو درمیان اوس شخص کے اور حق تعالےٰ کے کوئی گناہ باقی نہین رہتا اور سید مرتضےٰ علم الہدے اور شیخ ابو جعفر طوسی رحمہما اللہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص چار رکعت نماز حضرت امیر المومنین علیہ السلام بجا لائے تو اپنے گناہون سے اس طرح پاک ہوجاتا ہے کہ جس طرح کہ روز ولادت اپنی ان کے شکم سے پاک و پاکیزہ گناہون سے متولد ہوتا ہے اور حوائج اوس شخص کی برآتی ہین ہر رکعت مین بعد سورۂ حمد پچاس مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑہے جب چارون رکعتون سے فارغ ہو تو اس دعا کو پڑہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحَانَ مَنْ لَا تَبِيْدُ مَعَالِمُهٗ سُبْحَانَ مَنْ لَا تَنْقُصُ خَزَائِنُهٗ سُبْحَانَ مَنْ لَا اضْمِحْلَالَ لِفَخْرِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْفَدُ مَا عِنْدَهٗ سُبْحَانَ مَنْ لَا انْقِطَاعَ لِمُدَّتِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يُشَارِكُ اَحَدًا فِيْ اَمْرِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ

پس یہ دعا پڑہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا مَنْ عَفٰى عَنِ السَّيِّئَاتِ وَلَمْ يُجَازِ بِهَا ارْحَمْ عَبْدَكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اَنَا عَبْدُكَ يَا سَيِّدَاهُ اَنَا عَبْدُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ يَا رَبَّاهُ بِكَ اِلٰهِيْ بِكَيْنُوْنَتِكَ يَا اَمَلَاهُ يَا رَحْمَانَاهُ يَا غِيَاثَاهُ عَبْدُكَ عَبْدُكَ لَا حِيْلَةَ لَهٗ يَا مُنْتَهٰى رَغْبَتَاهُ يَا مُجْرِيَ الدَّمِ فِيْ عُرُوْقِ عَبْدِكَ يَا سَيِّدَاهُ يَا مَالِكَاهُ اَيَا هُوَ اَيَا هُوَ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ عَبْدُكَ

عَبْدُكَ لَا حِيْلَةَ لِيْ وَلَا غِنًى بِيْ عَنْ نَفْسِيْ وَلَا أَسْتَطِيْعُ لَهَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا
أَجِدُ مَنْ أُصَانِعُهُ تَقَطَّعَتْ أَسْبَابُ الْخَدَائِعِ عَنِّيْ وَاضْمَحَلَّ كُلُّ مَظْنُوْنٍ
عَنِّيْ أَفْرَدَنِي الدَّهْرُ إِلَيْكَ فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْكَ هٰذَا الْمَقَامَ يَا إِلٰهِيْ بِعِلْمِكَ
هٰذَا كَانَ كُلُّهُ فَكَيْفَ أَنْتَ صَانِعٌ بِيْ وَلَيْتَ شِعْرِيْ كَيْفَ تَقُوْلُ لِدُعَائِيْ
أَتَقُوْلُ نَعَمْ أَمْ تَقُوْلُ لَا فَإِنْ قُلْتَ لَا فَيَا وَيْلِيْ يَا وَيْلِيْ يَا وَيْلِيْ يَا عَوْلِيْ يَا عَوْلِيْ يَا عَوْلِيْ يَا شِقْوَتِيْ
يَا شِقْوَتِيْ يَا شِقْوَتِيْ يَا ذُلِّيْ يَا ذُلِّيْ إِلٰى مَنْ وَمِمَّنْ أَوْ عِنْدَ مَنْ أَوْ كَيْفَ
أَوْ مَاذَا وَإِلٰى أَيِّ شَيْءٍ أَلْجَأُ وَمَنْ أَرْجُوْ وَمَنْ يَجُوْدُ عَلَيَّ بِفَضْلِهِ حِيْنَ تَرْفُضُنِيْ يَا وَاسِعَ
الْمَغْفِرَةِ وَإِنْ قُلْتَ نَعَمْ كَمَا هُوَ الظَّنُّ بِكَ وَالرَّجَاءُ لَكَ فَطُوْبٰى لِيْ أَنَا السَّعِيْدُ وَأَنَا
الْمَسْعُوْدُ فَطُوْبٰى لِيْ وَأَنَا الْمَرْحُوْمُ يَا مُتَرَحِّمُ يَا مُتَرَئِّفُ يَا مُتَعَطِّفُ يَا مُتَجَبِّرُ
يَا مُتَمَلِّكُ يَا مُقْسِطُ لَا عَمَلَ لِيْ مَعَ نَجَاحِ حَاجَتِيْ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ
فِيْ مَكْنُوْنِ غَيْبِكَ وَاسْتَقَرَّ عِنْدَكَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْكَ إِلٰى شَيْءٍ سِوَاكَ اللّٰهُمَّ بِهٖ
وَبِكَ وَبِكَ أَجَلُّ وَأَشْرَفُ أَسْمَائِكَ لَا شَيْءَ لِيْ غَيْرُ هٰذَا وَلَا أَحَدٌ أَعْوَدُ
عَلَيَّ مِنْكَ يَا كَيْنُوْنُ يَا مُكَوِّنُ يَا مَنْ عَرَّفَنِيْ نَفْسَهُ يَا مَنْ أَمَرَنِيْ بِطَاعَتِهٖ يَا مَنْ
نَهَانِيْ عَنْ مَعْصِيَتِهٖ وَيَا مَدْعُوُّ يَا مَسْئُوْلُ يَا مَطْلُوْبًا إِلَيْهِ رَفَضْتُ وَصِيَّتَكَ الَّتِيْ
أَوْصَيْتَنِيْ بِهَا وَلَمْ أُطِعْكَ وَلَوْ أَطَعْتُكَ فِيْمَا أَمَرْتَنِيْ لَكَفَيْتَنِيْ مَا قُمْتُ
إِلَيْكَ فِيْهِ وَأَنَا مَعَ مَعْصِيَتِيْ لَكَ رَاجٍ فَلَا تَحُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَا رَجَوْتُ
يَا مُتَرَحِّمُ لِيْ أَعِذْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ
وَمِنْ تَحْتِيْ وَمِنْ كُلِّ جِهَاتِ الْإِحَاطَةِ بِيْ اللّٰهُمَّ بِمُحَمَّدٍ سَيِّدِيْ
وَبِعَلِيٍّ وَلِيِّيْ وَبِالْأَئِمَّةِ الرَّاشِدِيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اجْعَلْ عَلَيْنَا
الْوَافِيَةَ صَلَوٰتَكَ وَرَأْفَتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَأَوْسِعْ عَلَيْنَا مِنْ رِزْقِكَ
وَاقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَجَمِيْعَ حَوَائِجِنَا يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥

بیان نماز حاجات مہمہ

مطلب آٹھوان بیان نماز حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام مین

وا د المعاد مین سید ابن طاوس علیہ الرحمہ بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ حضرت ارشاد فرماتے ہین کہ مادر گرامی میری حضرت فاطمہ علیہا السلام دو رکعت نماز پڑھتے تھین اور یہ نماز اونہین جبرئیل نے تعلیم کی تھی پہلے رکعت مین بعد سورۂ حمد سو مرتبہ سورۂ قدر دوسری رکعت مین بعد سورہ حمد سو مرتبہ سورۂ توحید پڑھتے تھین اور جب سلام کہتے تھین تو یہ دعا پڑھتے تھین

سُبْحَانَ ذِي الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُنِيفِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ الْبَاذِخِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ الْفَاخِرِ الْقَدِيمِ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْبَهْجَةَ وَالْجَمَالَ سُبْحَانَ مَنْ تَرَدَّى بِالنُّورِ وَالْوَقَارِ سُبْحَانَ مَنْ يَرَى أَثَرَ النَّمْلِ فِي الصَّفَا سُبْحَانَ مَنْ يَرَى وَقْعَ الطَّيْرِ فِي الْهَوَاءِ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هَكَذَا وَلَا هَكَذَا غَيْرُهُ

جناب سید تحریر فرماتے ہین کہ دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ بعد اس نماز کے تسبیح مشہور حضرت فاطمہ علیہا السلام کہ بعد ہر نماز کے پڑھی جاتی ہے پڑھے اور بعد اسکے سو مرتبہ محمد و آل محمد پر صلوات بھیجے اور شیخ رحمہ اللہ مصباح مین اس نماز کو روایت کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ جب سلام کہے تو تسبیح فاطمہ علیہا السلام کو پڑھے اور اس دعا کو بھی پڑھے یعنی وہ دعا کہ پہلے مذکور ہوے بعد اسکے فرماتے ہین کہ جو شخص اس نماز کو پڑھے اور دعاے مذکور سے فارغ ہو تو اپنے گھٹنونکو اور اپنے ہاتھونکو کہنیونتک برہنہ کرے اور سجدہ مین جاے اور ساتون عضو سجدہ خاک پر پہنچائے کہ کپڑا درمیان مین مانع نہو اور دعا کرے اور حاجت اپنی خدا سے طلب کرے اور یہ دعا پڑھے

يَا مَنْ لَيْسَ غَيْرَهُ رَبٌّ يُدْعَى يَا مَنْ لَيْسَ فَوْقَهُ إِلَهٌ يُخْشَى يَا مَنْ لَيْسَ دُونَهُ مَلِكٌ

(حاشیہ: مطلب ۸ ان نماز حضرت)

يُنْقِي يَا مَنْ لَيْسَ لَهُ وَزِيرٌ يُؤْتَى يَا مَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجِبٌ يُرْشَى يَا مَنْ لَيْسَ لَهُ
بَوَّابٌ يُغْشَى يَا مَنْ لَا يَزْدَادُ عَلَى كَثْرَةِ السُّؤَالِ إِلَّا كَرَمًا وَجُودًا وَعَلَى كَثْرَةِ
الذُّنُوبِ إِلَّا عَفْوًا وَصَفْحًا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي كَذَا پس وافعل بی کذا
کے مقام پر اپنی حاجتوں کو بیان کرے مطلب نوان بیان نماز جعفر طیار میں زاد المعاد میں مذکور ہی
کہ نماز حضرت جعفر طیار از انجملہ متواترات ہی اور علمای شیعہ و سنی اس نماز کو سندہای بسیار روایت
کرتے ہین اور مخالفین مذہب بھی اس نماز کو سنت جانتے ہین مگر کم اور اکثر اہل سنت بسبب عداوت
باطنی کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے رکہتے ہین اس نماز کو عباس عم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
کی طرف منسوب کرتے ہین پھر بتقدیر سوای نوافل شبانہ روز اور کوئی نماز بحسب صحت سند اور
کثرت ثواب اس نماز کو نہین پہونچتی اور بسند معتبر حضرت امام زین العابدین سے منقول ہی کہ جسوقت
جعفر طیار برادر حیدر کرار نے ہجرت حبشہ سے مراجعت فرمائی تو وہ دن وہ تہا کہ اوسی روز جناب
امیر المومنین علیہ السلام نے فتح خیبر کی تہی پس جعفر طیار جسوقت آئی تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بقدر مسافت ایک تیر کے بسرعت تمام استقبال جعفر رضی اللہ عنہ کے لیئے تشریف لے گئے
جب جعفر طیار کی نظر جمال عدیم المثال جناب رسول خدا پر پڑی تو شتابانہ پیغمبر خدا کی طرف
دوڑی پیغمبر خدا نے اونکو اپنے سینہ سے لگایا اور اپنے ہاتھ جعفر کی گردن مین ڈالکر تا یکساعت باہم
کہین بعد اوسکے جناب رسول خدا ناقہ عضبا پر سوار ہوئی اور جعفر کو حضرت نے اپنے پیچھے بٹہا لیا جب
وہ ناقہ چلا تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ای جعفر ای برادر تم چاہتے ہو کہ مین تمہین
بخشش عظیمہ اور عطیہ گران بہا اور بیش قیمت عطا کرون حضرت کی اس کلام سے لوگون نے گمان
کیا کہ آج پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعفر کو مال کثیر کہ جو غنیمت خیبر سے حضرت کے ہاتھہ
لگا ہی عنایت کرینگے جعفر نے عرض کی کہ ماں اور باپ میرے آپ پر فدا ہون عنایت فرمایئے
پس حضرت نے صلوات التسبیح جعفر کو تعلیم فرمایا اور دوسری روایت معتبر مین منقول ہی کہ
پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اگر ہر روز تم اس نماز کو بجا لاؤ تو تمام دنیا ومافیہا سے تمہارے لیے بہتر ہوگا

اور اگر ایک روز درمیان اس نماز کو بجالاوے تو جو گناہ کہ ان دو نمازون کے درمیان ہوئے ہونگے
وہ سب بخشے جاوینگے اور اگر ہر جمعہ کو یا ہر مہینے مین ایک مرتبہ بجالاوے یا سال مین ایک دفعہ پڑھے
تو جو گناہ کہ دو نمازون کے درمیان مین کئے ہونگے حق تعالیٰ اپنے فضل سے وہ انہین بخشدے گا
اور دوسری روایت معتبرہ مین منقول ہے کہ اگر بقدر کف دریا و بعدد ریگ بیابان گناہ ہونگے
تو سب کو خداوند رحیم بخشدے گا اور اگر کوئی شخص جہاد سے بھاگ گیا ہو کہ یہ گناہ سب گناہون سے
زیادہ اور بدتر ہے تو اللہ اوسکو بھی بخشدے گا اور دوسری روایت مین منقول ہے کہ اگر ہو سکے
تو ہر روز اس نماز کو بجالاوے اور اگر ہر روز نہ ہو سکے تو ہفتہ مین ایک مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے
تو ہر مہینہ مین ایک مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال بھر مین ایک مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے
تو اپنی تمام عمر مین ایک مرتبہ اس نماز کو پڑھے تا خداوند کریم گناہان کبیرہ اور صغیرہ تازہ اور
کہنہ کہ جو عمداً و خطاءً واقع ہوئے ہین سبکو بخشدے گا اور حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ ترکیب
اس نماز کی یہ ہے کہ یہ نماز چار رکعت ہے بدو تشہد اور بدو سلام پہلی رکعت مین بعد سورۂ حمد سورۂ
اذا زلزلت الارض پڑھے اور دوسری رکعت مین بعد الحمد سورۂ والعادیات اور تیسرے
رکعت مین بعد حمد سورۂ اذا جاء نصر اللہ اور چوتھی رکعت مین بعد حمد قل ہو اللہ احد پڑھے
اور ہر رکعت مین بعد از قرات سورہ پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ
اللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور رکوع مین اور بعد رکوع کے اور سجدۂ اول مین اور بعد سجدۂ اول کے اور
سجدۂ ثانیہ مین اور بعد سجدۂ ثانیہ کے دس دس مرتبہ ان تسبیحات اربعہ کو بجالاوے یعنے پہلے
رکعت مین بعد سورۂ حمد سورۂ اذا زلزلت الارض پڑھے بعد اوسکے پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ
اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور رکوع مین جاوے پس رکوع مین
دس مرتبہ انہین تسبیحات اربعہ کو پڑھے پس رکوع سے سر اوٹھاوے اور سیدھا ہوکے پھر انہین
تسبیحات کو دس مرتبہ پڑھے پس سجدہ مین جاوے اور حالت سجدہ مین دس مرتبہ کہے پس
سر سجدہ سے اوٹھاوے اور درست بیٹھے اور پھر انہین تسبیحات کو دس مرتبہ کہے پس دوسرا

بیان نمازِ تسبیحات اربعہ کا

سجدہ کرے اور دوسرے سجدے میں بھی اسی طرح کہے پس سجدۂ ثانیہ سے سر اوٹھا کر درست بیٹھے اور
دس مرتبہ ان تسبیحات اربعہ کو پڑھ کے دوسری رکعت کیواسطے کھڑا ہو اور سورۂ حمد اور والعادیات
موافق دستور رکعت اول پندرہ دفعہ اور رکوع و سجود وغیرہ میں موافق معمول رکعت اول کے
دس مرتبہ تسبیحات کہکے نماز کو تمام کرے بعد اسکے پھر نیت کرکے دو رکعت اسی صورت سے بجا لائے
مگر ان دو رکعتوں کی پہلے رکعت میں بعد حمد سورۂ اذا جاء نصر اللہ اور دوسری رکعت
میں بعد حمد سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھے اور تسبیحات اربعہ موافق دستور رکعات اول بجا
لاکے نماز کو تمام کرے پس چاروں رکعتوں کو بترتیب و ترکیب مذکورۂ بدو تشہد و دو سلام
دو دو رکعت کرکے بجالائے کہ چاروں رکعتوں میں مجموع تین سو مرتبہ سُبحانَ اللّٰہِ والحمدُ للّٰہِ
ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ہو جائے اور وہ دعائیں کہ جو اس نماز میں مستحب ہیں

بیان تسبیحات اربعہ کا

کلینی رحمہ اللہ نے بسند معتبر حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ سنت ہے کہ چوتھی رکعت
کے دوسرے سجدے میں یعنی سجدۂ آخرین جب تسبیحات اربعہ پڑھ چکے تو حالت سجدے میں اس
دعا کو پڑھے سُبحانَ مَن لَبِسَ العِزَّ وَالوَقارَ سُبحانَ مَن تَعَطَّفَ بِالمَجدِ
وَتَكَرَّمَ بِهِ سُبحانَ مَن لا يَنبَغِي التَّسبيحُ إلّا لَهُ سُبحانَ مَن أَحصىٰ
كُلَّ شَيءٍ عِلمُهُ سُبحانَ ذِي المَنِّ وَالنِّعَمِ سُبحانَ ذِي القُدرَةِ
وَالأَمرِ اللّٰهُمَّ إِنّي أَسأَلُكَ بِمَعاقِدِ العِزِّ مِن عَرشِكَ
وَمُنتَهَى الرَّحمَةِ مِن كِتابِكَ وَاسمِكَ
الأَعظَمِ وَكَلِماتِكَ التّامَّةِ الَّتي تَمَّت صِدقاً
وَعَدلاً صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَأَهلِ بَيتِهِ پس حاجتونکو
اپنی ذکر کرے مخفی نہ رہے کہ شیخ نے کتاب مصباح میں اس دعا کو بعد لفظ الامر یہ زیادتی نقل
کیا ہے سُبحانَ ذِي القُدرَةِ وَالكَرَمِ سُبحانَ ذِي العِزَّةِ وَالفَضلِ سُبحانَ
ذِي القُوَّةِ وَالطَّولِ اور شیخ ابو جعفر طوسی و سید مرتضیٰ نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ

بیان دعائے نماز جعفر طیار

مفضل کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو نماز جعفر طیار پڑھتے دیکھا پس بعد نماز حضرت نے اس دعا کو پڑھا یا ربّ یا ربّ بقدر ایک نفس یعنی جس قدر کہ ایک سانس میں کہا جاوے یا ربّاہ یا ربّاہ بقدر ایک نفس ربّ ربّ بقدر ایک نفس یا اللہ یا اللہ بقدر ایک نفس یا رحیم یا رحیم بقدر ایک نفس یا رحمان یا رحمان سات مرتبہ یا ارحم الراحمین سات مرتبہ بعد اس کے اس دعا کو اس جناب نے پڑھا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَفْتَتِحُ الْقَوْلَ بِحَمْدِكَ

وَاَنْطِقُ بِالثَّنَاءِ عَلَيْكَ وَاُمَجِّدُكَ وَلَا غَايَةَ لِمَدْحِكَ وَاُثْنِيْ عَلَيْكَ وَمَنْ يَبْلُغُ غَايَةَ ثَنَائِكَ وَاَمَدَ مَجْدِكَ وَاَنّٰى لِخَلِيْقَتِكَ كُنْهُ مَعْرِفَةِ مَجْدِكَ وَاَيَّ زَمَنٍ لَمْ تَكُنْ مَمْدُوْحًا بِفَضْلِكَ مَوْصُوْفًا بِمَجْدِكَ عَوَّادًا عَلَى الْمُذْنِبِيْنَ بِحِلْمِكَ تَخَلَّفَ سُكَّانُ اَرْضِكَ عَنْ طَاعَتِكَ فَكُنْتَ عَلَيْهِمْ عَطُوْفًا بِجُوْدِكَ جَوَادًا بِفَضْلِكَ عَوَّادًا بِكَرَمِكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو مجھ سے فرمایا کہ اے مفضل جس وقت کہ تجھ کو کوئی حاجت ضروری ہو تو نماز جعفر طیار بجا لا اور اس دعا کو پڑھ اور اپنے حوائج حق تعالیٰ سے طلب کر کہ ان شاء اللہ حوائج تیرے بر آئینگے اور شیخ ابو جعفر طوسی اور سید مرتضیٰ علم الہدیٰ نے ایک اور بھی دعا بعد نماز جعفر طیار روایت کی ہے اور وہ دعا یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَتَرَدّٰى بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ جَلَّ جَلَالُهٗ سُبْحَانَ مَنْ اَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ بِعِلْمِهٖ وَخَلَقَهٗ بِقُدْرَتِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ

وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَبِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَكَلِمَاتِكَ
التَّامَّاتِ الَّتِيْ تَمَّتْ صِدْقًا وَعَدْلًا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَاَنْ تَجْمَعَ لِيْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ بَعْدَ عُمْرٍ
طَوِيْلٍ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ الْخَالِقُ الرَّازِقُ الْمُحْيِي الْمُمِيْتُ
الْبَدِئُ الْبَدِيْعُ لَكَ الْكَرَمُ وَلَكَ الْمَجْدُ وَلَكَ الْمَنُّ
وَلَكَ الْجُوْدُ وَلَكَ الْاَمْرُ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ يَا وَاحِدُ
يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَّمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا
اَحَدٌ يَا اَهْلَ التَّقْوٰى وَيَا اَهْلَ الْمَغْفِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
يَا عَفُوُّ يَا غَفُوْرُ يَا وَدُوْدُ يَا شَكُوْرُ اَنْتَ اَبَرُّ بِيْ مِنْ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَاَرْحَمُ
بِيْ مِنْ نَفْسِيْ وَمِنَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ يَا كَرِيْمُ يَا جَوَادُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ صَلَّيْتُ
هٰذِهِ الصَّلٰوةَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَطَلَبَ نَائِلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ
وَرَجَاءَ رِفْدِكَ وَجَائِزَتِكَ وَعَظِيْمِ عَفْوِكَ وَرِضْوَانِكَ
وَقَدِيْمِ غُفْرَانِكَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْفَعْهَا
فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ وَاجْعَلْ نَائِلَكَ وَمَعْرُوْفَكَ
وَرَجَاءَ مَا اَرْجُوْ مِنْكَ فَكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَمَا جَمَعْتَ
مِنْ اَنْوَاعِ النَّعِيْمِ وَمِنْ حُسْنِ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَاجْعَلْ جَائِزَتِيْ مِنْكَ الْعِتْقَ
مِنَ النَّارِ وَغُفْرَانَ ذُنُوْبِيْ وَذُنُوْبِ وَالِدَيَّ وَمَا وَلَدَ وَجَمِيْعِ
اِخْوَانِيْ وَاَخَوَاتِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ
الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ وَاَنْ تَسْتَجِيْبَ دُعَائِيْ وَتَرْحَمَ
صَرْخَتِيْ وَنِدَائِيْ وَلَا تَرُدَّنِيْ خَائِبًا خَاسِرًا وَّاقْلِبْنِيْ مُنْجِحًا مُّفْلِحًا
مَّرْحُوْمًا مُّسْتَجَابًا دُعَائِيْ مَغْفُوْرًا لِّيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

یا عظیم یا عظیم یا عظیم قد عظم الذنب من عبدك فلیحسن العفو من عندك
یا حسن التجاوز یا واسع المغفرة یا باسط الیدین بالرحمة یا نفاحا
بالخیرات یا معطی المسئولات یا فكاك الرقاب من النار
صل علی محمد وآل محمد وفك رقبتی من النار واعطنی سؤلی واستجب دعائی
وارحم صرختی وتضرعی وتذللی واقض لی حوائجی كلها لدنیای وآخرتی و
دینی ما ذكرت منها وما لم اذكر واجعل لی فی ذلك الخیرة
ولا تردنی خائبا خاسرا واقلبنی مفلحا منجحا مستجابا
لی دعائی مغفورا لی مرحوما یا ارحم الراحمین یا محمد
یا ابا القاسم یا رسول الله یا امیر المؤمنین انا عبدكما
ومولاكما غیر مستنكف ولا مستكبر بل خاضع ذلیل عبد مقر
متمسك بحبلكما معتصم من ذنوبی بولایتكما اتقرب الی الله تعالی
بكما واتوسل الی الله بكما واقدمكما بین یدی حوائجی
الی الله جل وعز فاشفعا لی فی فكاك
رقبتی من النار وغفران ذنوبی واجابة دعائی اللهم
فصل علی محمد وآله وتقبل دعائی واغفر لی یا ارحم الراحمین

بیان دعا و نماز جعفر طیار

باب چوتھا بیان روزہ مین

باب چوتھا بیان روزہ مین

اور اس باب مین ایک مقدمہ اور کئی فصلین ہین اور کل مسائل زبدۃ الفتاوی جناب شیخ زین العابدین اعلی اللہ مقامہ سے منقول ہین مقدمہ نجاۃ العباد وغیرہ مین احادیث ائمہ علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ روزہ افضل عبادات ہے اور باعث قرب درگاہ رب العزت ہے اور ثواب اسکا علم خدا مین مخزون ہے اس فقرہ سے شاید یہہ مراد ہو کہ ثواب روزہ کا بیان عقل نہین جان سکتے اور صوم زکوۃ بدن ہے اور سپر آتش دوزخ ہے اور رفع فقر و بلا اور خواہشہای نفسانی کو دور کرتا ہے اور

بلغم اور فراموشی کو زائل کرتا ہی اور عقل و فکر کو جلا دیتا ہی اور باعث دخول جنت ہی اور سبب
دوری شیطان ہی بلکہ روزہ دار سی بقدر بعد مغرب و مشرق شیطان دور ہو جاتا ہی اور روزہ دار
کا سونا عبادت ہی اور سانس لینا اور خاموش رہنا ثواب تسبیح خدا رکھتا ہی اور روزہ دار
کے واسطی فرشتی دعا اور استغفار کرتے ہین اور عمل روزہ دار مقبول ہوتا ہی اور دعا اُسکی
مقبول درگاہ خدا ہوتی ہی اور روزہ دار کی روح باغ جنت کی سیر کرتی ہی اور جبتک روزہ
دار روزہ افطار نہ کری تو کاتبان اعمال اُسکی عمل بد نہین لکھتی اور بوی دہن روزہ دار خدا
کے نزدیک بوی مشک سی بہتر ہی اور ملائکہ روزہ دار کی منھ کو مسح کرتے ہین اور بشارت بہشت
دیتی ہین جاننا چاہیی کہ یہ فضیلت مطلق صوم کی ہی اور جو خاص روزی سنت موکدہ ہین
مثل روزہ ہای رجب و شعبان اور عیدہای مخصوصہ اُنکی فضیلت اِس سی زیادہ تر ہی کہ معرض
بیان مین آسکی اور فضیلت صوم ماہ رمضان کی بیحد و انتہا ہی چنانچہ زاد المعاد وغیرہ مین
کسی قدر فضائل صوم مرقوم ہین مخفی نہ رہی کہ افطار صوم ماہ رمضان گناہ کبیرہ ہی کتاب کافی
وغیرہ مین منقول ہی کہ بنای اسلام پانچ چیز پہ ہی نماز و زکوۃ و حج و صوم و ولایت اہل بیت
علیہم السلام پس ترک صوم بنای اسلام کا ترک کرنا ہی اور کتاب من لایحضر مین ہی کہ حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو شخص بلا عذر ایک دن بھی ماہ رمضان کا روزہ
ترک کری تو روح ایمان اُس شخص سے نکلجاتی ہی اور احادیث سی ثابت ہوتا ہی کہ جو شخص ماہ
رمضان مین تین روزی نہ رکہی اور حاکم شرع کی سامنی تین مرتبہ عقوبت ترک روزہ مین گرفتار
ہو چکا ہو تو تیسری مرتبہ واجب القتل ہوگا **فصل پہلی اقسام روزہ مین** جاننا چاہیے کہ روزے
کی چار قسمین ہین واجب و حرام اور سنت اور مکروہ روزہ واجب کے کئی قسمین ہین روزہ
رمضان مبارک روزہ کفارہ روزہ قضا روزہ بعوض قربانی حج روزہ عہد روزہ نذر روزہ
قسم اور روزہ روز سوم اعتکاف اور وہ روزہ جو بسبب اجارہ لازم ہوتا ہی یا وہ روزہ
کہ اپنے باپ کا اُسکی بڑی بیٹی پہ واجب ہو جاتا ہے **فصل دوسری چاند ثابت ہونیکی بیان مین**

مخفی نہ رہے کہ ماہ رمضان کے یا اور مہینون کی پہلی تاریخ بسبب چند چیزون کی ثابت ہوتی ہے پہلی چاند دیکھنے سے بشرطیکہ دیکھنے والے کو رویت ہلال کا یقین حاصل ہو جاوے دوسری بسبب شیاع تیسرے یہ کہ دو عادل رویت کی گواہی دین چوتھی یہ کہ مہینہ کی تیس دن تمام ہو جاوین پانچوین بسبب حکم حاکم شرع بشرطیکہ اسکی خطا کا یقین نہ ہو اور اگر یوم الشک ہو یعنی رویت ہلال کا یقین حاصل نہ ہوا ہو اور بہ نیت روزہ ماہ رمضان روزہ رکھے یا یہ قصد کرے کہ اگر آج غرہ ماہ رمضان ہے تو روزہ میرا روزہ ہاے ماہ رمضان المبارک مین شامل ہو اور اگر آج آخر ماہ شعبان ہے تو روزہ ہاے آخر شعبان مین محسوب ہو تو اس صورت مین روزہ باطل ہوگا اور اگر بقصد آخر شعبان بہ نیت سنت یا بقصد روزہ قضاے واجب بہ نیت واجب روزہ رکھے اور بعد غروب معلوم ہو کہ آج ماہ رمضان کی پہلی تاریخ تھی تو وہ روزہ روزۂ رمضان مین محسوب ہوگا اور حقیقت روزہ یہ ہے کہ مکلف اپنے نفس کو وقت مخصوص مین مخصوص چیزون سے باز رکھے اور انشاء اللہ تعالی تفصیل اسکی آگے بیان ہوگی اور ابتداے وقت روزہ طلوع صبح صادق سے ہے اور آخر وقت زوال حمرت مشرقیہ ہے اور وقت نیت روزہ غیر معین مین مثل قضاے رمضان اور نذر مطلق اول شب سے قبل زوال آفتاب تک ہے اور روزہ ماہ رمضان اور نذر معین کی نیت کا وقت حالت اختیار مین اول شب سے صبح صادق تک ہے اور اگر بھول گیا ہو یا مسافر حکم حاضر مین ہو جاے یا مریض صحیح ہو جاوے تو لازم ہے کہ قبل ظہر فوراً نیت کر لے اور ہو سکتا ہے کہ شب اول ماہ رمضان مین نیت کر لے کہ مین رضاے خدا کے لئے تمام ماہ رمضان کی روزے رکھتا ہون لیکن بہتر یہ ہے کہ روزہ ماہ رمضان مین ہر شب تجدید نیت کرے اور اپنے دل مین کہے کہ مین کل روزہ ماہ رمضان رکھونگا قربۃً الی اللہ ۵ فصل تیسری بیان مین ان چیزون کے جنسے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور وہ دس چیزین ہین بعض ان مین بنا بر فتوی اور بعض بنا بر احوط موجب قضا اور کفارہ ہوتے ہین پہلے اور دوسری کہانا اور پینا ان چیزون کا جنکو از روے عادت کہاتے اور پیتے ہون مثل روٹی اور پانی کے یا عادۃً کہاتے اور نہ پیتے ہون مثل

فصل تیسری مفطرات روزہ

بایک اور شیرہ درخت کی اور جو خلط کہ دماغ یا سینہ سے مثل بلغم منہ مین آتی ہے تو اسکے نگلنے سے
علی الاحوط پرہیز چاہیئے البتہ اگر بلغم فضای دہن سے باہر نکل آئے اور کوئی پھر اسے مونھ مین لیجا کے
بلع کر جاے تو قضا اور کفارہ لازم ہوگا بلکہ اس صورت مین تینون کفارہ دینا احوط ہے تیسرے
اپنے تئین عمداً اور اختیاراً جنب کرنا لیکن اگر دن کو سونے مین احتلام ہو جاے تو روزہ باطل نہین
ہوتا چوتھی بنا بر احوط عمداً خدا اور رسول اور ائمہ ہدا اور انبیا اور جناب فاطمہ زہرا علیہم السلام کی طرف
نسبت دیکے روایت دروغ یا مسئلہ دروغ بیان کرنا پانچوین بنا بر احوط کی ارتماس ہے یعنی تمام سر کا
پانی مین ڈبونا اور اگر بقصد غسل عمداً ارتماس کرے تو روزہ اور غسل دونون باطل ہین بشرطیکہ
اس دن کی روزے کا اتمام اُس شخص پر واجب ہو چھٹی جنب کا پہلی مرتبہ سو رہنا باوجود اطلاع
جنابت اس ارادے سے کہ تا صبح غسل نہ کرونگا اور صبح تک بیدار نہ ہونا پس یہ سونا حرام اور باعث
قضا اور کفارہ ہوگا اور اگر بقصد غسل بعد اطلاع جنابت باحتمال بیداری سو رہے اور صبح تک
بیدار نہ ہو تو سونا جائز اور روزہ صحیح ہے اور اگر سو رہے لیکن نہ یہ قصد رکھتا ہو کہ غسل کرونگا یا غسل
نکرونگا یعنی بے قصد محض سو رہے اور صبح تک بیدار نہو تو سونا جائز اور صحیح ہوگا مگر اسصورت مین قضاے روزہ
بجالانا بلکہ کفارہ دینا بھی احوط ہے یہ سب حکم خواب اول کے ہین اور دوسری دفعہ سونا یعنی بعد اسکے کہ جنابت پر
مطلع ہو کر سو رہے اور بیدار ہو بعد اسکے دوسری مرتبہ سو جاے اور بیدار ہونا ممکن ہو اور ترک غسل کا عزم
نرکھتا ہو تو اسصورت مین سونا جائز اور قضا لازم اور کفارہ احوط ہے بلکہ دوبارہ سونا بھی خلاف احتیاط ہے اور
تیسری دفعہ سو لینے مین احتیاط شدید چاہیے لیکن اگر باوجود احتمال بیداری سو جاے تو کلام جناب شیخ سے مفہوم ہوتا ہے کہ
حرام نہین ہے لیکن مبطل روزہ اور باعث قضا بلکہ بنا بر احوط موجب کفارہ بھی ہے ساتوین طلوع
صبح تک جنابت پر باقی رہنا روزہ رمضان المبارک اور روزہ نذر معین کو باطل کرتا ہے اور
روزہ قضاے رمضان بھی اس سے باطل ہوتا ہے اگرچہ عمداً نہ ہو آٹھوین غبار کا حلق مین
پہونچانا نوین بنا بر احوط مائعات سے حقنہ لینا یعنی اُن چیزون سے احتقان کرنا جو مثل پانی
اور عرق کی سائل اور روان ہوں دسوین قے کرنا عمداً اور اختیاراً اور اگر بے اختیار قے آجاوے

تو روزہ باطل نہین ہوتا اور سہواً بدون قصد ان مفطرات کی عمل مین آجانی سی روزہ صحیح رہتا ہی
لیکن اگر غسل جنابت یا غسل حیض یا نفاس ماہ رمضان مین بھول جاے یہانتک کہ روزی تمام
ہوجاوین تو قضا ای روزہ بنا بر احوط بجالائی اور چاہیے کہ جو نمازین بی غسل پڑہی ہون انہین
از سر نو ادا کری اور جب حالت مین تیمم کا حکم ہو تو بقدر امکان و اختیار بعد تیمم صبح تک بیدار
رہے اور اگر حالت بی اختیاری مین سوجاے تو مضائقہ نہین ہے اور روزہ دار دن کو میت
کے تئین غسل دینا جائز ہے اور اگر غسل مس میت یا اسکے عوض مین تیمم نہ کری یہانتک کہ صبح ہوجاے
تو روزہ صحیح ہوگا یعنی حدث مس میت پر باقی رہنی سے روزہ باطل نہین ہوتا اور غسل حیض و نفاس
کو بھی بعد خون بند ہونے کے قبل صبح بجالای ورنہ قضا لازم اور کفارہ دینا احوط ہوگا اور
اگر وقت تنگ ہو یعنے غسل جنابت یا حیض یا نفاس نکرسکے تو اوس حالت مین تیمم کرے
اور اگر باعتقاد وسعت وقت غسل کرے اور اثناے غسل مین صبح ہوجاے تو روزہ صحیح ہی
اور مستحاضہ اگر اون غسلون کو جو نماز صبح اور نماز ظہر اور عصر کے لئے اوسپر واجب ہین ترک کرے تو روزہ
اوسکا صحیح نہ ہوگا اور قضا لازم ہوگی مگر وجوب کفارہ ثابت نہین ہے اور جس شخص کے لئے غسل یا تیمم
ممکن نہ ہو تو اس سی تکلیف طہارت ساقط ہی اور روزہ اسکا صحیح ہی اور روزہ ماہ رمضان
کے کفارہ مین خواہ ایک بندہ آزاد کری خواہ ساٹھ روزے رکہی مگر ان روزون مین اکتیس
روزی پے درپے رکہنا لازم ہین یا ساٹھ مسکینون کو پیٹ بھر کے کہانا کہلای اور اگر ماہ رمضان
کا روزہ قضا بعد ظہر افطار کری تو دس مسکینون کو کہانا کہلای اور اگر اسپر قادر نہ ہو تو پے
درپے تین روزے رکہے فصل چوتھی بیان مین ان چیزون کے جو بدون کفارہ
فقط باعث قضاے صوم ہوتے ہین (۱) قبل تفحص حال صبح باوجود امکان بلا
ملاحظہ آسمان ماہ رمضان مین کسی مفطر کا استعمال کرنا بشرطیکہ وقت استعمال مفطر صبح ہوچکی ہو
اور صبح ہونا ثابت بھی ہوجاے تو چاہیے کہ اس روزی کی قضا کرے دوسرے کسی
شخص کے کہنے پر اعتماد کرکے باوجود قدرت بالتفحص کیفیت صبح مفطر صوم کا استعمال کرنا حالانکہ
وقت استعمال مفطر صبح ہوچکی ہو تیسری اگر کوئی شخص کہے کہ صبح ہے اور یہ شخص اسکے کہنے

پر اعتماد نہ کری بلکہ اسی یہ گمان ہو کہ یہ شخص ہنسی سے کہتا ہی حالانکہ وہ اپنی مقولہ مین صادق ہو
اور یہ شخص بلا تفحص حال مفطر صوم عمل مین لائی چوتھی شخص غیر کی کہنی سی افطار صوم کرنا پس اگر کوئی شخص
کہی کہ مغرب کا وقت آگیا ہی اور در حقیقت وقت نہ آیا ہو باوجودیکہ وہ مخبر عادل ہو اور اس شخص کو
اسکی کہنی پر عمل کرنا شرعاً جائز بھی ہو پس اگر قبل مغرب افطار صوم کیا ہی تو قضا اس روزی کی واجب
ہوگی اور اگر شخص غیر عادل کی کہنی سے روزہ کھولا ہی تو قضا و کفارہ دونون واجب ہونگی پانچوین
بسبب تاریکی افطار کرنا پس اگر بسبب تاریکی وقت کی داخل ہونی مین یقین حاصل ہو گیا ہو تو محض
قضا کافی ہوگی اور اگر شک یا گمان ہو تو قضا و کفارہ دونون لازم ہونگی اور اگر بسبب ابر کے
تاریکی ہوا اور اسوجہ سے روزہ کھول ڈالی تو قضا لازم ہوگی کفارہ لازم نہ ہوگا چھٹی یہ کہ اگر کوئی
غرض صحیح نہ ہو اور روزہ دار منھ مین کلی لی اور حلق مین بی اختیار پانی اتر جائی تو قضا سے
صوم واجب ہوگی **فصل پانچوین احکام مسافر و مریض مین** واضح ہو کہ صحیح ہونا روزۂ
واجب کا مشروط ہی باین شرط کہ سفر شرعی مین روزہ نہ رکھا جائی اور اگر مسافر قبل ظہر وطن
یا محل اقامت تک یعنی جہان دس دن کامل رہنی کا عزم ہو پہونچ جاسے پس اگر حد ترخص تک
پہونچنے سے قبل افطار کر چکا ہو تو اسدن کا روزہ اس شخص پر واجب نہین ہی اور نہ وہ روزہ
صحیح ہی اور اگر افطار نہ کیا ہو تو واجب ہی کہ روزی کی نیت کرکے وہ روزہ تمام کری کہ وہ روزہ
صحیح ہوگا اور اگر قبل ظہر کے سفر کری تو واجب ہی کہ بعد گذر جانی حد ترخص کی خواہ شب کو روزہ
کے نیت کی ہو یا نہ کی ہو بہر حال روزہ افطار کری اور اگر بعد ظہر کی سفر کری تو چاہیے کہ اس
روزی کو تمام کری کہ وہ روزہ صحیح ہی اور مسافر جبتک کہ وطن سی یا محل اقامہ سی حد ترخص پہ
نہ پہونچی افطار نہ کری ورنہ قضا اور کفارہ دونون لازم ہو جائینگے اور صحیح ہونا روزہ کا مشروط
بصحت ہی پس روزہ اس شخص کا کہ جانتا ہی کہ بسبب روزی کی لائق اعتنا ضرر نہ پہونچیگا تو وہ
روزہ صحیح ہوگا اگرچہ فی الحال بیمار نہ ہو یا بسبب روزہ بیماری کی پیدا ہونے کا یا بیماری
کے طول کھینچنے کا خوف ہو اور طبیب کہے کہ روزہ ضرر کریگا یا کہیگا کہ ضرر کریگا تو چاہیے کہ یہ شخص اپنے مظنہ پہ

(فصل ۵ احکام مسافر و مریض در رمضان)

عمل کرے یعنی جبتک مظنۂ ضرر و عدم ضرر خود اس شخص کو حاصل نہ ہو اسوقت تک قول طبیب حجت نہین ہے اور صورت
مشتبہ ضرر مین بھی روزہ نہ رکھنا چاہیے پس اگر باوجود مظنۂ ضرر روزہ رکھ لیا ہے تو قضا کرنا چاہیے اور اگر قبل ظہر کے
مرض برطرف ہو جاوے اور یہ شخص پیش از ظہر افطار کر چکا ہو تو روزہ کی نیت کرنا واجب نہین ہے اور نہ وہ روزہ صحیح ہے
اور اگر افطار نکیا ہو تو اس شخص پر اس روزہ کا تمام کرنا واجب ہے اور اگر اثناے روزہ مین عذر عارض ہو تو مریض
کو جایز ہے کہ روزہ افطار کر ڈالے خواہ وہ عذر قبل ظہر عارض ہو خواہ بعد ظہر مگر باین شرط کہ روزہ کا تمام کرنا اس
مریض کی لیے مضر بھی ہو اور اگر ایک ماہ رمضان سے دوسری ماہ رمضان تک علی الاتصال کوئی شخص بیمار ہے
اور بسبب مرض روزہ نہ رکھ سکے تو قضا ان روزون کی ساقط ہے اور ہر روزہ کی عوض مین
ایک مد کفارہ دینا احوط ہے تتمہ بیان مسائل متفرقہ مین مسئلہ چاہیے کہ حائض اور نفسا کو
جسوقت حیض و نفاس عارض ہو تو اسوقت روزہ کھول ڈالے اگرچہ غروب آفتاب مین کم
وقت باقی رہا ہو یا طلوع صبح سے بعد ایک لحظہ کی بھی خون منقطع ہوا ہو تو بھی اسدن روزہ نہ رکھے
مسئلہ پیر مرد اور زن پیر اور وہ شخص کہ بسبب مرض تشنگی پیاس کے تاب نہ لا سکے اگر یہ سبب
روزہ رکھنے سے بالمرہ عاجز ہون تو روزہ نہ رکھین اور انپر فدیہ بھی لازم نہین ہے اور اگر انکو
روزہ رکھنے مین بڑے محنت اور مشقت ہو تو بھی روزہ نہ رکھین لیکن اگر اثناے سال مین
روزہ قضا رکھ سکین تو انپر قضا واجب ہے والا ہر روزہ کے واسطے ایک مد فدیہ دینا واجب ہوگا
مسئلہ اگر حاملہ کو وضع حمل کا زمانہ نزدیک ہوا اور روزہ رکھنے مین ضرر کا خوف ہو تو روزہ
نہ رکھے اور بعد زوال عذر قضا بجالاوے مسئلہ دودھ پلانے والی عورت کا دودھ اگر کم ہو
اور خوف اپنی یا بچے کی ضرر کا ہو تو روزہ نہ رکھے اور بعد زوال عذر قضا بجالاے اور ہر روزہ
کے واسطے اپنی مال سے ایک مد کفارہ دیوے مسئلہ قضا روزہ رمضان مین اگرچہ
چند سال کی ہون قصد ترتیب واجب نہین ہے مگر سنت ہے مسئلہ روزہ مستحب کا صحیح ہونا اس
شخص سے کہ جسکے ذمہ روزہ واجب ہے محل خلاف ہے بعض علما منع کرتے ہین اگرچہ صحت خالی
از قوت نہین ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ جسپر روزہ واجب ہے وہ روزہ مستحب نہ رکھے اور اگر

تتمہ بیان مسائل متفرقہ

روزہ واجب رکہیگا تو امید ہی کہ خداوند عالم روزہ سنتے سے زیادہ ثواب مرحمت فرمائیگا

باب پانچوان بیان زکوۃ مین

اِس باب مین ایک مقدمہ اور کئی فصلین ہین اور مسائل اِسکے تنجیہ سی جیسیر حواشی حجۃ الاسلام جناب میرزا محمد حسن شیرازی دام ظلہ العالی مرقوم ہین نقل کیے گئی ہین تا اُنکی فتوی سی مطابق ہون مقدمہ بیان عقاب ترک زکوۃ مین حق سبحانہٗ و تعالے فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُکْوٰی بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ یعنی جو لوگ جمع کرتے ہین طلا و نقرہ کو اور حقوق الٰہی کو نہین دیتے اور راہ خدا مین صرف نہین کرتے پس بشارت دو انکو عذاب دردناک سے اُس روز کے گرم کرین اِس طلا و نقرہ کو آتش جہنم مین اور داغ کرین اس سی پیشانی کو اور پہلو کو اور پشت انکا اور کہینگے اُنسے یہ وہی مال ہی کہ جمع کیا تہا تم لوگون نے اپنے واسطے چکہو عذاب اس مال کا کہ جسے تمنے جمع کیا تہا زاد المعاد مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ایک قیراط زکوۃ سے نہ دی کہ بیسوان حصہ دینار کا ہوتا ہی وہ نہ مومن ہی نہ مسلمان اور وہ شخص مرنے کی وقت استغاثہ کرے گا کہ مجہکو دنیا مین پہر بہیجا تو تا مین زکوۃ کو دون اور حضرت سید المرسلین و ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین سی بطریق صحیحہ منقول ہی کہ جو شخص طلا و نقرہ رکہتا ہوا اور زکوۃ اُسکی نہ دی تو حق تعالے اُسکو روز قیامت اِس زمین پر محشور فرمائیگا کہ لغزندہ ہوا اور پاؤن اِسکے اُس زمین پر نہ ٹہرینگے اور اُس شخص پر ایک سانپ کو مسلط کریگا کہ زہر اسکا اور سانپون سے زیادہ ہوگا اور وہ سانپ اُس شخص کے پیچہے دوڑے گا اور وہ اسکے آوازسے بہاگے گا جب سانپ اُس تک پہونچیگا اور وہ جانے گا کہ اُس سی جان بری نہ ہوگی تو اپنی ہاتہ کو اُسکے منہ مین دیگا پس دندان اسکے اس طرح اس مین فرو ہونگے کہ جیسے شیر کسی چیز مین اپنی دانتون کو فرو کری اور وہ سانپ اُسکی گردن مین مثل ایک طوق کے

ہو جاے گا **فصل پہلی اُن جنسون کے بیان مین جس مین زکوۃ واجب ہوتی ہی**
وہ نو چیزین ہین پہلی طلا یعنے سونا سکہ دار جبکہ بقدر بیس دینار شرعی ہو تو چالیسوان حصہ زکوۃ دینا
چاہیے اور دینار موافق تحقیق جناب غفران مآب آقا سید دلدار علی اعلی اللہ مقامہ بظاہر تین ماشہ
اور تین رتی کا ہوتا ہی پس بیس دینار سونا ساڑھے پانچ تولہ اور ڈیڑھ ماشہ کے ہوتے ہین اگر
یہ مقدار سال بھر بجنسہ رہجاے تو زکوۃ دینا واجب ہی اور احتیاط یہ ہی کہ پانچ تولہ اور پانچ ماشہ مین
بھی زکوۃ دی پھر جب سونا سکہ دار بقدر چار دینار کہ بقدر ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ہوتا ہی زیادہ ہو تو
اس زیادتی کی زکوۃ چالیسوان حصہ پھر دینا ہوگی اسی طرح جب چار چار دینار بڑھتے جائین تو زکوۃ
دینا چاہیے اور اگر زیادتی چار سے کم ہو تو اُس مین زکوۃ نہین ہی اور احتیاط یہ ہی کہ جب ایک تولہ
ایک ماشہ بڑہی تو چالیسوان حصہ زکوۃ مین دی دوسری نقرہ یعنی چاندی جب بقدر دو سو
درہم شرعی کی ہو اور سال بھر رہی تو چالیسوان حصہ یعنی پانچ درہم زکوۃ دی اور ایک درہم
بقدر دو ماشہ اور کچھ کم تین رتی ہوتا ہی پس دو سو درہم ظاہرا برابر اکتالیس روپیہ چہرہ دار
انگریزی اور ایک ماشہ کے ہونگے زکوۃ مین اسکا چالیسوان حصہ دی اور احتیاط یہ ہی کہ پوری
اکتالیس مین بھی زکوۃ دی بعد اسکے دوسرا نصاب چالیس درہم شرعی ہین جب چالیس درہم
اور ہون علاوہ مقدار سابق کے تو اسی حساب سی ہر چالیس درہم مین ایک درہم دیا کرے
اور چالیس درہم بقدر آٹھ روپیہ چہرہ دار اور اڑھائی ماشہ کے ہوتے ہین یعنی جب آٹھ
روپیہ چہرہ دار اور اڑھائی ماشہ اضافہ ہون تو زکوۃ دی اور اگر اس سے کم اضافہ ہون تو زکوۃ
واجب نہین ہی سوم شتر اُسکے بارہ نصاب ہین پانچ نصاب ہین پانچ پانچ کے ہین پس جب
پانچ شتر ہو وین تو عوض مین اسکے ایک گوسفند سال بھر کامل کا یا ایک بز دو برس کامل کا کہ
تیسرے سال مین داخل ہوا ہو دینا چاہیے اور یہ بھی لازم ہے کہ گوسفند یا بز جو دی تو وہ
بیمار ی اور کوئی عیب نہ رکھتی ہو اور تازہ جنی نہو اور زکوۃ اُسوقت واجب ہوتی ہے کہ
حیوان چرتے ہون دانہ اور گھانس اُنکو نہ ملتا ہو اور اُنپر ایک سال گذر جاے اور بوجھ

(فصل بیان مقدار زکوۃ نقدین)

اُٹھانے والے نہ ہون اور پانچ اونٹ سی زیادہ مین زکوۃ نہین ہی جبتک دس نہ ہون جب دس ہوئین تو دو
گوسفند یا دو بزدی اور جب پندرہ ہون تو تین گوسفند یا تین بز اور جب بیس ہون تو چار گوسفند
یا چار بز اور جسوقت پچیس ہون تو پانچ گوسفند یا پانچ بز بنا بر مشہور دی چھٹی نصاب بنا بر مشہور چھبیس [26]
مین ہی جب چھبیس شتر ہون تو ایک شتر مادہ کہ وہ ایک برس تمام کرکی دوسرے برس مین داخل ہوئی
ہوا اور اگر شتر مادہ نہ رکھتا ہو تو اُس حالت مین ایک شتر بز دو برسکا کہ تیسرا سال اُسی شروع ہوا ہو دینا چاہئے
ساتوین نصاب چھتیس [36] مین ہی جب چھتیس شتر ہون تو زکوۃ اُسکی ایک شتر مادہ ہی کہ تیسری برس مین
ہوئی ہوا اور آٹھوین نصاب چھیالیس مین ہی زکواۃ اسکی ایک شتر مادہ ہی کہ چوتھی برس مین داخل ہوئی ہو اور نوین نصاب ایکسٹھ
مین ہی جب اکسٹھ شتر ہون تو اُس حالت مین زکوۃ ایک شتر مادہ ہی کہ پانچوین برس مین داخل ہوئی
ہوا اور دسوین نصاب چھہتر مین ہی جب چھہتر شتر ہون تو زکوۃ اُسکی دو شتر مادہ ہین کہ تیسری برس مین
داخل ہوئے ہون گیارہوین نصاب بنا بر مشہور اکانوین ہی زکوۃ اُسکی دو شتر مادہ ہین کہ چوتھے
سال مین داخل ہوے ہون بارہوین نصاب ایک سو اکیس مین ہی ہر پچاس مین ایک شتر مادہ کہ چوتھی
سال مین داخل ہوئے ہو یا چالیس مین دو شتر مادہ جو تیسری برس مین داخل ہوئے ہو دی چہارم گاو کہ
عدد مین تیس ہون اور تیس سی کم مین زکوۃ نہین ہوتی اور تیس مین ایک بچہ گاو جو دوسری برس مین
داخل ہوا ہو دینا چاہیے اور مادہ کا دینا ظاہر احوط ہی اور جب چالیس ہون تو ایک مادہ گاو کہ پورے
دو برس کی ہوا اور تیسری برس مین داخل ہوئی ہو دیوے پنجم گوسفند جب چالیس ہون تو زکوۃ اُسکی
ایک گوسفند ہوا اور جب ایک سو اکیس ہون تو دو گوسفند اور جب دو سو ایک ہون تو تین گوسفند
دینا واجب ہوتے ہین اور جب تین سو ایک ہون تو اُس حال مین بنا بر قول احوط چار گوسفند
دینا چاہیے اور جب چار سو ہون یا اُس سی زیادہ ہون تو اُسوقت لازم ہی کہ سو سو راس
مین ایک راس زکوۃ مین دی اور جس عدد مین زکواۃ واجب ہوتی ہی اُسکو اصطلاح فقہا مین
نصاب کہتی ہین پس ان چیزون مین سی جو چیز کہ حد نصاب سی کم ہو یا دو نصاب مین واقع ہو
اور دوسری نصاب تک نہ پہونچی تو اُس مین زکوۃ واجب نہین ہی ششم گندم ہفتم جو ہشتم خرما نہم مویز

دربیان زکوۃ

کئی شرطین ہین شرط اول یہ کہ آپ خود بوے کہ جو اور گیہون دانہ سخت ہونی سی پہلی اور خرما زرد اور سرخ
ہونے سے پہلے اور انگور دانہ بندھنے سی پہلے مالک کی ملک مین داخل ہون اور اگر بعد دانہ بندھنی یا
زرد و سرخ ہونی کی ملک مین آوین تو بنا بر قول بعض علما زکوۃ واجب نہین ہی اور احوط یہ ہی کہ اگر
قبل اسکے مالک ہو کہ جب گندم پر اطلاق گندم ہو یا دانہ سخت نہ ہوا ہو تو زکوۃ دی اور اگر دو صفون
مین سی کوئی وصف پا یا جاوی تو زکوۃ دینا ضرور نہین ہی اور جو وغیرہ کا بھی یہی حکم ہی دوم یہ کہ
حد نصاب کو پہونچی اور نصاب ان چیزون کا تین سو صاع شرعی ہین اور صاع شرعی کا وزن سیر قدیم
لکھنو سے کہ چھیانوے روپئے کا گیارہ ماشہ کی روپئی سے ہی دو سیر و نصف سیر تخمیناً ہوتا ہے و
تین سو صاع تخمیناً اٹھارہ من تیس سیر ہوی اور جو کچھ نصاب پر زیادہ ہوا گرچہ کمتر ہو زکوۃ
اسکی واجب ہی اور زکوۃ ان چیزون کے دس حصہ مین ایک حصہ ہی بشرطیکہ مینہہ کی پانی سی
پیدا ہوے ہون یا آب جاری مثل چشمہ وغیرہ بی مشقت حاصل ہوے ہون اور اگر کنوین کے
پانی سے خواہ کھینچکر یا ہاتھ سے یا اونٹ اور گاؤ وغیرہ کی اعانت سی پانی نکال کر دین تو چاہیئے
کہ بیس حصہ مین ایک حصہ زکوۃ دیجاوی اور اگر باران وغیرہ سی بھی اور کنوین کی پانی سے بھی
زراعت حاصل ہوئی ہو تو حکم اوپر اغلب کی کیا جائے گا **فصل دوسری زکوۃ فطرہ کی بیان**
مین زکوۃ فطرہ ہر مکلف پر واجب ہی بشرطیکہ وہ مکلف اپنی عیال واجب النفقہ کی قوت یکسالہ
پر قادر ہو پس چاہیئے کہ اپنی ذات کا اور اپنی واجبان نفقہ کی ذات کا فطرہ نکالی اور عیال کا فطرہ
اوس صورت مین واجب ہی کہ اگر شب فطر اسکی عیال دوسری شخص کی عیال نہ ہو جائین پس
اگر شب فطر اس شخص کے عیال کا نفقہ دوسری سی متعلق ہو جاوے گا تو اوس شخص پر فطرہ واجب
نہ رہیگا اور مہمان کا فطرہ بلکہ اوس شخص کا جو روز آخر ماہ رمضان قبل شام کسی کے مکان پر اگر
شریک افطار ہو تو اوسکا بھی فطرہ دی اور جو شخص کہ اپنی اور اپنی عیال کی قوت یکسالہ پر قادر نہ
تو اوسکو فطرہ دینا مستحب ہی اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ آدمی فطرہ نکالے اور اپنی عیال مین ایک کو دی
اور وہ دوسری کو دی پھر آخر مین کسی مستحق کو دیدی یہ اوس صورت مین ہی کہ سب عیال بالغ

فصل دوسری بیان فطرہ کا

اور مکلف ہون اور فطرہ نکالنی کا وقت شب عید کی اول شام سے ہے اور صبح عید کو پیش از نماز عید
بھی نکال سکتا ہی اور نماز کی بعد تک تاخیر کرنا نہ چاہیے اور احوط ہی کہ رات کو فطرہ نکالی اور عید کی نماز
کے پہلے دی اور اگر فطرہ نکال چکا ہوا ور دوسری روز تک بسبب مستحق نہ ملنی کی تاخیر کری تو کچھہ
مضائقہ نہین ہی اور مقدار فطرہ کے ایک صاع ہی اور صاع کا وزن سابق مین لکھا گیا ہی کہ بحساب
سیر قدیم لکھنو تخمیناً اڑہائی سیر ہوتا ہی مگر پونے تین سیر بحساب سیر قدیم دینا احوط ہی اور فطرہ مین
اُس جنس کو دینا چاہیے کہ اکثر اوقات اُس شخص کا قوت ہو مثل گندم وغیرہ اور قیمت دینا بھی کافی
ہی اور اگر ظہر روز عید تک فطرہ نہ دیا ہو تو احوط ہی کہ شام تک بقصد قربت دی اور قصد ادا و قضا
نہ کری اور اگر عید کا دن گذر جاوی تو بعد اُسکے بقصد قربت دی اور خاص فطر کا قصد نہ کری
اور فطرہ دینے کے وقت یہ نیت کری کہ مین زکوۃ فطرہ دیتا ہون واجب قربۃً الی اللہ **فصل**
تیسری بیان مین مستحقان زکوۃ کے جاننا چاہیے کہ مستحق زکوۃ سات فرقی ہین اول
و دوم فقرا و مساکین یعنی وہ شخص کہ اپنے اور اپنی عیال کا قوت یکسالہ نہ رکھتا ہو اور کوئی
صنعت بھی نہ جانتا ہو کہ وہ صنعت نفقہ کی لئی کافی ہو سوم وہ لوگ کہ امام علیہ السلام یا مجتہد
کی طرف سی تحصیل زکوۃ کی لئی یا جمع زکوۃ اور حساب لکھنی کی واسطے مقرر و معین ہون پس اپنا
حصہ مال زکوۃ سے جسقدر کہ امام مقرر کری پا سکتے ہین چہارم وہ کافر کہ جنکو اہل اسلام مدد کے
واسطے اپنا شریک کرین مگر اس زمان غیبت امام مین یہ مصرف زکوۃ محل کلام ہی پنجم وہ غلام
کہ اپنی آقا کے خدمت مین مشقت اور آزار کھینچتا ہو اُسکو مال زکوۃ سے مول لینا اور راہ
خدا مین آزاد کرنا ہو سکتا ہی اسی طرح وہ غلام کہ جو اپنے آقا سے مکاتب ہو یعنی آقا نے اُسسے
یہ کہا ہو کہ اگر تو مبلغ معین پہونچا وے گا تو آزاد ہو جاوے گا اور وہ غلام حاصل کرنی سی
کل مبلغ مشروط یا بعض کی عاجز ہو اس صورت مین تمام یا بعض مبلغ مال زکوۃ سی لے کر
اُسکے آقا کو دینا جائز ہی تا وہ غلام آزاد ہو جاوے ششم وہ جماعت کہ قرضدار ہو اور وہ قرض
امور معصیت مین نہ کیا ہو اگر ادا کرنے سے اُسکے وہ لوگ عاجز ہون تو مال زکوۃ سے دے

بیان مستحقین زکوۃ

سکتے ہین تاکہ اپنی قرضکو ادا کرین ہفتم خدا کی راہ مین صرف کرنا مثل خرچ جہاد اور حاجیون کا اور زائران
آئمۂ اطہار علیہم السلام کو دینا اور پل یا مسجد بنانا یا مدرسہ کا طلبۂ علوم کے لیئے بنا کرنا تاکہ وہ علوم دینکی
تحصیل مین مشغول ہون ہشتم وہ شخص کہ مسافرت مین پریشان پڑا ہوا اور اپنی گھر کے جانی کا خرچ
نہ رکھتا ہو اسی اسقدر دینا چاہیئے کہ مکان پر پہونچ جای بشرطیکہ سفر اسکا سفر معصیت نہ ہو اور یہ بھی
شرط ہی کہ مستحقین زکوۃ سوای قسم چہارم شیعۂ اثنا عشریہ ہون اور اگر عادل بھی ہون تو احوط ہی
مگر عادل ہونا لازم نہین ہی اور یہ بھی شرط ہی کہ جس شخص کو زکوۃ دی جای وہ زکوۃ دینی والے کا
واجب النفقہ نہ ہو اور واجب النفقہ وہ لوگ ہین کہ جنکا نفقہ آدمی پر واجب ہو مثل پدر و مادر و جد
و جدہ اور فرزند اور فرزندون کی فرزند اور زوجہ اور بندہ اور غیر سید کی زکوۃ سید کو لینا جائز
نہین ہی اور غیر سید پر مباح ہی اور احوط یہ ہی کہ شریف کو زکوۃ نہ دین شریف اسکو کہتے ہین کہ باپ
اسکا غیر سید ہو اور ماں اسکی سیدہ ہو باب چھٹا مسائل خمس کے بیان مین یہ باب
بھی رسالہ نخبہ سی کہ جو مطابق فتاوی جناب میرزا مدظلہ ہی مطابق کیا گیا ہی اس مین دو فصلین
ہین فصل اول بیان مین اس جنس کی ہی کہ جس مین خمس دینا واجب ہی اور وہ سات
ہین اول لوٹ کا مال کہ جو کفار حربی سے جہاد مین ہات آئے خواہ جنگگاہ مین دستیاب ہو خواہ
جنگگاہ سے باہر دستیاب ہو دوم معادن یعنی کان جس چیز کی ہو خواہ طلا و نقرہ و مس و سرب
کی ہو خواہ یاقوت و زبرجد یا سرمہ و قیر و نفط و گندگ کی ہو ان سب مین یہ شرط ہی کہ بعد وضع
اخراجات ضروری مثل خرچ کہودنے و صاف کرنے کی جسقدر کہ باقی رہی اسکا خمس دیوی سوم
جو کچھ کہ دریا مین غوطہ لگا کے نکالا جای مثل موتی یا مونگی وغیرہ کی بشرطیکہ قیمت اسکی ایک مثقال
طلا ہو یا زیادہ چہارم جبوقت مال حلال مال حرام مین ملجای اور صاحب مال کو مقدار حرام
معلوم نہ ہو تو پانچوان حصہ اسکا نکالنا چاہیئے اور اگر مقدار حرام کو صاحب مال جانتا ہی تو اس
مقدار حرام کو نکال کر اگر مالک کو جانتا ہی تو اسی حوالہ کر دی اور اگر مالک کو جانتا ہی مگر مقدار
کو نہین جانتا تو لازم ہی کہ صاحب مال اسی صلح کری یا زیادہ دے کی اسی راضی کری اور اگر مقدار

بیان خمس

حرام کو جانتا ہے لیکن مالک کو نہین جانتا تو اُس صورت مین سے تلاش لازم ہے شاید کہ صاحب مال ملجائے
اور اگر بسبب اُسکی ملنے سے نا امید ہو تو اُسقدر مال کو اُسکی لئے تصدق کر دے اِس صورت کو اور صورت
اول کو رد مظالم کہتے ہین پنجم وہ زمین کہ کافر ذمی مسلمان سے خرید کرے ششم گنج یعنی وہ مال کہ زمین مین گڑا
ہوا ملے اگر بلاد کفار مین دستیاب ہو خواہ اثر اسلام اُس مال مین پایا جائے یا نہ پایا جائے خمس اُسکا
نکالنا واجب ہوا اور اگر بقدر نصاب زکوٰۃ ہو تو بعد اخراج خمس جسقدر باقی رہے وہ اُسکا مال ہے کہ جسنے
پایا ہے اور اگر بلاد اسلام مین زمین غیر آباد مین پایا جائے کہ جس زمین پر کسی مسلم کا قبضہ نہ ہوا اور اثر
اسلام بھی اُس مال مین نہ ہوا اور قرائن سے بھی ثابت نہ ہو کہ یہ مال کنوز اسلام سے ہے تو اُس صورت مین
بھی یہی حکم ہے ہفتم جو فائدہ کہ تجارت یا زراعت یا حرفہ وغیرہ سے حاصل ہوے اگر وہ فائدہ تمامی اخراجات
سال سے اِس شخص کی زیادتی ہو تو واجب ہے کہ اُس زیادتی سے پانچوان حصہ نکالے مثلاً سو روپے
تجارت سے کسیکو حاصل ہوے اور اخراجات سال کی لائق حال ساٹھ روپے ہوتی ہین تو لازم ہے
کہ چالیس روپیے سے پانچوان حصہ کہ آٹھ روپے ہوتے ہین نکالے **فصل دوم بیان تفصیل مستحقان
خمس** مین خمس کی چھ حصہ ہوتے ہین تین حصہ اُس مین مخصوص مال حضرت صاحب الزمان علیہ السلام
ہین اور نصف باقی ماندہ اُن سادات کو دینا چاہیئے کہ جو یتیم اور مسکین اور ابن السبیل ہون مراد سید سے
وہ شخص ہے کہ باپ کی جانب سے اُسکا نسب حضرت ہاشم جد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچے
اور یتیم اُس لڑکی کو کہتے ہین کہ باپ نہ رکھتا ہو اور یتیم مین بھی فقیر ہونا شرط ہے اور ابن السبیل سے مراد
مرد مسافر ہے کہ غربت مین کسی بلد غیر مین معطل پڑا ہو تو مال خمس مین سے اُسی اُسقدر دینا چاہیے کہ اپنے
شہر مین پہونچ جاے اور زمان غیبت مین حصہ سادات اگر مجتہد جامع شرائط کی خدمت مین
پہونچا دین تو اُس سے بہتر ہے کہ اپنی ہاتھ سے تقسیم کرین اسلئے کہ مجتہد مستحق خمس کو بہتر پہچانتا ہے لیکن
حصہ صاحب الزمان علیہ السلام کہ نصف خمس ہے اُسی واجب لازم ہے کہ مجتہد کو دین یا باجازت مجتہد
سادات مستحقین کو تقسیم کرین **باب ساتوان بیان حج وعمرہ اور زیارت حضرت رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زیارت ائمہ بقیع** مین مسائل اس باب کی سات

حج حجۃ الاسلام مرحوم شیخ مرتضی النجفی اعلی اللہ مقامہ سی نقل ہوی ہین کہ جو بحوشی مجتہد العصر حجۃ الاسلام
میرزا محمد حسن شیرازی دام ظلہ العالی محشی ہی اور قبل اسکے ایک مقدمہ مین فضائل و ثواب حج و عقاب
ترک حج مین چند حدیثین لکھی جاتی ہین مقدمہ جان تو کہ فضیلت حج و عمرہ کی حد سی زیادہ ہے
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ جو شخص مرجاوی اور حجۃ الاسلام نہ بجا لای
اس حال مین کہ اسکو حج کرنے سے کوئی حاجت ضروری یا مرض شدید یا ممانعت بادشاہ جابر
مانع نہ ہو تو ایسا شخص دنیا سی مانند موت یہودی یا نصرانی کی انتقال کریگا اور حدیث صحیح مین
وارد ہوا ہی کہ ایک اعرابی جناب پیغمبر خدا کی خدمت مین حاضر ہوا اسنی عرض کی یا رسول اللہ مین
اپنے گھر سے ارادہ حج نکلا تھا لیکن حج کو نہ پہونچ سکا اور میری پاس مال بہت ہی پس آپ مجھی کسی
ایسے عمل خیر کا حکم دیجیے کہ بسبب اسکے مجکو ثواب حج ملی پیغمبر خدا نے یہ سنکر منہہ اپنا اسکی طرف کیا اور
فرمایا کہ تو اس کوہ ابو قبیس کو دیکھ تحقیق کہ اگر یہ کوہ ابو قبیس تمام طلای سرخ ہوجای اور تو
اسکا مالک ہو اور اس طلا کو تمامیتہ راہ خدا مین صرف کری تو بھی تجھی ثواب حج نہ ملیگا بعد اسکے
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تحقیق کہ جسوقت حاج تہیۂ حج کرتا ہی تو کوئی
چیز نہین اٹھاتا اور کسی چیز کو نہین رکھتا مگر یہ کہ خداوند عالم اسکے لئی دس حسنہ تحریر فرماتا ہی اور
اسکے دس گناہ محو کرتا ہی اور اسکے لیے دس درجی بلند فرماتا ہی پس جسوقت وہ اونٹ پر سوار
ہوتا ہی تو اونٹ اسکا قدم نہین اٹھاتا اور زمین پر قدم نہین رکھتا مگر یہہ کہ بعوض قدم اٹھانے
اور بعد و قدم رکھنے کی دس حسنہ ملائکہ اسکے نامۂ عمل مین ثبت کرتے ہین اور دس گناہ اسکے محو
کرتے ہین اور اسکے لیے دس درجہ بلند کرتے ہین پس جسوقت طواف خانۂ کعبہ کرتا ہی تو گناہون
سے اپنے نکل جاتا ہی پس جسوقت درمیان صفا و مروہ سعی کرتا ہی تو اسوقت گناہون سے بری
ہوجاتا ہی پس جسوقت وقوف عرفات کرتا ہی تو اسوقت اسپر کوئی گناہ باقی نہین رہتا پس
جب وقوف مشعر الحرام کرتا ہی تو سیئات سی پاک ہوتا ہی پس جب رمی جمرات کرتا ہی یعنی سنگریزے
لگاتا ہی تو معصیت سی مبرا ہوجاتا ہی پس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک ایک

فضیلت حج

موقف کو فرماتی تھی یہاں تک کہ آخر عمل کو ارشاد فرمایا کہ جسوقت حاج اس عمل کو عمل مین لاتا ہی تو اپنی گناہون سی منزہ ہوجاتا ہی پھر حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہوسکتا ہی کہ کوئی شخص کسی عمل سے ثواب حج کنندہ کو پہونچ سکے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ چار مہینہ تک بعد حج کی ملائکہ حاج کی گناہ نہین لکہتی اسکے حسنات ہی لکہتی ہین مگر یہ کہ گناہ کبیرہ کری حضرت امام محمد باقر علیہ السلام جسوقت مکہ مین تشریف رکہتی تہے اور لوگون سے حدیثین بیان فرماتی تہی تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص انصار مین سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت مین ایک مسئلہ دریافت کرنی کی لئی حاضر ہوا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اگر تجھے منظور ہو تو خود سوال کر ورنہ مین تجہی خبر دون کہ تو مجھسے کیا سوال کرنی آیا ہی یہ سنکر اُس مرد انصاری نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہی مجھے میری سوال سی خبر دیجیے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو مجھسے یہ سوال کرنے آیا ہی کہ تیرے واسطے حج اور عمری مین کیا ثواب ہوتا ہی پس بدرستیکہ جسوقت تو راہ حج کا متوجہ ہوتا ہی اور اپنی راحلہ پر سوار ہوتا ہی اور بسم اللہ والحمد للہ کہتا ہی اور راحلہ تیرا راہ چلتا ہی تو وہ راحلہ زمین پر قدم نہین رکہتا اور قدم نہین اٹھاتا مگر یہ کہ ملائکہ تیرے واسطے حسنہ لکہتی ہین اور تیری گناہ محو کرتے ہین پس جب تو احرام باندھتا ہی اور تلبیہ کہتا ہی تو بعد ہر تلبیہ کی ملائکہ تیری نامۂ عمل مین دس حسنہ لکہتی ہین اور دس گناہ محو کرتے ہین پس جب تو سات مرتبہ گرد بیت اللہ الحرام پھرتا ہی تو بسبب اسکے تجھکو حق سبحانہ و تعالی کی جانب سے ایک عہد اور ذخیرہ حاصل ہوتا ہی کہ خداوند عالم کو شرم آتی ہی کہ بعد اسکے پھر کبھی تجہپر عذاب کری پس جب دو رکعت نماز طواف عقب مقام ابراہیم بجالاتا ہی تو بسبب اُس دو رکعت نماز کے دو ہزار رکعت مقبول کا ثواب حق سبحانہ و تعالی تجکو عطا فرماتا ہی پس جب تو سعی درمیان صفا و مروہ کرتا ہی تو خداوند عالم تجکو اُس شخص کا ثواب عطا کرتا ہی جسنے اپنی شہر سے پیادہ حج کیا ہو اور ثواب اُس شخص کا دیتا ہی کہ جسنے ستر بندۂ مومن راہ خدا مین آزاد کیے ہون پس جب تو وقوف عرفات کرتا ہی تو نوین کو ذیحجہ کے غروب آفتاب تک اگر تجپر گناہ مثل

ریگ بیابان ہون یابعدد ستارہ ہای آسمان یابعدد قطرات باران ہون توان سبکو خدا بخشدیتا ہی
پس جب تو سنگریزی لگاتا ہی تو حق سبحانہ وتعالی بعدد ہر سنگریزی کی دس حسنہ تجھی عنایت فرماتا ہی
کہ وہ حسنہ تیری عمر آیندہ کی لئی تحریر ہوتے ہین پس جب تو سر منڈاتا ہی تو بعدد ہر بال کے تیری
عمر آیندہ کے لئی حسنہ لکہا جاتا ہی پس جب تو اپنی ہدی کو ذبح کرتا ہی یا اپنے اونٹ کو نحر کرتا ہی تو عوض
مین اسکے ہر قطرۂ خون کے تیری عمر آیندہ کے واسطے حسنہ مرقوم ہوتا ہی پس جب تو خانہ کعبہ کی زیارت
کرتا ہی اور دو رکعت نماز عقب مقام ابراہیم بجالاتا ہی تو ایک فرشتہ تیری دونون شانون پر ہاتھ
مارتا ہی اور تجھسے کہتا ہی کہ خداوند عالم نے تیرے گناہ گذشتہ و آیندہ بخشدیے ایک سو بیس دن
تک تیرے گناہ نامہ عمل مین نہین لکھے جاینگے کیفیت اعمال حج بطور اجمال رسالہ
جناب شیخ مرتضے النجفی سے نقل ہوے ہین جاننا چاہیے کہ حجۃ الاسلام تمام عمر مین
ہر مکلف پر جبکہ شرطین وجوب کی پائی جائین ایک مرتبہ واجب ہوتا ہی اور حج کی تین قسمین
ہین حج تمتع حج قران حج افراد چونکہ اہل فارس واہل ہند کو بیشتر حج تمتع کا اتفاق ہوتا ہے
لہذا اس رسالہ مین اسی قسم خاص کے بیان پر اکتفا منظور ہی جاننا چاہیے کہ حج تمتع مرکب ہی دو
عبادتون سی ایک کو عمرۂ تمتع کہتے ہین دوسری کو حج تمتع کہتے ہین حج تمتع کا اطلاق دو عبادتون
پر ہوتا ہی اور ایک جزو مرکب پر بھی اطلاق ہوتا ہی جزو اول یعنی عمرۂ تمتع مقدم ہے حج تمتع
پر مثل اسکے کہ اگر کسی کو ممکن نہ ہو کہ عمرۂ تمتع قبل از حج تمتع بجالاوی بسبب کسی عذر کی اس صورت
مین حج افراد ہوگا بعد از فراغ بیان افعال عمرہ انشاء اللہ تعالے تفصیل اسکی مذکور ہوگی
اور جاننا چاہیے کہ مکلف کو جس طرح قبل از شروع نماز اجزای نماز پر مطلع ہونا لازم ہے اسی طرح
قبل از شروع صورت اجمالی حج تمتع پر مطلع ہونا ضرور ہی اور صورت اجمالی اسکی یہ ہے
کہ حج کنندہ عمرۂ تمتع کی لئی پہلا احرام باندھیگا چنانچہ تفصیل اسکی آگے مذکور ہوگی اور جسوقت
داخل مکہ معظمہ ہوگا طواف عمرہ کریگا یعنی سات مرتبہ خانہ کعبہ کی گرد پھریگا اور ہر اسکے
ہر دوری کو شوط کہتے ہین بعد اسکے مقام ابراہیم علے نبینا وآلہ علیہ السلام مین دو رکعت

بیان حج و عمرہ

نماز طواف پڑھیگا پھر درمیان صفا و مروہ کہ یہ نام دو مقاموں کا ہے سات مرتبہ سعی کریگا یعنی آ چلیگا او جانا
صفا سے مروہ تک ایک مرہ حساب کیا جائیگا اور پھر نا مروہ سے صفا تک دوسرا مرہ حساب کیا جائیگا
بعد اسکے تقصیر کریگا یعنی تہوڑے سے بال یا ناخن اپنے کاٹیگا جسوقت ان امور سے فارغ ہو گا
وہ چیزین کہ بسبب احرام کے اسپر حرام ہو گئی تھین وہ سب حلال ہو جائینگے چنانچہ اسی عمرہ تمتع
اور اسکے حج کو حج تمتع اسوجہ کہتے ہین کہ شخص مکلف بعد ادا اسکے متمتع ہو سکتا ہے کہ تمتع ہو یعنی
وہ چیزین کہ بعد احرام اسپر حرام ہو گئیں تہین اونسے مستفیض اور مستلذ ہوا اور جب نوین تاریخ نزدیک ہو گی پھر
دوبارہ حج کے لیئے مکہ سے احرام باندھیگا اور عرفات کی طرف جائیگا عرفات ایک مقام کا نام ہے کہ وہ
مکہ معظمہ سے چار فرسخ کے فاصلہ پر واقع ہے اور ذیحجہ کی نوین تاریخ ظہر کے وقت سے تا وقت مغرب عرفات
مین رہیگا بعد وہان سے کوچ کریگا اور مشعر الحرام مین آ رہیگا یہی ایک مقام ہے کہ بجانب مقام سے اور مکہ
معظمہ سے دو فرسخ کا فاصلہ ہوگا وہان روز عید قربان طلوع صبح سے تا غروب آفتاب رہیگا پھر منی مین آئیگا
اور یہ بھی ایک مقام کا نام ہے اور یہ مقام قریب مکہ واقع ہے وہان تین عمل بجا لائیگا پہلے رمی
یعنی جمرہ عقبہ پر سنگریزی مارے گا دوسری ہدی کو ذبح کرے گا یا نحر کرے گا تیسرے سر منڈائیگا
یا بال یا ناخن کاٹے گا بعد اسکے مکہ مین مراجعت کرے گا اور بدستور سابق طواف زیارت بجا لائیگا
بعد ازین بعنوان سابق درمیان صفا و مروہ سعی کرے گا پھر طواف نسا بجا لائیگا اور طواف نسا مین
زن و مرد و بچہ ایک حکم مین ہین بعد اسکے دو رکعت نماز طواف پڑھے گا پھر منی مین رہنے کے لیئے
آئیگا گیارھوین شب اور بارھوین شب اور گیارھوین دن اور بارھوین دن دوبارہ رمی جمرات کریگا
بعد بجا لانے ان اعمال کے منی مین تمام اعمال حجة الاسلام سے کہ اوسپر بجا لانا اونکا واجب تہا
فارغ ہوگا اور اگر شخص مکلف بحج ابتدای احرام مین ان اعمال سے لا علم ہو لکن حج واجب جو اسکے ذمہ پر ہے اوسے بحج
بجا لانیکا قصد کرے کہ بعد ازین ان اعمال مین مشتغل ہوگا اور اوسکو کیفیت متحقق ہوگی جیساکہ اکثر عوام قصد کرتے ہین
کہ موافق رسالہ کے جو اونکی پاس ہوتا ہے اعمال بجا لائینگے یا موافق اقوال ان مجتہدین کی کہ اونکے ہمراہ ہوتے
ہین عمل کرینگے ظاہرا عمل ایسی شخص کا صحیح ہوگا جیساکہ بعض روایات و مستفاد ہوتا ہے اور

بیان حج تمتع

حج تمتع کی صورت تفصیلی یہ ہی کہ اول فعال حج تمتع سی عمرہ تمتع ہوتا ہی چنانچہ سابق ازین معلوم ہوا
اور چونکہ واجبات عمرہ کی پانچ ہین اور واجبات حج کی پندرہ ہین اور یہ مجموعاً بیس واجبات ہوے
ان سب کا بیان دو باب اور بارہ فصلون مین ہوگا **باب اول بیان عمرہ مین** ہی اور اس
مین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی** بیان مین احرام و عمرہ کی ہی اور اس مین چند مقصد ہین
مقصد اول بیان مین مستحبات کی ہی کہ قبل احرام و درمیان احرام و بعد احرام اون مستحبات
کو بجالانا چاہیے اور مکروہات احرام بھی اس مقصد مین مذکور ہوی ہین جاننا چاہیے کہ وقت
احرام مستحب ہی کہ یہ شخص احرام کی نیت ارادہ ہوا ور اپنا بدن کثافات سی پاک کرے اور ناخن
کاٹے اور شارب لی اور بغل کی بال اور موی زہار نوری سی دور کرکے غسل کرے اور اگر
بعد غسل وہ لباس پہنے یا وہ چیز کہا ی کہ محرم کو جائز نہین ہی تو اعادہ غسل مستحب ہی اور جس
صورت مین خوف اس بات کا ہوگا کہ میقات مین پانی دستیاب نہ ہوگا تو جائز ہے کہ پہلے سے
غسل کرلے اور اگر میقات پر پہونچکر پانی دستیاب ہو تو مستحب ہی کہ پھر غسل کرے اور اگر
شب کے لئی اول روز یا دن کے لیے شب کو غسل کرے تو بھی کافی ہوگا اور اگر پیشاب یا
پاخانے یا سوجانے یا ریح کی صادر ہونے کی وجہ سے غسل مین خلل واقع ہو تو اعادہ کرے
اور غسل کے وقت یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ نُوْرًا وَطَهُوْرًا وَ
حِرْزًا وَاَمْنًا مِنْ كُلِّ خَوْفٍ وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ
وَاشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَاَجْرِ عَلٰى لِسَانِيْ مَحَبَّتَكَ وَمِدْحَتَكَ وَالثَّنَاءَ عَلَيْكَ فَاِنَّهُ لَا قُوَّةَ لِيْ
اِلَّا بِكَ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ قِوَامَ دِيْنِي التَّسْلِيْمُ لَكَ وَالْاِتِّبَاعُ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوٰتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
اور جس وقت احرام باندھے تو دو کپڑے ہونا چاہیے تا ایک کو لنگ قرار دے اور دوسرے
کو چادر اور احرام باندھنے کے وقت یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِيْ رَزَقَنِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاُؤَدِّيْ فِيْهِ فَرْضِيْ وَاَعْبُدُ فِيْهِ رَبِّيْ
وَاَنْتَهِيْ فِيْهِ اِلٰى مَا اَمَرَنِي اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ قَصَدْتُهٗ فَبَلَّغَنِيْ وَاَرَدْتُهٗ فَاَعَانَنِيْ وَ

مقصد اول بیان مستحبات

قَبْلِیْ وَلَوْ یَقْطَعُ بِیْ وَجْهُ مَا اَرَدْتُ فَسَلِّمْنِیْ فَهُوَ حِصْنِیْ وَكَهْفِیْ وَحِرْزِیْ وَظَهْرِیْ وَمَلَاذِیْ وَرَجَائِیْ وَمَنْجَایَ وَذُخْرِیْ وَعُدَّتِیْ فِیْ شِدَّتِیْ وَرَخَائِیْ

اور مستحب ہے کہ بعد ظہر احرام باندہے اور اگر بعد نماز ظہر ممکن نہ ہو تو کسی اور نماز واجبی یا نماز قضا کے بعد احرام باندہے اور اگر اُس شخص کی ذمہ نماز قضا نہ ہو تو چھہ رکعت نماز نافلہ پڑھکر احرام باندہے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دو رکعت نماز اس نہج پر پڑھے کہ پہلی رکعت مین بعد حمد قل ہو اللہ احد اور دوسرے رکعت مین بعد حمد قل یا ایہا الکافرون پڑھے بعد نماز احرام کی نیت کرے اور قبل از نیت حمد و ثنای الہی بجالاوے اور محمد و آل محمد پر صلوات بھیجے اور اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَنِیْ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لَكَ وَاٰمَنَ بِوَعْدِكَ وَاتَّبَعَ اَمْرَكَ فَاِنِّیْ عَبْدُكَ وَفِیْ قَبْضَتِكَ لَا اُوْقٰی اِلَّا مَا وَقَیْتَ وَلَا اٰخُذُ اِلَّا مَا اَعْطَیْتَ وَقَدْ ذَكَرْتَ الْحَجَّ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تَعْزِمَ لِیْ عَلٰی كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِیِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَتُقَوِّیَنِیْ عَلٰی مَا ضَعُفْتُ وَتُسَلِّمَ لِیْ مَنَاسِكِیْ فِیْ یُسْرٍ مِنْكَ وَعَافِیَةٍ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَفْدِكَ الَّذِیْ رَضِیْتَ وَارْتَضَیْتَ وَسَمَّیْتَ وَكَتَبْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ خَرَجْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِیْدَةٍ وَاَنْفَقْتُ مَالِیْ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ اَللّٰهُمَّ فَتَمِّمْ لِیْ حَجَّتِیْ وَعُمْرَتِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ عَلٰی كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِیِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ فَاِنْ عَرَضَ لِیْ عَارِضٌ یَحْبِسُنِیْ فَخَلِّنِیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ بِقَدَرِكَ الَّذِیْ قَدَّرْتَ عَلَیَّ اَللّٰهُمَّ اِنْ لَمْ تَكُنْ حَجَّةٌ فَعُمْرَةٌ اَحْرَمَ لَكَ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعِظَامِیْ وَمُخِّیْ وَعَصَبِیْ مِنَ النِّسَاءِ وَالثِّیَابِ وَالطِّیْبِ اَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ

اور جسوقت کہ احرام کی نیت کری تو سنت ہے کہ الفاظ نیت زبان پر جاری کرے اور بروقت نیت یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ دَاعِیًا

إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ غَفَّارَ الذُّنُوبِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ أَهْلَ التَّلْبِيَةِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تُبْدِئُ وَالْمَعَادُ إِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تَسْتَغْنِي وَيُفْتَقَرُ إِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ مَرْغُوبًا وَمَرْهُوبًا إِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا النَّعْمَاءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ الْجَمِيلِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ كَشَّافَ الْكُرَبِ الْعِظَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ يَا كَرِيمُ لَبَّيْكَ اور مستحب ہے کہ ان فقرات کو بھی پڑھے لَبَّيْكَ أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَهٰذِهِ عُمْرَةٌ مُتْعَةٌ إِلَى الْحَجِّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ أَهْلَ التَّلْبِيَةِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تَلْبِيَةً تَمَامُهَا وَبَلَاغُهَا عَلَيْكَ

اور مرد کو سنت ہے کہ تلبیہ باواز بلند کہے اور مکرر کہے خصوصاً جسوقت سو کر اٹھے اور بعد ہر نماز واجب اور سنت کی اور جسوقت اونٹ پر سوار ہوا اور اونٹ کھڑا ہونے لگے یا جسوقت اونٹ کسی بلندی پر چڑہنے لگے یا کسی بلندی سے اُترنے لگے یا جسوقت اس شخص کو اثنای راہ مین لوگ سوار ملین اور ہر سحر کو بھی تلبیہ کہی اور اکثر کہتا رہے اگرچہ حالت جنابت مین ہو یا عورت حالت حیض مین ہو بہر حال عمرۂ تمتع مین تلبیہ کو قطع نہ کری یہانتک کہ مکہ معظمہ کے مکانات دکہائی دین اور حج تمتع مین روز عرفہ وقت ظہر تک تلبیہ کہی اور جاننا چاہیے کہ سیاہ کپڑے مین بلکہ ہر قسم کے رنگین لباس مین علما احرام کو مکروہ جانتے ہین لکن ظاہر بعض اخبار معتبرہ سے سبز کپڑے مین کراہت نہین معلوم ہوتی ہے اور سیاہ فرش پر سونا اور سیاہ تکیہ پر سر رکہنا اور میلے بچہونے پر سونا بھی مکروہ ہے اور اگر احرام مین فرش میلا ہو گیا ہو تو بہتر ہے کہ جبتک محل نہ ہو اس فرش کو نہ دہوئے اور احوط ہے ترک استعمال حنا بقصد زینت جس صورت مین اسکا احتمال ہو کہ احرام تک رنگ باقی رہے گا اور حمام جانا اور بدن ملنا اور کسی کے جواب مین لبیک کہنا یہ سب مکروہ ہے اور احوط ہے کہ پہولون کا استعمال نہ کرے اور پہولون کو نہ سونگہے اور بعض علمانے بہی کی تہی اور خطمی سی سر دہونا اور آب سرد سے بدن دہونا اور زیادہ

مسواک کرنا اور زیادہ منہہ دہونا اور کشتی لڑنا بھی مکروہ جانا ہی **مقصد دوسرا بیان مین مواقیت**
احرام کے جاننا چاہی کہ جس مقام پر احرام باندہتے ہین اُسی میقات کہتے ہین اور مواقیت جمع
میقات کی ہی اور میقات مختلف ہوتے ہین اسلیے کہ راہین مکہ معظمہ کی مختلف ہین جس راہ سی عازم حج
مکہ جائیگا ایک میقات اُسکا معین ہی پس جو شخص مدینہ منورہ کی راہ سے جائے میقات اُسکا
مسجد شجرہ ہی اور اُسکو ذو الحلیفہ کہتے ہین اور اُس راہ سی جانے والے کو جائز ہے کہ وقت ضرورت
تا میقات اہل شام تاخیر کری اور جو شخص راہ عراق یا راہ نجد سے جاے میقات اُسکا وادی
عقیق ہے اُسکی ابتدا کو مسلخ کہتے ہین اور وسط کو غمرہ اور آخر کو ذات عرق اور یہ مقام اہل
سنت کی احرام باندہنے کا ہی اور بہترین مقام احرام مسلخ ہی بشرطیکہ یقیناً معلوم ہو جاے اور
جس صورت مین معلوم نہ ہو تو احوط یہ ہی کہ اتنی تاخیر کری کہ یقین حاصل ہو کہ وادی عقیق
مین پہونچا اگرچہ مقتضای احتیاط یہ ہی کہ تا ذات عرق تاخیر نہ کرے بلکہ علما تا ذات عرق تاخیر جائز
نہین جانتی اور اگر بسبب تقیہ تاخیر کرنا ناگزیر ہو تو قبل ذات عرق پہونچنے کی نیت احرام کری
اور تلبیہ کو آہستہ کہے اور کپڑے نہ اُتاری اور اگر ممکن ہو تو بطور مخفی اُتار ڈالے اور جامۂ
احرام پہن لے اور پھر اُس جامۂ احرام کو اُتار کر کپڑے پہن لے اور اُسکے لیے فدیہ دی بیان
اُسکا تصریحاً آگے آئے گا اور ان دونون احتیاطون کو ترک نہ کرے اور حالت تقیہ مین
جبتک ذات عرق تک نہ پہونچے علانیہ جامۂ احرام نہ پہنے بلکہ ذات عرق مین پہونچکر اظہار کرے
کہ مین محرم ہوتا ہون اور جس شخص کی راہ طائف سے ہو میقات اُسکا قرآن المنازل
ہی اور جو شخص یمن کی راہ سے جاے میقات اُسکا یلملم ہی اور یلملم ایک پہاڑ کا نام ہے
اور جو راہ شام سے جاے میقات اُسکا جحفہ ہی بتقدیم جیم و تاخیر حائے بے نقطہ اور جاننا
چاہیے کہ احوط و اقوی یہ ہی کہ پہلے مقامات میقات کا علم حاصل کری اور اگر علم ممکن نہ ہو
تو بعید نہین کہ ایک اہل معرفت سی جب دریافت کرے اور گمان حاصل ہو جاے تو وہی
کافی ہو اور جس شخص کا مکان مکہ معظمہ سی قریب ہو بہ نسبت میقات کی یعنی میقات تک سے

بیان مسائل احرام

دور ہوا اور گھر اسکا نزدیک ہو تو میقات اسکا اسکا مکان ہی اور جو شخص کہ منتظم اُس راہ سے
جاوے کہ ان مواقیت مذکورہ مین سے کوئی راہ مین نملے تو اُسکے حق مین احوط یہ ہی کہ محاذی
مین اُس میقات کے جو اس شخص سے قریب تر ہوا گرچہ کہ ہی نسبت بمیقات دیگر دور تر
ہوا احرام باندہے اور بعد اُسکے دوسری مقام پر کہ جو مکہ سے نزدیک تر میقات ہو اُسکے
محاذی پہونچکر پھر دوبارہ احرام باندہے اور اگر علم بمحاذات ممکن نہ ہو تو ظاہر اگمان کافی
ہوگا اور بعض علمانے فرمایا ہی کہ یہ شخص اُس جگہ سے احرام باندہے گا کہ قبل اُسکے اُس شخص
کو احتمال محاذات نہ حاصل ہوا ہوا اور اُس شخص کے لیے مقتضائے احتیاط یہ ہے کہ کسی

بیان عذر عمرہ

میقات پر آکر احرام باندہے اور جاننا چاہیے کہ اگر کسی شخص کو کسی قسم کا عذر یا سہو عارض ہوا
ہوا اور اُسنے اپنے میقات پر احرام نہ باندہا ہو بعد زوال عذر اگر ممکن ہو سکے تو میقات پر
مراجعت کرے والا اُسی مقام سے کہ جہان وارد ہی احرام باندھ لے اور احوط یہ ہی کہ بقدر
میقات کی جانب اپنے تئین پہونچا سکے اسقدر پہونچ جائے اور وہان سے احرام باندہے
خصوصاً زن حائض کہ بسبب ناواقفیت مسئلہ اُسنے میقات سے احرام ترک کیا ہو یہ مسئلہ
مورد نص صحیح ہے اور اسباب مین جناب شہید قدس سرہ و دیگر علما سے فتوی بھی منقول
ہے اور اگر بعد دخول حرم عذر برطرف ہو تو اس صورت مین واجب ہے کہ بشرط امکان
حرم سے باہر نکلے اور احرام باندہے اور اگر ممکن نہ ہو تو اُسی مقام سے احرام باندہے اور
اگر احرام باندہنا بھول جائے اور اُسے یاد نہ آئے یہانتک کہ جمیع واجبات بجا لاوے تو
اُس صورت مین ایک جماعت علما اُس عمرہ کو باطل جانتے ہی اور بعض علما صحیح جانتے
ہین اور عمرہ کا صحیح ہونا بعید نہین معلوم ہوتا مگر قول اول پہ عمل کرنا احوط ہے اور اگر
کوئی شخص عمداً احرام ترک کرے اور اُسے احرام باندھنا میقات سے ممکن نہ ہو پس قوی
یہ ہے کہ عمرہ اُسکا فاسد ہوگا اگرچہ احوط یہ ہی کہ جس مقام پر ممکن ہو مثل سہو کنندہ احرام
باندھے اور عمرہ تمام کرے اور پھر دوبارہ بقصد قضا عمرہ بجا لاوے اور اگر جاہل

مسئلہ ہو تو اقوی یہ ہی کہ عمرہ اُسکا صحیح ہوگا اور جاننا چاہیئے کہ طہارت حدث اصغر و حدث اکبر
سے احرام کے لیے شرط نہین ہی پس جائز ہی کہ جنب اور حائض و نفسا احرام باندہین بلکہ غسل احرام
حائض و نفسا کو مستحب ہی **مقصد تیسرا بیان مین واجبات احرام کے** اور بیان مین
اُن امور کی جو واجبات سے متعلق ہین احرام مین تین چیزین واجب ہین **پہلے نیت** یعنے
قصد کرے کہ مین احرام عمرۂ تمتع حجۃ الاسلام باندہتا ہون بسبب اطاعت و فرمانبرداری خدا
اور معنی احرام کے یہ ہین کہ افعال ممنوعہ کی ترک کا ارادہ کرے تا کہ مکہ معظمہ مین حاضر ہوکی
افعالِ معہودہ بجالاوی **دوسری چار بار تلبیہ کہنا** صورت اُسکی بنا بر مشہور بلکہ اصح یہ
ہے لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ
اور تصحیح فقرات کی واجب ہی جسطرح تکبیرۃ الاحرام و قراءۃ حمد و سورۃ وغیرہ کے تصحیح نماز مین
واجب ہی اور احوط و اولی یہ ہی کہ اِن کی الف کو بکسرہ اور الملک کی کاف کو بفتح پڑھے اور
بعد الملک لک بھی کہی اور جاننا چاہیئے کہ اگر لا علم ہو تو سکھنا تلبیہ کا واجب ہے یا کوئی اور
شخص اُسکو تلبیہ پڑہاتا جاے اور یہ پڑہتا جاے اور اگر الفاظ تلبیہ نہ کہہ سکے تو جس طرح
ادا کر سکے ادا کرے اور اُسکا ترجمہ بھی کہے اور کسی دوسرے کو اپنا نائب کرے **تیسرے**
دو جامۂ احرام کا قبل نیت و قبل تلبیہ پہننا واجب ہے ایک جامہ سے ازنا مین ناف تا زانو
پوشیدہ کرے اور اُسکو لنگ کہتے ہین اور دوسری کو ردا کہتے ہین وہ اسقدر ہونا چاہیے
کہ دونون شانے اُس سے چھپ جائین اور جاننا چاہیے کہ ظاہر اقوال علما یہ ہی کہ دو جامہ
احرام کا پہننا اور سیے ہوئی کپڑون کا اُتارنا شرط احرام نہین ہے مگر واجب ہے اور ظاہر
بعض اقوال علما سیے ہوئی کپڑون کا اُتارنا شرط احرام ہی اور احوط یہ ہی کہ قبل از نیت و
تلبیہ لباس احرام پہنے اور لباس احرام مین شرط ہی کہ اُس قسم کا کپڑا ہو کہ جس مین نماز جائز
ہو پس ریشمی کپڑا اور جلد غیر ماکول اللحم نہ ہوا ور وہ نجاست کہ جو معفو نہ ہو اُس نجاست
سے نجس بھی نہ ہو اور لنگ ایسا باریک نہ ہو کہ جس سے بدن نمایان ہو اور احوط یہ ہی

ہی کہ ردا مین بھی اس امر کی رعایت ملحوظ رہی اور احوط یہ ہی کہ اگر حالت احرام مین ردا یا لنگ نجس ہو جاوین تو انھین پاک کری یا بدل ڈالی بلکہ احوط یہ ہی کہ بدن بھی نجس نہ رہی اور ایک جماعت علما نے نسوان کو بھی ریشمی کپڑی سی احرام باندہنے کی ممانعت کی ہی اور یہ ممانعت خالی از قوت نہین معلوم ہوتی اور احوط یہ ہی کہ جامۂ احرام پوست کی قسم سی نہ ہو اس لئی کہ عرف عرب مین پوست پر کپڑے کا اطلاق نہین کرتے اور چاہیئے کہ جامۂ احرام بنا ہوا ہو **مقصد چوتھا متروکات احرام مین** جسوقت معلوم ہو کہ حقیقت احرام کی یہ ہی کہ انسان اپنی نفس کو چند امرون کی ترک کرنی پر آمادہ کری کہ تفصیل جسکی آگے مذکور ہوگی پس لازم ہی کہ ان امور کی معرفت حاصل کیجای بلکہ احوط یہ ہی کہ قبل نیت احرام ان امور کو دریافت کرے تا اُنسے باندہنے کا قصد کری لیکن اُن سب امور کا وقت احرام ذہن مین لانا لازم نہین ہی اور وہ چند امر ہین پہلے شکار جانور صحرائی کہ وحشی ہو مگر در صورت خوف اذیت اُسکا شکار جائز ہو جائیگا اور شکار کا گوشت کہانا بھی حرام ہی اور جس جانور کو شکار کری لائے اُسی اپنی پاس رکہنا بھی حرام ہی اگرچہ یہ شخص قبل احرام اُسکا مالک ہوا اور اپنی ہمراہ اس جانور کو لایا بھی ہو اور شکار مین کسی شخص کی کسی قسم کی اعانت کرنا بھی حرام ہی اور جانور دریائی کہ جو دریا مین انڈی بچے دیتا ہو اُسکا شکار جائز ہی اور مرغ خانگی یا گائی یا گوسفند یا شتر جو پلا ہوا ہو اُسکا بھی شکار جائز ہی اور جن جانورون کا شکار کرنا حرام ہی اُنکے بچون کا شکار کرنا اور اُنکے انڈے اُٹھا لینا بھی حرام ہی اور اگر محرم صید کو ذبح کری تو بنا بر مشہور محل محرم دونون کے لیے وہ صید حکم میتہ مین ہوگا اور ملخ بھی حکم شکار جانور صحرائی مین ہے دوسری عورت سے جماع کرنا اور بوسہ لینا اور مساس کرنا اور بشہوت اُسکی طرف دیکھنا بلکہ کسی قسم سی حظ و لذت چاہنا اور اگر کوئی شخص حالت احرام مین عمداً عورت یا مرد کی ساتھ جماع کری خواہ دُبر مین دخول ہو خواہ قبل مین اور یہ فعل از روی فراموشی یا نا واقفی مسئلہ واقع نہ ہو پس اگر عمرہ مین قبل سعی سرزد ہوا ہی تو عمرہ اُسکا فاسد ہو جائیگا اور کفارہ مین اُسکی ایک شتر لازم ہوگا مگر چاہیئے کہ اُس عمرہ کو تمام کرے اور پہر اُسکا اعادہ کرے اور اگر عمرہ تمتع ہو تو پیش از حج اُسی بجالائی

مقصد متروکات احرام

اور اگر وقت تنگ ہو تو حج اُسکا افراد ہو جائیگا پس بعد حج عمرہ مفردہ بجا لائے اور احوط
یہہ ہی کہ دوسری سال پھر حج کا اعادہ کری اور اگر بعد سعی جماع کری تو کفارہ مین فقط ایک
شتر دینا لازم ہی اور اگر احرام حج مین پیش وقوف عرفہ و مشعر جماع کری تو اجماعاً احرام و حج
دونون فاسد ہونگے اِس صورت مین اُسپر واجب ہی کہ اُس حج کو تمام کری اور سال آیندہ
دوبارہ حج کری اور اگر بعد وقوف عرفہ و قبل مشعر ایسا فعل واقع ہو تو بھی بنا بر مشہور یہی حکم
ہی اور اگر بعد وقوف عرفہ و مشعر قبل اسکے کہ پانچ شوط طواف نسا کی بجا لایا ہو اور جماع
کری تو حج اُسکا صحیح ہی مگر کفارہ مین ایک شتر دینا لازم ہوگا اور اگر پانچ شوط کی بعد جماع
کری تو اظہر و اشہر یہہ ہی کہ کفارہ لازم نہ ہوگا اگرچہ احتیاطاً اسی مین ہی کہ کفارہ دی اور
عورت کی بوسہ لینی کی کفارہ مین اختلاف ہی بعض علمانے فرمایا ہے کہ اگر از روی شہوت
بوسہ لیا ہو تو ایک شتر دی اور اگر از روی شہوت نہ ہو تو ایک گوسفند دی اور بعض علما
دونون صورتون مین ایک شتر تجویز فرماتے ہین اور یہہ مقتضائی احتیاط ہی بلکہ خالی از
قوت نہین معلوم ہوتا اور اگر کسی عورت کو عمداً دیکھنے کی وجہ سی کسی شخص کو انزال ہو جای
تو احوط یہہ ہی کہ بشرط امکان ایک شتر دی والا ایک گای دی اور اگر یہہ بھی نہ ہو سکے تو ایک
گوسفند دی اور اگر اپنی زوجہ پر نظر کری اور انزال ہو جای تو مشہور یہہ ہی کہ ایک شتر دی
اور اگر کوئی شخص از روی شہوت مساس کری بے اسکے کہ انزال ہو بعض علمانے فرمایا ہے
کہ اسپر ایک گوسفند لازم ہی اور اگر انزال ہو جای تو ایک شتر لازم ہے تیسری کسی عورت
سی اپنی لئی خواہ کسی غیر کی لئی عام ہی اِس سے کہ دوسرا شخص محرم ہو یا محل عقد پڑھنا
اور اسی طرح کسی کی عقد پر گواہ ہونا اور اقامہ شہادت کرنا ہر چند یہہ شخص قبل احرام اِسکا
متحمل بھی ہوا ہو بلکہ احوط یہہ ہی کہ عورت سے خواستگاری بھی نہ کرے لیکن رجوع
بمطلقہ رجعیہ مضائقہ نہین رکہتا اور احرام مین کنیز کا مول لینا قباحت نہین رکہتا اگرچہ بعد
فراغ از احرام تمتع اُس کنیز سے مقصود ہو البتہ اگر یہہ منظور ہو کہ احرام مین اُس کنیز سے متمتع

ہوگا تو احوط یہ ہی کہ اِس قصد سی سول نہ لی بلکہ بعض علمانے اِس قصد سی سول لینی مین یقین
حرمت کیا ہی اور احوط یہ ہی کہ مالک استبرا سی اسکی بہی استدعا نہ کری کہ مالک اپنی کنیز کو اِس شخص
پر حلال کر دی بلکہ قبول تحلیل مین بہی احتیاط چاہے اور جو شخص حالت احرام مین کسی محرم
کا کسی عورت کی ساتھ عقد پڑہی اور وہ محرم اِس عورت سی مجامعت کری تو اُن مین سے
ہر ایک کو ایک شتر کفارہ مین دینا لازم ہی اور اگر دخول نہ ہو تو کسی پر کفارہ لازم نہ ہوگا اور
اگر عقد پڑہنے والا محل ہو اور جسکا عقد پڑہا وہ محرم ہو اور وہ محرم دخول کری تو عقد
پڑہنے والے پر کفارہ ہوگا اور اگر عقد پڑہنے والا محل ہو اور عورت بہی محل ہو مگر جانتی
ہو کہ جسکے ساتھ عقد ہوتا ہی وہ محرم ہی باوجود علم عقد کری اور وہ محرم اِس عورت سے
جماع کرے تو اُن سبھون پر کفارہ لازم ہوگا چوتھی استمنا یعنی منی نکالنا خواہ ہاتھ سے
خواہ بطرز دیگر عام ہی اِس سی کہ تصور و خیال کری یا اپنی زوجہ سی یا کسی غیر عورت سی مساس کری
کری بعض علمانے مثل جماع انزال منی کو باستمنا بہی مفسد حج سمجہا ہی اور بعضون نے محض
کفارہ واجب جانا ہی کہ استمنا کی کفارہ مین ایک شتر دینا چاہیے پانچوین استعمال خوشبو
مثل مشک و زعفران و کافور و عود و عنبر سونگہنا یا بدن پر ملنا یا کہانا اِن چیزون کا یا پہننا
اُس لباس کا جو اِن سی معطر ہون جائز نہین ہی اور اگر وہ چیزین کہ جن مین اشیای مذکورہ
کا اثر خوشبو ہو یا وہ کپڑی جو اِن سی معطر ہون بضرورت استعمال کری تو لازم ہے کہ دماغ
بند کرلے اور احوط ہی بلکہ خالی از قوۃ نہین معلوم ہوتا کہ ترک استعمال ریاحین بہی واجب ہی
اور منتہا ہی احتیاط یہ ہی کہ جو میوی خوشبودار ہون مثل سیب و بہی وغیرہ انہین بہی نہ سونگہی اگرچہ
اِس قسم کی میوونکا کہانا قباحت نہین رکہتا چنانچہ بعض احادیث اِن دونون مطلبون پر دلالت
کرتے ہین اور مشہور یہہ ہی کہ خلوق کعبہ کی خوشبو مستثنا ہی مگر چونکہ مصداق مین اُسکی اشتباہ ہی
لہذا اُسکا ترک بہی احوط ہی اور خلوق وہ چیز ہی کہ جس سی خانہ کعبہ کو خوشبو کرتے ہین اور
وہ خوشبو بہی مستثنا ہی کہ جو اُس بازار مین کہ ما بین صفا و مروہ واقع ہی اور عطارون کی

وہ امور جو بحالت احرام حرام ہین

دو کانون کی قریب گذرنی سی دماغ تک پہونچتی ہی مگر اجتناب احوط ہی اور کفارہ مین خوشبو کے
ایک گوسفند ذبح کرنا چاہیے اور احوط بلکہ اقوی یہ ہی کہ بوے بد سی دماغ بند کرنا حرام ہی البتہ جس مقام
پر بدبو ہو وہان سے دوڑ کر گذر جانا مضائقہ نہین رکھتا چھٹے لباس دوختہ کا پہننا اور جو شی
مثل دوختہ ہو یا نند اُس لباس کی جو نمدسی بنایا جاتا ہی مثل گلیچہ و کلاہ نمدی ان سب سے بھی
اجتناب چاہیے اور احوط یہ ہی کہ مطلق لباس دوختہ کا استعمال نہ کری اگرچہ بہت کم سیا ہوا ہو
یہانتک کہ ہمیانی کہ جس مین روپیے رکھتی ہین اور اُسی کمر مین باندھتے ہین مگر اقوی یہ ہی کہ ہمیانی
کمر مین باندھنا جائز ہی اور اولی یہ ہی کہ ایسی تدبیر کری کہ اُس ہمیانی مین گرہ نہ لگائی اور احوط یہ ہی
کہ جو عارضۂ فتق کی لئی لنگوٹ باندھا جاتا ہی وہ بھی سیا ہوا نہ ہو مگر جسوقت ضرورت داعی ہو تو باندھ
سکتا ہی اور ایسی صورت مین مقتضای احتیاط یہ ہی کہ فدیہ بھی دی مثل سکے کہ اگر کسی کو لباس دوختہ
کی پہننے کی احتیاج ہو تو اُسی لازم ہی کہ ایک گوسفند فدیہ دی اور مقتضای احتیاط یہ ہے کہ جامۂ
احرام مین گرہ نہ لگائی خصوصاً چادر مین اور گھنڈی لگانا یا سوئی یا کسی لکڑی سی دونون
پلے چادر کے ملا لینا بھی احتیاطاً نچاہیے اور سیا ہوا کپڑا پہننا بنا بر مشہور مرد کو حرام ہی عورت
کی لئی قباحت نہین معلوم ہوتی مگر قفازین سی بنا بر احوط و اقوی عورت کو بھی اجتناب
لازم ہی اور قفازین کی حقیقت یہ ہی کہ سابق ازین زنان عرب حفاظت سرما کی لئی روئی
ڈالکر مثل دستانون کے ایک شی ہاتون مین پہننے کے لئی بناتے تھین ساتوین سرمہ سیاہ لگانا
جس مین زینت ہو اگرچہ مقصود اس شخص کا زینت نہ ہو اور احوط یہ ہی کہ بقصد زینت ہر قسم
کے سرمہ سے اجتناب کری آٹھوین آئینہ دیکھنا اور بعض علمانے تصریح کی ہی کہ عینک بھی
نہ لگائی مگر بضرورت اور آب صاف مین بھی منھ نہ دیکھے اور اقوی ان دونون چیزون کا
جواز ہی نوین مرد کی لیے موزہ و چکمہ و جوراب کا پہننا یا جو چیز تمام پشت پا کو چھپالے اور
بعض علمانے تصریح کی ہی کہ جو شی تھوڑی سی بھی ساتر ہو وہ مثل کل ساتر کے ہی مگر مقام
بند نعلین اور دلیل اسکی ظاہر نہین ہی لکن احتیاط بہتر ہے اور جس حالت مین نعلین نہ ہون

اور موزی پہننے کی ضرورت ہو تو احوط یہ ہی کہ اُن موزون کو سلنے سی شگاف کر دے
دسوین فسوق اور مراد فسوق سی دروغگوئی ہی بعض علما فی سباب کو یعنی زشت کلامی کو
اور بعض علمانے مفاخرت کو بھی داخل کیا ہی اور بعض نے مفاخرت کو سبابہ کی طرف راجع
کیا ہی اسلیے کہ مفاخرت کا نتیجا اپنی نسبت اظہار فضائل اور غیر سی سلب فضائل یا نسبت بغیر اثبات
رذالت اور اپنی ذات سی سلب رذالت ہوتا ہی اور ان سب کی حرمت مین شبہہ نہین ہی گیارہون
جدال یعنی لا واللہ یا بلی واللہ کہنا اور احوط یہ ہی کہ اس باب مین ہر قسم کی قسم شامل کیجائے
اور وقت ضرورت اثبات حق یا نفی باطل قسم کہانا جائز ہی اور اگر جدال صادق ہو اور تین
بار سی کم زبان پہ جاری ہو تو اسکے لئی استغفار کافی ہی اور اگر تین مرتبہ واقع ہو تو کفارہ
اسکا ایک گوسفند ہی اور قسم دروغ کی بارے مین مشہور یہ ہی کہ پہلی مرتبہ گوسفند دوسری
مرتبہ گائے تیسری مرتبہ شتر دیا جائی بارہوین مارنا اُن جانورون کا جنکا مسکن بدن یا کپڑے
مین ہو مثل جون یا پسو کی یا مانند کنہ کہ جیسی ہندی مین کلی کہتی ہین اور وہ اونٹ کی بدن
پہ ہوتی ہی اور اُن جانورون کا بدن یا کپڑی سی اُٹھا کر پھینکدینا بلکہ ایک جگہ سی دوسری
جگہہ رکھدینا کہ مقام اول اُس جانور کے لیئے زیادہ تر جای محفوظ ہو تیرہوین انگوٹھی کا
بقصد زینت پہننا مگر مین باب استحباب مضائقہ نہین رکھتا اور استعمال حنا کو بھی بخیال
زینت حالت احرام بلکہ قبل احرام اگر استعمال بقای اثر ہو تو علمانے حرام جانا ہی اور بعضون
نے احتیاط کی ہی کہ بغیر قصد زینت بھی مہندی نہ لگائے چودھوین بقصد آرائش
عورت کا زیور پہننا مگر وہ زیور جو قبل احرام ہمیشہ پہنی رہتی ہو اسکا احرام کی لئی نہ اتارنا
اور پہنے رہنا مضائقہ نہین رکھتا لیکن چاہیے کہ اُسی اپنے شوہر یا مرد غیر کو قصداً نہ دکھلای
پندرہوین بدن مین روغن ملنا اور مقتضای احتیاط بلکہ اقوی یہ ہی کہ اگر روغن خوشبو
بھی نہ ہو تو بھی اسکا استعمال نہ کری مگر وقت ضرورت سولہوین بالون کا ازالہ کرنا اپنی
بدن سے یا غیر کی بدن سے خواہ دوسرا شخص محل ہو خواہ محرم یہانتک کہ ایک بال بھی

بدن سی جدا نہ کری مگر بضرورت مثل اسکی کہ اگر کسی شخص کی جوئین پڑجائین یا درد سر عارض ہو
یا آنکھ مین بال پڑجای اور وہ باعث اذیت کا ہو تو ایسی صورتون مین ازالہ ہو جاتا ہی اور جو بال
غسل یا وضو مین بی قصد اکھڑ جای اسکا کفارہ نہ ہوگا اور فدیہ سر منڈانی کا ایک گوسفند ہی یا تین
روزی رکھنا یا دس مسکینون کو ایک ایک صدقہ دینا اور بعض علمانے فرمایا ہی کہ بارہ یا چھہ
مسکینون کو دی اور مقتضای احتیاط یہ ہی کہ گوسفند اختیار کری اور جسوقت دونون بغلون
کی بالون کا ازالہ کری یا ایک بغل سی بھی ازالہ کرے تو علی الاحوط بلکہ اقوی یہ ہی کہ کفارہ مذکورہ
دی اور اگر سر یا داڑھی پہ ہاتھ پھیری اور ایک یا دو بال گر پڑین تو مٹھی بھر گیہون صدقہ
دی سترہوین مرد کا سر چھپانا اور مقتضای احتیاط یہ ہی کہ مٹی یا مہندی بھی پانی مین گوندھ کر
سر پہ نہ رکھی اور کوئی چیز کو سر پہ نہ اٹھائی اور احوط اور اولی یہ ہی کہ سر کو اپنی اعضای بدن
سے بھی نہ چھپای مثل ہاتھ کی لیکن ہاتھ بھی سر پہ نہ رکھی اگرچہ اظہر جواز معلوم ہوتا ہی اور دونون
کان بظاہر سر مین محسوب ہین اور بعض اجزای سر کا چھپانا بھی حکم مین سر چھپانے کی ہی مگر
تسمہ مشک آب سر پہ رکھ لینا یا مثل رومال وغیرہ سر کی پٹی سر مین باندھ لینا مستثنی ہی اور
اظہر و اشہر یہ ہی کہ مرد کو منہ چھپانا مضائقہ نہین رکھتا اور قول بہ ممانعت شاذ ہی اور پانی
بلکہ جو شی مثل پانی کے رقیق ہو اس مین غوطہ لگانا سر چھپانے کی حکم مین ہی اور سر چھپانے کا
فدیہ ایک گوسفند ہی اور احوط یہ ہی کہ جتنی مرتبہ سر چھپائے اتنی گوسفند فدیہ دی خصوصا جبکہ
صورت مین بلا عذر یا اوقات مختلفہ مین سر چھپانے اٹھارہوین عورت کا نقاب وغیرہ سی
منہ چھپانا یا بعض اجزای رو کا چھپانا لیکن جس صورت مین نماز کے لیے سر کو چھپای اور مین
باب مقدمہ منہ کے اطراف بھی چھپ جائین تو مضائقہ نہین رکھتا لیکن بعد نماز چاہیے کہ
فوری کھول ڈالی اور نامحرم سی عورت کو اس طور پہ منہ چھپانا جائز ہے کہ جو شی از قسم چادر
وغیرہ سر پہ اوڑھی ہی اسی محاذی بینی بلکہ ذقن تک کھینچ لے مگر بعض علما واجب جانتی ہین
کہ اس چادر کو ہاتھ یا لکڑی سے اپنے منہ سے جدا رکھی تا مثل نقاب نہ ہونے پاسے اور اگر

مثل نقاب ہو جاوی تو کفارہ مین ایک گوسفند دی اور یہ قول احوط ہی بلکہ خالی قوت سی نہین
ہی اکیسوین منزل چلنی مین مرد کا بالای سر سایہ قرار دینا مثل سایہ ہودج وغیرہ خواہ سوار ہو
خواہ پیادہ علی الاحوط اور مقتضای احتیاط یہ ہی کہ محمل کی پہلو مین یا جو شی کہ اسکی سر کی مقابلہ
مین نہ ہو اسکی سایہ مین نہ چلے مگر اسکا جائز ہونا خالی از قوت نہین معلوم ہوتا اور اگر منزل
پر پہونچکر یہ شخص اپنی کاروبار کے لیئے آمد و رفت کرتا ہو تو اس صورت مین خصوصاً وقت آمد
و رفت سایہ مین چلنا جائز ہی اگر احتیاط کری تو بہتر ہی اور وقت ضرورت بھی مثل ہنگام بارش
و شدت گرما و سرما سایہ کر لینا جائز ہی لیکن کفارہ بھی دی اور عورتون اور لڑکون کی واسطے
سایہ مین چلنا بغیر کفارہ جائز ہی اور سایہ کرنے کا کفارہ ایک گوسفند ہی اور احوط یہ ہی کہ جتنی
دن سایہ کیا ہو ہر دن کی عوض مین ایک گوسفند دی بیسوین اپنی بدن سی خون کا نکالنا
اور اگر یہ شخص جانتا ہو کہ کھجانے سے یا مسواک کرنے سے خون نکل آئے گا باین ہمہ کھجای
یا مسواک کری تو موجب کفارہ ہوگا اور وقت ضرورت خون کا نکالنا جائز ہی بعض علما
نے کفارہ مین اسکی ایک گوسفند اور بعضون نے ایک مسکین کا اطعام تجویز کیا ہی اکیسوین
ناخن کاٹنا خواہ سارا ناخن کاٹے خواہ کوئی جزو اسکا کاٹے اور جس صورت مین اذیت ہو
مثل اسکے کہ ایک جزو ناخن کا ٹوٹ جای اور باقی ماندہ ایذا پہونچای تو اسکو کاٹ ڈالے اور
اسکے فدیہ مین ایک مد طعام دی اور فدیہ ساری ناخن کا بھی ایک ہی مد ہی اور اگر کل ہاتھ پانو کی
ناخن ایک مجلس مین کاٹی تو ایک گوسفند لازم ہی اور اگر ایک مجلس مین ہاتھون کی ناخن کاٹے
اور دوسری مجلس مین پاؤن کی ناخن کاٹے تو دو گوسفند لازم ہین بائیسوین دانتونکا
اکھیڑنا اگرچہ خون نہ نکلے بعض علما نے فرمایا ہی کہ کفارہ اسکا ایک گوسفند ہی اور یہ احوط ہے
تئیسوین اس درخت کا یا اس گھاس کا اکھیڑنا جو حرم مین اوگے ہو مگر جس صورت مین اس
شخص کی زمین مملوکہ یا مقام استقامت پر اگے ہو یا اسنے خود اسی درخت یا گھاس کو بویا
ہو تو ایسی صورت مین اکھیڑنا مضائقہ نہین رکھتا اور گیا اذخر و درخت میوہ دار و درخت

خدا مستثنی ہی اور اگر کوئی شخص کسی درخت کو اُکھیڑی تو ایک جماعت علما رضوان اللہ علیہم نے فرمایا ہی کہ اگر وہ درخت بڑا ہو تو ایک گاے اور اگر چھوٹا ہو تو ایک گوسفند کفارہ دی اور اگر کوئی شاخ وغیرہ توڑی تو قیمت اُسکی کفارہ مین دی اور گھاس کے اکھیڑنے مین استغفار کافی ہی اور حرم مین اونٹ چرنے کو چھوڑ دینا جائز ہی مگر آپ اُسکے لیے گھاس نہ کاٹے اور اس حکم مین محرم مخصوص نہین ہی بلکہ ہر فرد لیس شامل ہی اور اگر کوئی شخص بعنوان متعارف راہ چلی اور بعض اجزای گیاہ کچلجائین یا ٹوٹ جائین تو کوئی قباحت نہین ہی چوبیسوین ہتیار باندھنا مثل تلوار و نیزہ یا جو شی سامان حرب یا آلہ حرب سے ہو مگر وقت ضرورت اور بعض علما نے تصریح کی ہی کہ مانند زرہ و خود یا جو مثل اُنکے آلات حفاظت سے ہون نہ آلات دفع سے وہ بھی داخل اسلحہ ہین اور احوط یہ ہی کہ ہتیار اپنے ہمراہ بھی نہ رکھے ہر چند اُنکو بدن پر نہ لگائے واللہ العالم

فصل دوسری بیان مین طواف عمرہ

کے اور اس فصل مین تین مقصد ہین مقصد پہلا بیان مین اُن اعمال مستحبہ کی کہ جنہین تا زبان ارادہ طواف ہنگام دخول مکہ معظمہ و مسجد الحرام بجا لانا چاہیے سنت ہے کہ جسوقت حرم مکہ معظمہ مین پہونچی اونٹ سے اُتری اور دخول حرم کے لئے غسل کرے یا برہنہ نعلین ہاتھ مین لیکر بہمین ہیئت داخل حرم ہو حدیث مین وارد ہوا ہی جو شخص حق تعالے کے لئے من باب تواضع و فروتنی اس ہیئت کو اختیار کرتا ہے خداوند عالم اُس شخص کے نامہ اعمال سے لاکھ گناہ محو فرماتا ہے اور اسکے لئے لاکھ حسنہ لکھتا ہے اور لاکھ حاجتین اُسکی بر لاتا ہی اور حرم مین داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھی اللھم انک قلت فی کتابک وقولک الحق واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق اللھم انی ارجو ان اکون ممن اجاب دعوتک وقد جئت من شقۃ بعیدۃ وفج عمیق سامعا لندائک مستجیبا لک مطیعا لامرک وکل ذلک بفضلک علی واحسانک الی فلک الحمد

عَلٰی مَا وَفَّقْتَنِی اَنْ تَجْعَلَ بِذٰلِکَ الزُّلْفَۃَ عِنْدَکَ وَالْقُرْبَۃَ اِلَیْکَ وَالْمَنْزِلَۃَ لَدَیْکَ وَ
الْمَغْفِرَۃَ لِذُنُوْبِیْ وَالتَّوْبَۃَ عَلَیَّ مِنْہَا بِمَنِّکَ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَحَرِّمْ بَدَنِیْ عَلَی النَّارِ وَاٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ وَعِقَابِکَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
اور مستحب ہی کہ اگر ممکن ہو تو مکہ معظمہ میں داخل ہونے کی لئی دوسرا غسل کری اور جس وقت
داخل ہو تو بآرام بدن و اطمینان قلب داخل ہو اور چاہیئے کہ جو راہ بالای مکہ معظمہ واقع ہی
اُس راہ سی داخل ہو مگر بعض علما نے فرمایا ہی کہ اُس راہ سے داخل ہونا مخصوص اُن لوگوں
کے لیئے ہی جو مدینہ منورہ سے جاتے ہیں اور بعض علما نے مسجد حرام میں بھی داخل ہونے
کے لیئے غسل ذکر کیا ہی اور چاہیے کہ در بنی شیبہ سے داخل ہو اور زبان زد خلایق ہے کہ وہ
در فی الحال باب السلام کی برابر واقع ہی اور چاہیئے کہ جس وقت باب السلام سی داخل ہو
تو سیدھا استون تک چلا جاے اور بکمال خضوع و خشوع آرام بدن و اطمینان قلب سی در کعبہ
کھڑا ہو اور یہ کلمات جو حدیث صحیح میں وارد ہوے ہیں زبان پر جاری کرے
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَمَا شَاءَ اللّٰہُ
اَلسَّلَامُ عَلٰی اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ
خَلِیْلِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہی کہ یہ دعا پڑھی
بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَمِنَ اللّٰہِ وَاِلَی اللّٰہِ وَمَا شَاءَ اللّٰہُ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَخَیْرُ الْاَسْمَاءِ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ
اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ خَلِیْلِ
الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ

وترحمت على ابراهيم وآل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم صل
على محمد وآل محمد عبدك ورسولك اللهم صل على ابراهيم
خليلك وعلى انبيائك ورسلك وسلم عليهم وسلام على المرسلين
والحمد لله رب العالمين اللهم افتح لي ابواب رحمتك و
استعملني في طاعتك ومرضاتك واحفظني بحفظ الايمان ابدا ما
ابقيتني جل ثناء وجهك الحمد لله الذي جعلني من وفده وزواره
وجعلني ممن يعمر مساجده وجعلني ممن يناجيه اللهم اني عبدك
وزائرك في بيتك وعلى كل ماتي حق لمن اتاه وزاره وانت خير
ماتي واكرم مزور فاسئلك يا الله يا رحمن بانك انت الله
لا اله الا انت وحدك لا شريك لك وبانك واحد احد صمد لم يلد
ولم يولد ولم يكن له كفوا احد وان محمدا عبدك ورسولك
صلى الله عليه وعلى اهل بيته يا جواد يا كريم يا ماجد
يا جبار يا كريم اسئلك ان تجعل تحفتك اياي بزيارتي
اياك اول شيء تعطيني فكاك رقبتي من النار
بعد اسکے تین مرتبہ اللهم فك رقبتي من النار پھر واوسع علي
من رزقك الحلال الطيب وادرأ عني شر شياطين الانس
والجن وفسقة العرب والعجم بعد اسکے داخل مسجد ہوا ور کہے بسم الله وبالله وعلى
ملة رسول الله صلى الله عليه وآله بعد اسکے ہاتھوں کو اٹھاوے
اور کعبہ کی طرف منہ کرے اور یہ دعا پڑھے اللهم اني اسئلك في مقامي
هذا في اول مناسكي ان تقبل توبتي وان تتجاوز عن خطيئتي
وان تضع عني وزري الحمد لله الذي بلغني بيته الحرام اللهم اني اشهدك

إِنَّ هٰذَا بَيْتُكَ الْحَرَامُ الَّذِي جَعَلْتَهُ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ الْعَبْدُ عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ بَلَدُكَ وَالْبَيْتُ بَيْتُكَ جِئْتُ أَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَأَؤُمُّ طَاعَتَكَ مُطِيعًا لِأَمْرِكَ رَاضِيًا بِقَدَرِكَ أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْفَقِيرِ الْبَائِسِ الْخَائِفِ لِعُقُوبَتِكَ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاسْتَعْمِلْنِي بِطَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ

پہر کعبہ کی طرف خطاب کرے اور کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَظَّمَكِ وَشَرَّفَكِ وَكَرَّمَكِ وَجَعَلَكِ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ

اور جسوقت حجر الاسود کو دیکھے منہ اسکی طرف کرکے کہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِمَّا أَخْشَى وَأَحْذَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَسَلَامٌ عَلٰى جَمِيعِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُؤْمِنُ بِوَعْدِكَ وَأُصَدِّقُ رُسُلَكَ وَأَتَّبِعُ كِتَابَكَ اور آہستہ آہستہ چلی اور خوف الہی سے قدم چھوٹے اٹھاوی اور جسوقت حجر اسود کی نزدیک پہونچی ہاتہوکو بلند کرتا اور حمد و ثنای الہی بجالاوی اور محمد اور آل محمد پہ صلوات بہیجے اور کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي اور ہاتہونکو اور منہ کو اور بدن کو حجر اسود سے مس کرے اور اسکا بوسہ لی اور بوسہ لینا ممکن نہو تو حجر اسود سے اپنے ہاتہ کو مس کرے اور اگر یہ بھی ممکن

دعاء وقت خطاب بکعبہ

دعاء وقت دیدن حجر اسود

دعاء وقت رسیدن بحجر اسود

تو اشارہ کرے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَمَانَتِیْ اَدَّیْتُھَا وَمِیْثَاقِیْ تَعَاھَدْتُہٗ لِتَشْھَدَ لِیْ بِالْمُوَافَاتِ اَللّٰھُمَّ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَعَلٰی سُنَّۃِ نَبِیِّکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَکَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰی وَعِبَادَۃِ الشَّیْطٰنِ وَعِبَادَۃِ کُلِّ نِدٍّ یُدْعٰی مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اور اگر سارے دعا نہ پڑھ سکے تو جسقدر ممکن ہو پڑھے اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ بَسَطْتُ یَدِیْ وَفِیْمَا عِنْدَکَ عَظُمَتْ رَغْبَتِیْ فَاقْبَلْ سُبْحَتِیْ وَاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمَوَاقِفِ الْخِزْیِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

مقصد دوسرا واجبات طواف اور بعض احکام طواف میں جو شخص عمرہ تمتع کا محرم ہو بعد دخول مکہ معظمہ اسپر واجب ہے کہ طواف خانہ کعبہ سے ابتدا کرے اور طواف عمرہ ایک رکن ہے جو شخص عمدًا اسے ترک کرے یہانتک کہ قبل از وقوف عرفات طواف بجا نہ لا سکے تو عمرہ اسکا باطل ہے خواہ عالم مسئلہ ہو خواہ جاہل مسئلہ ہو اور ظاہر ا ترک طواف سے حج اسکا حج افراد ہو جائیگا اور سال آیندہ وجوب قضای حج تو سے معلوم ہوتا ہے اگر جس شخص کا حج تمتع بسبب عذر بدل بحج افراد ہو جاتا تو وہ معذور ہے تفصیل اسکی آگے مذکور ہوگی اور اگر کسی نے سہوًا ترک طواف کیا ہو تو اسپر لازم ہے کہ جسوقت ممکن ہو طواف کو بجا لاے اور اگر سعی کر چکا ہو تو سعی کا بھی اعادہ کرے اور مریض کے لیئے اگر ممکن ہو تو کسی کی کندہ پر سوار ہو کر طواف کرے اور اگر کندہ پر ممکن نہ ہو تو اپنی طرف سے نائب معین کرے اور جاننا چاہیے کہ طواف میں بارہ امر واجب ہیں پانچ امر خارج شرط طواف ہیں اور سات امر واجب داخل طواف ہیں پہلے ان میں سے طہارت ہے حدث سے پس محدث کو طواف واجب جائز نہیں ہے اور اگر اسنے عمدًا طواف کیا ہو تو باطل ہے اور اگر اثنای طواف میں محدث ہو پس اگر بعد تجاوز نصف طواف محدث ہوا ہے تو اس طواف کو قطع کرے اور طہارت کرکے جس مقام سے

قطع کیا ہے اُسی مقام سے پھر شروع کر کے اُس طواف کو تمام کرے اور اگر نصف طواف سے قبل
حدث ہوا ہے تو طہارت کر کے ازسرِ نو طواف کرے اور اگر بعد حدث شک ہو کہ آیا طہارت کے
یا نہیں کی یا بعد طہارت شک ہو کہ حدث صادر ہوا یا نہیں ہوا خواہ وہ شک قبل طواف
واقع ہو یا بعد طواف یا اثنای طواف میں تو حکم اس شک کا حرف بحرف مثل حکم اُس شک کے
ہے جو بعد طہارت نماز میں واقع ہوتا ہے اور طواف کنندہ اگر غسل و وضو سے معذور ہو تو اُسے
واجب ہے کہ طواف مباح ہونے کے لئے تیمم کرے جس طرح سے نماز مباح ہونے کے لئے تیمم مقرر ہے
اور اگر پانی یا وہ چیز کہ جس پر تیمم جائز ہے ممکن نہ ہو تو حکم اسکا مثل اُس شخص کے ہوگا جو طواف
پر قادر نہ ہو یعنی جب اپنی طواف سے مایوس ہو تو اپنی جانب سے نائب مقرر کریگا مگر احوط
یہ ہے کہ خود بھی طواف کرے اور اسی طرح اگر جنب نے تیمم سے طواف کیا ہو تو مقتضای احتیاط
یہ ہے کہ بعد طواف اپنی طرف سے نائب بھی کرے دوسری شرط یہ ہے کہ بدن اور لباس
طاہر ہو بلکہ مقتضای احتیاط یہ ہے کہ جو نجاست نماز میں مثل خون کمتر از درہم و خون جروح
و قروح معفو ہے وہ بھی بدن و لباس میں نہ ہو اسلئے کہ بعض علما مطلق نجاست کا مسجد میں
داخل کرنا حرام جانتے ہیں اگرچہ اسکے خلاف اقوی معلوم ہوتا ہے اور اگر کوئی شخص طواف
کرے اور بعد طواف نجاست پر مطلع ہو تو اظہر یہ ہے کہ طواف اسکا صحیح ہوگا اور اگر اثنای
طواف میں نجاست پر مطلع ہو تو بعض علما کا یہ مختار ہے کہ طواف کو قطع کرے اور نجاست
دور کر کے جس مقام سے قطع طواف کیا ہے اُسی مقام سے پھر شروع کر کے طواف کو تمام
کرے اور احوط یہ ہے کہ بعد اتمام ازسرِ نو طواف کو بجا لاے خصوصاً جس صورت میں چار شوط
کامل نہ ہوے ہوں اور ایسا فعل کثیر کہ موجب قطع طواف ہو واقع ہوا ہو اور اگر حالت
طواف میں بدن یا لباس نجس ہو جاوے تو اسکا بھی حکم مثل حکم سابق کے ہے مگر اس حالت
میں اظہر یہ ہے کہ اتمام طواف کافی ہوگا اور اگر کوئی شخص نجاست کو بھول گیا ہو اور
اُسی حالت سے طواف کرے تو اقوی و احوط یہ ہے کہ اُس طواف کا اعادہ کرے تیسری شرط

مردون کی لیے ختنہ کرنا ہی پس جس شخص کا ختنہ نہ ہوا ہو طواف اُسکا باطل ہوگا اور نسوان کی
نسبت یہ شرط نہین ہی اور بنا بر احتیاط ثبوت اس شرط کا لڑکون کے لیے بھی پایا جاتا ہی پس اگر بدون
ختنہ لڑکا طواف کری یا کوئی شخص لڑکون کو طواف کرای تو طواف نسا اُنکا باطل ہوگا اور نسوان
اُنکے لیے بعد بلوغ حلال نہ ہونگے مگر جبکہ خود جا کر طواف نسا بجا لائین یا اپنی جانب سے نائب
معین کرین چوتھی شرط بنا بر احوط بلکہ اقوی ستر عورت ہی لیکن جس کپڑی سے ستر عورت کیا جای
اُسکا مباح ہونا لازم ہی بلکہ احوط یہ ہی کہ جمیع شرائط لباس مصلی ملحوظ رہین بسبب اسکے کہ حدیث مین
وارد ہی کہ طواف حکم نماز مین ہی پانچوین شرط نیت ہی چاہیے کہ نیت اس طرح کری کہ سات
دوری طواف خانہ کعبہ کی بجا لاتا ہون طواف عمرہ تمتع فرض حجۃ الاسلام سے بجہت اطاعت
و فرمانبرداری خداوند عالم اور وہ واجبات کہ داخل حقیقت طواف ہین پہلے ان مین سے
ابتدا کرنا ہی حجر اسود سی اس نہج پر کہ تمام بدن طواف کنندہ کا تمام حجر اسود پر مرور کرے مگر
چونکہ تحقق اسکا بروجہ حقیقت بہت مشکل ہی بلکہ متعذر لہذا اسقدر کافی ہوگا کہ اول اجزای
بدن اول اجزای حجر اسود کے مقابل واقع کرے بالجملہ علمانے تعین مین اُس جزو کے جو
انسان مین جملہ اجزای بدن پر مقدم ہی کلام فرمایا ہے اب دیکھنا چاہیے کہ آیا وہ جزو طرف
بینی ہی یا دونون پاؤن کے انگوٹھون کے سری ہین یا وہ جزو مقدم مختلف ہوجاتا ہے
اشخاص مین جیسا بعض لوگون مین بسبب بزرگی شکم جز اول اُن کا ایک جزو شکم ہوتا ہے
اور حجر اسود کا جزو مقدم چاندی کی تہ کے نیچی پوشیدہ ہی اس حالت مین یہ ظاہر ہے کہ
مراعات محاذات نہایت مشکل ہوگی خصوصاً بسبب اژدہام شیعہ و سنی کہ طواف کے لیے
مجتمع ہوتی ہین حالانکہ دو پتھر نصب کئے ہین کہ بسبب اُنکے طواف کنندہ کو علم یا مظنہ محاذات
حجر اسود حاصل ہوتا ہی لہذا علمای متاخرین رحمہم اللہ نے رفع اس مشقت و حرج کا مختلف
وجوہ سے کیا ہی پہلے واجب نہ ہونا ابتدا کرنے مین اول حجر اسود سی بلکہ جسقدر واجب ہی فقط
ابتدا کرنا حجر سی ہی نہ یہ کہ اول حجر سے دوسری وجہ یہ ہے کہ محاذات عرفیہ کفایت کرتی ہی

یعنی اتنا کافی ہی کہ عرف مین کہین کہ طواف کنندہ مقابل اول حجر ہی تیسری وجہ یہ کہ شخص
مکلف کسی قدر مقدم ہونے کی رعایت رکہکر محاذات حجر سی طواف کری اور یہ قصد کری کہ
ابتداء دورہ واجب کی محاذی حجر اسود سے ہوگی اور انتہا اُس دوری کی اُسی مقام محاذی
پہ ہوگی اور جو کچھ اس دوری مین زائد ہوگا وہ من باب مقدمہ علمیہ ہوگا اور جب تک
حجر اسود کی محاذی ہو اِس قصد کو اپنے ذہن مین رکہے اور اگر قلب مین اِس قصد کی استدامت
بھی دشوار ہو تو اسکی بھی حاجت نہین ہی بسبب اسکے کہ نیت ایک ارادہ ہی کہ قلب سے تعلق
رکھتا ہی اور باعث عمل کا ہوتا ہی اور یہ تیسری وجہ اقوی و احوط ہی اور جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سوار ہوکر طواف بجالانا کہ حدیث صحیح سی پایا جاتا ہی اسوجہ پر محمول
ہوسکتا ہی دوسری ختم کرنا ہر دوری کا حجر اسود پر اور اُسکا تحقق نہین ہوسکتا مگر جبکہ
آخر طواف مین جزو اول بدن کی محاذات جزو اول حجر سے حاصل ہو اور اِس مقام پر
بھی اگر نہ جاسکے کہ یقین حاصل ہو کہ دوری حجر اسود پر تمام ہوئی کسی قدر دور سے
بڑھ جاسے اور یہ ارادہ کری کہ زیادتی من باب مقدمہ ہی اور داخل دورہ نہین ہی
بلکہ مقصود یہ ہی کہ محاذات کا یقین حاصل ہوجای تو کافی ہوگا تیسری یہ کہ طواف کی
ہر حال مین خانہ کعبہ کو دست چپ کی جانب رکہے پس اگر طواف کنندہ بعض اجزای
طواف مین ارکان کی بوسہ لینی کو مثلاً خانہ کعبہ کی طرف منہ کرے یا یہ کہ وقت اژدحام
حاجیون کے ریلون کی وجہ سے خانہ کعبہ کی طرف منہ یا پشت ہوجای اتنا جزو دوری
کا طواف مین محسوب نہ ہوگا اور اعادہ اُس جزو کا واجب ہی اور اس مقام پر اُسوقت کہ
جب طواف کرنے والا دروازے حجر اسمعیل سے گذرتا ہی ایک اشکال واقع ہوتا ہے
اور وہ اشکال یہ ہی کہ مثلاً یہ شخص حجر اسود کی طرف سے چلا آتا ہی اور خانہ کعبہ اسکے
بائین شانے کی طرف ہی اب اگر باب حجر اسمعیل سی جس طرح کہ آتا ہی اُسی طرح سیدہا گذرجای
تو وقت محاذات باب حجر خانہ کعبہ بائین شانے کے مقابل نہ رہیگا بلکہ پشت کی جانب

پڑیگا اگرچہ حجر اسمعیل بائین شانی پر پڑیگا مگر وہ خانہ کعبہ کا مصداق نہین ہی اسوجہ سی بعض محتاطین باب حجر تک پہونچنے سے پہلے تھوڑا سا اپنی بدن کو اپنی بائین جانب کج کر لیتے ہین کہ شانۂ چپ انکا خانہ کعبہ سے منحرف نہ ہوا اور اسی طرح دوسری باب حجر تک پہونچنے سے قبل بدن اپنا تھوڑا ایسا داہنی جانب کج کر لیتے ہین تا شانۂ چپ خانہ کعبہ سے منحرف نہ ہوا اور اسی وقت کو اسوقت جیسا ارکان پر پہونچتے ہین ملحوظ رکھتے ہین اسلیئے کہ اگر انسان اسی خط مستقیم پر کہ خانہ کعبہ کی کونشون تک پہونچا ہی وہان سے جب آگے بڑہا تو خانہ کعبہ اسکے بائین شانے کے مقابل نہ رہیگا اور میان پر زیادہ اشکال ہی لیکن ان دقتون کا ملحوظ رکہنا کلمات علما سے نہین نکلتا بلکہ انکے ظاہر کلمات سے معلوم ہوتا ہی کہ طواف بخط مستقیم جمیع اجزای مطاف مین کفایت کرتا ہی اور احادیث سی بھی یہی مستفاد ہوتا ہی خصوصا اس حدیث سے کہ جس مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اپنی اونٹ پر سوار ہوکر طواف کرنا منقول ہی اور اگر حجر اسمعیل داخل خانہ کعبہ قرار دیا جاسے جیسا کہ مشاہیر علما کی طرف نسبت دیجاتی ہے تو اس صورت مین اشکال اول اصل ہی سی رفع ہو جائے گا چوتھے حجر اسمعیل کا طواف مین داخل کرنا کہ یہ مقام مدفن جناب ہاجرہ اور حضرت اسمعیل و دیگر انبیا علی نبینا و آلہ وعلیہم السلام کا ہی اور چاہیے کہ حجر اسمعیل کے گرد دورہ واقع ہوا اور داخل ہوکر دورہ نہ کری پس اگر اثنای طواف مین داخل حجر اسمعیل ہو جائیگا تو وہ دورہ تمام باطل ہی اور تدارک اسکا اس مقام سے کہ جہانسے داخل حجر ہوا ہی کافی نہ ہوگا بلکہ تمام دورہ از سر نو کرنا چاہیے چنانچہ ایک جماعت علما نے اس باب مین تصریح کی ہی بلکہ بعض علما نے اس طواف کا باطل ہونا نقل فرمایا ہی اور ظاہر بعض اخبار کا بھی یہی ہی لہذا بعد اتمام اعادہ کل طواف کا احوط ہے پانچوین واقع ہونا طواف کا درمیان خانہ کعبہ و مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام ہر جانب سے بایں معنی کہ دیکھا جاتا ہی کہ مسافت درمیان خانہ کعبہ و مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام تخمیناً ساڑھے چھبیس ہاتھ ہے لہذا ملاحظہ اس مقدار کا ہر جانب سے ملحوظ رہے یعنی

کسی جانب مین وقت طواف اس مقدار سے زیادہ دور نہ ہو بلکہ اس مقدار کی اندر ہے پس
اگر طواف کنندہ بعض حالت طواف مین مقدار مذکور سی خانہ کعبہ سی زیادہ دور ہو جای تو
اتنا طواف کہ جتنا مقدار مذکور سی دورتر واقع ہوا ہی باطل ہو گا اور حجر اسمعیل کی مقدار تخمیناً
بیس ہاتھ ہی اور یہ حجر بنا بر احوط بلکہ اظہر شامل مقدار مذکور ہی پس حجر کی علاوہ محل طواف
ساڑھی چھ ہاتھ سی زیادہ نہین ہی اگر اس مقدار معین سی کوئی شخص حجر سی دور ہو جای تو
مطاف سے خارج ہو جای گا اور اسقدر طواف کا جو خارج مین واقع ہوا ہی اعادہ کرنا مطاف
کی اندر احوط بلکہ اظہر ہو گا چھٹے خروج طواف کنندہ خانہ کعبہ سی اور جو کچھ بنائہ کعبہ مین محسوب
ہی اس سی کہ وہ بطور چھوٹی سی چبوترے کے گرد خانہ کعبہ بنا ہوا ہی اور نام اسکا شاذروان
ہی پس اگر بعض حالتون مین طواف کنندہ اس چبوترے پر راہ چلے تو وہ جزو طواف کا باطل
ہو گا اور اعادہ اس جزو کا لازم ہو گا اور اسی طرح اگر اثنای طواف مین دیوار حجر اسمعیل
پر چڑھ جائی تو بھی اعادہ طواف لازم ہی بلکہ احوط یہ ہی کہ اثنای طواف مین شاذروان
کی طرف سی خانہ کعبہ کی دیوار کی جانب اپنی ہاتھ کو ارکان وغیرہ سی مس کرنے کی لیئی بھی بلند
نہ کری اور دیوار حجر پر بھی ہاتھ نہ رکھی ساتوین یہ کہ سات شوط یعنی سات دوری طواف
کی کری نہ کم ہون نہ زیادہ پس اگر کسی شوط کو عمداً کم یا زیادہ بجالاوی تو درصورتیکہ اگر
فعل کثیر واقع نہ ہوا ہو کہ جس سے موالات فوت ہوتی ہی تو اس شوط کا اتمام واجب ہی اور
اگر موالات فوت ہوئی ہی تو یہ صورت قطع طواف مین داخل ہی اور حکم قطع طواف کا آگے
مذکور ہو گا اور اگر کوئی شخص ازروی سہو طواف مین کمی کری تو اس حالت مین تفصیل
مشہور ہی یعنی اگر نصف طواف سی تجاوز کیا ہی تو اسے تمام کرے گا اور اگر نصف
طواف سے کم کیا ہی تو اس طواف کو ازسر نو بجالاوی گا اور اگر کسی شخص کو اپنے طواف
کی کمی وطن مین پہونچکر یاد آئی تو اسی چاہیے کہ اپنی جانب سی نائب معین کرے اور بعض
علما نے اس ہیچ پر تفصیل کی ہی کہ اگر طواف کنندہ ایک شوط بھولا ہو تو اس طوف کو بجالائیگا

در بیان طواف

در بیان سہو و شک در طواف

اور اگر ایک سعی زیادہ بجا لاے تو از سر نو طواف کرے گا اور یہ قول احوط ہے اور اس سے
زیادہ احوط یہ ہے کہ جو کمی واقع ہوئی ہے اُسے تمام کرکے ساتون شوط از سر نو بجا لاے اور
اگر ایک شوط بجا لا کر نصف شوط یا دو شوط بقصد جزئیت طواف دیگر یا بقصد لغویت زیادہ
بجا لاے تو کسی قسم کا طواف مین ضرر نہ ہوگا چاہے یہ قصد اول مین ہو چاہے اثناء طواف مین
چاہے سات شوط کے بعد ہو اگر اس طواف کی جزئیت کا قصد کرے پس اگر ابتداے
طواف مین قصد جزئیت کیا تھا پہلے ہی سے بلا اشکال وہ طواف باطل ہے اور اگر اثنائے
طواف مین یہ قصد کریگا تو جسوقت سے کہ یہ قصد کیا ہے اُسوقت سے طواف باطل ہوگا
اور اگر آخر مین یہ قصد کرے گا تو بھی مشہور بطلان طواف ہے اور مثال اسکی یہ ہے
کہ جیسے کوئی شخص نماز مین کسی رکعت کو زیادہ کردے اور اگر سہواً کسی طواف کو
زیادہ بجا لاے پس اگر ایک شوط سے کم ہے تو اُسی قطع کرے گا اور اگر ایک شوط
ہے یا ایک شوط سے زیادہ ہے تو بھی طواف واجب صحیح ہوگا مگر طواف کنندہ
کو مستحب ہے کہ بقصد مطلق قربت اُس دوسری کی بھی ساتون شوط تمام کرے اور
اولی یہ ہے کہ اگر سہواً زیادتی ہوئی ہو تو بھی طواف کا اعادہ کرے اور اگر طواف
کنندہ شوطہاے طواف کی عدد مین شک کرے پس اگر بعد فراغ طواف شک عارض
ہو تو اُس شک کا اعتبار نہ ہوگا اور اگر اثنائے طواف مین واقع ہوا اور وہ شک
دائر ہوا تمام اور زیادتی مین مثل اسکے کہ آخر شوط مین شک کرے کہ یہ شوط ساتوان
ہے یا آٹھوان تو شک اُسکا معتبر نہ ہوگا اور اگر اثنائے شوط مین شک واقع ہو کہ
آیا یہ شوط ساتوان ہے یا آٹھوان تو بعض علما نے فرمایا ہے کہ طواف اُسکا باطل ہے اور
یہ قول احوط ہے اور اگر طواف کنندہ اس بات کا یقین کرے کہ سات شوط سے زیادہ
نہین بجا لایا ہے تو مشہور یہ ہے کہ جملہ شک کی صورتون مین طواف از سر نو کرنا لازم ہوگا اور
ایک جماعت علما نے فرمایا ہے کہ بنا اقل پر رکھے گا مگر قول اول قوت سے خالی نہین ہے

حالانکہ فی الجملہ احوط بھی ہے اور اس سے زیادہ احوط یہ ہے کہ اول پر بنا کرکے طواف کو
تمام کرے اور پھر از سر نو طواف بجا لاوے اور جاننا چاہیے کہ طواف واجب کا قطع
نہ کرنا احوط ہے یعنی یہ نہ چاہیے کہ طواف میں سے کچھ باقی رہ جاوے کہ اوسکو دوسرے
وقت زیادہ فاصلے سے بجا لاوے غرض یہ ہے کہ ساتوں شوط تمام کرے اور بلا عذر
محض خواہش نفس ہوالات عرفیہ طواف میں فوت نہ ہونے پاوے اسلیے کہ بعض علما نے
قطع طواف کو تصریحًا منع فرمایا ہے اور اگر مرتکب قطع طواف ہو تو احوط اگر وقت ہو یہ ہے
کہ از سر نو طواف کرے ہرچند چار شوط بجا لا چکا ہو لیکن اگر عذر عارض ہو کہ مانع اتمام
طواف ہو مثل مرض یا حیض یا حدث بے اختیار پس ایسی صورت میں مشہور تفصیل
ہے یعنی اگر چار شوط کر چکا ہو تو جس جگہ سے قطع طواف کیا ہے پھر وہیں سے شروع
کرکے تمام کرے اور اگر چار شوط نہیں بجا لایا تو از سر نو طواف کرے گا اور اگر طواف
کنندہ اتمام پر قادر نہ ہو تو احوط یہ ہے کہ صبر کرے یہانتک کہ وقت طواف تنگ
ہو جاوے اور جس صورت میں قادر نہ ہو تو اوسی کاندھے پر سوار کرکے طواف
کرایا جائیگا اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اوسکی طرف سے اتمام طواف کے لیے نائب
کیا جائے گا مقصد تیسرا مستحبات حال طواف میں سنت ہے کہ وقت طواف
برہنہ پا اور مشغول دعا و ذکر خدا رہے اور کلام عبث زبان پر جاری نہ کرے اور
قدم چھوٹے اٹھاوے اور وہ افعال کہ جو نماز میں مکروہ ہیں انھیں ترک کرے اور
بسند معتبر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص وقت
زوال سر برہنہ و پا برہنہ کعبہ کا طواف کرے اور قدم چھوٹے اٹھاوے اور نامحرم پر نظر نہ
کرے اور کسی شخص کی عورتوں کو نہ دیکھا اور اپنے ہاتھ اور بدن کو ہر شوط میں حجر
اسود سے مس کرے بلا اسکے کہ اس مس کرنے میں لوگوں کو آزار پہنچے اور ذکر خدا
زبان پر جاری رکھے تو حق تعالے اس شخص کے لیے عوض میں ہر قدم کے ستر

ہزار حسنہ لکھیگا اور اُس شخص سے ستر ہزار گناہ محو کریگا اور بہشت مین ستر ہزار درجے اسکے لیئے بلند فرمائے گا اور ستر ہزار بندے آزاد کرنے کا ثواب کہ ہر بندے کی قیمت دس ہزار درہم ہوں اُسکے نامہ عمل مین لکھیگا اور اُس شخص کو ستر ہزار آدمی کہ اُسکے اہل بیت سے ہونگے اُنکا شفیع قرار دیگا اور اُس شخص کی ستر ہزار حاجتین بر لائے گا خواہ حوائج دنیویہ کا طالب ہو خواہ حوائج اخرویہ کا خواہان ہو اور سنت ہے کہ حالت طواف مین یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ یُمْشٰی بِهٖ عَلٰی طَلَلِ الْمَاۤءِ كَمَا یُمْشٰی بِهٖ عَلٰی جُدَدِ الْاَرْضِ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ یَهْتَزُّ لَهٗ عَرْشُكَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ تَهْتَزُّ لَهٗ اَقْدَامُ مَلٰٓئِكَتِكَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ دَعَاكَ بِهٖ مُوْسٰی مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ وَاَلْقَیْتَ عَلَیْهِ مَحَبَّةً مِّنْكَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ غَفَرْتَ بِهٖ لِمُحَمَّدٍ مَّا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ وَاَتْمَمْتَ عَلَیْهِ نِعْمَتَكَ اَنْ تَفْعَلَ بِیْ كَذَا وَكَذَا

اور حاجت اپنی خدا سے طلب کرے اور سنت ہے کہ حال طواف مین یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اِلَیْكَ فَقِیْرٌ وَاِنِّیْ خَائِفٌ مُّسْتَجِیْرٌ فَلَا تُغَیِّرْ جِسْمِیْ وَلَا تُبَدِّلِ اسْمِیْ اور جس وقت در خانہ کعبہ پر پہونچے صلواۃ محمد و آل محمد پر بھیجے اور اس دعا کو پڑھے

سَآئِلُكَ فَقِیْرُكَ مِسْكِیْنُكَ بِبَابِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَیْهِ بِالْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ الْبَیْتُ بَیْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِ بِكَ الْمُسْتَجِیْرِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَاَعْتِقْنِیْ وَوَالِدَیَّ وَاَهْلِیْ وَوُلْدِیْ وَاِخْوَانِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ النَّارِ یَا جَوَادُ یَا كَرِیْمُ

اور جس وقت حجر اسمعیل تک پہونچے ناودان طلا کی طرف نگاہ کرے اور پڑھے اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ وَاَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ وَعَافِنِیْ مِنَ السُّقْمِ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ الطَّیِّبِ وَادْرَأْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ اور جس وقت حجر سے گذر جائے اور پشت

خانۂ کعبہ پر پہونچے تو یہ دعا پڑھے یَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ اِنَّ عَمَلِیْ ضَعِیْفٌ فَضَاعِفْهُ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور جس وقت رکن یمانی پر پہونچے تو ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے یَا اللّٰهُ یَا وَلِیَّ الْعَافِیَةِ وَخَالِقَ الْعَافِیَةِ وَرَازِقَ الْعَافِیَةِ وَالْمُنْعِمَ بِالْعَافِیَةِ وَالْمَنَّانَ بِالْعَافِیَةِ وَالْمُتَفَضِّلَ بِالْعَافِیَةِ عَلَیَّ وَعَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِكَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَهُمَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْزُقْنَا الْعَافِیَةَ وَتَمَامَ الْعَافِیَةِ وَشُکْرَ الْعَافِیَةِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پس خانۂ کعبہ کی طرف سر اٹھا کرکے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ شَرَّفَكِ وَعَظَّمَكِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا نَبِیًّا وَجَعَلَ عَلِیًّا اِمَامًا اَللّٰهُمَّ اهْدِ لَهٗ خِیَارَ خَلْقِكَ وَجَنِّبْهُ شِرَارَ خَلْقِكَ اور جس وقت درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے پہونچے تو یہ دعا پڑھے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور جس وقت ساتویں شوط میں مستجار تک پہونچے کہ یہ خانۂ کعبہ کی پشت ہے نزدیک رکن یمانی مقابل در خانۂ کعبہ کھڑے ہو کر ہاتھوں کو کھول کر خانۂ کعبہ کی طرف منہ کرکے اور پیٹ اپنا کعبہ تک پہونچا کر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ الْبَیْتُ بَیْتُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ مِنْ قِبَلِكَ الرَّوْحُ وَالْفَرَجُ وَالْعَافِیَةُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَمَلِیْ ضَعِیْفٌ فَضَاعِفْهُ لِیْ وَاغْفِرْ لِیْ مَا اطَّلَعْتَ مِنِّیْ وَخَفِیَ عَلٰی خَلْقِكَ اَسْتَجِیْرُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ اور بعد اسکے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّ عِنْدِیْ اَفْوَاجًا مِّنْ ذُنُوْبٍ وَّاَفْوَاجًا مِّنْ خَطَایَا وَعِنْدَكَ اَفْوَاجٌ مِّنْ رَحْمَةٍ وَّاَفْوَاجٌ مِّنْ مَّغْفِرَةٍ یَا مَنِ اسْتَجَابَ لِاَبْغَضِ خَلْقِهٖ اِذْ قَالَ اَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ اسْتَجِبْ لِیْ پس حاجت اپنی طلب کرے اور دعا میں بہت مبالغہ کرے اور جن گناہوں کو جانتا ہے انکا مفصلاً اور جنہیں نہیں جانتا ہے انکا

دعا وقت پہونچنے درمیان رکن یمانی و حجر اسود

دعا وقت پہونچنے مستجار میں

مجملاً اقرار کرے اور اُن گناہون کے عفو کی دعا کرے کہ انشاء اللہ تعالی وہ سب بخشی جائینگے بعد اسکے جسوقت حجر اسود تک پہونچے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اٰتَیْتَنِیْ اور چاہیے کہ اس بارے مین نہایت اہتمام کرے کہ جسوقت اثنائی طواف سے حجر اسود کے بوسہ دینے کو جاوے یا ارکان سی ہاتھ مس کرنے کو یا مستجار سے بدن مس کرنے کو جاوے تو ہر مرتبہ اُس مقام پر نشان کرے اور جب مس وغیرہ سے فارغ ہو تو اپنے مقام پر جا کر وہان سے چلے کہ طواف مین کمی و زیادتی حاصل نہ ہو

فصل تیسری نماز طواف کے بیان مین واجب ہی کہ بعد طواف عمرہ دو رکعت نماز طواف مثل نماز صبح بجا لاوے اور یہ بھی واجب ہے کہ ان دونون رکعت کو قریب مقام ابراہیم علیہ السلام بجا لاے اور احوط یہ ہے کہ بعد طواف اس نماز کے پڑھنے مین جلدی کرے اور بمقتضاے احتیاط یہ ہی کہ مقام ابراہیم علیہ السلام کی پشت پر اس نماز کو پڑھے اور اگر قریب مقام ممکن نہ ہو اور اسقدر دوری ہو جاوی کہ قریب کا اطلاق نہ رہے اور اس مسافت کو بعید کہین تو ایسی حالت مین مقام ابراہیم علیہ السلام کی دونون جانبون سے ایک جانب اس نماز کو بجا لاے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو جانب پشت مقام ابراہیم یا دونون پہلو ونکی رعایت قربت جسقدر ہو سکے ملحوظ رکھکر نماز بجا لاوی لیکن نماز طواف مستحب مین اختیار ہی مسجد الحرام مین جہان چاہی بجا لاوی بلکہ علمانی فرمایا ہی کہ نماز طواف مستحب کو ترک کر سکتا ہی اور اگر کوئی شخص نماز طواف کو بھول جاوے تو جسوقت یاد آوے قریب مقام بجا لاوی یا مسجد مین قربت مقام بقدر امکان ملحوظ رکھکر بجا لاوے اور بظاہر معلوم ہوتا ہی کہ جسقدر سعی وغیرہ اس شخص نے کی ہی اُسکا اعادہ بھی لازم نہ ہوگا اگرچہ احوط یہ ہی کہ بعد نماز اعادہ بھی کرے اور بعض علمانے فرمایا ہی کہ نماز طواف و افعال باقی ماندہ مین ترتیب واجب ہے یعنی اعمال عمرہ بعد نماز طواف واقع ہون پس جو شخص واجبات نماز مثل قرأت وغیرہ نہ جانتا ہو تو عمرہ اُسکا باطل ہوگا اور اسی طرح حج بھی اُسکا باطل ہوگا پس

حجۃ الاسلام سی بری الذمہ نہ ہوگا لہذا مکلف کو لازم ہی کہ کمال بین خصوصاً وقت ارادہ
حج بیت اللہ الحرام اپنے نماز کی تصحیح کرلے اور اگر ممکن ہو تو نماز طواف مقام ابراہیم
مین بجماعت پڑہی کہ قراءۃ حمد و سورہ کی عہدہ سی فارغ ہوجائیگا اور جو شخص کہ نماز طواف
بہول گیا ہو اگر اسکی مسجد الحرام تک حاضر ہونا دشوار ہو تو جس مقام پر یاد آوی اسی مقام پر
بجالاوی گو کسی اور شہر مین بہی چلا جاوی مگر احوط یہ ہی کہ اگر دشوار نہ ہو تو حرم مین حاضر ہو کر
نماز طواف قریب مقام بجالاوی اور حالت عذر مین بعض علمانی نائب کا مسجد الحرام مین بہیجنا
لازم جانا ہی پس بنا بر اس قول کی احوط یہ ہی کہ جس مقام پر نماز یاد آوی اسی مقام پر بقصد
قضا نماز طواف ادا کری اور اپنی طرف سی نائب بہی معین کرے تا کہ وہ نائب ان دونون
رکعتون کو قریب مقام ابراہیم بجالاوی اور اگر یہ شخص مر جاوی تو اسکی ولی کو قضای نماز
طواف مثل قضای نماز ہای یومیہ وغیرہ کہ جو میت سی فوت ہوئی ہون واجب ہو گی اور
نماز طواف مین مستحب ہی کہ پہلی رکعت مین سورہ قل ہو اللہ احد اور دوسری رکعت مین سورۂ
قل یا ایہا الکافرون پڑہے اور جس وقت نماز سی فارغ ہو حمد و ثنا سے الہی بجا لاوے و
محمد و آل محمد پر صلوۃ بہیجے اور حق سبحانہ و تعالی سے اعمال کے مقبول ہونیکی دعا کرے
اور یہ دعا پڑہے اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي وَلَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِمَحَامِدِهِ كُلِّهَا
عَلَى نَعْمَائِهِ كُلِّهَا حَتَّى يَنْتَهِيَ الْحَمْدُ إِلَى مَا يُحِبُّ وَيَرْضَى اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ
مِنِّي وَطَهِّرْ قَلْبِي وَزَكِّ عَمَلِي اور بعض روایتون مین ہے کہ یہ کہے اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي بِطَوَاعِيَتِي
إِيَّاكَ وَطَوَاعِيَتِي رَسُولَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي أَنْ أَتَعَدَّى
حُدُودَكَ وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ يُحِبُّكَ وَيُحِبُّ رَسُولَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ
مَلَائِكَتَكَ وَعِبَادَكَ الصَّالِحِينَ پس سجدہ مین جاوے اور کہے سَجَدَ
لَكَ وَجْهِي تَعَبُّدًا وَرِقًّا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ حَقًّا حَقًّا الْأَوَّلُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْآخِرُ
بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ وَهَا أَنَا ذَا بَيْنَ يَدَيْكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ فَاغْفِرْ لِي

إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ غَيْرُكَ فَاغْفِرْ لِي فَإِنِّي مُقِرٌّ بِذُنُوبِي عَلَى
نَفْسِي وَلَا يَدْفَعُ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ غَيْرُكَ **فصل چوتھی بیان کیفیت سعی میں** اس
فصل میں تین مقصد ہیں مقصد پہلا کیفیت آداب سعی مابین صفا و مروہ اور بیان
مستحبات میں کہ جنہیں قبل سعی بجا لانا چاہیے جس وقت سعی کا ارادہ کرے سنت ہے کہ حجر اسود
کے قریب جا کر اسی بوسہ دے اور ہاتھوں کو یا بدن کو حجر اسود سے مس کرے اور اگر ممکن نہ ہو
تو اشارہ ہی کر لے بعد اسکے چاہ زمزم پر جا کر ایک ڈول یا دو ڈول پانی کے اس ڈول سے
کہ جو مقابل میں حجر اسود کی ہے اپنے ہاتھ سے کھینچے اور وہ پانی سر اور پشت و شکم پر ڈالے
اور تھوڑی پانی میں سے تھوڑا پی لے اور اس دعا کو پڑھے اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِلْمًا نَافِعًا وَ
رِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ بعد اسکے اس در سے کہ جو حجر اسود کے مقابل
واقع ہے اور یہ وہ در ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس در سے آرام دل
و آرام بدن کوہ صفا پر تشریف لے گئے تھے جائے یہانتک کہ خانہ کعبہ نظر آئے اس وقت
رکن یمانی کی طرف منہ کر کے حمد و ثنای الٰہی بجا لائے اور نعمتہای الٰہیہ کا دل میں اپنے
خیال کرے اور سات مرتبہ اللّٰهُ أَكْبَرُ اور سات مرتبہ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سات
مرتبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہے اور تین مرتبہ کہے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ وَهُوَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ بعد اسکے محمد و آل محمد پر صلوات بھیجے اور تین مرتبہ اس دعا کو پڑھے
اللّٰهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى مَا أَوْلَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
الْحَيِّ الْقَيُّومِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَيِّ الدَّائِمِ اور تین بار یہ دعا پڑھے أَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ مُخْلِصِينَ
لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ اور تین بار ان کلمات کو کہے اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْيَقِينَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ پھر تین مرتبہ کہے اللّٰهُمَّ آتِنَا

فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ بعد اسکے سو مرتبہ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور سو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ
اور یہ دعا پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ وَاَنْجَزَ وَعْدَهٗ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ
وَحْدَهٗ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَحْدَهٗ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِي الْمَوْتِ وَفِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَوَحْشَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ فِيْ ظِلِّ عَرْشِكَ
يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ بعد اسکے اپنے دین و نفس کو اور اہل و مال کو خدا
کے سپرد کرنے مین نہایت مبالغہ کرے اور یہ دعا پڑھے اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ الرَّحْمٰنَ
الرَّحِيْمَ الَّذِيْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهٗ دِيْنِيْ وَنَفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ وَوَلَدِيْ اَللّٰهُمَّ
اسْتَعْمِلْنِيْ عَلٰى كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاَعِذْنِيْ
مِنَ الْفِتْنَةِ بعد اسکے تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہکر دو مرتبہ دعای سابق کو پڑھے پھر تکبیر
اللّٰه اکبر کہے اور اس دعا کو پھر پڑھے بعد اسکے تمام عمل کو دوبارہ بجا لاوے اور اگر
نہ ہوسکے تو جسقدر ممکن ہو اسی قدر بجا لاے اور مستحب ہے کہ اس دعا کو بھی پڑھے
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ قَطُّ فَاِنْ عُدْتُ فَعُدْ عَلَيَّ بِالْمَغْفِرَةِ فَاِنَّكَ اَنْتَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اِنْ تَفْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ
اَهْلُهٗ تَرْحَمْنِيْ وَاِنْ تُعَذِّبْنِيْ فَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِيْ وَاَنَا مُحْتَاجٌ
اِلٰى رَحْمَتِكَ فَيَا مَنْ اَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰى رَحْمَتِهٖ اِرْحَمْنِيْ اَللّٰهُمَّ
لَا تَفْعَلْ بِيْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اِنْ تَفْعَلْ بِيْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ تُعَذِّبْنِيْ
وَلَمْ تَظْلِمْنِيْ اَصْبَحْتُ اَتَّقِيْ عَدْلَكَ وَلَا اَخَافُ جَوْرَكَ فَيَا مَنْ هُوَ
عَدْلٌ لَا يَجُوْرُ ارْحَمْنِيْ بعد اسکے کہے يَا مَنْ لَا يُخَيِّبُ سَائِلَهٗ وَلَا يَنْفَدُ
نَائِلُهٗ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَعِذْنِيْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ
اور حدیث مین وارد ہے کہ جو شخص چاہے کہ مال اسکا زیادہ ہو تو چاہیے کہ صفا پر توقف

کو طول دے اور دیر تک کھڑا رہے اور پایہ چہارم پر کعبہ کے طرف منہہ کرکے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِهٖ وَغُرْبَتِهٖ وَوَحْشَتِهٖ وَظُلْمَتِهٖ وَضِيْقِهٖ وَضَنْكِهٖ اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ فِيْ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ بعد اسکے اس پایہ سے نیچے اترے اور پشت لپیٹے برہنہ کرے اور کہے يَا رَبِّ الْعَفْوِ يَا مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ يَا مَنْ هُوَ اَوْلٰى بِالْعَفْوِ يَا مَنْ يُثِيْبُ عَلَى الْعَفْوِ الْعَفْوَ الْعَفْوَ الْعَفْوَ يَا جَوَادُ يَا كَرِيْمُ يَا قَرِيْبُ يَا بَعِيْدُ اُرْدُدْ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ بِطَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ

مقصد دوسرا وجوب سعی اور بیان واجبات اور بعض احکام متعلق

سعی میں واجب ہی بعد نماز طواف سعی کرنا یعنے درمیان صفا و مروہ جانا اور آنا اور یہ دونوں مقام قریب مسجد الحرام واقع ہیں اور سعی بہی مثل طواف ایک رکن ہی جو شخص عمداً یا سہواً اسکو ترک کرے حکم اسکا وہی ہے جو بحث طواف میں مذکور ہوچکا مگر طہارت حدث اور نجاست سے یا ستر عورت سعی میں معتبر نہیں ہی لیکن مقتضای احتیاط یہ ہے کہ رعایت طہارت حدث سے ملحوظ رہے اور واجب ہی کہ بعد طواف و نماز طواف سعی بجا لاوے اور اگر طواف کو بہول جای اور پہلے سعی بجا لاوے تو احوط یہ ہی کہ سعی کا اعادہ کرے اور جاہل مسئلہ کا بہی یہی حکم ہے اور واجب ہی کہ سعی میں جزو اول صفا سے ابتدا کرے یعنی پاؤں کی ایڑی کو جزو اول مسافت سے چسپیدہ کرکے سعی شروع کرے اور یہ بہی احوط ہی کہ اول صفا سے چار درجہ تک اوپر جاوے اور نیت کرے اور اس نیت کو آن درجوں سے اترنے کے وقت تک مستمر رکہے اور یہ نیت کرے کہ میں درمیان صفا و مروہ سات مرتبہ سعی بجا لاتا ہوں کہ یہ سعی ایک فرض ہے عمرہ تمتع سے اطاعت فرمان خدا کے لیئے بعد اسکے خواہ پیادہ خواہ کسی جانور پر سوار ہوکر خواہ آدمی کے کاندہے پر چڑہ کر روانہ ہو یہانتک کہ مروہ میں پہونچے لیکن چاہیے کہ پاؤں کی انگلیاں ان

مقصد دوسرا وجوب سعی اور بیان واجبات

دونون درجون سی کہ جن درجون سے مروہ کے اوپر جاتے ہین چسپیدہ کرے اور فقط
اس جانے کا ایک شوط محسوب ہوگا اور احوط یہ ہی کہ درجات مروہ کے اوپر بھی جاوے
اور وہان سے اس نہج پر پھرے کہ جس طرح صفا سی ابتدا کی تھی اور مروہ سے صفا تک
اسطور پہ آئے کہ جس طرح کہ مروہ مین ختم کیا تھا پس ہر مرتبہ آنے اور جانے مین دو شوط
حاصل ہونگے اور ساتوان شوط مروہ مین ختم ہوگا اور واجب ہی کہ جو راہ متعارف ہی
اُسی راہ سے آوے اور جاوے پس اگر مثلاً مسجد الحرام سے ہوکر یا سوق اللیل کی طرف سے
مروہ جاوے یا صفا مین آوے تو جائز نہ ہوگا اور واجب ہے کہ جانے کے وقت رخ مروہ
کے جانب ہو اور ہنگام مراجعت منہ صفا کے جانب ہو پس اگر کوئی شخص اُلٹے پاؤن
چلیگا اور پشت کے رخ چلکر مسافت طے کرے گا تو جائز نہ ہوگا ہان دہنے جانب یا بائین
جانب یا کبھی پشت کی طرف دیکھ لینا مضائقہ نہین رکھتا اور اگر دم لینے کو صفا یا مروہ
پر بیٹھ جاوے تا کسی قدر راحت حاصل ہو تو جائز ہے اور احوط یہ ہی کہ ما بین صفا و مروہ
بدون عذر نہ بیٹھے اور تاخیر کرنا سعی مین بعد طواف دفع خستگی و کمی حرارت آفتاب کے
لیے جائز ہے لیکن اگر دوسرے دن تک تاخیر کرے تو جائز نہین ہے مگر تا وقت شب
بنا بر اقوی جائز ہے اور احوط یہ ہے کہ بدون عذر شب تک بھی تاخیر نہ کرے اور سعی
مین عمداً سات شوط سے زیادہ کرنا مبطل سعی ہے جیسا کہ بحث طواف مین مذکور ہوا
اور اگر سہواً زیادہ کرے گا پس اگر ایک شوط سے کم ہو تو اسے قطع کرے گا اور سعی اُسکی
صحیح ہوگی اور اگر ایک شوط سے زیادہ ہو تو بھی سعی صحیح ہے اور ایک جماعت علما نے
فرمایا ہے مستحب ہے کہ سات شوط سعی پر جو زیادتی واقع ہوئی ہے اُسکے بھی ساتون
شوط بجا لاوے تا دوسری سعی ہوجاوے اور اس قول کے مطابق ایک حدیث صحیح بھی وارد
ہوئی ہی اور اگر سہواً کوئی شرط کم ہوجاوے تو واجب ہے کہ جس وقت یاد آوے اُسے
بجا لاوے اگر اپنے شہر مین جاکر یاد آئے تو بشرط امکان مراجعت کرے اور سعی اتمام کو

پہونچاوی ورنہ اپنی طرف سے نائب معین کری اور مقتضای احتیاط یہ ہی کہ اگر چار شوط کامل
نہوئی ہوں تو سعی از سر نو بجا لاوی اور اس شخص پر وہ چیزیں کہ جو احرام سے حرام ہوئی ہیں
جبتک سعی نہ بجا لائیگا حلال نہ ہونگی اور ایک جماعت علما نے ذکر کیا ہے کہ اگر بعض اجزای
سعی بھول گیا ہو اور یہ شخص عمرۂ تمتع میں ہو اور اتمام اعمال عمرۂ تمتع کا گمان کرکے اپنے
تئیں محل سمجھی اور نسوان سے مجامعت کرے تو اسپر واجب ہے کہ ایک گاے کفارہ میں
ذبح کرے اور سعی کو تمام کرے اور مطابق اس مضمون کے ایک حدیث معتبر بھی ہے
بلکہ ایک جماعت علما نے حکم جماع میں ناخنوں کا کاٹنا بھی شامل کیا ہی اور اسکے بھی مؤید
ایک حدیث ہی لیکن اس قول پر عمل کرنا احوط ہی اور اگر اعداد شوط میں شک واقع ہو تو
بعد ختم سعی اس شک کا اعتبار نہوگا اور اگر اثنای سعی میں شک ہو پس اگر یقین رکھتا
ہو کہ سات شوط تمام کیے ہیں یا زیادہ چونکہ زیادتی مقصود نہیں ہوسکتی خصوصا اس وقت
میں کہ یہ شخص اپنے تئیں مقام مروہ میں پاوی اور اس بات کو نہ جانتا ہو کہ آیا سات
شوط ہوئی ہیں یا نو تو اس صورت میں شک اسکا معتبر نہوگا بنا تمام پر کریگا اور اگر
درمیان میں شوط کے شک واقع ہو تو ظاہر سعی اسکی باطل ہے اور اگر شک متعلق کمی
سے ہو یعنی شک ہو سات شوط سے کم میں تو سعی باطل ہے چاہیے کہ از سر نو سعی بجا لاوی
[illegible] مستحبات سعی میں سنت ہے کہ وقت سعی پیادہ پا ہووے اور چاہیے
کہ صفا سے منارہ تک رفتار اسکی نہ تیز ہو نہ آہستہ اور منارہ سے تا بازار عطاران مثل
رفتار شتر دوڑتا ہوا جاوے اور اگر سوار ہو تو اپنے مرکب کو اچکاتا ہوا چلے مگر اس حالت
میں یہ رفتار اختیار کرے کہ لوگوں کو اذیت نہ پہونچے اور وہاں سے مروہ تک نہ تیز
چلے نہ آہستہ رفتار میانہ روی اختیار کری اور نسوان کو ہرولہ کی ضرورت نہیں ہی اور جس وقت
قریب منارہ پہونچی تو یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ

الاکرم واھدنی للتی ھی اقوم اللھم ان عملی ضعیف فضاعفہ لی وتقبل منی اللھم لک سعیی وبک حولی وقوتی تقبل منی عملی یا من یقبل عمل المتقین پس دوسری منارہ تک دوڑتا ہوا جاے جب اُس منارہ سے گذرے تو یہ دعا پڑھے یا ذا المن والفضل والکرم والنعماء والجود اغفر لی ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب الا انت اور جسوقت مروہ پر پہونچے وہ دعائین کہ صفا مین پڑہی تہین انہین پڑہے اور یہ کہے اللھم یا من امر بالعفو یا من یحب العفو یا من یعطی علی العفو یا من یعفو علی العفو یا رب العفو العفو العفو العفو اور حالت سعی مین روتا جاوی اور اپنے تئین رونے پر آمادہ رکھے بلکہ متصل گریہ کرتا رہے اور دعا مین نہایت مبالغہ کرے اور حال سعی مین اس دعا کو پڑہے اللھم انی اسئلک حسن الظن بک علی کل حال وصدق النیۃ فی التوکل علیک اور اگر دوڑ کر چلنا بھول جاے تو جس مقام پر یاد آوے وہین سے اُلٹے پاؤن پشت کی طرف چلے اور اس مقام پر کہ جہان سے دوڑتا ہوا لاتہا اپنے تئین پہونچاے اور پھر دوڑتا ہوا چلے فصل پانچوین بیان تقصیر مین بعد فراغ سعی تقصیر کرنا یعنی کسی قدر ناخنون کا یا شارب کا کاٹنا واجب ہے اور یہ نیت کرے کہ تقصیر کرتا ہون مین محل ہونے کے لیے عمرہ تمتع سے کہ فرض حجۃ الاسلام ہے بہت طاعت قربان خدا اور عوض مین تقصیر کے بالون کا موندنا کافی نہ ہوگا بلکہ حرام ہے اور اگر کوئی شخص تقصیر کو اُسوقت تک بھولا رہے کہ احرام حج اسکا منعقد ہو تو عمرہ اسکا ختم ہو جائیگا اُسی چاہیے کہ بنا بر احتیاط ایک گوسفند فدیہ دے اور اگر عمداً ترک کرے یہانتک کہ محرم بحج ہو تو ایک جماعت علما نے تصریح کی ہے کہ عمرہ تمتع اسکا فاسد ہے اور حج اسکا حج افراد ہو جاے گا بعد اسکے وہ شخص عمرۂ مفردہ بجا لائے گا اور بعض علما نے تصریح فرمائی ہے کہ سال آیندہ اس حج کا اعادہ کرنا چاہیے اور بعض احرام ثانی

فصل پانچوین بیان تقصیر مین

تو باطل جاتے ہین اور جس صورت مین حج تمتع بجالانے کے لیے وسعت وقت حاصل ہو
تو تقصیر کو اُس شخص پر لازم جانتے ہین اور محرم کی بہی بعد تقصیر سوای سر منڈانے کے
وہ چیزین کہ بسبب احرام حرام ہوئی تہین حلال ہوجاتے ہین بنا برینکے کہ درمیان علمای
امامیہ رضوان اللہ علیہم یہ امر مشہور ہی کہ طواف نسا حج اور عمرہ غیر تمتع کے لیے مخصوص
ہی اور عمرہ تمتع مین طواف نسا مشروع نہین ہے اگرچہ شیخ شہید قدس سرہ نے بعض
اصحاب سے طواف نسا کا واجب ہونا نقل کیا ہی مگر اس قول کے قائل کی تصریح نہین
فرمائی ہی اور علامہ علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اس مسئلہ مین بھی اختلاف نہین معلوم ہوتا
اگرچہ کلام منتظمہ خلاف ہے اور بعض احادیث ضعیفۃ السند وجوب طواف پر دلالت کرتے
ہین پس با اشتباہ مرورین مین مقتضاے احتیاط یہ ہے کہ طواف نسا مع نماز بعد تقصیر بجا
لانا چاہیے اور اگر مکلف کو عمرہ تمتع بجالانا ممکن نہ ہو کہ بسبب اسکے کہ وقت تنگ مین وارد مکہ
ہوا ہے یا نسوان کو بسبب حیض عمرہ تمتع بجالانا ممکن نہ ہو کہ اگر وہ پاک ہونے کا انتظار
کرین تو وقت وقوف مشعر و عرفات گذر جاے تو اس حالت مین احرام عمرہ اگر تمتع
کے لیے باندہا ہے تو نیت کو بدلکر نیت حج افراد کرنا چاہیے والا مکہ معظمہ سے احرام باندہنا
چاہیے اور عرفات اور مشعر و منی کے طرف جانا اور پھر مکہ معظمہ کی طرف مراجعت کرنا
چاہیے اور طواف و سعی و حج اور طواف نسا بجالانا چاہیے بعد اسکے عمرہ مفردہ بجالانا چاہیے
کہ اسقدر اس مکلف کو حج تمتع سے اسپر واجب تہا کافی ہوگا مگر مکہ معظمہ کا اہل احرام حج تمتع
ہونا محتاج تامل ہے اور اگر اس شخص نے اختیارا اپنے عمرہ کو ایسے وقت مین کہ اعادہ
کا زمانہ باقی نہ ہو باطل کیا ہے تو بھی ظاہرا حج اسکا حج افراد ہو جاے گا اور
بعد اسکے یہ شخص عمرہ مفردہ بجالاے گا لکن براءت ذمہ کے لیے کافی ہونا اس
حج افراد کا اس شخص کے نسبت جو مکلف بحج تمتع ہو محل تامل ہے چنانچہ اشارہ اس
مطلب کا فصل طواف مین ہوچکا ہی

باب دوسرا بیان مین افعال حج کے

اس باب مین سات فصلین ہین فصل پہلی بیان مین احرام حج تمتع کے اس فصل مین دو مقصد ہین مقصد پہلا بیان وجوب احرام حج اور احکام احرام مین جسوقت معلوم ہوا کہ آدمی بعد تقصیر کے محل ہوجاتا ہے یعنی سب چیزین جو سبب احرام کے حرام ہوگئی تہین وہ حلال ہوجاتے ہین تو اسوقت مکلف پہ دوسرا احرام حج تمتع کے لیے واجب ہوتا ہے اور وقت اسکا وسیع ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ قبل روز ترویہ یعنی ذیحجہ کی آٹھوین تاریخ کے پہلے مکہ سے باہر نہ جاوے اور اس احرام کا وقت اُس ہنگام مین تنگ ہوجاتا ہے کہ جب وقت وقوف عرفات ذیحجہ کی نوین تاریخ تنگ ہوجاوے یعنی جب تاخیر کرنے سے وقوف عرفات فوت ہوجاوے تو اسوقت وقت احرام بہی تنگ ہوجاتا ہے اس حالت مین فوراً احرام باندہنا واجب ہے اور مستحب ہے بلکہ احوط ہے کہ روز ترویہ ہشتم ماہ ذیحجہ کو احرام باندہے اسواسطے کہ بعض علما نے روز ترویہ احرام کو واجب جانا ہے اور نیت اس طرح کرے کہ احرام باندہتا ہون مین یعنی اپنے نفس کو محرمات معینہ سے باز رکہتا ہون حج تمتع مین بسبب اطاعت فرمان خدا اور کیفیت احرام حج کی مثل احرام عمرہ کے ہے اور جو چیزین کہ اس احرام سے حرام ہوتے ہین وہی ہین جنکا بیان بحث احرام عمرہ مین ہوچکا ہے اور مقام احرام حج مکہ معظمہ ہے جس مقام سے چاہے مکہ مین احرام باندہے اگرچہ مستحب ہے کہ خاص مسجد الحرام مقام ابراہیم مین یہ احرام باندہے یا حجر اسماعیل مین باندہے اور اگر کوئی شخص احرام بہول جاوے یہانتک کہ منی یا عرفات مین وارد ہو تو مکہ معظمہ مین احرام باندہنے کے لیے پہر آنا لازم ہوگا اور اگر بسبب تنگی وقت کے یا کسی اور عذر کی وجہ سے مراجعت ممکن نہ ہو تو اُسے مقام سے احرام باندہے اور اگر تا فراغ کل افعال احرام یاد ہی نہ آئے تو بظاہر حج صحیح ہوگا چنانچہ یہی قول مشہور بہی ہے اور اگر بعد گذرجانے

وقت وقوف عرفات و وقوف مشعر یا قبل فراغ حج کسی مقام پر احرام یاد آئے تو احتیاط یہ ہی کہ حج کو تمام کری اور سال آیندہ پھر دوبارہ حج بجالاوی اور جاہل مسئلہ کا بھی وہی حکم ہی جو سہو کنندہ کا حکم ہی البتہ اگر کوئی عمدا احرام ترک کری یہاں تک کہ وقت وقوف عرفات و مشعر جاتا رہی تو حج اسکا باطل ہی **مقصد دوسرا بیان مین مستحبات احرام حج کی تا وقت وقوف عرفات** جو شخص کہ حج تمتع بجالاوی اُسکے لیے بعد فراغ عمرۂ تمتع افضل اوقات احرام روز ترویہ ہی چاہیے کہ بعد نماز ظہر اور اگر بعد نماز ظہر نہ ہو سکے تو بعد نماز عصر احرام باندہے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکی تو اور کسی نماز واجب کے بعد احرام باندہے اگرچہ وہ نماز نماز قضا ہو اور اگر کسی شخص پر نماز قضا نہ ہو تو نماز احرام کے بعد احرام باندہے اور اقل نماز احرام دو رکعت ہی جیسا کہ مذکور ہوا اور حج تمتع کرنیوالے کو تمام مکہ مین افضل مقام احرام مسجد الحرام ہی اور مسجد الحرام مین افضل حجر اسمٰعیل یا مقام ابراہیم ہی پس وہان نیت احرام کرے جیسا کہ بیان ہو چکا بعد اُسکے تلبیہ کہے جیسا کہ سابق مذکور ہوا اور جب ابطح و مکہ کی زمین سے تو تلبیہ باواز بلند کہے اور جب متوجہ منی ہو تو کہے اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ اَرْجُوْ وَاِیَّاکَ اَدْعُوْ فَبَلِّغْنِیْ اَمَلِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ عَمَلِیْ اور باآرام تن و بآرام دل تسبیح و تقدیس و ذکر حقتعالے کرتا ہوا چلے جب منی مین پہونچے تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقْدَمَنِیْهَا صَالِحًا فِیْ عَافِیَةٍ وَبَلَّغَنِیْ هٰذَا الْمَکَانَ پس کہے اَللّٰھُمَّ هٰذِهٖ مِنًی وَهِیَ مِمَّا مَنَنْتَ بِهٖ عَلَیْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تَمُنَّ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ عَلٰی اَنْبِیَائِكَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُكَ وَفِیْ قَبْضَتِكَ اور سنت ہی کہ شب عرفہ کو منی مین بسر کرے اور مشغول عبادت رہی اور بہتر یہ ہی کہ جملہ عبادات کو خصوصا نماز پنجگانہ مسجد خیف مین بجالاوے اور بعد نماز صبح طلوع آفتاب تک مشغول دعا و تعقیب رہی بعد اُسکے جانب عرفات روانہ ہو اور بعد طلوع صبح بھی روانہ ہو سکتا ہی لیکن سنت بلکہ احوط یہ ہی کہ قبل طلوع آفتاب وادی محسر سے تجاوز نہ کرے اور قبل صبح عرفہ عرفات کی طرف جانا مکروہ ہی بلکہ بعض علمانے حرام جانا ہی مگر جبکہ کوئی ضرورت ہو مثل بیماری یا خوف ازدحام خلق تو اس صورت مین مضائقہ

ذکر مستحبات احرام حج

نہیں رکھتا اور جب متوجہ عرفات ہو تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِلَیْكَ صَمَدْتُ وَاِیَّاكَ اعْتَمَدْتُ وَوَجْهَكَ اَرَدْتُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِیْ فِیْ رِحْلَتِیْ وَاَنْ تَقْضِیَ لِیْ حَاجَتِیْ وَاَنْ تَجْعَلَنِیْ مِمَّنْ تُبَاهِیْ بِهِ الْیَوْمَ مَنْ هُوَ اَفْضَلُ مِنِّیْ اور تلبیہ کہتا جاوے یہاں تک کہ عرفات پہونچے اور جب عرفات میں پہونچے تو خیمہ اپنا نمرہ میں نصب کرے کہ وہ ایک مقام ہے متصل عرفات مگر مقام عرفات سے خارج ہے

فصل دوسری وقوف عرفات میں وقوف عرفات واجب ہے اور عرفات کے حدود معین اور معروف ہیں اور مراد وقوف سے یہ ہے کہ مقام عرفات میں رہے خواہ سواری پر خواہ پیادہ خواہ چلتے پھرتے خواہ بیٹھے بیٹھے بسر کرے البتہ اگر تمام مدت وقوف میں سوتا رہے گا یا بیہوش رہے گا تو وقوف اسکا باطل ہوگا اور بنا بر احوط واجب ہے کہ زوال کے بعد سے تا وقت غروب شرعی کہ جو وقت افطار اور وقت نماز مغرب ہے عرفات میں رہے پس تا وقت عصر مثلاً عرفات میں رہنا کافی نہ ہوگا اور واجب ہے کہ نیت وقوف کی اسطرح کرے کہ وقوف عرفات کرتا ہوں یعنی رہتا ہوں مقام عرفات میں آج کے دن ظہر سے تا شام فلان برواسطے خدا کے لیے کہ یہ وقوف ایک امر واجب ہے حج تمتع میں حجۃ الاسلام سے اور اس مقدار مدت تک عرفات میں رہنا واجب ہے مگر رکن نہیں ہے پس اگر کوئی شخص اس مقدار مدت تک عرفات میں نہ رہے اور اثنا میں مثلاً کہیں چلا جاوے تو ترک واجب کیا اور گناہگار ہوا لیکن حج اسکا صحیح ہے باطل نہ ہوگا ہاں مسمی وقوف کا یعنی بعض مدت عرفات میں رہنا رکن ہے اگر یہ عمداً ترک کرے گا تو حج اسکا باطل ہوگا اور اگر وقوف عرفات بالکل بھول گیا تو اس صورت میں اگر وقوف مشعر بجا لاسکے کیا ہے تو بھی حج صحیح ہوگا اور اگر اسکو بھی سہو کیا تو حج باطل ہے اور اس مقام میں چند مسئلہ ہیں مسئلہ پہلا جو شخص وقوف میں وقت ظہر سے تاخیر کرے یعنی ظہر سے دیر کرکے حاضر عرفات ہو تو بنا بر قول احوط گناہگار ہوگا جیسا کہ مذکور ہوا دوسرا مسئلہ اگر کوئی شخص عرفات سے عمداً قبل غروب کوچ کرے اور حد عرفات سے نکل جاوے پس اگر پشیمان ہوکر عرفات میں پھر آئے تو اس صورت میں بھی کفارہ دینا احوط ہے اور اگر

فصل دوسری وقوف عرفات

مراجعت نہ کری تو کفارہ واجب ہی اور کفارہ اسکا یہ ہی کہ ایک شتر مکہ معظمہ مین رضای خدا کے
لیئے بروز عید نحر کری اور اگر قدرت نہ رکھتا ہو تو اٹھارہ دن متوالی روزہ رکھی اور اگر عرفات سی
از روی سہو کوچ کری لیکن اگر یاد آجای تو عرفات مین پھر چلا آئے اور جو شخص یاد آنے پر بھی
نہ پھری تو حکم اسکا ظاہراً مثل اس شخص کی ہی جو عمداً چلا جای اور اگر بالکل یاد نہ آی تو کچھہ مضائقہ
نہین ہی اور جاہل مسئلہ کا بھی حکم مثل سہو کنندہ کی ہی تیسرا مسئلہ جو شخص عمداً وقوف ترک کرے
حج اسکا باطل ہی جیسا کہ مذکور ہوا اور اسکے حق مین وقوف شب عید قربان کافی نہ ہوگا اور شب
عید وقوف کرنا حق مین اس شخص کے جو وقوف کو بھول جای وقوف اضطراری ہی مگر یہ وقوف
کافی ہی جیسا کہ آیندہ بیان ہوگا چوتھا مسئلہ اگر کسی شخص نے بسبب کسی عذر کے مثل نسیان
یا تنگی وقت وقوف عرفہ بالکل نہ کیا ہو تو عرفات مین شب عید کسی وقت کا بھی رہنا کافی ہوگا
اگرچہ تھوڑی دیر رہی اسکو وقوف اضطراری عرفات کہتی ہین اور جو شخص اس وقوف اضطراری
کو عمداً ترک کری ظاہراً مثل اسکے ہے کہ جسنے وقوف اختیاری کو عمداً ترک کیا یعنی دونون صورتون
مین حج اسکا باطل ہے اگرچہ وقوف اسکو ملجائے پانچوان مسئلہ جو شخص وقوف عرفات
وقت اختیاری مین بھی اور اضطراری مین بھی سہو کری تو اسے زمانہ اختیار مین صحت حج تمتع کے
لیئے وقوف مشعر الحرام کافی ہوگا چنانچہ اسکا ذکر آگے آئیگا چھٹا مسئلہ اگر قاضی اہل سنت کے
نزدیک ہلال ثابت ہو جای اور وہ ثبوت ہلال کا حکم دی اور شیعون کی نزدیک ہلال ثابت
نہ ہوا اور اہل سنت عرفہ اس روز قرار دین جو شیعون کے نزدیک آٹھوین تاریخ ہی پس اگر عرفات
جانے مین انکی مخالفت اس طرح ممکن ہو کہ وہ آٹھوین کو جائین اور شیعہ نوین کو جائین یا یہ
ہو سکے کہ شیعہ آٹھوین کو سنیون کے ہمراہ داخل عرفات ہون اور عرفات مین دوسرے
دن تک رہجائین تا کہ عرفہ کو وقوف عرفات کرین یا انکے ساتھ آٹھوین کو جائین پھر دوبارہ
دوسری دن عرفات جاسکین بہر حال اگر وقوف اختیاری عرفات کا ممکن ہو تو بجا لائین
اور اگر ممکن نہ ہو تو وقوف اضطراری کرین یعنی بعد غروب آفتاب روز عرفہ شب عید

عرفات مین رہین پھر مشعر مین جائین تا وقوف مشعر ہاتھ سی نجائی اور اعمال عید منی مین بجالائین اور اگر وقوف عرفہ
اصلا ممکن نہو نہ اختیاری نہ اضطراری تو وقوف مشعر پر اکتفا کرین یعنی اگر وقوف مشعر بجالائین تو کفایت کرتا ہی
حج صحیح ہوگا اور اگر وقوف مشعر بھی میسر نہو تو حج اُس سال کا فاسد ہی اور تحقیق اس مقام مین بنا بر قول احوط موجب
صحت عمل ہوگا واللہ العالم مقصد پہلا مستحبات وقوف عرفات مین سنت ہی کہ وقت وقوف با طہارت ہو
اور غسل کری اور جو چیزین کہ موجب پریشانی خاطر ہون اور انکی جہت سی حواس پراگندہ و پریشان ہون انکو
دور کری تا کہ دل جناب اقدس الہی کی طرف متوجہ ہو وقت نماز ظہر و عصر اول وقت ایک اذان و دو اقامت سی
بجالاوے اور پہاڑ کی بائین جانب یعنی جو شخص کہ مکہ سی آتا ہو اُسکی بائین طرف جو میدان واقع ہی اُس مین وقوف
کری اور پائین کوہ زمین ہموار و مساوی مین متوقف ہو اور اپنے اصحاب کے ساتھ ہو اور بعد نماز کھڑا ہو
اور مشغول دعا ہو اور پہاڑ کے اوپر جانا اور حال وقوف مین سوار رہنا اور بیٹھنا با وجود
قدرت قیام مکروہ ہی اور اگر کھڑے رہنے پر قدرت نہو تو جسقدر ممکن ہو کھڑا رہی اور چاہیے
کہ رو بقبلہ ہو اور دلکو حق سبحانہ تعالی کیطرف متوجہ کری اور حمد و ثنا خدا اور تمجید و تہلیل بجالاوے اور اللہ اکبر سو مرتبہ
کہی اور الحمد للہ سو مرتبہ اور سبحان اللہ سو مرتبہ اور لا الہ الا اللہ سو مرتبہ اور
آیۃ الکرسی سو مرتبہ اور صلوٰۃ محمد و آل محمد پر سو مرتبہ اور سورہ توحید اور انا انزلناہ سو سو مرتبہ اور لا حول و لا قوۃ
الا باللہ سو مرتبہ پڑھی اور جو دعا چاہی کری کہ حق تعالی مستجاب فرماوے گا اور دعا مانگنے مین سعی و کوشش
کری کہ یہ دن خدا سے دعا مانگنے اور سوال کرنے کا ہی اور شیاطین کو اس سے زیادہ تر کوئی شی خوشتر
نہین معلوم ہوتی کہ تجھے جناب قدس الہی سی غافل کرین پس خدا سی شر شیاطین کی پناہ کا خواستگار
ہو اور زنہار لوگون کی طرف نظر نہ کر اور اپنے حال کا متوجہ رہ اور دلسی اور زبان سی استغفار کر اور سب
گناہون کو اپنی شمار کر اور گریہ و زاری کر اور اگر گریہ نہ آوی تو اپنی تئین گریہ پر آمادہ رکھ اور پدر و مادر
و برادران ایمانی کی لئی دعا کر اور کم سی کم یہ ہی کہ چالیس برادران مومن کے لئی دعا کر حدیث مین ہی کہ ایک
فرشتہ خدا کی طرف سی معین ہی کہ جو شخص برادر مومن کی واسطی کوئی چیز خدا سی طلب کرتا ہی وہ فرشتہ
خدا سی لاکھ برابر اُس چیز کے واسطے اُس دعا کرنی والیکے طلب کرتا ہی اور تمام زمانہ وقوفکو دعا و استغفار و ذکر

متعلق صفحہ (۳۱۵) دعائے حضرت امام حسین علیہ السلام روز عرفہ

روز عرفہ وقت عصر حضرت سید الشہدا علیہ السلام مع اہل بیت بیرون خیمہ تشریف لائے اور پہاڑ کی بائیں جانب کھڑے ہوئے اور منہ جانب کعبہ کیا اور ہاتھوں کو بلند فرمایا اور نہایت ذلت سے یہ دعا پڑھی

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَيْسَ لِقَضَائِهِ دَافِعٌ وَلَا لِعَطَائِهِ مَانِعٌ وَلَا كَصُنْعِهِ صُنْعُ صَانِعٍ
وَهُوَ الْجَوَادُ الْوَاسِعُ فَطَرَ اَجْنَاسَ الْبَدَائِعِ وَاَتْقَنَ بِحِكْمَتِهِ الصَّنَائِعَ وَلَا تَخْفٰى
عَلَيْهِ الطَّلَائِعُ وَلَا تَضِيْعُ عِنْدَهُ الْوَدَائِعُ جَازِيْ كُلِّ صَانِعٍ وَرَائِشُ كُلِّ قَانِعٍ
وَرَاحِمُ كُلِّ ضَارِعٍ وَمُنْزِلُ الْمَنَافِعِ وَالْكِتَابِ الْجَامِعِ بِالنُّوْرِ السَّاطِعِ وَهُوَ لِلدَّعَوَاتِ
سَامِعٌ وَلِلْمُطِيْعِيْنَ نَافِعٌ وَلِلدَّرَجَاتِ رَافِعٌ وَلِلْكُرُبَاتِ دَافِعٌ وَلِلْجَبَابِرَةِ
قَامِعٌ وَرَاحِمُ عَبْرَةِ كُلِّ ضَارِعٍ وَدَافِعُ ضَرْعَةِ كُلِّ ضَارِعٍ فَلَا اِلٰهَ غَيْرُهُ وَ
لَا شَيْءَ يَعْدِلُهُ وَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَرْغَبُ اِلَيْكَ وَاَشْهَدُ بِالرُّبُوْبِيَّةِ
لَكَ مُقِرًّا بِاَنَّكَ رَبِّيْ وَاَنَّ اِلَيْكَ مَرَدِّيْ اِبْتَدَاْتَنِيْ بِنِعْمَتِكَ قَبْلَ اَنْ اَكُوْنَ
شَيْئًا مَذْكُوْرًا وَخَلَقْتَنِيْ مِنَ التُّرَابِ ثُمَّ اَسْكَنْتَنِي الْاَصْلَابَ اٰمِنًا
لِرَيْبِ الْمَنُوْنِ وَاخْتِلَافِ الدُّهُوْرِ فَلَمْ اَزَلْ ظَاعِنًا مِنْ صُلْبٍ اِلٰى رَحِمٍ فِيْ
تَقَادُمِ الْاَيَّامِ الْمَاضِيَةِ وَالْقُرُوْنِ الْخَالِيَةِ لَمْ تُخْرِجْنِيْ لِرَاْفَتِكَ بِيْ وَلُطْفِكَ
لِيْ وَاِحْسَانِكَ اِلَيَّ فِيْ دَوْلَةِ اَيَّامِ الْكَفَرَةِ الَّذِيْنَ نَقَضُوْا عَهْدَكَ وَكَذَّبُوْا رُسُلَكَ
لٰكِنَّكَ اَخْرَجْتَنِيْ رَاْفَةً مِنْكَ وَتَحَنُّنًا عَلَيَّ لِلَّذِيْ سَبَقَ لِيْ مِنَ الْهُدَى الَّذِيْ
يَسَّرْتَنِيْ وَفِيْهِ اَنْشَاْتَنِيْ وَمِنْ قَبْلِ ذٰلِكَ رَؤُفْتَ بِيْ بِجَمِيْلِ صُنْعِكَ
وَسَوَابِغِ نِعْمَتِكَ فَابْتَدَعْتَ خَلْقِيْ مِنْ مَنِيٍّ يُمْنٰى ثُمَّ اَسْكَنْتَنِيْ فِيْ ظُلُمَاتٍ
ثَلٰثٍ بَيْنَ لَحْمٍ وَجِلْدٍ وَدَمٍ وَلَمْ تُشَهِّرْنِيْ بِخَلْقِيْ وَلَمْ تَجْعَلْ اِلَيَّ شَيْئًا

متعلق صفحہ (۳۱۵) دعائے حضرت امام حسین علیہ السلام روز عرفہ

مِنْ اَمْرِهٖ ثُمَّ اَخْرَجْتَنِيْ اِلَى الدُّنْيَا تَامًّا سَوِيًّا وَحَفِظْتَنِيْ فِي الْمَهْدِ طِفْلًا صَبِيًّا
وَرَزَقْتَنِيْ مِنَ الْغِذَاءِ لَبَنًا مَرِيًّا وَعَطَفْتَ عَلَيَّ قُلُوْبَ الْحَوَاضِنِ وَ
كَفَّلْتَنِي الْاُمَّهَاتِ الرَّحَائِمَ وَكَلَاْتَنِيْ مِنْ طَوَارِقِ الْجَانِّ وَسَلَّمْتَنِيْ مِنَ
الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ فَتَعَالَيْتَ يَا رَحِيْمُ يَا رَحْمٰنُ حَتّٰى اِذَا اسْتَهْلَلْتُ نَاطِقًا بِا
لْكَلَامِ اَتْمَمْتَ عَلَيَّ سَوَابِغَ الْاِنْعَامِ وَرَبَّيْتَنِيْ زَائِدًا فِيْ كُلِّ عَامٍ حَتّٰى اِذَا اكْتَمَلَتْ
فِطْرَتِيْ وَاعْتَدَلَتْ مِرَّتِيْ اَوْجَبْتَ عَلَيَّ حُجَّتَكَ بِاَنْ اَلْهَمْتَنِيْ مَعْرِفَتَكَ
وَرَوَّعْتَنِيْ بِعَجَائِبِ فِطْرَتِكَ وَاَنْطَقْتَنِيْ لِمَا ذَرَاْتَ فِيْ سَمَائِكَ وَاَرْضِكَ
مِنْ بَدَائِعِ خَلْقِكَ وَنَبَّهْتَنِيْ لِذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَوَاجِبِ طَاعَتِكَ وَعِبَادَتِكَ
وَفَهَّمْتَنِيْ مَا جَاءَتْ بِهٖ رُسُلُكَ وَيَسَّرْتَ لِيْ تَقَبُّلَ مَرْضَاتِكَ وَمَنَنْتَ
عَلَيَّ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ بِعَوْنِكَ وَلُطْفِكَ ثُمَّ اِذْ خَلَقْتَنِيْ مِنْ خَيْرِ الثَّرٰى لَمْ تَرْضَ
لِيْ يَا اِلٰهِيْ بِنِعْمَةٍ دُوْنَ اُخْرٰى وَرَزَقْتَنِيْ مِنْ اَنْوَاعِ الْمَعَاشِ وَصُنُوْفِ الرِّيَاشِ
بِمَنِّكَ الْعَظِيْمِ عَلَيَّ وَاِحْسَانِكَ الْقَدِيْمِ اِلَيَّ حَتّٰى اِذَا اَتْمَمْتَ عَلَيَّ
جَمِيْعَ النِّعَمِ وَصَرَفْتَ عَنِّيْ كُلَّ النِّقَمِ لَمْ يَمْنَعْكَ جَهْلِيْ وَجُرْاَتِيْ عَلَيْكَ
اَنْ دَلَلْتَنِيْ عَلٰى مَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْكَ وَوَفَّقْتَنِيْ لِمَا يُزْلِفُنِيْ لَدَيْكَ فَاِنْ دَعَوْتُكَ
اَجَبْتَنِيْ وَاِنْ سَاَلْتُكَ اَعْطَيْتَنِيْ وَاِنْ اَطَعْتُكَ شَكَرْتَنِيْ وَاِنْ شَكَرْتُكَ
زِدْتَنِيْ كُلُّ ذٰلِكَ اِكْمَالًا لِاَنْعُمِكَ عَلَيَّ وَاِحْسَانِكَ اِلَيَّ فَسُبْحَانَكَ
سُبْحَانَكَ مِنْ مُبْدِئٍ مُعِيْدٍ حَمِيْدٍ مَجِيْدٍ تَقَدَّسَتْ اَسْمَاؤُكَ وَعَظُمَتْ
اٰلَاؤُكَ فَاَيَّ نِعَمِكَ يَا اِلٰهِيْ اُحْصِيْ عَدَدًا وَذِكْرًا اَمْ اَيَّ عَطَايَاكَ اَقُوْمُ
بِهَا شُكْرًا وَهِيَ يَا رَبِّ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يُحْصِيَهَا الْعَادُّوْنَ اَوْ يَبْلُغَ عِلْمًا بِهَا
الْحَافِظُوْنَ ثُمَّ مَا دَرَاْتَ وَصَرَفْتَ عَنِّي اللّٰهُمَّ مِنَ الضُّرِّ وَالضَّرَّاءِ
اَكْثَرُ مِمَّا ظَهَرَ لِيْ مِنَ الْعَافِيَةِ وَالسَّرَّاءِ وَاَنَا اَشْهَدُ يَا اِلٰهِيْ بِحَقِيْقَةِ

اِيمَانِي وَعَقْدِ عَزَمَاتِ يَقِينِي وَخَالِصِ صَرِيحِ تَوْحِيدِي وَبَاطِنِ مَكْنُونِ
ضَمِيرِي وَعَلَائِقِ مَجَارِي نُورِ بَصَرِي وَأَسَارِيرِ صَفْحَةِ جَبِينِي وَ
خُرْقِ مَسَارِبِ نَفْسِي وَخَذَارِيفِ مَارِنِ عِرْنِينِي وَمَسَارِبِ
صِمَاخِ سَمْعِي وَمَا ضُمَّتْ وَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِ شَفَتَايَ وَحَرَكَاتِ لَفْظِ لِسَانِي
وَمَغْرَزِ حَنَكِ فَمِي وَفَكِّي وَمَنَابِتِ أَضْرَاسِي وَبُلُوغِ حَبَائِلِ بَارِعِ عُنُقِي
وَمَسَاغِ مَا كَلِي مَطْعَمِي وَمَشْرَبِي وَحِمَالَةِ أُمِّ رَأْسِي وَجُمَلِ
حَمَائِلِ حَبْلِ وَتِينِي وَمَا اشْتَمَلَ عَلَيْهِ تَامُورُ صَدْرِي وَنِيَاطِ حِجَابِ
قَلْبِي وَأَفْلَاذِ حَوَاشِي كَبِدِي وَمَا حَوَتْهُ شَرَاسِيفُ أَضْلَاعِي وَ
حِقَاقُ مَفَاصِلِي وَأَطْرَافُ أَنَامِلِي وَقَبْضُ عَوَامِلِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي
وَبَشَرِي وَعَصَبِي وَقَصَبِي وَعِظَامِي وَمُخِّي وَعُرُوقِي وَجَمِيعُ جَوَارِحِي
وَمَا انْتَسَجَ عَلَى ذَلِكَ أَيَّامَ رِضَاعِي وَمَا أَقَلَّتِ الْأَرْضُ مِنِّي وَنَوْمِي وَيَقْظَتِي
وَسُكُونِي وَحَرَكَاتِ رُكُوعِي وَسُجُودِي أَنْ لَوْ حَاوَلْتُ وَاجْتَهَدْتُ
مَدَى الْأَعْصَارِ وَالْأَحْقَابِ لَوْ عُمِّرْتُهَا أَنْ أُؤَدِّيَ شُكْرَ
وَاحِدَةٍ مِنْ أَنْعُمِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ذَلِكَ إِلَّا بِمَنِّكَ الْمُوجِبِ عَلَيَّ شُكْرَكَ
أَبَدًا جَدِيدًا وَثَنَاءً طَارِفًا عَتِيدًا أَجَلْ وَلَوْ حَرَصْتُ أَنَا وَالْعَادُّونَ
مِنْ أَنَامِكَ أَنْ نُحْصِيَ مَدَى إِنْعَامِكَ سَالِفَةً وَآنِفَةً لَمَا حَصَرْنَاهُ
عَدَدًا وَلَا أَحْصَيْنَاهُ أَبَدًا هَيْهَاتَ أَنَّى ذَلِكَ وَأَنْتَ الْمُخْبِرُ عَنْ نَفْسِكَ
فِي كِتَابِكَ النَّاطِقِ وَالنَّبَإِ الصَّادِقِ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا
صَدَقَ كِتَابُكَ اللَّهُمَّ وَأَنْبَاؤُكَ وَبَلَّغَتْ أَنْبِيَاؤُكَ وَرُسُلُكَ مَا
أَنْزَلْتَ عَلَيْهِمْ مِنْ وَحْيِكَ وَشَرَعْتَ لَهُمْ مِنْ دِينِكَ غَيْرَ أَنِّي
يَا إِلَهِي أَشْهَدُ بِجُهْدِي وَجِدِّي وَمَبْلَغِ طَاقَتِي وَوُسْعِي وَأَقُولُ

موقنا موقنا الحمد لله الذی لم یتخذ ولدا فیکون موروثا ولم یکن
له شریک فی الملک فیضاده فیما ابتدع ولا ولی من الذل فیرفده فیما
صنع سبحانه سبحانه لو کان فیهما الهة الا الله
لفسدتا وتفطرتا فسبحان الله الواحد الحق الاحد الصمد الذی
لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد الحمد لله حمدا یعدل حمد
ملئکته المقربین وانبیائه المرسلین وصلی الله علی خیرته من خلقه
محمد خاتم النبیین واله الطیبین الطاهرین المخلصین

پس امام حسینؑ نے دعا اور طلب حاجات میں مبالغہ شروع فرمایا اور چشم ہائے مبارک سے آنسو جاری ہوئے بعد ازاں یہ کلمات زبان پر
جاری کئے اللهم اجعلنی اخشاک کانی اراک واسعدنی بتقواک ولا تشقنی
بمعصیتک وخر لی فی قضائک وبارک لی فی قدرک حتی لا احب
تعجیل ما اخرت ولا تاخیر ما عجلت اللهم اجعل غنای
فی نفسی والیقین فی قلبی والاخلاص فی عملی والنور فی بصری
والبصیرة فی دینی ومتعنی بجوارحی واجعل سمعی وبصری
الوارثین منی وانصرنی علی من ظلمنی وارنی فیه ثاری
ومأربی واقر بذلک عینی اللهم اکشف کربتی واستر عورتی
واغفر لی خطیئتی واخسأ شیطانی وفک رهانی واجعل لی
یا الهی الدرجة العلیا فی الاخرة والاولی اللهم لک الحمد کما
خلقتنی فجعلتنی سمیعا بصیرا ولک الحمد کما خلقتنی
فجعلتنی حیا سویا رحمة بی وکنت عن خلقی غنیا رب
بما برأتنی فعدلت فطرتی رب بما انشأتنی فاحسنت صورتی
یا رب بما احسنت بی وفی نفسی عافیتنی رب بما کلاتنی

متعلق صفحہ (۳۱۵) دعاے حضرت امام حسین علیہ السلام روز عرفہ

ووفقتني رب بما انعمت علي فهديتني رب بما اوليتني من كل
خير اتيتني واعطيتني رب بما اطعمتني وسقيتني رب بما اغنيتني و
اقنيتني رب بما اعنتني واعززتني رب بما البستني من ذكرك
الصافي ويسرت لي من صنعك الكافي صل على محمد وال محمد واعني على
بوائق الدهر وصروف الايام والليالي ونجني من اهوال الدنيا وكربات
الاخرة واكفني شر ما يعمل الظالمون في الارض اللهم ما اخاف فا
كفني وما احذر فقني وفي نفسي وديني فاحرسني وفي سفري فاحفظني
وفي اهلي ومالي وولدي فاخلفني وفيما رزقتني فبارك لي وفي نفسي فذللني
وفي اعين الناس فعظمني ومن شر الجن والانس فسلمني وبذنوبي فلا تفضحني
وبسريرتي فلا تخزني وبعملي فلا تبتلني ونعمك فلا تسلبني والى غيرك
فلا تكلني الهي الى من تكلني الى القريب يقطعني ام الى البعيد يتجهمني
ام الى المستضعفين لي وانت ربي ومليك امري اشكو اليك غربتي
وبعد داري وهواني على من ملكته امري اللهم فلا تحلل بي غضبك
فان لم تكن غضبت علي فلا ابالي سواك غير ان عافيتك اوسع لي فاسالك
بنور وجهك الذي اشرقت له الارض والسموات وانكشفت به
الظلمات وصلح عليه امر الاولين والاخرين ان لا تميتني على
غضبك ولا تنزل بي سخطك لك العتبى حتى ترضى قبل ذلك لا اله
الا انت رب البلد الحرام والمشعر الحرام والبيت العتيق الذي احللته
البركة وجعلته للناس امنة يا من عفا عن العظيم من الذنوب بحلمه
يا من اسبغ النعمة بفضله يا من اعطى الجزيل بكرمه يا عدتي في شدتي
يا صاحبي في وحدتي يا غياثي في كربتي يا مونسي في حفرتي

بِاَوَّلِ نِعْمَتِی یَا اِلٰھِی وَاِلٰہَ اٰبَآئِی اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ
وَرَبَّ جَبْرَئِیْلَ وَمِیْکَآئِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَرَبَّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ
وَاٰلِہِ الْمُنْتَجَبِیْنَ وَمُنْزِلَ التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ وَمُنَزِّلَ
کٓھٰیٰعٓصٓ وَطٰہٰ وَیٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اَنْتَ کَھْفِی حِیْنَ تُعْیِیْنِی
الْمَذَاھِبُ فِی سَعَتِھَا وَتَضِیْقُ عَلَیَّ الْاَرْضُ بِرُحْبِھَا وَلَوْلَا رَحْمَتُکَ
لَکُنْتُ مِنَ الْھَالِکِیْنَ وَاَنْتَ مُقِیْلُ عَثْرَتِی وَلَوْلَا سَتْرُکَ اِیَّایَ لَکُنْتُ
مِنَ الْمَفْضُوْحِیْنَ وَاَنْتَ مُؤَیِّدِی بِالنَّصْرِ عَلَی الْاَعْدَآءِ وَلَوْلَا نَصْرُکَ
اِیَّایَ لَکُنْتُ مِنَ الْمَغْلُوْبِیْنَ یَا مَنْ خَصَّ نَفْسَہٗ بِالسُّمُوِّ وَالرِّفْعَۃِ فَاَوْلِیَآؤُہٗ بِعِزِّہٖ
یَعْتَزُّوْنَ یَا مَنْ جَعَلَتْ لَہُ الْمُلُوْکُ نِیْرَ الْمَذَلَّۃِ عَلٰی اَعْنَاقِھِمْ فَھُمْ مِنْ سَطَوَاتِہٖ
خَآئِفُوْنَ یَعْلَمُ خَآئِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ وَغَیْبَ مَا تَاْتِیْ بِہِ الْاَزْمَانُ
وَالدُّھُوْرُ یَا مَنْ لَا یَعْلَمُ کَیْفَ ھُوَ اِلَّا ھُوَ یَا مَنْ لَا یَعْلَمُ مَا ھُوَ اِلَّا ھُوَ یَا مَنْ کَبَسَ
الْاَرْضَ عَلَی الْمَآءِ وَسَدَّ الْھَوَآءَ بِالسَّمَآءِ یَا مَنْ لَہُ اَکْرَمُ الْاَسْمَآءِ یَا ذَا الْمَعْرُوْفِ
الَّذِیْ لَا یَنْقَطِعُ اَبَدًا یَا مُقَیِّضَ الرَّکْبِ لِیُوْسُفَ فِی الْبَلَدِ الْقَفْرِ وَمُخْرِجَہٗ
مِنَ الْجُبِّ وَجَاعِلَہٗ بَعْدَ الْعُبُوْدِیَّۃِ مَلِکًا یَا رَآدَّہٗ عَلٰی یَعْقُوْبَ بَعْدَ
اَنِ ابْیَضَّتْ عَیْنَاہُ مِنَ الْحُزْنِ فَھُوَ کَظِیْمٌ یَا کَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلْوٰی عَنْ
اَیُّوْبَ یَا مُمْسِکَ یَدِ اِبْرٰھِیْمَ مِنَ الذَّبْحِ عَنِ ابْنِہٖ بَعْدَ اَنْ کَبِرَ سِنُّہٗ وَفَنٰی
عُمُرُہٗ یَا مَنِ اسْتَجَابَ لِزَکَرِیَّا فَوَھَبَ لَہٗ یَحْیٰی وَلَمْ یَدَعْہُ فَرْدًا وَحِیْدًا
یَا مَنْ اَخْرَجَ یُوْنُسَ مِنْ بَطْنِ الْحُوْتِ یَا مَنْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِبَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ
فَاَنْجٰھُمْ وَجَعَلَ فِرْعَوْنَ وَجُنُوْدَہٗ مِنَ الْمُغْرَقِیْنَ یَا مَنْ اَرْسَلَ الرِّیَاحَ
مُبَشِّرَاتٍ بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِہٖ یَا مَنْ لَمْ یَعْجَلْ عَلٰی مَنْ عَصَاہُ مِنْ خَلْقِہٖ یَا مَنِ
اسْتَنْقَذَ السَّحَرَۃَ مِنْ بَعْدِ طُوْلِ الْجُحُوْدِ وَقَدْ غَدَوْا فِیْ نِعْمَتِہٖ یَاْکُلُوْنَ

(رِزْقَہٗ)

متعلق صفحہ (۳۱۵) دعائے حضرت امام حسین علیہ السلام روز عرفہ

رزقه ويعبدون غيره وقد حادّوه وكذّبوا رسله يا الله يا بديء
لا بدء لك يا دائماً لا نفاد لك يا حيّ حين لا حيّ يا محيي الموتى يا من هو
قائم على كل نفس بما كسبت يا من قلّ له شكري فلم يحرمني و
عظمت عنده خطيئتي فلم يفضحني ورآني على المعاصي فلم يخذلني
يا من حفظني في صغري يا من رزقني في كبري يا من اياديه
عندي لا تحصى يا من نعمه عندي لا تجازى يا من عارضني بالخير
والاحسان وعارضته بالاساءة والعصيان يا من هداني بالايمان
قبل ان اعرف شكر الامتنان يا من دعوته مريضاً فشفاني وعرياناً
فكساني وجائعاً فاطعمني وعطشاناً فارواني وذليلاً فاعزني وجاهلاً
فعرّفني ووحيداً فكثّرني وغائباً فردّني ومقلّاً فاغناني ومنتصراً
فنصرني وغنياً فلم يسلبني وامسكت عن جميع ذلك فابتدأني
فلك الحمد يا من اقال عثرتي ونفّس كربتي واجاب دعوتي و
ستر عورتي وغفر ذنوبي وبلّغني طلبتي ونصرني على عدوي وان
اعدّ نعمك ومننك وكرائم منحك لا احصيها يا مولاي انت الذي
انعمت انت الذي احسنت انت الذي اجملت انت الذي افضلت انت
الذي مننت انت الذي اكملت انت الذي رزقت انت الذي وفّقت
انت الذي اعطيت انت الذي اغنيت انت الذي اقنيت انت الذي آويت
انت الذي كفيت انت الذي هديت انت الذي عصمت انت الذي
سترت انت الذي غفرت انت الذي اقلت انت الذي مكّنت
انت الذي اعززت انت الذي اعنت انت الذي عضدت انت الذي
ايّدت انت الذي نصرت انت الذي شفيت انت الذي عافيت

انت الذی اکرمت تبارکت ربی و تعالیت فلک الحمد دائما
ولک الشکر واصبا ثم انا یا الٰہی المعترف بذنوبی فاغفرها لی و انا الذی
اسات انا الذی اخطات انا الذی اغفلت انا الذی جهلت انا الذی
هممت انا الذی سهوت انا الذی اعتمدت انا الذی تعمدت انا الذی
وعدت انا الذی اخلفت انا الذی نکثت انا الذی اقررت انا یا الٰہی
اعترف بنعمک عندی و ابوء بذنوبی فاغفرها لی یا من لا تضره ذ
نوب عباده وهو الغنی عن طاعتهم والموفق من عمل منهم صالحا
بمعونته و رحمته فلک الحمد یا الٰہی امرتنی فعصیتک و نهیتنی
فارتکبت نهیک فاصبحت لا ذا براءة فاعتذر و لا ذا قوة فانتصر
فبای شیء استقبلک یا مولای ابسمعی ام ببصری ام بلسانی
ام بیدی ام برجلی الیس کلها نعمک عندی و بکلها
عصیتک یا مولای فلک الحجة والسبیل علی یا من سترنی
من الاباء والامهات ان یزجرونی ومن العشائر والاخوان
ان یعیرونی ومن السلاطین ان یعاقبونی ولو اطلعوا یا مولای
علی ما اطلعت منی علیه اذا ما انظرونی و لرفضونی وقطعونی
فها انا ذا بین یدیک یا سیدی خاضع ذلیل حصیر حقیر
لا ذو براءة فاعتذر و لا ذو قوة فانتصر و لا حجة لی فاحتج بها و
لا قائل لم اجترح و لم اعمل سوءا و ما عسی الجحود و لو جحدت
یا مولای ینفعنی فکیف و انی ذلک و جوارحی کلها شاهدة
علی بما قد عملت یقینا غیر ذی شک انک سائلی
عن عظائم الامور و انک الحکیم العدل الذی لا تجور

وَعَدْلُكَ مُهْلِكِي وَمِنْ كُلِّ عَدْلِكَ مَهْرَبِي فَإِنْ تُعَذِّبْنِي فَبِذُنُوبِي يَا إِلٰهِي بَعْدَ حُجَّتِكَ عَلَيَّ

وَإِنْ تَعْفُ عَنِّي فَبِحِلْمِكَ وَجُودِكَ وَكَرَمِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ

مِنَ الْمُوَحِّدِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْخَائِفِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ

إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْوَجِلِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ السَّائِلِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ

إِنِّي كُنْتُ مِنَ الرَّاجِينَ الرَّاغِبِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُهَلِّلِينَ الْمُسَبِّحِينَ

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ رَبِّي وَرَبُّ آبَائِيَ الْأَوَّلِينَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا ثَنَائِي عَلَيْكَ مُمَجِّدًا

وَإِخْلَاصِي لِذِكْرِكَ مُوَحِّدًا وَإِقْرَارِي بِآلَائِكَ مُعَدِّدًا وَإِنْ كُنْتُ مُقِرًّا أَنِّي لَا

أُحْصِيهَا لِكَثْرَتِهَا وَسُبُوغِهَا وَتَظَاهُرِهَا وَتَقَادُمِهَا إِلَىٰ حَادِثٍ مَا لَمْ تَزَلْ تَتَعَهَّدُنِي بِهِ مَعَهَا

مُنْذُ خَلَقْتَنِي وَبَرَأْتَنِي مِنْ أَوَّلِ الْعُمْرِ مِنَ الْإِغْنَاءِ بَعْدَ الْفَقْرِ وَكَشْفِ الضُّرِّ وَ

تَسْبِيبِ الْيُسْرِ وَدَفْعِ الْعُسْرِ وَتَفْرِيجِ الْكَرْبِ وَالْعَافِيَةِ فِي الْبَدَنِ وَالسَّلَامَةِ فِي

الدِّينِ وَلَوْ رَفَدَنِي عَلَىٰ قَدْرِ ذِكْرِ نِعَمِكَ عَلَيَّ جَمِيعُ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ

لَمَا قَدَرْتُ وَلَا هُمْ عَلَىٰ ذٰلِكَ تَقَدَّسْتَ وَتَعَالَيْتَ مِنْ رَبٍّ عَظِيمٍ كَرِيمٍ

رَحِيمٍ لَا تُحْصَىٰ آلَاؤُكَ وَلَا يُبْلَغُ ثَنَاؤُكَ وَلَا تُكَافَىٰ نَعْمَاؤُكَ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

وَأَتْمِمْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ وَأَسْعِدْنَا بِطَاعَتِكَ سُبْحَانَكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ

تُجِيبُ دَعْوَةَ الْمُضْطَرِّ إِذَا دَعَاكَ وَتَكْشِفُ السُّوءَ وَتُغِيثُ الْمَكْرُوبَ وَتَشْفِي السَّقِيمَ وَ

تُغْنِي الْفَقِيرَ وَتَجْبُرُ الْكَسِيرَ وَتَرْحَمُ الصَّغِيرَ وَتُعِينُ الْكَبِيرَ وَلَيْسَ دُونَكَ ظَهِيرٌ

وَلَا فَوْقَكَ قَدِيرٌ وَأَنْتَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ يَا مُطْلِقَ الْمُكَبَّلِ الْأَسِيرِ يَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيرِ

يَا عِصْمَةَ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيرِ يَا مَنْ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا وَزِيرَ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

وَأَعْطِنِي فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ أَفْضَلَ مَا أَعْطَيْتَ وَأَنَلْتَ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ

مِنْ نِعْمَةٍ تُولِيهَا وَآلَاءٍ تُجَدِّدُهَا وَبَلِيَّةٍ تَصْرِفُهَا وَكُرْبَةٍ تَكْشِفُهَا وَدَعْوَةٍ تَسْمَعُهَا

وحسنة تتقبلها وسيئة تغفرها انك لطيف خبير وعلى كل شيء قدير

اللهم انك اقرب من دعي واسرع من اجاب واكرم من عفا واوسع من اعطى

واسمع من سئل يا رحمان الدنيا والاخرة ورحيمهما ليس كمثلك مسئول ولا

سواك مأمول دعوتك فاجبتني وسألتك فاعطيتني ورغبت اليك فرحمتني

ووثقت بك فنجيتني وفزعت اليك فكفيتني اللهم فصل على محمد عبدك ورسولك

ونبيك وعلى آله الطيبين الطاهرين اجمعين وتمم لنا نعماءك وهنئنا عطاءك

واجعلنا لك شاكرين ولآلائك ذاكرين آمين آمين رب العالمين اللهم يا من

ملك فقدر وقدر فقهر وعصي فستر واستغفر فغفر يا غاية رغبة الراغبين

ومنتهى امل الراجين يا من احاط بكل شيء علما ووسع المستقيلين رافة ورحمة

وحلما اللهم انا نتوجه اليك في هذه العشية التي شرفتها وعظمتها بمحمد نبيك

ورسولك وخيرتك من خلقك وامينك على وحيك البشير النذير السراج

المنير الذي انعمت به على المسلمين وجعلته رحمة للعالمين اللهم فصل على

محمد وآله كما هو اهل ذلك يا عظيم صل عليه وعلى آل محمد المنتجبين الطيبين

الطاهرين اجمعين وتغمدنا بعفوك عنا فاليك عجت الاصوات بصنوف اللغات

واجعل لنا في هذه العشية نصيبا في كل خير تقسمه ونور تهدي به ورحمة

تنشرها وعافية تجللها وبركة تنزلها ورزق تبسطه يا ارحم الراحمين اللهم اقلبنا في هذا الوقت

منجحين مفلحين مبرورين غانمين ولا تجعلنا من القانطين ولا تخلنا من

رحمتك ولا تحرمنا ما نؤمله من فضلك ولا تردنا خائبين ولا من بابك

مطرودين ولا تجعلنا من رحمتك محرومين ولا لفضل ما نؤمله من

عطاياك قانطين يا اجود الاجودين واكرم الاكرمين اليك اقبلنا موقنين

ولبيتك الحرام آمين قاصدين فاعنا على مناسكنا واكمل لنا حجنا واعف

متعلق صفحہ (۳۱۵) دعاے حضرت امام حسین علیہ السلام روز عرفہ

اللّٰهم عنّا وعافنا فقد مددنا إليك أيدينا وهي لذلة الاعتراف موسومة اللّٰهم فأعطنا
في هذه العشية ما سألناك واكفنا ما استكفيناك فلا كافي لنا سواك ولا ربّ لنا
غيرك نافذ فينا حكمك محيط بنا علمك عدل فينا قضاؤك اقض لنا الخير واجعلنا
من أهل الخير اللّٰهم أوجب لنا بجودك عظيم الأجر وكريم الذخر ودوام اليسر و
اغفر لنا ذنوبنا أجمعين ولا تهلكنا مع الهالكين ولا تصرف عنّا رأفتك برحمتك
يا أرحم الراحمين اللّٰهم اجعلنا في هذا الوقت ممّن سألك فأعطيته وشكرك فزدته
وتاب إليك فقبلته وتنصّل إليك من ذنوبه كلّها فغفرتها له يا ذا الجلال و
الإكرام اللّٰهم وفّقنا وسدّدنا واعصمنا واقبل تضرّعنا يا خير من سئل و
يا أرحم من استرحم يا من لا يخفى عليه إغماض الجفون ولا لحظ العيون ولا ما
استقرّ في المكنون ولا ما انطوت عليه مضمرات القلوب ألا كلّ ذلك
قد أحصاه علمك ووسعه حلمك سبحانك وتعاليت عمّا يقول الظالمون علوًّا
كبيرًا تسبّح لك السماوات السبع والأرض ومن فيهنّ وإن من شيء إلّا يسبّح
بحمدك فلك الحمد والمجد وعلوّ الجدّ يا ذا الجلال والإكرام والفضل والإنعام والأيادي
الجسام وأنت الجواد الكريم الرؤوف الرحيم اللّٰهم أوسع عليّ من رزقك الحلال
وعافني في بدني وديني وآمن خوفي وأعتق رقبتي من النار اللّٰهم لا تمكر بي ولا
تستدرجني ولا تخذلني وادرأ عنّي شرّ فسقة الجنّ والإنس پھر حضرت امام حسین نے سر
مبارک اپنا جانب آسمان بلند کیا اور آنکھوں سے متصل آنسو جاری کیے اور باواز بلند کہتے تھے یا أسمع السامعين ويا أبصر الناظرين
ويا أسرع الحاسبين ويا أرحم الراحمين صلّ على محمّد وآل محمّد السادة الميامين وأسألك
اللّٰهم حاجتي إليك التي إن أعطيتنيها لم يضرّني ما منعتني وإن منعتنيها لم ينفعني
ما أعطيتني أسألك فكاك رقبتي من النار لا إله إلّا أنت وحدك لا شريك لك لك الملك ولك الحمد
وأنت على كلّ شيء قدير يا ربّ يا ربّ يا ربّ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام روز عرفہ یہ دعا پڑھتے تھے

متعلق صفحہ (۳۱۵) دعاے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام روز عرفہ

الحمد لله رب العالمين اللهم لك الحمد بديع السموات والارض ذا الجلال و
الاكرام رب الارباب واله كل مالوه وخالق كل مخلوق ووارث كل شيء
ليس كمثله شيء ولا يعزب عنه علم شيء وهو بكل شيء محيط وهو على كل
شيء رقيب انت الله لا اله الا انت الاحد المتوحد الفرد المتفرد وانت الله لا اله
الا انت الكريم المتكرم العظيم المتعظم الكبير المتكبر وانت الله لا اله الا انت
العلي المتعال الشديد المحال وانت الله لا اله الا انت الرحمن الرحيم العليم الحكيم
وانت الله لا اله الا انت السميع البصير القديم الخبير وانت الله لا اله الا انت الكريم
الاكرم الدائم الادوم وانت الله لا اله الا انت الاول قبل كل احد والآخر بعد
كل عدد وانت الله لا اله الا انت الداني في علوه والعالي في دنوه وانت الله لا اله
الا انت ذو البهاء والمجد والكبرياء والحمد وانت الله لا اله الا انت الذي انشأت
الاشياء من غير سنخ وصورت ما صورت من غير مثال وابتدعت
المبتدعات بلا احتذاء انت الذي قدرت كل شيء تقديرا ويسرت كل شيء
تيسيرا ودبرت ما دونك تدبيرا انت الذي لم يعنك على خلقك شريك
ولم يوازرك في امرك وزير ولم يكن لك مشاهد ولا نظير انت الذي اردت
فكان حتما ما اردت وقضيت فكان عدلا ما قضيت وحكمت فكان
نصفا ما حكمت انت الذي لا يحويك مكان ولم يقم لسلطانك سلطان
ولم يعيك برهان ولا بيان انت الذي احصيت كل شيء عددا وجعلت
لكل شيء امدا وقدرت كل شيء تقديرا انت الذي قصرت الاوهام
عن ذاتيتك وعجزت الافهام عن كيفيتك ولم تدرك الابصار موضع
اينيتك انت الذي لا تحد فتكون محدودا ولم تمثل فتكون موجودا ولم
تلد فتكون مولودا انت الذي لا ضد معك فيعاندك ولا عدل

فيكاثرك

فَيُكَاثِرَكَ وَلَا نِدَّ لَكَ فَيُعَارِضَكَ أَنْتَ الَّذِي ابْتَدَأَ وَاخْتَرَعَ وَاسْتَحْدَثَ
وَابْتَدَعَ وَأَحْسَنَ صُنْعَ مَا صَنَعَ سُبْحَانَكَ مَا أَجَلَّ شَأْنَكَ وَأَسْنَى فِي الْأَمَاكِنِ
مَكَانَكَ وَأَصْدَعَ بِالْحَقِّ فُرْقَانَكَ سُبْحَانَكَ مِنْ لَطِيفٍ مَا أَلْطَفَكَ وَرَؤُوفٍ
مَا أَرْأَفَكَ وَحَكِيمٍ مَا أَعْرَفَكَ سُبْحَانَكَ مِنْ مَلِيكٍ مَا أَمْنَعَكَ وَجَوَادٍ مَا أَوْ
سَعَكَ وَرَفِيعٍ مَا أَرْفَعَكَ ذُو الْبَهَاءِ وَالْمَجْدِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْحَمْدِ سُبْحَانَكَ بَسَطْتَ
بِالْخَيْرَاتِ يَدَكَ وَعُرِفَتِ الْهِدَايَةُ مِنْ عِنْدِكَ فَمَنِ الْتَمَسَكَ لِدِينٍ أَوْ دُنْيَا
وَجَدَكَ سُبْحَانَكَ خَضَعَ لَكَ مَنْ جَرَى فِي عِلْمِكَ وَخَشَعَ لِعَظَمَتِكَ
مَا دُونَ عَرْشِكَ وَانْقَادَ لِلتَّسْلِيمِ لَكَ كُلُّ خَلْقِكَ سُبْحَانَكَ لَا تُحَسُّ وَلَا
تُجَسُّ وَلَا تُمَسُّ وَلَا تُكَادُ وَلَا تُمَاطُ وَلَا تُنَازَعُ وَلَا تُجَارَى وَلَا تُمَارَى وَلَا
تُخَادَعُ وَلَا تُمَاكَرُ سُبْحَانَكَ سَبِيلُكَ جَدَدٌ وَأَمْرُكَ رَشَدٌ وَأَنْتَ حَيٌّ صَمَدٌ
سُبْحَانَكَ قَوْلُكَ حُكْمٌ وَقَضَاؤُكَ حَتْمٌ وَإِرَادَتُكَ عَزْمٌ سُبْحَانَكَ لَا رَادَّ لِمَشِيَّتِكَ
وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِكَ سُبْحَانَكَ بَاهِرَ الْآيَاتِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ بَارِئَ النَّسَمَاتِ
لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا يَدُومُ بِدَوَامِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا بِنِعْمَتِكَ وَلَكَ
الْحَمْدُ حَمْدًا يُوَازِي صُنْعَكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا يَزِيدُ عَلَى رِضَاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا
مَعَ حَمْدِ كُلِّ حَامِدٍ وَشُكْرًا يَقْصُرُ عَنْهُ شُكْرُ كُلِّ شَاكِرٍ حَمْدًا لَا يَنْبَغِي إِلَّا لَكَ
وَلَا يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَّا إِلَيْكَ حَمْدًا يُسْتَدَامُ بِهِ الْأَوَّلُ وَيُسْتَدْعَى بِهِ دَوَامُ الْآخِرِ
حَمْدًا يَتَضَاعَفُ عَلَى كُرُورِ الْأَزْمِنَةِ وَيَتَزَايَدُ أَضْعَافًا مُتَرَادِفَةً حَمْدًا يَعْجِزُ
عَنْ إِحْصَائِهِ الْحَفَظَةُ وَيَزِيدُ عَلَى مَا أَحْصَتْهُ فِي كِتَابِكَ الْكَتَبَةُ حَمْدًا
يُوَازِنُ عَرْشَكَ الْمَجِيدَ وَيُعَادِلُ كُرْسِيَّكَ الرَّفِيعَ حَمْدًا يَكْمُلُ لَدَيْكَ ثَوَابُهُ
وَيَسْتَغْرِقُ كُلَّ جَزَاءٍ جَزَاؤُهُ حَمْدًا ظَاهِرُهُ وَفْقٌ لِبَاطِنِهِ وَبَاطِنُهُ وَفْقٌ
لِصِدْقِ النِّيَّةِ فِيهِ حَمْدًا لَمْ يَحْمَدْكَ خَلْقٌ مِثْلَهُ وَلَا يَعْرِفُ أَحَدٌ سِوَاكَ فَضْلَهُ

حمدا یعان من اجتهد فی تعدیده ویؤید من اغرق نزعا فی توفیته حمدا
یجمع ما خلقت من الحمد وینتظم ما انت خالقه من بعد حمدا لا حمد
اقرب الی قولک منه ولا احمد ممن یحمدک به حمدا یوجب بکرمک المزید
بوفوره وتصله بمزید بعد مزید طولا منک حمدا یجب لکرم وجهک
ویقابل عز جلالک رب صل علی محمد وآل محمد المنتجب المصطفی
المکرم المقرب افضل صلواتک وبارک علیه اتم برکاتک وترحم علیه
امتع رحماتک رب صل علی محمد وآله صلوة زاکیة لا تکون صلوة ازکی
منها وصل علیه صلوة نامیة لا تکون صلوة انمی منها وصل علیه صلوة
راضیة لا تکون صلوة فوقها رب صل علی محمد وآله صلوة ترضیه وتزید
علی رضاه وصل علیه صلوة ترضیک وتزید علی رضاک له وصل علیه
صلوة لا ترضی له الا بها ولا تری غیره لها اهلا رب صل علی محمد وآله
صلوة تجاوز رضوانک ویتصل اتصالها ببقائک ولا ینفد کما لا تنفد
کلماتک رب صل علی محمد وآله صلوة تنتظم صلوات ملائکتک وانبیائک
ورسلک واهل طاعتک وتشتمل علی صلوات عبادک من جنک وانسک
واهل اجابتک وتجتمع علی صلوة کل من ذرأت وبرأت من اصناف خلقک
رب صل علیه وآله صلوة تحیط بکل صلوة سالفة ومستانفة وصل علیه
وعلی آله صلوة مرضیة لک ولمن دونک وتنشئ مع ذلک صلوات تضاعف
معها تلک الصلوات عندها وتزیدها علی کرور الایام زیادة فی تضاعیف
لا یعدها غیرک رب صل علی اطایب اهل بیته الذین اخترتهم لامرک و
جعلتهم خزنة علمک وحفظة دینک وخلفاءک فی ارضک وحججک علی
عبادک وطهرتهم من الرجس والدنس تطهیرا بارادتک وجعلتهم الوسیلة

إليك والمسالك إلى جنتك رب صل على محمد وآله صلوة تجزل لهم بها
من نحلك وكرامتك وتكمل لهم الأشياء من عطاياك ونوافلك وتوفر
عليهم الحظ من عوائدك وفوائدك رب صل عليه وعليهم صلوة لا أمد
في أولها ولا غاية لأمدها ولا نهاية لآخرها رب صل عليهم زنة عرشك
وما دونه وملء سماواتك وما فوقهن وعدد أرضيك وما تحتهن
وما بينهن صلوة تقربهم منك زلفى وتكون لك ولهم رضى ومتصلة
بنظائرهن أبدا اللهم إنك أيدت دينك في كل أوان بإمام أقمته علما
لعبادك ومنارا في بلادك بعد أن وصلت حبله بحبلك وجعلته الذريعة
إلى رضوانك وافترضت طاعته وحذرت معصيته وأمرت بامتثال
أوامره والانتهاء عند نهيه وألا يتقدمه متقدم ولا يتأخر عنه متأخر فهو عصمة
اللائذين وكهف المؤمنين وعروة المتمسكين وبهاء العالمين اللهم
فأوزع لوليك شكر ما أنعمت به عليه وأوزعنا مثله فيه وآته من لدنك
سلطانا نصيرا وافتح له فتحا يسيرا وأعنه بركنك الأعز واشدد أزره
وقو عضده وراعه بعينك واحمه بحفظك وانصره بملائكتك وامدده
بجندك الأغلب وأقم به كتابك وحدودك وشرائعك وسنن رسولك
صلواتك اللهم عليه وآله وأحي به ما أماته الظالمون من معالم دينك
واجل به صدأ الجور عن طريقتك وأبن به الضراء عن سبيلك وأزل
به الناكبين عن صراطك وامحق به بغاة قصدك عوجا وألن جانبه لأوليائك
وابسط يده على أعدائك وهب لنا رأفته ورحمته وتعطفه وتحننه
واجعلنا له سامعين مطيعين وفي رضاه ساعين وإلى نصرته والمدافعة
عنه مكنفين وإليك وإلى رسولك صلواتك اللهم عليه وآله بذلك متقربين

اللّهمّ وصلّ على أوليائهم المعترفين بمقامهم المتّبعين منهجهم المقتفين
آثارهم المستمسكين بعروتهم المتمسّكين بولايتهم المؤتمّين بإمامتهم
المسلّمين لأمرهم المجتهدين في طاعتهم المنتظرين أيّامهم المادّين
إليهم أعينهم الصّلوات المباركات الزّاكيات النّاميات وسلّم عليهم
وعلى أرواحهم واجمع على التّقوى أمرهم وأصلح لهم شئونهم وتب
عليهم إنّك أنت التّوّاب الرّحيم وخير الغافرين واجعلنا معهم في
دار السّلام برحمتك يا أرحم الرّاحمين اللّهمّ هذا يوم عرفة يوم شرّفته
وكرّمته وعظّمته نشرت فيه رحمتك ومننت فيه بعفوك وأجزلت
فيه عطيّتك وتفضّلت به على عبادك اللّهمّ وأنا عبدك الّذي أنعمت
عليه قبل خلقك له وبعد خلقك إيّاه فجعلته ممّن هديته لدينك و
وفّقته لحقّك وعصمته بحبلك وأدخلته في حزبك وأرشدته لموالاة
أوليائك ومعاداة أعدائك ثمّ أمرته فلم يأتمر وزجرته فلم ينزجر
ونهيته عن معصيتك فخالف أمرك إلى نهيك لا معاندة لك ولا استكبارا
عليك بل دعاه هواه إلى ما زيّلته وإلى ما حذّرته وأعانه على ذلك عدوّك
وعدوّه فأقدم عليه عارفا بوعيدك راجيا لعفوك واثقا بتجاوزك وكان
أحقّ عبادك مع ما مننت عليه ألّا يفعل وها أنا ذا بين يديك صاغرا ذليلا
خاضعا خاشعا خائفا معترفا بعظيم من الذّنوب تحمّلته وجليل من
الخطايا اجترمته مستجيرا بصفحك لائذا برحمتك موقنا أنّه لا يجيرني
منك مجير ولا يمنعني منك مانع فعد عليّ بما تعود به على من اقترف
من تغمّدك وجد عليّ بما تجود به على من ألقى بيده إليك من عفوك
وامنن عليّ بما لا يتعاظمك أن تمنّ به على من أمّلك من غفرانك واجعل لي في

هذا الیوم

نعمائك وظاهر لدي فضلك وطولك وايدني بتوفيقك وتسديدك واعني على صالح
النية ومرضي القول ومستحسن العمل ولا تكلني الى حولي وقوتي دون حولك وقوتك
ولا تخزني يوم تبعثني للقائك ولا تفضحني بين يدي اوليائك ولا تنسني ذكرك و
لا تذهب عني شكرك بل الزمنيه في احوال السهو عند غفلات الجاهلين لآلائك
واوزعني ان اثني بما اوليتنيه واعترف بما اسديته الي واجعل رغبتي اليك فوق
رغبة الراغبين وحمدي اياك فوق حمد الحامدين ولا تخذلني عند فاقتي اليك
ولا تهلكني بما اسديته اليك ولا تجبهني بما جبهت به المعاندين لك فاني لك مسلم
اعلم ان الحجة لك وانك اولى بالفضل واعود بالاحسان واهل التقوى واهل
المغفرة وانك بان تعفو اولى منك بان تعاقب وانك بان تستر اقرب منك الى
ان تشهر فاحيني حيوة طيبة تنتظم بما اريد وتبلغ ما احب من حيث لا اتي ما تكره
ولا ارتكب ما نهيت عنه وامتني ميتة من يسعى نوره بين يديه وعن يمينه وذللني
بين يديك واعزني عند خلقك وضعني اذا خلوت بك وارفعني بين عبادك
واغنني عمن هو غني عني وزدني اليك فاقة وفقرا واعذني من شماتة الاعداء
ومن حلول البلاء ومن الذل والعناء تغمدني فيما اطلعت عليه مني بما يتغمد
به القادر على البطش لولا حلمه والآخذ على الجريرة لولا اناته واذا اردت
بقوم فتنة او سوء فنجني منها لواذا بك واذ لم تقمني مقام فضيحة في دنياك
فلا تقمني مثله في آخرتك واشفع لي اوائل مننك باواخرها وقديم فوائدك
بحوادثها ولا تمدد لي مدا يقسو معه قلبي ولا تقرعني قارعة يذهب لها بهائي ولا تسمني
خسيسة يصغر لها قدري ولا نقيصة يجهل من اجلها مكاني ولا ترعني روعة ابلس بها
ولا خيفة اوجس دونها اجعل هيبتي في وعيدك وحذري من اعذارك وانذارك
ورهبتي عند تلاوة آياتك واعمر ليلي بايقاظي فيه لعبادتك وتفردي بالتهجد لك

وتجردي بسكوني اليك وانزال حوائجي بك ومنازلتي اياك في فكاك رقبتي من نارك واجارتي مما فيه اهلها من
عذابك ولا تذرني في طغياني عامها ولا في غمرتي ساهيا حتى حين ولا تجعلني عظة لمن اتعظ ولا نكالا لمن
اعتبر ولا فتنة لمن نظر ولا تمكر بي فيمن تمكر به ولا تستبدل بي غيري ولا تغير لي اسما ولا تبدل
لي جسما ولا تتخذني هزوا لخلقك ولا سخريا لك ولا تبعا الا لمرضاتك ولا ممتهنا الا بالانتقام لك واوجدني
برد عفوك وحلاوة رحمتك وروحك وريحانك وجنة نعيمك واذقني طعم الفراغ لما تحب بسعة من
سعتك والاجتهاد فيما يزلف لديك وعندك واتحفني بتحفة من تحفاتك واجعل تجارتي رابحة
وكرتي غير خاسرة واخفني مقامك وشوقني لقاءك وتب علي توبة نصوحا لا تبق معها ذنوبا صغيرة ولا
كبيرة ولا تذر معها علانية ولا سريرة وانزع الغل من صدري للمؤمنين واعطف بقلبي على الخاشعين
وكن لي كما تكون للصالحين وحلني حلية المتقين واجعل لي لسان صدق في الغابرين وذكرا ناميا في
الآخرين ووافِ بي عرصة الاولين وتمم سبوغ نعمتك علي وظاهر كراماتها لدي املأ من فوائدك
يدي وسق كرائم مواهبك الي وجاور بي الاطيبين من اوليائك في الجنان التي زينتها لاصفيائك
وجللني شرائف نحلك في المقامات المعدة لاحبائك واجعل لي عندك مقيلا آوي اليه مطمئنا
ومثابة اتبوؤها واقر عينا ولا تقايسني بعظيمات الجرائر ولا تهلكني يوم تبلى السرائر وادرأ عني
كل شك وشبهة واجعل لي في الحق طريقا من كل وجهة واجزل لي قسم المواهب من نوالك و
وفر علي حظوظ الاحسان من افضالك واجعل قلبي واثقا بما عندك وهمي مستفرغا لما
هو لك واستعملني بما تستعمل به خالصتك واشرب قلبي عند ذهول العقول طاعتك واجعل لي الغنى
والعفاف والدعة والمعافاة والصحة والسعة والطمانينة والعافية ولا تحبط حسناتي بما يشوبها من معصيتك
ولا خلواتي بما يعرض لي من نزغات فتنتك وصن وجهي عن الطلب الى احد من العالمين وذبني عن التماس ما عند
الفاسقين ولا تجعلني للظالمين ظهيرا ولا لهم على محو كتابك يدا ونصيرا وحطني من حيث لا اعلم حياطة
تقيني بها وافتح لي ابواب توبتك ورحمتك ورأفتك ورزقك الواسع اني اليك من الراغبين واتمم لي انعامك انك
خير المنعمين واجعل باقي عمري في الحج والعمرة ابتغاء وجهك يا رب العالمين وصلى الله على محمد وآله الطيبين
الطاهرين والسلام عليه وعليهم ابد الآبدين ٥

هذا اليوم نصيبا أنال به حظا من رضوانك ولا تردني صفرا مما ينقلب به المتعبدون
لك من عبادك وإني وإن لم أقدم ما قدموه من الصالحات فقد قدمت توحيدك
ونفي الأضداد والأنداد والأشباه عنك وأتيتك من الأبواب التي أمرت
أن تؤتى منها وتقربت إليك بما لا يقرب أحد منك إلا بالتقرب به ثم أتبعت
ذلك بالإنابة إليك والتذلل والاستكانة لك وحسن الظن بك والثقة بما
عندك وشفعته برجائك الذي قل ما يخيب عليه راجيك وسألتك مسألة
الحقير الذليل البائس الفقير الخائف المستجير ومع ذلك خيفة وتضرعا وتعوذا
وتلوذا لا مستطيلا بتكبر المتكبرين ولا متعاليا بدالة المطيعين ولا مستطيلا بشفاعة
الشافعين وأنا بعد أقل الأقلين وأذل الأذلين ومثل الذرة أو دونها فيا من لم
يعاجل المسيئين ولا ينده المترفين ويا من يمن بإقالة العاثرين ويتفضل بإنظار الخاطئين
أنا المسيء المعترف الخاطئ العاثر أنا الذي أقدم عليك مجترئا أنا الذي عصاك
متعمدا أنا الذي استخفى من عبادك وبارزك أنا الذي هاب عبادك وأمنك أنا الذي
لم يرهب سطوتك ولم يخف بأسك أنا الجاني على نفسه أنا المرتهن ببليته أنا القليل الحياء
أنا الطويل العناء بحق من انتجبت من خلقك وبمن اصطفيته لنفسك بحق من اخترت
من بريتك ومن اجتبيت لشأنك بحق من وصلت طاعته بطاعتك ومن جعلت معصيته
كمعصيتك بحق من قرنت موالاته بموالاتك ومن نطت معاداته بمعاداتك
تغمدني في يومي هذا بما تتغمد به من جأر إليك متنصلا وعاذ باستغفارك تائبا
وتولني بما تتولى به أهل طاعتك والزلفى لديك والمكانة منك وتوحدني بما
توحد به من وفى بعهدك وأتعب نفسه في ذاتك وأجهدها في مرضاتك
ولا تؤاخذني بتفريطي في جنبك وتعدي طوري في حدودك ومجاوزة
أحكامك ولا تستدرجني بإملائك لي استدراج من منعني خير ما عنده

ولم

ولا تبشر بكيدك في حلول نعمتك بي ونبهني من رقدة الغافلين وسنة المسرفين ونعسة المخذولين
وخذ بقلبي الى ما استعملت به القانتين واستعبدت به المتعبدين واستنقذت به المتهاونين
واعذني مما يباعدني عنك ويحول بيني وبين حظي منك ويصدني عما احاول لديك
وسهل لي مسلك الخيرات اليك والمسابقة اليها من حيث امرت والمشاحة فيها على
ما اردت ولا تمحقني فيمن تمحق من المستخفين بما اوعدت ولا تهلكني مع من تهلك
من المتعرضين لمقتك ولا تتبرني فيمن تتبر من المنحرفين عن سبلك ونجني من
غمرات الفتنة وخلصني من لهوات البلوى واجرني من اخذ الاملاء وحل
بيني وبين عدو يضلني وهوى يوبقني ومنقصة ترهقني ولا تعرض عني اعراض
من لا ترضى عنه بعد غضبك ولا تؤيسني من الامل فيك فيغلب علي القنوط
من رحمتك ولا تمنحني بما لا طاقة لي به فتبهظني مما تحملنيه من فضل
محبتك ولا ترسلني من يدك ارسال من لا خير فيه ولا حاجة بك اليه ولا
انابة له ولا ترم بي رمي من سقط من عين رعايتك ومن اشتمل عليه الخزي
من عندك بل خذ بيدي من سقطة المتردين ووهلة المتعسفين وزلة المغرورين وورطة
الهالكين وعافني مما ابتليت به طبقات عبيدك وامائك وبلغني مبالغ من عنيت به
وانعمت عليه ورضيت عنه فاعشته حميدا وتوفيته سعيدا وطوقني طوق الاقلاع عما
يحبط الحسنات ويذهب بالبركات واشعر قلبي الازدجار عن قبائح السيئات وفواضح الحوبات
ولا تشغلني بما لا ادركه الا بك عما لا يرضيك عني غيره وانزع من قلبي حب دنيا دنية
تنهى عما عندك وتصد عن ابتغاء الوسيلة اليك وتذهل عن التقرب منك وزين لي
التفرد بمناجاتك بالليل والنهار وهب لي عصمة تدنيني من خشيتك وتقطعني عن
ركوب محارمك وتفكني من اسر العظائم وهب لي التطهير من دنس العصيان واذهب
عني درن الخطايا وسربلني بسربال عافيتك وردني رداء معافاتك وجللني سوابغ

نعمائك

آلٰہی میں صرف کرے اس واسطے کہ بعض علما قائل وجوب ہیں اور چاہیے کہ دعا ہاے منقول کو پڑھے خصوصا دعاے حضرت سید الشہدا علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دعاے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اور سنت ہے کہ یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ فَلَا تَجْعَلْنِیْ مِنْ اَخْیَبِ وَفْدِكَ وَارْحَمْ مَسِیْرِیْ اِلَیْكَ مِنَ الْفَجِّ الْعَمِیْقِ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْمَشَاعِرِ كُلِّھَا فُكَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ وَادْرَأْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ اَللّٰھُمَّ لَا تَمْكُرْ بِیْ وَلَا تَخْدَعْنِیْ وَلَا تَسْتَدْرِجْنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَوْلِكَ وَجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ وَمَنِّكَ وَفَضْلِكَ یَا اَسْمَعَ السَّامِعِیْنَ یَا اَبْصَرَ النَّاظِرِیْنَ یَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِیْ كَذَا وَكَذَا اور حاجت اپنی بیان کرے پس ہاتھ اسمان کی طرف بلند کرے اور یہ کہے اَللّٰھُمَّ حَاجَتِیْ اِلَیْكَ الَّتِیْ اِنْ اَعْطَیْتَنِیْھَا لَمْ یَضُرَّنِیْ مَا مَنَعْتَ وَاِنْ مَنَعْتَنِیْھَا لَمْ یَنْفَعْنِیْ مَا اَعْطَیْتَ اَسْئَلُكَ خَلَاصَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَمِلْكُ یَدِكَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ وَاَجَلِیْ بِعِلْمِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُوَفِّقَنِیْ لِمَا یُرْضِیْكَ عَنِّیْ وَاَنْ تُسَلِّمَ مِنِّیْ مَنَاسِكِیَ الَّتِیْ اَرَیْتَھَا خَلِیْلَكَ اِبْرَاھِیْمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَدَلَلْتَ عَلَیْھَا نَبِیَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ رَضِیْتَ عَمَلَهٗ وَاَطَلْتَ عُمْرَهٗ وَاَحْیَیْتَهٗ بَعْدَ الْمَوْتِ حَیٰوةً طَیِّبَةً پھر کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَخَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ وَفَوْقَ مَا یَقُوْلُ الْقَائِلُوْنَ اَللّٰھُمَّ

اللّٰہُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي وَإِلَيْكَ مَآبِي وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِي وَبِكَ حَوْلِي وَمِنْكَ قُوَّتِي اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَمِنْ شَتَاتِ الْأَمْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الرِّيَاحِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَجِيءُ بِهِ الرِّيَاحُ وَأَسْأَلُكَ خَيْرَ اللَّيْلِ وَخَيْرَ النَّهَارِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي لَحْمِي وَدَمِي وَعِظَامِي وَعُرُوقِي وَمَقْعَدِي وَمَقَامِي وَمَدْخَلِي وَمَخْرَجِي نُورًا وَأَعْظِمْ لِي نُورًا يَا رَبِّ يَوْمَ أَلْقَاكَ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور جہانتک ہوسکے اسدن نیکی اور تصدقات مین کمی نہ کرے بخصوص بندہ آزاد کرنا سنت موکدہ ہے اور پھر رو بقبلہ ہوا ور کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ سو مرتبہ اور اللّٰهُ أَكْبَرُ اور مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سو مرتبہ پس یہ دو آیہ اول سورہ بقر پڑھے یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ أُولٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ پھر قل ہو اللہ احد تین مرتبہ پڑھے اور آیۃ الکرسی اور آیہ سخرہ جو سورہ اعراف مین ہے یعنی إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ پڑھے پھر معوذتین یعنی سورہ فلق اور سورۃ الناس پڑھے اور نعمتہای خدا جو معلوم ہون از قبیل اہل و اولاد و مال وغیرہ اور دور ہونا بلاؤن کا ایک ایک چیز کو شمار کرکے کہے اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَىٰ نَعْمَائِكَ الَّتِي لَا تُحْصَىٰ بِعَدَدٍ وَلَا تُكَافَأُ بِعَمَلٍ اور حمد خدا کرے اور تکبیر کہے اور تہلیل بجالاے اس حمد سے اور تکبیر اور

تہلیل سے جو خداوند عالم نے قرآن مجید میں اپنی ذات مقدس کے لئے تجویز فرمائی ہے
یعنی آیات تحمید و تکبیر و تہلیلات قرآن مجید سے پڑھے اور بکثرت محمد و آل محمد پر صلواۃ
بھیجے اور خدا کو ان اسمائے مقدسہ سے یاد کرے جو قرآن میں ہیں اور ان
اسماء سے جو اس شخص کو معلوم ہوں اور ان اسماء سے یاد کرے جو آخر سورۂ حشر میں ہیں اور کہے
اَسْئَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ وَاَسْئَلُكَ بِقُوَّتِكَ وَقُدْرَتِكَ وَعِزَّتِكَ
وَجَمِيْعِ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَبِاَرْكَانِكَ كُلِّهَا وَبِحَقِّ رَسُوْلِكَ صَلَوٰتُكَ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَبِاسْمِكَ الْاَكْبَرِ وَبِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ مَنْ دَعَاكَ
بِهٖ كَانَ حَقًّا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَرُدَّهٗ وَاَنْ تُعْطِيَهٗ مَا سَئَلَكَ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ جَمِيْعَ ذُنُوْ
بِيْ فِيْ جَمِيْعِ عِلْمِكَ فِيَّ اور جو حاجت کہ رکھتا ہو طلب کرے اور دعا کرے کہ سال آئندہ
خدا توفیق حج دے اور ہر سال حج سے مشرف فرمائے اور ستر مرتبہ کہے اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ اور
ستر مرتبہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ پھر اس دعا کو پڑھے جو جبرئیل نے اس مقام میں
حضرت آدم علیہ السلام کو قبول توبہ کے لئے تعلیم کی تھی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْٓءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ
اَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ
سُوْٓءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اور جب
آفتاب غروب ہو تو کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ تَشَتُّتِ الْاَمْرِ
وَمِنْ شَرِّ مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَمْسٰى ظُلْمِيْ مُسْتَجِيْرًا بِعَفْوِكَ وَاَمْسٰى
خَوْفِيْ مُسْتَجِيْرًا بِاَمَانِكَ وَاَمْسٰى ذُلِّيْ مُسْتَجِيْرًا بِعِزِّكَ وَاَمْسٰى
وَجْهِيَ الْفَانِيْ مُسْتَجِيْرًا بِوَجْهِكَ الْبَاقِيْ يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا اَجْوَدَ مَنْ
اَعْطٰى يَا اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ جَلِّلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ وَاَلْبِسْنِيْ عَافِيَتَكَ
وَاصْرِفْ عَنِّيْ شَرَّ جَمِيْعِ خَلْقِكَ پس مشعر الحرام کی طرف بآرام بدن روانہ ہو اور

استغفار کرے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ هٰذَا الْمَوْقِفِ وَارْزُقْنِي الْعَوْدَ اَبَدًا اَمَا بَقَيْتَنِي وَاقْلِبْنِي الْيَوْمَ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِي مَرْحُومًا مَغْفُورًا لِي بِاَفْضَلِ مَا يَنْقَلِبُ بِهِ الْيَوْمَ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ وَحُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَاجْعَلْنِي الْيَوْمَ مِنْ اَكْرَمِ وَفْدِكَ عَلَيْكَ وَاَعْطِنِي اَفْضَلَ مَا اَعْطَيْتَ اَحَدًا مِنْهُمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ وَالْمَغْفِرَةِ وَبَارِكْ لِي فِيمَا اَرْجِعُ مِنْ اَهْلٍ اَوْ مَالٍ اَوْ قَلِيلٍ اَوْ كَثِيرٍ وَبَارِكْ لَهُمْ فِيَّ اور بہت کہے اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْنِي مِنَ النَّارِ

فصل تیسری بیان وقوف مشعر الحرام مین اور اس مین دو مقصد ہین پہلا مقصد بیان واجبات وقوف مین جبوقت بعد عرفات شب عید قربان مشعر الحرام مین آئی تو اس مقام پر تمام شب رہی اور بعض علما شب کو مشعر مین رہنا واجب جانتے ہین اور یہ احوط ہی اور نیت اس طرح کری کہ شب عید بسر کرتا ہون مین مشعر الحرام مین واسطے رضای الہی کی اور جب طلوع فجر ہو تو نیت وقوف مشعر اس طرح کرے کہ مین طلوع آفتاب تک وقوف مشعر الحرام کرتا ہون کہ یہ وقوف اعمال واجبہ حج تمتع مین سی ہی قربۃً الی اللہ اور رہنا بہ قول مشہور واحوط مشعر مین طلوع آفتاب تک رہنا واجب ہی پس اگر عمداً قبل از طلوع آفتاب مشعر سی باہر چلا جاوے اور وادی محسر سے بھی تجاوز کر جاوے تو گنہگار ہوگا اور بعض علما نے کفارے مین اسکے ایک گوسفند ذبح کرنا واجب جانا ہی اور اس بحث مین چند مسئلہ ہین مسئلہ پہلا یہ کہ وقوف مشعر الحرام رکن ہی اور تمام وقوف واجب ہی پس اگر کوئی شخص وقوف کو بالکلیہ ترک کرے گا تو حج اسکا باطل ہے لیکن وقوف مشعر کبھی اس سے کہ جتنے مشعر مین بقصد وقوف شب بسر کی ہو اور پھر بعد طلوع فجر مشعر مین رہنا مثل عورتون اور مردان ضعیف و مسن اور بیمارون کی کہ بسبب کثرت خلائق و شدت مشقت دشوار ہو یا وہ لوگ جنکو کوئی کام ضروری ہو تو ساقط بھی ہو جاتا ہی پس ان سبکو چاہیئے کہ قبل طلوع فجر مشعر سے منی کی طرف روانہ ہوں اور جو حضرات کسی طرح کا

فصل (۳) در وقوف مشعر الحرام

عذر نہین رکھتی اُنکے حق مین اختلاف ہی بعض علمانی فرمایا ہی کہ قبل از طلوع فجر اگر کوئی شخص بلا عذر
مشعر سے چلا جاوی بشرطیکہ شب کو مشعر مین رہا ہوا ور وقوف عرفہ بھی اُس سی فوت نہ ہوا ہو تو
حج اُسکا صحیح ہی لکن کفارہ مین اُسکی ایک گوسفند اُسپر لازم ہوگا اور احوط یہ ہی کہ اس صورت مین
بھی حج فاسد سمجھا جاوی اور یہ شخص اعادہ حج کری دوسرا مسئلہ جس شخص کو وقوف مشعر
وقت مذکور مین دستیاب نہ ہو تو اُسکے حق مین کافی ہی کہ قبل زوال تھوڑی دیر مشعر مین رہے
کہ یہ مشعر کا وقوف اضطراری ہوگا پس معلوم ہوا کہ وقوف مشعر کی لیے تین وقت ہین ایک
شب عید اُن اشخاص کے لیے جو مشعر مین بعد طلوع فجر نہین رہ سکتے جیسا کہ مذکور ہوا دوسری
طلوع صبح اور طلوع آفتاب کی درمیان مین تیسری طلوع آفتاب سی زوال تک تیسرا مسئلہ
سابق کی بیان سے معلوم ہوا کہ وقوف عرفات دو طرح کا ہی ایک اختیاری دوسرا اضطراری
اور وقوف مشعر بھی دو طرح کا ہے ایک اختیاری دوسرا اضطراری پس حاجیون کی باعتبار
اسکے کہ دونون وقوف اختیاری اُنکو ہاتھ آئین یا دونون اضطراری یا ایک اختیاری دوسرا
اضطراری یا مطلقا وقوف نہ کرین یہ سب نو قسمین ہونگی پہلے یہ کہ وقت اختیاری مین
دونون وقوف بجا لائین تو اُس صورت مین کوئی اشکال صحت حج مین نہین ہی دوسری
یہ کہ کسی وقوف کو نہ بجا لاے ہون نہ وقت اختیاری مین نہ اضطراری مین پس بطلان حج
مین کوئی اشکال نہین معلوم ہوتا چاہیے کہ اُسے احرام حج سے عمرہ مفردہ بجا لائین یعنی طواف
اور نماز اور سعی اور تقصیر اور طواف النسا اور اُسکی نماز بجا لائین کہ اسکو عمرہ مفردہ کہتے ہین
کہ احرام سے محل ہو جائینگے یعنی جو چیزین حرام تہین حلال ہو جائینگی اور اگر کوئی شخص گوسفند
ہمراہ رکھتا ہو تو ذبح کرے گا اور مستحب ہے کہ حجاج کے ساتھ منی مین رہے اور جب مکہ
معظمہ جاے تو افعال عمرہ بجا لاے اور سال آیندہ اگر شرائط وجوب حج پاے جائین تو
حج کرے تیسرے یہ کہ وقوف عرفہ کو وقت اختیاری مین بجا لاے اور وقوف مشعر
وقت اضطراری مین بجا لاے چوتھے اسکے برعکس یعنی وقوف عرفہ وقت اضطراری مین

بجالاوی اور وقوف مشعر وقت اختیاری مین بجالاوی تو دونون صورتون مین حج صحیح ہی چنانچہ علمانے
اِن دونون صورتون مین حج کی صحیح ہونی پر دعوی اجماع کیا ہی پانچوین یہ کہ دونون وقوف
اضطراری کیئے ہون اِس صورت مین اختلاف ہی کہ آیا حج صحیح ہوگا یا صحیح نہ ہوگا مگر صحت حج بعید
نہین ہی لیکن سال آیندہ اگر شرائط وجوب حج پائی جائین تو اعادۂ حج احوط ہی چھٹے یہ کہ فقط وقوف
مشعر وقتِ اضطراری مین بجالاوی اور وقوف عرفہ نہ وقتِ اختیاری مین کیا ہو اور نہ اضطراری
مین اِس صورت مین بھی اختلاف ہی اور عدم صحتِ حج یہان اقوی و اشہر ہی ساتوین یہ کہ
فقط وقوف عرفہ وقتِ اختیاری مین بجالاوی اور وقوف مشعر نہ وقتِ اختیاری مین کیا ہو
اور نہ اضطراری مین اِس صورت مین قولِ مشہور یہ ہی کہ حج صحیح ہی اور بعض علما نے فرمایا ہی
کہ اِس صورت مین صحتِ حج مین کسی نے اختلاف نہین کیا لیکن علما مین اختلاف پایا جاتا ہی
آٹھوین یہ کہ وقوف مشعر وقتِ اختیاری مین بجالاوی اور وقوف عرفہ بالکل نہ کیا ہو نہ وقت
اختیاری مین اور نہ اضطراری مین ظاہرا اِس صورت مین بھی حج ہوگا اور اِس باب مین
ظاہرا اختلاف بھی نہین ہی نوین یہ کہ وقوف عرفہ وقتِ اضطراری مین بجالاوی اور وقوف
مشعر بالکل نہ کری تو اِس صورت مین حج صحیح نہ ہوگا **مقصد دوسرا بیان وقوف**
مشعر الحرام مین سنت ہی کہ بآرام بدن وآرام دل مشعر کی طرف متوجہ ہو اور استغفار کرے
اور جب تل سرخ تک پہونچے کہ داہنی جانب راہ کی واقع ہی تو یہ دعا پڑہی اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ مَوْقِفِیْ
وَزِدْ فِیْ عَمَلِیْ وَسَلِّمْ لِیْ دِیْنِیْ وَتَقَبَّلْ مَنَاسِکِیْ اور اونٹ کو تیز
نہ چلے تا کسی کو اذیت نہ پہونچے اور اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ کہتا جاکر نماز مغرب
وعشا مین مشعر پہونچنے تک تاخیر کری اگرچہ ثلث شب بھی گذر جاے تو بھی مشعر ہی مین جاکر دونون
نمازین پڑھے اور اگر ثلث شب سی قبل پہونچنے مین کسی قسم کا مانع ہو تو نماز پڑھ لے اور
نماز مغرب وعشا ایک اذان و دو اقامت سے پڑھے اور نافلہ مغرب بعد مغرب نہ پڑھے
بلکہ بعد نماز عشا بجالاے اور احوط یہ ہی کہ جب مشعر الحرام مین آئے تو اِس طرح نیت کرے کہ

مین مقام مشعر الحرام مین شب کو بسر کرتا ہون رضاء خدا کی لیئے اور مشعر الحرام مین یہی شب بسر کرنا ایک عمل ہی حج تمتع منی سی چنانچہ سابق مین بیان ہوا اگرچہ احوط یہہ ہی کہ شب بسر کرنا مشعر الحرام مین واجب ہی اور مستحب ہی کہ وسط وادی مین راہ کے داہنی جانب اترے اور یہہ دعا پڑہی

اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْمَعَ لِیْ فِیْھَا جَوَامِعَ الْخَیْرِ اَللّٰھُمَّ لَا تُؤْیِسْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ الَّذِیْ سَئَلْتُكَ اَنْ تَجْمَعَهٗ لِیْ فِیْ قَلْبِیْ ثُمَّ اَطْلُبُ مِنْكَ اَنْ تُعَرِّفَنِیْ مَا عَرَّفْتَ اَوْلِیَائَكَ فِیْ مَنْزِلِیْ ھٰذَا وَاَنْ تَقِیَنِیْ جَوَامِعَ الشَّرِّ

اور جہان تک ہو سکے اوس شب کو صبح تک عبادت و طاعت الہی مین بسر کرے چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ اس شب کو آسمان کے دروازے بند نہین ہوتے اور آوازین مومنون کی بلند ہوتی ہین اور خداوند عالم فرماتا ہی کہ مین تمہارا خدا ہون اور تم میرے بندے ہو تم نے میرا حق ادا کیا مجھ پر بھی لازم ہی کہ مین تمہاری دعائین قبول کرون پس خداوند عالم بعض حاجیون کے تمام گناہ بخشتا ہی اور بعضون کے بعض گناہ بخشتا ہی اور سنت ہے کہ مشعر سے اسی شب کو رمی جمرات کے واسطے ستر کنکریان اٹھائے اور سنت ہے کہ غسل کرے اور وقت وقوف مشعر الحرام باوضو ہو اور جو دعا منقول ہے آئمہ سے وہ پڑہے اور حمد و ثناء الہی بجا لاوے اور یہہ دعا بھی پڑہے

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ فُكَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّیِّبِ وَادْرَأْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَیْرُ مَطْلُوْبٍ اِلَیْهِ وَخَیْرُ مَدْعُوٍّ وَخَیْرُ مَسْئُوْلٍ وَلِكُلِّ وَافِدٍ جَائِزَةٌ فَاجْعَلْ جَائِزَتِیْ فِیْ مَوْضِعِیْ ھٰذَا اَنْ تُقِیْلَنِیْ عَثْرَتِیْ وَتَقْبَلَ مَعْذِرَتِیْ وَاَنْ تَجَاوَزَ عَنْ خَطِیْئَتِیْ ثُمَّ اجْعَلِ التَّقْوٰی مِنَ الدُّنْیَا زَادِیْ ثُمَّ تَقْلِبَنِیْ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِیْ بِاَفْضَلِ مَا یَرْجِعُ بِهٖ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ وَزُوَّارِ بَیْتِكَ الْحَرَامِ

اور اپنی لیئی اور اپنی ماں باپ اور بہائیون کے لیئے اور اہل اور مال اور فرزندون کے لیئے
دعا مانگے چنانچہ بعض علمار حقائل ہوئی ہین کہ دعا مانگنا واجب ہی اور بہتر یہ ہی کہ قبل طلوع
آفتاب بجز امام کے تمام حاجی مشعر الحرام سے روانہ ہون لیکن جبتک آفتاب طلوع نہ ہو اسوقت
تک وادی محسر سے آگے نہ بڑہے اور جب شعاع آفتاب کوہ ثبیر پر پڑے تو سات مرتبہ اپنے
گناہون کا اقرار کرے اور سات مرتبہ استغفار کرے اور جب روانہ ہو تو با سکینہ و وقار
ذکر خدا اور استغفار کرتا چلے اور جب وادی محسر مین پہونچے تو ہرولہ کرتا ہوا چلے یا جس جانور
پر سوار ہو اسے تیز اسکے ہرولہ کرے ہرولہ یعنی دوڑنا بہول جاے تو وادی محسر مین پہرے
اور ہرولہ کرتا ہوا راہ طی کرے اور وقت ہرولہ کے یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَهْدِیْ
وَاقْبَلْ تَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَاخْلُفْنِیْ فِیْمَنْ تَرَکْتُ بَعْدِیْ اور کہے رَبِّ اغْفِرْ
وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ **فصل چوتہی بیان واجبات**
منی مین مشعر الحرام سے کوچ کرنے کے بعد مقام منی مین پہر آنا واجب ہی اور منی مین پہونچکر
تین امر بجالانا واجب ہین پہلا واجب رمی جمرہ عقبہ ہی یعنی کنکریون کا جمرہ کی طرف
پہینکنا اور جمرہ نام ایک مقام کا ہی اور وقت اسکا روز عید طلوع آفتاب کی بعد سے
غروب آفتاب تک ہے اور اگر اسدن بہول جاے تو تیجہ تک تیرہوین کو رمی کر سکتا ہی
اور اگر یاد نہ آے تو دوسرے سال رمی جمرہ کرے یا کسی کو نائب معین کرے کہ وہ رمی
بجالاوی اور شرطین اسکی یہ ہین کہ جن کنکریون کو پہینکے اسپر اسم سنگریزہ صادق آتا ہو
اور لازم ہی کہ وہ کنکریان حرم کی ہون اور حرم مین جس مقام سے چاہے اوٹہا سکتا ہی
لیکن مستحب یہ ہی کہ شب عید مقام مشعر سے اوٹہاے اور یہ بہی شرط ہی کہ وہ سنگریزے مستعمل
نہ ہون یعنی کسی اور نے جمرہ کی طرف بطور صحیح ان سنگریزون کو نہ پہینکا ہو اور جمرہ
مین چند امر واجب ہین پہلی نیت پس چاہیے کہ نیت اس نہج پر کرے کہ مین سات سنگریزے
جمرہ عقبہ کی طرف پہینکتا ہون کہ یہ امر حج تمتع مین واجب ہی قربۃً الی اللہ دوسرے

اُن سنگریزون کا پھینکنا ہے پس اگر سنگ کو جمرہ پر رکھدے اسطرح کہ رمی صادق نہ آوے تو کافی
نہ ہوگا تیسری یہ کہ اگر سنگریزہ پھینکے تو چاہیے وہ جمرۂ عقبہ تک پہونچے پس اگر وہ سنگریزہ
کسی اور انسان یا حیوان کی اعانت سے پہونچیگا تو کافی نہ ہوگا اور اگر سنگریزے کے
پہونچنے اور نہ پہونچنے مین شک واقع ہو تو از سرنو پھینکے چوتھے عدد معین ہو یعنی سات
کنکریان ہون پانچوین یہ کہ ان کنکریون کو ایک دفعہ نہ پھینکے بلکہ واجب ہے کہ ایک ایک
کرکے پھینکے ہرچند ایک دفعہ جمرہ تک پہونچین اور مستحب ہے کہ کنکریان سرخی رنگ کی یا اور
کسی رنگ کے ہون اور نقطہ دار ہون اور ایک ایک کرکے چنی ہون اور نرم ہون
سخت نہ ہون اور بقدر بند انگشت ہون اور مستحب ہے کہ کنکریان پھینکنے کے وقت پیادہ
ہو سوار نہ ہو اور باوضو ہو اور بعضی علما طہارت کو واجب جانتے ہین اور جب کنکر
ہاتھ مین ہو تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ حَصَیَاتِیْ فَاَحْصِھِنَّ لِیْ وَارْفَعْھُنَّ
فِیْ عَمَلِیْ اور جب کنکر پھینکے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ ادْحَرْ
عَنِّی الشَّیْطَانَ اَللّٰھُمَّ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَعَلٰی سُنَّةِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّعَمَلًا مَّقْبُوْلًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا
اور چاہیے کہ سنگریزہ پھینکنے والے اور جمرۂ عقبہ کے درمیان مین دس ہاتھ کا یا پندرہ ہاتھ
کا فاصلہ ہو اور منہ جمرہ کی طرف کرے اور پشت بقبلہ ہو اور سنت ہے کہ کنکری کو انگوٹھے پر رکھے
اور انگشت شہادت کی ناخن سے پھینکے اور جب کہ منی مین اپنے مقام پر آئے تو سنت ہے
کہ یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ بِکَ وَثِقْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ
النَّصِیْرُ دوسرا واجب واجبات منی سے یہ ہے کہ ہدی کو ذبح کرے اور جو شخص حج تمتع بجا لاوے
اُن مین سے ہر فرد بشر پر ایک ہدی کا ذبح کرنا واجب ہے پس بنا بر مشہور و اظہر و احوط کئی آدمیون
کی طرف سے ایک ہدی کافی نہ ہوگی اور اگر ہدی مول لینے پر قادر نہ ہو تو اسکے عوض
پس دس روزے رکھے تین روزے حج مین رکھے اور سات روزے اپنے شہر مین پہونچکر

رکھی اور اگر ہدی دستیاب نہ ہو تو قیمت اُسکی کسی معتمد پاس رکھوا دی کر وہ شخص تا آخر ماہ ذیحجہ
جسوقت ہدی ملی سول لیکر ہدی کو ذبح کری اور اگر تمام سال دستیاب نہ ہو تو سال آیندہ
مین لیکر ذبح کرے مگر احوط یہ کہ اس صورت مین دس روزی بھی رکھی اور ہدی بھی ذبح کری
اور اگر روز عید ہدی کا ذبح کرنا بھول جاے یا بسبب کسی عذر کے ہدی ذبح نہ کی ہو تو تیرہوین
تاریخ بلکہ آخر ذیحجہ تک تاخیر جائز ہے اور ہدی مین واجب ہی کہ خواہ شتر ہو خواہ گاے ہو
خواہ دنبہ اگر شتر ہو تو اُسے پانچ برس تمام ہو کر چھٹا برس شروع ہوا ہو اور اگر گاے ہو
تو احوط یہ ہی کہ اسے دو سال تمام ہو کر تیسرا شروع ہوا ہو اور اقسام گوسفند مین اگر بھیڑ ہو
تو سات مہینے اُسکے تمام ہو چکے ہون اور آٹھوان مہینہ شروع ہوا ہو اور احوط یہ ہی کہ ایک سال
تمام ہو کر دوسرا سال شروع ہوا ہو اور اگر بکری ہو تو احوط یہ ہی کہ اُسے دوسرا سال تمام ہو کر
تیسرا سال شروع ہوا ہو اور یہ بھی شرط ہی کہ ہدی مین کسی قسم کا نقصان نہ ہو سب عضو اُسکے
سالم ہون پس اگر جانور اندھا یا لنگڑا یا بیمار ہوگا تو کافی نہین ہی بلکہ اگر ذرا سا بھی کان کٹا
ہو یا اُسکے سینگون مین اندر یا باہر کسی قسم کا نقصان ہو تو بھی کافی نہ ہوگا اور چاہیے کہ
جانور دُبلا بھی نہ ہو اور علماے امامیہ مین یہ مشہور ہی کہ اگر گوسفند کی گردون مین چربی ہوگی
تو ذبح اُسکا مجزی ہوگا اور احوط یہ ہی کہ ایسا جانور لیوے کہ جسے عرف مین دُبلا نہ کہین
اور اگر جانور کا کان درمیان سے شگافتہ ہو یا کان مین سوراخ ہو تو کچھ مضائقہ نہین ہی
مگر احوط یہ ہی کہ جس جانور کا کان شگافتہ ہو یا کان مین سوراخ ہو یا جس جانور کے اصل
خلقت مین سینگ نہ ہون یا کان یا دم نہ ہو تو اُسے بھی نہ لے اور جس جانور کی خصیتین
کی رگین مل ڈالی ہون اُسے ذبح نہ کرے اور اظہر و اشہر یہ ہی کہ جانور خصی کا ذبح کرنا
کافی نہ ہوگا اور اگر کوئی شخص اس خیال سے کہ جانور بے عیب ہی مول لیکر ذبح کرے اور
بعد اسکے معلوم ہو کہ جانور مین نقصان تھا تو ذبح کرنا اُس جانور کا بھی کافی نہین ہی اور
اگر پہلے سے یہ گمان ہو کہ جانور فربہ ہی مگر ذبح کے بعد دُبلا نکلے تو ذبح اُسکا کفایت کرتا ہی

اور اگر اس گمان سے ذبح کرے کہ یہ جانور دبلا ہے مگر امید یہ ہے کہ فربہ ہوگا اور مطلوب حقتعالی کی موافق ہوگا اور بعد اسکے وہ جانور فربہ نکلے تو کافی ہوگا لیکن اگر یہ شخص پہلے سے اُس جانور مین فربہ ہونے کا احتمال نہ کرے یا فربہ ہونے کا احتمال کرے مگر احتمال فربہی واسطے موافقت حکم خدا و ادای واجب کی نکیا ہو بلکہ از راہ بے پروائی جانور لیکر ذبح کر ڈالے اور اتفاقاً فربہ نکلے تو ظاہر کافی نہ ہوگا اور احوط یہ ہے کہ کسی قدر ذبیحہ سے خود کہاے اور کسی قدر بطور ہدیہ دے اور کسی قدر صدقہ کرے اور احتیاط یہ ہے کہ ایک ثلث ہدیہ کرے اور ایک ثلث فقراے مومنین کو بطور صدقہ دے اور فی الحال منی مین جو ذبیحہ ہوتے ہین اور انہین غالباً بلکہ دایماً مردان طائفہ سوڈان کہ حوالی منی مین رہتے ہین لیجایا کرتے ہین تو انکو دینا جائز نہین ہے اسوجہ سے کہ ایمان بلکہ اسلام اس طائفہ کا معلوم نہین ہے لہذا چاہیے کہ پہلے تہوڑا سا گوشت اپنے لیئے رکہلے اور بقیہ حصہ ذبیحہ کا حجاج مین سے کسی فقیر مومن کو دے اور ایک ثلث اپنے بعض برادران ایمانی کو ہدیہ کرے اور اگر حصہ فقرا و حصہ برادران ایمانی جدا کر چکا ہو بعد اسکے صاحبان صدقہ و ہدیہ اپنا اپنا حصہ سوڈان کو دیدین تو کچھ مضائقہ نہین ہے اور اگر قبل ان احتیاطونکی اتفاقاً طائفہ سوڈان ذبیحہ چرا کر یا لوٹ کر لیجائین تو باعث بطلان ذبح ہدی اور سبب وجوب اعادہ نہ ہوگا ہان اگر خود دستے کوئی شخص اُس طائفہ کو دیدے تو بنا بر احتیاط حصہ فقرا کا یہ شخص ضامن رہیگا اور جو شخص ذبح ہدی پر قادر نہ ہو اُسے چاہیے کہ دس روزے رکہے تین دن ایام حج مین رکہے اور سات روزے بعد گہر پہونچنے کے پس تین روزے تو ساتوین سے نوین تک پے در پے حالت حج مین رکہے اور اگر ساتوین کو روزہ رکہنا ممکن نہ ہو تو آٹھوین نوین تاریخ روزہ رکہے اور ایک روزہ منی سے جب مراجعت کرے اسوقت رکہے لیکن احوط یہ ہے کہ اس صورت مین علاوہ ہفتم و نہم کے بعد مراجعت منی تین روزے پے در پے رکہے یعنی جس روز منی سے کوچ کرے اُس روز اور دو دن بعد اسکے روزہ رکہے

اور یہ قصد کرے کہ ان پانچ روزوں میں تین روزے جو کہ مطلوب خدا ہوں وہی بدل ہدی ہیں اور اگر
آٹھویں تاریخ روزہ نہ رکھے تو اس صورت میں نویں کو بھی نہ رکھے بلکہ مراجعت منی صبر کرے اور منی سے
آکر تینوں روزے پے درپے رکھے مگر احوط یہ ہے کہ ان تین روزوں کے رکھنے میں تعجیل کرے اگرچہ شہر ہو کہ ماہ
ذیحجہ میں جس وقت چاہے اسوقت ان روزوں کو رکھ سکتا ہے اور وہ سات روزے ہیں کہ جو مکان پہنچکر رکھنا چاہیے
احوط یہ ہے کہ انکو بھی پے درپے رکھے ہرچند وجوب اسکا معلوم نہیں ہوتا اور اگر ان تین روزوں کے بعد
ذبح ہدی پر قادر ہو تو احوط یہ ہے کہ ہدی کو ذبح کرے اور مستحبات ہدی یہ ہیں کہ ہدی میں پہلے اونٹ
کو اختیار کرے بعد اسکے گائے بعد گائے کے گوسفند اور چاہیے کہ ہدی نہایت فربہ ہو اور اگر اونٹ
یا گائے ہو تو مادہ ہو اور اگر گوسفند یا بکری ہو تو نر ہو اور مستحب ہے کہ اگر شتر کو نحر کرے تو چاہیے کہ شتر
کو کھڑا کرکے اسکے دونوں ہاتھ زانو سے باندھے اور داہنی جانب خود کھڑا ہو اور چھری یا نیزہ یا خنجر
اسکے گودال گلو میں مارے اور وقت ذبح یہ دعا پڑھے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ
وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ
مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ پس نحر یا ذبح کرے اور کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي اور سنت ہے
کہ خود قربانی کرے اور اگر ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو جو شخص کہ ذبح کرتا ہے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھدے تیسرا واجب سر منڈانا
یا تقصیر کرنا ہے اور تقصیر کسی قدر سر کے بال منڈانے یا شارب لینے یا ناخن کاٹنے کو کہتے ہیں مگر
عورت اور خنثی کو سر منڈانا جائز نہیں ہے اور جس شخص نے گوند یا شہد یا کسی اور چیز سے اپنے سر کے
بال جوؤں کی وجہ سے چپکا لیے ہوں یا وہ شخص کہ جسنے سر کے بالوں کو یکجا کرکے باندھ لیا ہو یا گوندھ
لیا ہو یا جسنے پہلے پہل حج کیا ہو تو احوط یہ ہے کہ وہ تمام سر منڈاے اور تقصیر پر اکتفا نہ کرے اور یہ
نیت کرے کہ میں سر منڈاتا ہوں یا ناخن کاٹتا ہوں کہ یہ بھی ایک جز ہے فرایض حج تمتع میں سے
قربۃ الی اللہ اور بہتر ہے کہ جو شخص سر مونڈنے والا ہو یا ناخن کاٹنے والا ہو وہ بھی نیت کرے
اور جسوقت حاجی حلق یا تقصیر کرتا ہے تو سب چیزیں حلال ہو جاتے ہیں کہ جو بسبب احرام حرام

ہو گئی نہیں مثل گنہگار ہو گی خوش اور بنا بر اشہر و اظہر ہی ذبح اور سر منڈانے میں ترتیب لازم ہے
اور اگر کوئی شخص مخالفت کرے اور ذبح کو رمی پر مقدم کرے یا سر منڈانے کو ذبح یا رمی پر مقدم
کرے پس اگر از روی فراموشی ایسا کیا ہے تو مضائقہ نہیں رکھتا ہے اور اگر عمداً ایسا کیا ہے تو بھی بنا بر مشہور
اعادہ واجب نہیں ہے مگر اسکی دلیل میں کلام ہے اگر ممکن ہو تو احتیاطاً اعادہ کرے اور جس صورت
میں عید کے دن سر منڈانے یا تقصیر کرنے کو بھول جائے اور منی سے روانہ ہو چکا ہو تو اُسے سر منڈانے
یا تقصیر کرنے کے لیے مراجعت واجب ہے اور اگر مراجعت ممکن نہ ہو تو جس مقام پر وارد ہو وہیں سر منڈائے
اور بشرط امکان بالوں کو منی میں بھیجے اور جس صورت میں منی کی طرف مراجعت کرے تو بعد
حلق اعادہ طواف واجب ہے اور مستحب ہے کہ سر منڈانے کے وقت روبقبلہ ہو اور جانب راست
پیشانی کی طرف سے ابتدا کرے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
اور سنت ہے کہ سر کے بال منی میں اپنے خیمہ کے مقام پر دفن کر دے اور احوط ہے کہ اطراف سر
و ریش و شارب سے بھی بال منڈا لے اور ناخن بھی کٹوائے فصل پانچویں بیان میں اُن امور کے
کہ جو بعد ادائے مناسک منی واجب یا مستحب ہیں اس فصل میں دو مقصد ہیں پہلا مقصد بیان واجبات
میں طواف زیارت و نماز طواف و سعی اور طواف نسا اور نماز طواف نسا کہ بعد منی کے مکہ میں آنا واجب ہے اور جس نے حج
تمتع کیا ہو اسے گیارھویں تک مراجعت میں تاخیر کرنا جائز ہے اور گیارھویں سے زیادہ تاخیر میں اختلاف ہے احوط یہ ہے کہ گیارھویں
سے زیادہ تاخیر نہ کرے اگرچہ جواز تاخیر تیرھویں تک بلکہ آخر ذیحجہ تک بعید نہیں ہے اور عرفات
و مشعر و منی پر طواف و سعی کا مقدم کرنا جائز نہیں ہے مگر جسے بعد از مراجعت مکہ معظمہ طواف و سعی
کا بجا لانا ممکن نہ ہو اُسے جائز ہے کہ سعی و طواف قبل عرفات و مشعر و منی بجا لائے مثل عورتوں
کو حیض و نفاس کا گمان ہو یا جس وقت حاجی منی سے پھریں تو بسبب ازدحام طواف نسا مرد
پر دشوار ہو ایسی صورت میں اظہر یہ ہے کہ طواف و سعی کی تقدیم وقوف عرفات و مشعر و منی پر
ہو سکتی ہے مگر بعض علما اس حالت میں بھی تقدیم کو منع فرماتے ہیں پس احوط یہ ہے کہ اگر صاحب عذر
تقدیم سعی و طواف کرے تو بشرط امکان اُس طواف و سعی کا ایام تشریق میں اعادہ کرے اور

اگر ممکن نہ ہو تو آخر ذیحجہ تک جب ممکن ہو سکو اعادہ کرلے اور اگر جانتا ہو کہ تا آخر ذیحجہ طواف و سعی ممکن نہ ہو گی تو بلا اشکال تقدیم واجب ہی مگر احوط یہ ہی کہ اپنی طرف سے نائب بھی مقرر کرے و کیفیت زیارت و نماز و سعی بحث عمرہ میں مذکور ہو چکی ہی اور بعد بجالانے اِس طواف کی مع نماز اور بجالانی سعی کی مابین صفا و مروہ اس شخص پہ جو کچھ بعد حلق محرمات سی باقی رہا تھا اُس میں سی خوشبو حلال ہو جاتی ہی مگر صید و نسوان حرام رہینگی اور بعض علمانی فرمایا ہی کہ بمجرد طواف اور نماز طواف خوشبو حلال ہو جاتی ہی لیکن مراعات قول اول احوط و اقوی ہی اور بعد طواف نسا و نماز طواف نسا کہ اِس طواف کی بھی کیفیت مثل طواف سابق کی ہی عورت حلال ہو جاتی ہی اور وہ صید کہ بسبب احرام حرام ہوا تھا حلال ہو جاتا ہی مگر چونکہ حرمت صید حرم کی بنفسہ ہی اور بسبب احرام یہ صید حرام نہیں ہوتا ہی اسکی حرمت بدستور رہے گی اور احوط یہ ہی کہ قبل طواف النسا خوشبو سے اجتناب کری اگرچہ اقوی جواز ہی پس حج کنندۂ حج تمتع کو تین مرتبہ میں بتدریج محرمات احرام حلال ہوتے ہیں پہلی مرتبہ بعد سر منڈانے کے دوسری مرتبہ بعد سعی مابین صفا و مروہ تیسری مرتبہ بعد نماز طواف النسا اور طواف النسا اگرچہ واجب ہی اور بے طواف کی عورت اسپر حلال نہیں ہوتی مگر علما میں مشہور ہی کہ یہ طواف ارکان حج سے نہیں ہی پس ترک اِس طواف کا عمداً مثل ترک طواف زیارت یا طواف عمرہ نہیں ہی کہ باعث فساد حج یا عمرہ ہو بلکہ جو شخص ترک طواف نسا عمداً کرے اُسپر واجب ہی کہ طواف نسا بجالاے اور جب تک اِس طواف کو نہ بجالائیگا عورت اُسپر حلال نہ ہو گی یہاں تک کہ بنا بر احوط عقد کرنا یا عقد پر گواہی دینا بھی جائز نہ ہو گا مقصد دوسرا بیان مستحبات طواف زیارت و سعی و طواف نسا میں بہتر یہ ہی کہ بشرط امکان روز عید بعد اعمال منی کہ معظمہ میں مراجعت کرے اور اگر نہ ہو سکے تو گیارہویں کو مراجعت کری اور احوط یہ کہ گیارہویں تاریخ سے زیادہ بدون عذر تاخیر نہ کری اور سنت ہی کہ غسل کر کے متوجہ مسجد الحرام ہو اور ذکر خدا زبان پر جاری رکھو اور محمد و آل محمد پر صلوات بھیجے اور جس وقت در مسجد پر پہونچے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ

عَلٰی نُسُکِی وَسَلِّمْنِی لَہٗ وَسَلِّمْہُ لِی اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ مَسْئَلَۃَ الْعَلِیْلِ الذَّلِیْلِ الْمُعْتَرِفِ بِذَنْبِہٖ اَنْ تَغْفِرَ لِی ذُنُوْبِی وَاَنْ تَرْجِعَنِی بِحَاجَتِی اَللّٰھُمَّ اِنِّی عَبْدُکَ وَالْبَلَدُ بَلَدُکَ وَالْبَیْتُ بَیْتُکَ جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَکَ وَاَؤُمُّ طَاعَتَکَ مُتَّبِعًا لِاَمْرِکَ رَاضِیًا بِقَدَرِکَ اَسْئَلُکَ مَسْئَلَۃَ الْمُضْطَرِّ اِلَیْکَ الْمُطِیْعِ لِاَمْرِکَ الْمُشْفِقِ مِنْ عَذَابِکَ الْخَائِفِ لِعُقُوْبَتِکَ اَنْ تُبَلِّغَنِی عَفْوَکَ وَتُجِیْرَنِی مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ

بعد اسکے حجر اسود کی قریب جاکر حجر اسود سی ہاتھ مس کری اور حجر اسود کو بوسہ دی اور جو اعمال طواف عمرہ مین بجالایا تہا انھین بجالا ی اور تکبیر کہی اور نیت کرکے جس طرح پر طواف عمرہ مین مذکور ہوچکا ہی اُسی آداب سی سات شوط طواف بجالاے اور کیفیت اُس طواف اور نماز کے اور سعی اور طواف نسا کی اُسی نہج پر ہی جو کہ سابق ازین طواف و سعی عمرہ مین مذکور ہوچکی ہی

فصل چھٹی بیان مین اسکے کہ شبہای ایام تشریق منی مین رہنا چاہیئے

جسوقت حاجی مکہ معظمہ مین بروز عید طواف و سعی کی لیئے جاے تو اُسپر واجب ہی کہ گیارہوین اور بارہوین شب رہنے کی لیئے منی مین پھر آئے اور جس شخص نے احرام مین صید یا عورت سی پرہیز نہ کیا ہو اُسے تیرہوین شب بھی منی مین رہنا واجب ہی اور جس نے صید و عورت سے پرہیز کیا ہو اُسی بارہوین تاریخ بعد زوال شمس منی سی کوچ کرنا جائز ہی اور اگر اتفاقاً بارہوین تاریخ کوچ نہ کری اور تیرہوین شب آجاوی تو اُس شب کو رہنا بھی واجب ہوجائیگا اور تیرہوین تاریخ رمی بھی لازم ہوگی اور جسوقت رات ہوجای تو منی کی نیت کرنا واجب ہی اور بقدر اسد حد یعنی جسقدر منی مین شب کا بسر کرنا لازم ہی یہ ہی کہ تا بعد نصف شب منی مین رہی پس اگر بعد نصف شب منی سی کوچ کری تو مضائقہ نہین ہی اور احوط یہ ہی کہ قبل طلوع صبح داخل مکہ نہ ہو اور جو شخص منی مین شب کا رہنا ترک کری اُسی بعوض ہر شب ایک گوسفند کفارہ مین ذبح کرنا واجب ہی اور احوط یہ ہی کہ جو شخص منی مین شب کا رہنا بھول جاے یا بسبب جاہل مسئلہ ہونے کے ترک

فصل چھٹی شبہای تشریق منی مین

کرے تو حکم اسکا مثل اس شخص کی ہے کہ جو عمداً ترک کرے پس اس شخص کو چاہیے کہ ایک گوسفند کفارہ
مین ذبح کرے اور اسی طرح احوط ہے کہ جو شخص منی مین نہ رہے معذور رہا ہو وہ بھی کفارہ دے ہر چند
جو معذور ہے وہ گنہگار نہ ہوگا اور معذور وہ شخص ہے کہ خود بیمار ہو یا کسی دوسرے کا بیمار
دار ہو یا خوف تلف مال رکھتا ہو یا شبان یعنی دنبیان چرانے والا ہو یا صاحب سقایت ہو یعنی
حجاج کو پانی پلاتا ہو مگر علما ان دونون یعنی شبان اور صاحب سقایت پر ظاہراً فدیہ واجب
نہین جانتے اور اسی طرح جو شخص منی مین نہ رہے مگر مکہ معظمہ مین تمام شب عبادت مین بسر کرے
اور بجز کار ضروری مثل کہانا کہانے یا پانی پینے یا تجدید وضو یا غیر از عبادت کسی امر مین
متوجہ نہ ہو تو اسپر بھی فدیہ لازم نہین ہے اور مستحب ہے کہ جسوقت مکہ سے منی جانے لگے یہ دعا پڑہے
اَللّٰهُمَّ بِكَ وَثِقْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ
فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ فصل ساتوین بیان وجوب رمی جمرات
اور کیفیت اعمال مستحبہ مین کہ جنہین منی مین بجالانا سنت ہے اور اس فصل مین دو مقصد
ہین پہلا مقصد بیان واجبات مین وہ ایام کہ جنکی شب کو حج کرنے والی پر منی مین
رہنا واجب ہے چاہیے کہ دنکو رمی جمرات ثلاثہ بترتیب بجالاوے یعنی پہلی رمی جمرۂ اولے کرے
بعد اسکے جمرۂ وسطی بعد اسکے جمرۂ عقبہ اور اگر ترتیب مین فرق واقع ہو تو جسقدر فرق ہوا ہے
اسکا اعادہ کرے ہان اگر چار سنگریزے جمرہ پر مار چکا ہو بعد اسکے مشغول رمی وسطی ہو تو مانع
ترتیب نہ ہوگا بلکہ بعد فراغ رمی جمرۂ وسطی تین سنگریزے اور لگاوے اگرچہ مقتضاے احتیاط
یہ ہے کہ اعادہ کرے اور واجبات رمی مناسک منی مین مذکور ہو چکے ہین اور اگر کوئی شخص رمی
جمرات بہول جاے تو اسی چاہیے کہ مکہ معظمہ سے پہر منی مین آکر رمی جمرات بجالاوے اور اگر یاد
نہ آئے یہانتک کہ مکہ سے چلا جاے تو سال آیندہ چاہیے کہ خود یا نائب اسکا بجالاوے اور جو شخص
مریض ہو اور اسکی مایوسی ہو کہ تا بقاے وقت رمی پر قدرت نہ ہوگی تو اسکی طرف سے دوسرا شخص
رمی کر سکتا ہے اور بعد صحت اعادہ لازم نہین ہے لیکن احوط یہ ہے کہ اگر صحیح ہو جاے اور وقت

رمی باقی ہو تو اعادہ کرے اور اگر ممکن ہو تو یہ صورت کرے کہ مریض سنگریزے اپنے ہاتھ میں لے
اور دوسرا شخص اسکی عوض سے لگاوے اور اگر کوئی شخص عمداً ترک رمی کرے تو بنا بر اشہر و اقوی حج
اسکا فاسد نہ ہوگا اور بعض علما نے فرمایا ہے کہ سال آیندہ قضائے حج احوط ہے اور شب گزشتہ
یا روز آیندہ کی پہلے رمی کرنا جائز نہیں ہے مگر اس شخص کو جائز ہے کہ جسے کسی قسم کا عذر ہو کہ دنکو اسکو رمی
ممکن نہ ہو تو وہ شب کو رمی کر سکتا ہے اور اگر کوئی شخص دوسرے دن تک رمی بھولا رہے تو اسکو چاہیے
کہ پہلے قضائے رمی سابق بجالاوے پھر اس دن کی رمی واجب بجالاوے مقصد دوسرا بیان
مستحبات منی میں مستحب ہے کہ تین دن یعنی گیارہویں بارہویں تیرہویں تک منی میں رہے
اور منی سے نہ نکلے یہانتک کہ طواف مستحب کی بھی نہ چاہیے اور جسوقت جمرۂ اول اور دوم کو
رمی کرے تو روبقبلہ ہو اور جمرہ دست راست کی طرف ہو اور حمد و ثنائے الٰہی بجالاوے اور
محمد و آل محمد پر صلوات بھیجے پس تھوڑا سا آگے بڑھے اور دعا کرے اور یہ کہے اللّٰھم تقبل منی
بعد اسکے تھوڑا سا آگے بڑھے اور دعای سابق وقت رمی جمرہ پڑھے اور جسوقت سنگریزے
لگاوے تو اللّٰہ اکبر کہے اور وقت رمی جمرۂ عقبہ چاہیے کہ پشت قبلہ کی طرف ہو اور منی میں
تکبیر کہنا بنا بر مذہب مشہور مستحب ہے مگر بعض علما واجب جانتے ہیں پس احوط یہ ہے کہ منی میں ہو یا
کسی اور مقام پر ہو تکبیر کہنا ترک نہ کرے اور چاہیے کہ منی میں بعد پندرہ نمازوں کی ابتدای
ظہر روز عید سے تکبیر کہے اور بنا بر مشہور تکبیر مذکور یہ ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الٰہ
الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر علی ما ھدینا و لہ الحمد علی ما اولانا و رزقنا من
بہیمۃ الانعام اور بعض روایتوں میں اس طرح وارد ہے کہ بعد تکبیر سوم و للّٰہ الحمد اللّٰہ اکبر
علی ما ھدینا اللّٰہ اکبر علی ما رزقنا من بہیمۃ الانعام کہے اور بعض روایتوں میں بزیادتے
الحمد للّٰہ علی ما ابلانا وارد ہوا ہے اور اگر بارہویں تاریخ منی سے کوچ کرے تو سنت
ہے کہ اکیس سنگریزے منی میں دفن کرے اور مستحب ہے کہ ان ایام کی نمازہاے واجبی و سنتی
مسجد خیف میں پڑھے اور حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص مسجد خیف میں سو رکعت نماز پڑھے

قبول ہوسکے کہ وہان سے باہر نکلی حق تعالی ستر برس کی عبادت کا ثواب اسکو عطا فرماتا ہی اور جو شخص ستر مرتبہ
سبحان اللہ کہے اسکے نامۂ عمل مین ایک بندہ آزاد کرنے کا ثواب لکھا جاتا ہی اور جو شخص سو مرتبہ
لا الہ الا اللہ کہے تو ثواب اسکا مثل اس شخص کی ہی کہ جسنے ایک آدمی زندہ کیا ہوا اور جو شخص سو
مرتبہ الحمد للہ کہے تو ثواب اس شخص کا مثل اس شخص کی ہی جسنی خراج عراقین راہ خدا مین تصدق کیا
ہو **خاتمہ کیفیت طواف وداع اور بیان مستحبات مین** کہ جنہین مکہ سے نکلنے اور
مدینہ منورہ پہونچنے تک بجالانا چاہیے اگر یہ شخص طواف واجب ورسعی اور طواف لنسا پہلے
بجالایا ہی تو بہتی ہے مکہ معظمہ مین طواف وداع کے لیئے اسی مراجعت کرنا مستحب ہی اور چاہیے
کہ قبل از کوچ مسجد خیف مین چھہ رکعت نماز بجالاسے اور جسوقت مکہ مین پہونچی تو سنت ہی کہ خانہ
کعبہ مین داخل ہو خصوصًا وہ شخص کہ جسنے پہلے پہل حج کیا ہوا اور حدیث مین وارد ہی کہ خانہ کعبہ
مین داخل ہونا رحمت خدا مین داخل ہونا ہی اور خانہ کعبہ سے نکلنا گناہون سے باہر نکلنا ہی
اور خداوند عالم اس شخص کو تمام عمر گناہون سے محفوظ رکہتا ہی اور گناہان گذشتہ اسکے
بخشدیتا ہی اور سنت ہی کہ خانہ کعبہ مین داخل ہونے کی لیئے غسل کرے اور پا برہنہ داخل خانہ
کعبہ ہو اور قبل داخل ہونے کے دونون حلقہ در پکڑ کر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ الْبَيْتُ بَيْتُكَ
وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَقَدْ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا فَاٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ وَاَجِرْنِيْ مِنْ سَخَطِكَ
بعد اسکو داخل ہو اور یہ کہو اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا فَاٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ عَذَابَ النَّارِ
پس درمیان دونون ستونون کی سنگ سرخ پر دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت مین بعد حمد سورہ
حم سجدہ پڑھے اور دوسری رکعت مین بعد حمد بعدد آیات سورہ حم سجدہ آیات قرآن کی تلاوت
کرے اور گوشہ ہای کعبہ مین بھی نماز پڑھے بعد اسکے اس رکن پر آئے کہ جس مین حجر اسود ہی اور
اپنے شکم کو اس رکن سے مس کرے اور ستون کے گرد پھرے اور اپنی پیٹ کو اور اپنے پیٹھ کو ستونون
سے مس کرے اور جب خانہ کعبہ سے نکل کے نیچی آوے تو سیڑہی کو دست چپ کی جانب رکھکر
قریب خانہ کعبہ دو رکعت نماز پڑھے اور مستحب ہی کہ جبتک مکہ مین رہے مکرر طواف کیا کرے اور

حجاج کی لیے نماز نافلہ سے طواف افضل ہے اور برادران ایمانی کے جانب سے طواف کرنیکا بہت ثواب ہے اور بہ نیابت جناب رسالت مآبؐ و جناب سیدہؑ اور بارہ امام علیہم السلام طواف کرنا ثواب عظیم رکھتا ہے اور حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ آدمی کو مستحب ہے کہ مکہ مین تین سو ساٹھ طواف بقدر ایام سال بجالاے اور اگر تین سو ساٹھ طواف نہ ہوسکین تو تین سو ساٹھ شوط بجالاے کہ ایک دن طواف اور تین شوط ہوتے ہین اور اون شوطونکو بعد و ایام سال تمام کرکے چار شوط اور بجالاے کہ باون ۵۲ طواف پوری ہوجائین اور مکہ معظمہ مین ختم قرآن کرنا بھی مستحب ہے چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جو شخص مکہ معظمہ مین ختم قرآن کرے دنیا سے نجائیگا مگر یہ کہ پیغمبر خداؐ کے زیارت سے مشرف ہوگا اور مقام اپنا بہشت مین دیکھ لے گا اور مکہ معظمہ مین اُس مقام کی زیارت سے مشرف ہونا کہ جہان حضرت رسالت پناہ پیدا ہوے ہین مستحب ہے اور جناب خدیجہ کے بھی مکان کی زیارت مستحب ہے اور زیارت قبر حضرت ابی طالب علیہ السلام اور جانا اُس غار مین کہ جس مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ ابتدای بعثت مین عبادت فرماتے تھے اور زیارت کرنا اُس غار کے کہ جس مین حضرت چھپے تھے کہ وہ غار کوہ ثور مین واقع ہے مستحب ہے اور جو شخص مکہ معظمہ مین رہتا ہے اسکے لیے مستحب ہے کہ عمرہ مفردہ بجالاے اور فصل کے بارے مین کہ ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کسقدر فاصلہ ہونا چاہیے باہم علما مین اختلاف ہے ایک جماعت کثیر اسکے قائل ہے کہ فاصلے کی احتیاج نہین ہے اور کچھ علما ایک مہینہ کی فاصلہ کو لازم جانتے ہین اور بعض علما ایک سال کا فاصلہ تجویز فرماتے ہین اور بعض دس روز کے فاصلہ کو کافی جانتے ہین اور یہہ قول قوت سے خالی نہین ہے اگرچہ سند اسکی ضعیف ہے اور مقام احرام عمرۂ مفردہ کا وہ ہے کہ جو اطراف حرم مین مکہ معظمہ سے قریب تر ہے اور وہ مقام فی الحال مشہور و معروف ہے اور بعد احرام چاہیے کہ طواف اور نماز طواف اور سعی و تقصیر کرے کہ اس شخص پر سواے عورت کے سب چیزین حلال ہوجائینگی اور جسوقت طواف النسا بجالائیگا تو عورت بھی اسپر حلال ہوجائینگی اور جب مکہ معظمہ سے جانے لگے تو سنت ہے کہ غسل کرے اور طواف وداع بجالاے

اور ہر شوط مین ہاتھہ یا بدن حجر اسود اور رکن یمانی سے مس کری اور جسوقت مستجار پر پہونچے دعاہای سابق پڑہی پس حجر اسود کی قریب آکر شکم اپنا خانہ کعبہ سے مس کری اور ایک ہاتھہ حجر اسود پر رکھی اور دوسرا ہاتھہ خانہ کعبہ کی طرف اٹھا کر حمد و ثنای الٰہی بجالا ی اور محمد و آل محمد پر صلوات بھیجے اور سنت ہی کہ باب حناطین سے نکلے کہ یہ دروازہ رکن شامی کے مقابل واقع ہی اور چاہیے کہ مکہ معظمہ مین پھر مراجعت کا قصد رکہے اور خدا سے طلب توفیق مراجعت کرے اور بسبب اس احتمال کی کہ از روی غفلت حالت احرام مین بعض محرمات مثل جون اور لیشہ یا سنے کے صادر ہوی ہون مکہ معظمہ سے وقت روانگی ایک درہم کے خرمی لے کر فقرا کو تقسیم کری اور از جملہ مستحبات موکدہ یہ ہی کہ اپنی وطن راہ مدینہ سے جاے تا زیارت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وائمہ بقیع علیہم السلام سے مشرف ہو اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ ترک زیارت جناب ختمی مآب بعد حج حضرت پر باعث جفا ہی مولف کہتا ہی کہ اس مقام مین کچھہ آداب زیارت مدینہ منورہ بطور اختصار رسالۂ حج اخوند مجلسی علیہ الرحمہ سے لکھے جاتے ہین اس رسالہ مین مذکور ہی کہ زیارت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مستحب موکد ہی اور چاہیے زیارت جناب سیدہ علیہا السلام بھی تین مقام پر بجالاے ایک زیارت آن معصومہ کی دولت سرا مین کہ جہان حضرت کا مزار شریف متصل ضریح جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے واقع ہی دوسری درمیان روضہ و منبر جناب رسول خدا تیسری بقیع مین جہان حضرت کی فرزند مدفون ہین اور زیارت ائمہ بقیع بھی مستحب موکد ہی اور حدیث مین وارد ہی کہ ابتدا کرو مکہ معظمہ سے بعد اسکے ہماری قبور کی زیارت کو آؤ اور منقول ہی کہ جو شخص کہ امام واجب الاطاعۃ کی زیارت کرتا ہی تو بہشت اسپر واجب ہوجاتا ہی اور ثواب حج مقبول کا اسے ملتا ہی اور حدیثین تاکید زیارت مین اور فضائل زیارت مین بہت ہین کہ حصر انکا نہین ہو سکتا اور جب داخل مدینہ منورہ ہو تو بقصد ورود مدینہ غسل کرے اور بعد اسکے بقصد زیارت جناب رسول خدا دوسرا غسل کری اور باب جبرئیل سے داخل مسجد ہو اور جب

مسجد میں داخل ہو تو کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفْوَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْنَ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ
نَصَحْتَ لِاُمَّتِکَ وَجَاھَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَبَدْتَّہٗ حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ
فَجَزَاکَ اللّٰہُ اَفْضَلَ مَا جَزٰی نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا
صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
پس آگے کے دو ستونوں تک جانب راست قبر مطہر نزد یک سر انور کے قریب گوشہ قبر شریف
روبقبلہ کھڑا ہوئے اور دوش چپ اپنا قبر کی طرف کرے اور دوش راست منبر کی طرف
اور یہ کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
وَرَسُوْلُہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ
وَاَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّکَ وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِکَ
وَجَاھَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَبَدْتَ اللّٰہَ حَقَّ عِبَادَتِہٖ حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ
وَدَعَوْتَ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَاَدَّیْتَ الَّذِیْ
عَلَیْکَ مِنَ الْحَقِّ وَاَنَّکَ قَدْ رَءُفْتَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ وَغَلُظْتَ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ
فَبَلَّغَ اللّٰہُ بِکَ اَفْضَلَ وَاَشْرَفَ مَحَلِّ الْمُکَرَّمِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اسْتَنْقَذَنَا بِکَ مِنَ الشِّرْکِ
وَالضَّلَالَۃِ اَللّٰھُمَّ فَاجْعَلْ صَلَوٰتِکَ وَصَلَوٰتِ مَلٰٓئِکَتِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعِبَادِکَ
الصّٰلِحِیْنَ وَاَنْبِیَآئِکَ الْمُرْسَلِیْنَ وَاَھْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِیْنَ وَمَنْ سَبَّحَ لَکَ
یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَاَمِیْنِکَ
وَنَجِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ وَصَفِیِّکَ وَخَاصَّتِکَ وَصَفْوَتِکَ وَخِیَرَتِکَ
اَللّٰھُمَّ اَعْطِہِ الدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَاٰتِہِ الْوَسِیْلَۃَ مِنَ الْجَنَّۃِ وَابْعَثْہُ مَقَامًا
مَّحْمُوْدًا یَغْبِطُہٗ بِہِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ
وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَحِيمًا وَاِنِّي اَتَيْتُ نَبِيَّكَ مُسْتَغْفِرًا تَائِبًا مِنْ ذُنُوبِي وَاِنِّي اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ رَبِّي وَرَبِّكَ لِيَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي اور اگر کوئی حاجت رکھتا ہو تو پشت قبر کی طرف اور منہ قبلہ کی طرف اور ہاتھ اپنے جانب آسمان کے بلند کرے اور اپنی حاجت خدا سے طلب کرے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بر آوے گی اور اس حال میں یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَلْجَاْتُ اَمْرِي وَاِلَى قَبْرِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ صَلَوٰتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَسْنَدْتُ ظَهْرِي وَالْقِبْلَةَ الَّتِي رَضِيتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اسْتَقْبَلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَصْبَحْتُ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِي خَيْرَ مَا اَرْجُو لَهَا وَلَا اَدْفَعُ عَنْهَا شَرَّ مَا اَحْذَرُ عَلَيْهَا وَاَصْبَحَتِ الْاُمُورُ بِيَدِكَ فَلَا فَقِيرَ اَفْقَرُ مِنِّي اِنِّي لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ اَللّٰهُمَّ ارْدُدْنِي مِنْكَ بِخَيْرٍ فَاِنَّهُ لَا رَادَّ لِفَضْلِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ اَنْ تُبَدِّلَ اسْمِي اَوْ تُبَدِّلَ نِعْمَتَكَ عَنِّي اَللّٰهُمَّ كَرِّمْنِي مِنْكَ بِالتَّقْوٰى وَزَيِّنِّي بِالنِّعَمِ وَاغْمُرْنِي بِالْعَافِيَةِ وَارْزُقْنِي شُكْرَ الْعَافِيَةِ پس مقام جبریل پر آوے زیر ناودان کہ گھر آئے جوائے ای کریم ای قریب ای بعید اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تَرُدَّ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ اور جو عورت مبتلا بخون استحاضہ ہو یعنی اکثر اسے استحاضہ آیا کرتا ہو تو جب اس دعا کو پڑھے گی تو البتہ خدا اسکو اس مرض سے نجات دیگا پس نزدیک منبر آوے اور آنکھیں اور منہ اپنا رانہائے منبر پر ملے کہ آنکھیں مرض رمد سے محفوظ رہینگے بعد اسکے قریب منبر کھڑا ہو اور حمد و ثنائے الٰہی بجا لاوے اور حاجت اپنی خدا سے طلب کرے اور حضرت پر اور انکے آل اطہار پر صلوات بھیجے جب بیت سیدہ کو تم بجا لاؤ تو کہو اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اَلْحُجَّةُ عَلَى النَّاسِ اَجْمَعِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ

اَیَّتُهَا الْمَظْلُوْمَةُ الْمَمْنُوْعَةُ حَقُّهَا اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الصِّدِّیْقَةُ الطَّاهِرَةُ الْمَظْلُوْمَةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بَضْعَةَ النَّبِیِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ بعد اسکے کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اَمَتِكَ وَابْنَةِ نَبِیِّكَ وَزَوْجَةِ وَصِیِّ نَبِیِّكَ صَلٰوةً تُزْلِفُهَا فَوْقَ زُلْفٰی عِبَادِكَ الْمُكْرَمِیْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ پس جو حاجت رکھتا ہو خدا سے طلب کرے اور جب بقیع میں جاوے تو جامہ ہائے پاک پہنے اور بخضوع وخشوع متوجہ ہوئے اور غسل زیارت کرے اور رخصت طلب کرے پس اگر گریان ہوئے تو داخل حرم ہو ورنہ صبر کرے یہانتک کہ اسے رقت آئے پس جب داخل حرم ہو تو اپنا پاؤں آگے رکھے اور اپنے تئیں ضریح مقدس تک پہونچا وے اور ضریح کا بوسہ لیوے اور برابر قبر ائمہ کھڑا ہو اور کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَئِمَّةَ الْهُدٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَهْلَ التَّقْوٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمُ الْحُجَّةُ عَلٰی اَهْلِ الدُّنْیَا اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمُ الْقُوَّامُ فِی الْبَرِیَّةِ بِالْقِسْطِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الصَّفْوَةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَهْلَ النَّجْوٰی اَشْهَدُ اَنَّكُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ وَنَصَحْتُمْ وَصَبَرْتُمْ فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ وَكُذِّبْتُمْ وَاُسِیْئَ اِلَیْكُمْ فَغَفَرْتُمْ وَاَشْهَدُ اَنَّكُمُ الْاَئِمَّةُ الرَّاشِدُوْنَ الْمَهْدِیُّوْنَ وَاَنَّ طَاعَتَكُمْ مَفْرُوْضَةٌ وَاَنَّ قَوْلَكُمُ الصِّدْقُ وَاَنَّكُمْ دَعَوْتُمْ فَلَمْ تُجَابُوْا وَاَمَرْتُمْ فَلَمْ تُطَاعُوْا وَاَنَّكُمْ دَعَائِمُ الدِّیْنِ وَاَرْكَانُ الْاَرْضِ لَمْ تَزَالُوْا بِعَیْنِ اللّٰهِ یَنْسَخُكُمْ فِیْ اَصْلَابِ كُلِّ مُطَهَّرٍ وَیَنْقُلُكُمْ مِنْ اَرْحَامِ الْمُطَهَّرَاتِ لَمْ تُدَنِّسْكُمُ الْجَاهِلِیَّةُ الْجَهْلَاءُ وَلَمْ تَشْرَكْ فِیْكُمْ فِتَنُ الْاَهْوَاءِ طِبْتُمْ وَطَابَ مَنْبَتُكُمْ مَنَّ بِكُمْ عَلَیْنَا دَیَّانُ الدِّیْنِ فَجَعَلَكُمْ فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَجَعَلَ صَلٰوتَنَا عَلَیْكُمْ رَحْمَةً لَنَا وَكَفَّارَةً لِذُنُوْبِنَا اِذْ خَتَارَكُمْ لَنَا وَطَیَّبَ خَلْقَنَا بِكُمْ وَبِمَا مَنَّ بِهٖ عَلَیْنَا مِنْ وِلَایَتِكُمْ وَكُنَّا عِنْدَهٗ مُسَمِّیْنَ بِفَضْلِكُمْ مُعْتَرِفِیْنَ بِتَصْدِیْقِنَا

اَيَاكُمْ وَهٰذَا مَقَامُ مَنْ اَسْرَفَ وَاَخْطَاَ وَاسْتَكَانَ وَاَقَرَّ بِمَا جَنىٰ وَرَجَا بِمَقَامِهٖ
الْخَلَاصَ وَاَنْ يَسْتَنْقِذَهٗ بِكُمْ مُسْتَنْقِذُ الْهَلْكىٰ مِنَ الرَّدىٰ فَكُوْنُوْا لِيْ
شُفَعَاءَ فَقَدْ وَفَدْتُ اِلَيْكُمْ اِذْ رَغِبَ عَنْكُمْ اَهْلُ الدُّنْيَا وَاتَّخَذُوْا
اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا يَا مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا يَسْهُوْ وَدَائِمٌ لَا يَلْهُوْ
وَمُحِيْطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ لَكَ الْمَنُّ بِمَا وَفَّقْتَنِيْ وَعَرَّفْتَنِيْ بِمَا اَقَمْتَنِيْ
عَلَيْهِ اِذْ صَدَّ عَنْهُ عِبَادُكَ وَجَهِلُوْا مَعْرِفَتَهُمْ وَاسْتَخَفُّوْا بِحَقِّهِمْ
وَمَالُوْا اِلىٰ سِوَاهُمْ فَكَانَتِ الْمِنَّةُ لَكَ وَمِنْكَ عَلَيَّ مَعَ اَقْوَامٍ
خَصَصْتَهُمْ بِمَا خَصَصْتَنِيْ بِهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ اِذْ كُنْتُ
عِنْدَكَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا مَذْكُوْرًا مَكْتُوْبًا
فَلَا تَحْرِمْنِيْ مَا رَجَوْتُ وَلَا تُخَيِّبْنِيْ فِيْمَا دَعَوْتُ

بعد اُسکے داہنا رخسار اپنا قبر پر رکھے اور تضرع و زاری سے دعا کرے بعد اُسکے اپنے بائین رخسار کو قبر
پر رکھے اور حق سبحانہ و تعالی سے سوال کرے کہ حق سبحانہ و تعالی اُن حضرات کو روز قیامت اس
شخص کا شفیع گردانے پس آٹھ رکعت نماز پڑھے ہر امام کی لیئے دو دو رکعت نماز ہدیہ کرے اور بعد
نماز کی دعاہاے منقول پڑھے وگرنہ جو دعا کرے بہتر ہے اور جب دعا کرے تو مومنین کو اپنی دعا مین
شریک کرلے اور بعد اسکے قران مجید پڑھے اور ثواب اُسکا ائمہ بقیع علیہم السلام کی ارواح طاہرہ
کو ہدیہ کرے اور یہ خیال کرے کہ اس ہدیہ کا ان حضرات سے مجکو نفع حاصل ہوگا اور ان حضرات کو
مجھہ سے کسی قسم کی نفع کی احتیاج نہین ہے پس جو حاجت کہ ہووے خدا سے طلب کرے انشاء اللہ
بر آویگی **باب آٹھوان بیان نکاح اور متعہ مین** اور اس باب مین چند مطلب ہین **مطلب
پہلا بیان مین فضائل تزویج کے** کتاب حلیۃ المتقین مین حضرت صادق علیہ السلام سے
منقول ہے کہ دوست رکھنا عورتون کا اخلاق انبیا سے ہے اور حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مین
گمان نہین رکھتا کہ کسی کا ایمان زیادہ تر ہو اس شخص سے کہ جو عورتون سے محبت رکھتا ہے اور

باب آٹھوان بیان نکاح و متعہ مین

حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا جو کہ عورت کو اپنی عقد مین لاتا ہی اپنے نصف دین کے
حفاظت کرتا ہی دوسری نصف مین احتیاط کرنا چاہیے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا
کہ مجھے اچھا نہین معلوم ہوتا کہ جو کچھ دنیا و مافیہا مین ہی وہ میری پاس ہو حالانکہ مین ایک شب
بے عورت بسر کرون پھر ارشاد فرمایا کہ دو رکعت نماز کتخدا اُس ناکتخدا کی عبادت سے کہ تمام
راتونکو نمازین پڑہین اور دنونکو روزہ رکہے بہتر ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ تین عورتین
خدمت حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین آئین ایک نے کہا شوہر میرا گوشت نہین کہاتا دوسری
نے کہا شوہر میرا خوشبو نہین سونگہتا تیسری نے کہا شوہر میرا عورتون سے نزدیکی نہین کرتا حضرت
باہر تشریف لائے اور غصہ سے ردا ے مبارک زمین پر کھینچتے جاتے تھے بعد اسکے حضرت منبر پر
تشریف لیگئے اور حمد و ثنای خدا بجا لاکے اور فرمایا کہ کسواسطے جماعت میرے اصحاب کی گوشت نہین کہاتی
اور خوشبو نہین لگاتی اور نزدیک عورتون کے نہین جاتی حالانکہ مین گوشت کہاتا ہون و
خوشبو بھی سونگہتا ہون اور نزدیک عورتون کی بھی جاتا ہون جو میری طریقے کا خواہان نہین
ہی وہ شخص مجھسے نہین ہی اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ ایک عورت خدمت حضرت رسول
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین حاضر ہوئے اور اُسنے شکایت کی کہ شوہر میرا مجھسے نزدیکی نہین کرتا
حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے تئین خوشبو کر تاکہ وہ تیری پاس آئی اُسنے عرض کی مین نے کوئی
خوشبو نہین چھوڑی اور ہر طرحکی خوشبو سے اپنی تئین خوشبو کیا مگر وہ مجھسے دوری کرتا ہی حضرت
نے فرمایا کہ اگر وہ جانتا کہ تیری پاس آنے مین کیا ثواب ہی تو وہ تجھہ سے دوری نہ کرتا بعد اسکے
ارشاد فرمایا کہ جب وہ تیری طرف متوجہ ہوتا ہی تو دو فرشتے اُسکو گھیر لیتے ہین اور اُسکو راہ
خدا مین جہاد کرنے کا ثواب ملتا ہی پس جب تجھسے مجامعت کرتا ہی تو اُسکے گناہ اس طرح گرجاتی
ہین جیسے درخت سے پتی گرتے ہین اور جب غسل کرتا ہی تو گناہون سے پاک ہوجاتا ہے
اور کتاب جمال الصالحین مین منقول ہی کہ جو شخص بسبب خوف پریشانی ترک تزویج کرتا ہی
تو گویا وہ شخص نسبت بخدا بدگمانی رکہتا ہی حالانکہ حق تعالے ارشاد فرماتا ہی کہ اگر پریشان

حال بھی ہو تو نکاح کرو کہ مین تمھین غنی کردونگا اور جو شخص اپنی اقربا سے کسی عزیز کا واسطے رضای خدا اور صلۂ رحم کی بیاہ کری تو خدا تاج ملک پادشاہی اُسکی سر پر رکھیگا اور جو کوئی کسی غریب کا بیاہ کری تو اُس جماعت مین سی ہوگا کہ جن لوگون پر حق تعالی روز قیامت نظر رحمت فرمائیگا اور سعادت مرد کی یہہ ہی کہ لڑکی حائض ہوتے کی قبل بیاہ دوی اور جو شخص مفارقت زن و شوہر مین کوشش کری تو لعنت و غضب خدا مین گرفتار اور دوزخ مین معذب ہوگا اور جو کوئی زن و شوہر کی اصلاح مین کوشش کری ہزار شہیدون کا اجر پائیگا اور جو اصلاح زن و شوہر مین قدم اُٹھائیگا اور جو کلمہ کہیگا تو کاتبان اعمال اسکے لیئے ہر قدم اور ہر کلمہ کی عوض مین ایک برس کی اُس عبادت کا ثواب جس مین دن روزون مین اور شب نماز دن مین بسر کری لکھینگے اور حدیث صحیح مین حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو شخص حسن و جمال یا زر و مال کے لیئے نکاح کرنے کا ارادہ کرے گا تو وہ دونون سی محروم رہیگا اور اگر اصلاح دین کے لیئے چاہیگا تو خدا مال و جمال اُسکو عنایت فرمائیگا اور احادیث حلیۃ المتقین کا حاصل مضمون یہہ ہی کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سی منقول ہی کہ ایسی عورت سی نکاح کرو کہ گندم گون اور فراخ پیشانی اور سیاہ چشم اور بزرگ سرین اور میانہ قد ہو اور احادیث سی ثابت ہوتا ہی کہ ایسی عورت اختیار کرو کہ نسل تمھاری ہو اور گردن اُسکی خوشبو ہو اور گوری ہو اور شوہر کے دوست ہو اور صاحب عفت ہو اور اپنے اقربا مین عزیز ہو اور اپنے شوہر کے لیئے زینت اور اُسکے سامنے اظہار بشاشت کری اور غیر مردون سے شرم کرے اور جو کچھہ شوہر اُس سے کہے اُسی سنی اور جو کچھہ فرمائش کری اُسے بجالاے اور خلوت مین شوہر جس امر کا طالب ہو اُس سے انکار نہ کری اور شوہر سے ایسا نلپٹے کہ اسے جماع کرنے مین تکلیف ہو اور احادیث سی ثابت ہوتا ہی کہ بدترین عورت تمھاری عورتون مین وہ عورت ہی کہ اپنی قوم مین ذلیل ہو اور شوہر پر مسلط ہو اور بچہ نہ جنی اور کینہ ور ہو اور اعمال قبیحہ کے پروا نہ کری اور جب شوہر نہ ہو تو بناؤ کرے اور اپنے تئین اور دن کو دکھاے اور جب شوہر آئے تو

بیان اوصاف زن صالحہ

صفات زن بد

یہی تیئن چھپا ہی اور بات اسکی نہ سُنی اور اطاعت اُسکی نہ کری اور جب شوہر اُس سی خلوت چاہی تو شل بانجھ ہی کی انکار کری اور شوہر کا عذر قبول نہ کری اور اُسکی تقصیر سے درگذر نہ کری اور احادیث سی ثابت ہوتا ہی کہ سنت ہی کہ رات کو تزویج واقع ہو **مطلب دوسرا احکام نکاح دائمی مین** نکاح دو قسم پر ہی ایک نکاح دائم دوسرا منقطع جسکو متعہ کہتے ہین اور عقد دائم لفظ أنكحت اور زوجت دونون سی واقع کرسکتا ہی لیکن دونون لفظون سی اجرای صیغہ اولی ہی اور لفظ نکاح اور تزویج موافق مشہور متعدی بطرف مفعول ثانی کلمہ مِن کی ساتھ ہوتا ہی لیکن قرآن مجید اور لغت مین متعدی بنفس ہی توسط حرف جار وارد ہی اور قرآن مین لفظ تزویج متعدی با کی ساتھ بھی آیا ہی کمال رعایت احتیاط یہ ہی کہ اِن سب صورتون سی اجرای صیغہ کری اگرچہ اقوی یہ ہی کہ تعدیہ بنفس یعنی بی واسطہ حرف بلا شبہہ کافی ہی اور کچھ اشکال اِس مین نہین ہی اور اگر عورت بالغہ عاقلہ رشیدہ کا ولی یعنی باپ یا دادا موجود ہو اُسکو اپنی اختیار سی عقد کرنا محل اختلاف ہی احوط یہ ہی کہ بی اجازت ولی عقد نہ کری بلکہ عورت اور ولی دونون کی رضامندی سی عقد واقع ہو اور مخفی نہ رہی کہ عقد نکاح بلکہ اور عقود مین بھی مثل بیع و اجارہ وقوع ایجاب و قبول لفظ ماضی سے لازم ہی اور ہر عقد مین تقدیم ایجاب احوط ہی اور بشرط امکان عقد نکاح اور متعہ زبان عربی مین ہونا چاہیے اور بغیر عربی بھی حالت عذر مین جب امکان نہ ہو تو جائز ہی پس اگر ایک شخص عربی جانتا ہو تو وہ عربی مین صیغہ جاری کری اور اگر دوسرا شخص عربی نہین جانتا تو اُسی عبارت صیغہ تعلیم کر دی اور صیغہ قبول کا فوری کہنا ضرور ہی تا کوئی دوسرا کلام ایجاب و قبول کی درمیان مین نہ آئی اور نہ سکوت طویل چاہیے لیکن تنفس اور سرفہ اور مثل اِسکے مضائقہ نہین رکھتا اور قبل تمام ہونے صیغہ ایجاب کے صیغہ قبول کا کہنا شروع نکری اور صیغہ مین قصد انشا لازم ہی باین معنی کہ بلفظ صیغہ انکحت سے عقد واقع ہو جاتا ہی اور ضرور یہ ہی کہ جو شخص وکیل ہو اعراب و مد اور مخارج حروف کو بطور صحیح ادا کرے اور الفاظ غلط نہ کہے اور اگر صیغہ مین ایک حرف بھی عمدًا یا سہوًا غلط کہے کہ معنی مین تغیر ہو جاسے تو عقد باطل ہی اور چاہیے کہ وکیل نابالغ اور بیہوش اور مجنون و سفیہ

مطلب دوسرا احکام نکاح دائم

اور محرم نہ ہو اور وکیل کرنے مین استعمال اُس لفظ کا جو تعیین وکیل پر دلالت کرے کافی ہے خواہ کہے
کہ مین نے تجھکو وکیل مقرر کیا خواہ کہے تو ہمارا وکیل ہے یا مثل ان الفاظ کی جو چاہے کہے اور الفاظ
کا عربی ہونا ضرور نہین ہے اور وکیل کو صیغہ قبول وکالت زبان پر جاری کرنا لازم نہین ہے فعلیت
کافی ہے اور عقد دائم مین تعیین مقدار مہر ضرور نہین ہے لیکن مستحب ہے اور اگر تعیین نہ کرین تو مہر مثل
قرار پائے گا اور اگر وقت اجرای صیغہ مہر معین کرین اور مختلف قسم کی سکہ رائج ہون تو تعیین
سکہ بھی کرین اور وکیل ہونے کے وقت اور نکاح کے وقت گواہون کی حضوری لازم
نہین ہے اور واضح ہو کہ ہند کی عورتین خصوصًا دیہات مین بسبب افراط شرم تعیین وکیل مین
زبان سے اقرار نہین کرتین پس اگر باکرہ ہون تو سکوت انکا کافی ہوگا اور اگر علم حاصل ہو
کہ باکرہ نہین ہین تو صیغہ فضولی بدون وکالت ہو سکتا ہے پس اگر بعد اجراے صیغہ رضا
واقع ہو اور عورت و مرد کو صیغہ فضولی جاری ہونے کا حال بھی معلوم ہو تو یہ صیغہ
کافی ہوگا اور در صورت عدم رضا بے کار ہوگا اور مستحب ہے کہ قبل صیغہ پڑھنے کی خطبہ
پڑھے اور لا اقل الحمد للہ کہنا کافی ہے اور نکاح کے خطبے بہت ہین از انجملہ ایک خطبہ یہ ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِقْرَارًا بِنِعْمَتِہٖ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِخْلَاصًا لِوَحْدَانِیَّتِہٖ
وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ بَرِیَّتِہٖ وَعَلَی الْاَصْفِیَاءِ مِنْ عِتْرَتِہٖ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ کَانَ مِنْ
فَضْلِ اللّٰہِ عَلَی الْاَنَامِ اَنْ اَغْنَاہُمْ بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ فَقَالَ سُبْحَانَہٗ وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی
مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَائِکُمْ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَاءَ یُغْنِہِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

اجرای نکاح کے شقوق بہت ہین ذکر سب صیغون کے شقوق کا موجب تطویل ہے
ان مین سے بعض شقوق بیان ہوتے ہین پہلے شق یہ ہے کہ اگر مرد اور عورت دونون
بالغ ہون تو وکیل عورت کا مرد کے وکیل کے ساتھ صیغہ جاری کرے اور اس شق
کو چند صورتون سے پڑھنا جائز ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ سب صورتون سے پڑھے
اور بعض صورتین بقدر کفایت مذکور ہوتے ہین پہلے صورت یہ ہے

خطبۂ نکاح

صیغہ ایجاب کا

کہ عورت کا وکیل کہے أَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِي مُوَكِّلَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ پھر وکیل مرد کا اس
کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ دوسری صورت وکیل عورت کا کہے
أَنْكَحْتُ مُوَكِّلَكَ مُوَكِّلَتِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ وکیل مرد کا کہے
قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ تیسری صورت
عورت کا وکیل کہے أَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِي مِنْ مُوَكِّلِكَ هٰذَا عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ
مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِي هٰذَا عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ
چوتھی صورت عورت کا وکیل کہے أَنْكَحْتُ نَفْسَ مُوَكِّلَتِي وِكَالَةً
عَنْهَا وَعَنْ أَبِيهَا مُوَكِّلَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ مرد کا وکیل کہے
قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ پانچویں صورت
عورت کا وکیل کہے زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِي مُوَكِّلَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ
مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ چھٹی
صورت عورت کا وکیل کہے زَوَّجْتُ مُوَكِّلَكَ مُوَكِّلَتِي عَلَى الْمَهْرِ
الْمَعْلُومِ مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ
ساتویں صورت عورت کا وکیل کہے زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِي مِنْ
مُوَكِّلِكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ
لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ آٹھویں صورت عورت کا وکیل کہے
زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِي مُوَكِّلَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ مرد کا وکیل کہے
قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ نویں صورت
عورت کا وکیل کہے أَنْكَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِي مُوَكِّلَكَ عَلَى
الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ وَالتَّزْوِيجَ لِمُوَكِّلِي
عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ صیغہ فضولی ہیں بدون وکالت عورت کی طرف سے

بیان صیغہ فضولی

کہے اَنْکَحْتُ فُلَانَةَ فُلَانًا عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کی طرف سے کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِفُلَانٍ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر احتیاطاً عورت کے طرف سے کہے زَوَّجْتُ فُلَانَةَ فُلَانًا عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ اور مرد کی طرف سے کہے قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِفُلَانٍ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ اور بہتر یہ ہے کہ عورت کی طرف سے کہے اَنْکَحْتُهَا اِيَّاهُ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ اور مرد کی طرف سے کہے قَبِلْتُ لَهُ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ اور ضمیرون مین منکوحہ و ناکح مراد ہونا چاہیے شق دوسری یہ ہے کہ خود عورت اور مرد صیغہ جاری کرین پہلے عورت کہے اَنْکَحْتُ نَفْسِيْ مِنْ نَفْسِكَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر مرد کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِنَفْسِيْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ تیسری شق یہ ہے کہ وکیل عورت کا خود مرد کے مقابلہ مین صیغہ پڑھے پس وکیل عورت کا کہے اَنْکَحْتُ مُوَكِّلَتِيْ مِنْكَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ اسکے جواب مین مرد کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِنَفْسِيْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ چوتھی شق یہ ہے کہ عورت اور مرد دونون نابالغ ہون اور باذن ولی عقد واقع ہو تو وکیل عورت کے ولی کا کہے اَنْکَحْتُ بِنْتَ مُوَكِّلِيْ مِنِ ابْنِ مُوَكِّلِكَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ وکیل مرد کے ولی کا کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِابْنِ مُوَكِّلِيْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ پانچوین شق یہ ہے کہ اگر عورت نابالغہ اور مرد بالغ ہو تو وکیل عورت کی ولی کا کہے اَنْکَحْتُ بِنْتَ مُوَكِّلِيْ مُوَكِّلَكَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ وکیل مرد کا کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ چھٹی شق یہ ہے کہ عورت بالغہ اور مرد نابالغ ہو تو وکیل عورت کا مرد کے ولی کے وکیل سے کہے اَنْکَحْتُ مُوَكِّلَتِيْ مِنِ ابْنِ مُوَكِّلِكَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کے ولی کا وکیل کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِابْنِ مُوَكِّلِيْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ ساتوین شق یہ ہے کہ اگر کسی مقام مین دو شخص صیغہ پڑھنے والی ممکن نہ ہون تو ایک شخص دونون کا وکیل ہو پہلی عورت کی وکالت سے کہے اَنْکَحْتُ مُوَكِّلَتِيْ مُوَكِّلِيْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر وہی شخص مرد کی وکالت سے بلا فاصلہ کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ اور سب صورتون کی صیغون مین تنہا لفظ قَبِلْتُ اور بجای عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ کے

مطلب بیست نہم

علی الصداق المعلوم کہنا جائز ہے مطلب بیسواں بیان متعہ میں متعہ مستحب ہو اور موجب ثواب ہے اور آیۂ فما استمتعتم اسکے حلال ہونے پر دلیل قاطع ہے اور کوئی آیت منسوخ کرنے والی اس آیہ کی نازل نہیں ہوئی جیسا کہ تفاسیر سے ظاہر ہوتا ہے اور حلال ہونا متعہ کا سنیون کی کتب سے بھی مثل جمع بین الصحیحین اور مسند احمد حنبل وغیرہ ثابت ہے چنانچہ صحیح ترمذی میں روایت کی ہے کہ ایک شخص نے اہل شام میں سے ابن عمر سے حال متعہ پوچھا ابن عمر نے کہا کہ متعہ حلال ہے اس شخص نے کہا کہ تمہارے باپ نے منع کیا ہے ابن عمر نے کہا تو بتلا اگر میرے باپ نے متعہ سے ممانعت کی اور پیغمبر خدا نے اسکو حلال کیا تھا تو آیا میں سنت پیغمبر کو ترک کرون اور اپنے باپ کی قول کا تابع ہون دوسری سند متعہ کی حلال ہونی کی یہ ہے کہ خود خلیفہ ثانی عمر بن الخطاب نے کہا ہے متعتان کانتا علی عہد رسول اللہ وانا احرمہما یعنی دو متعہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زمانہ میں حلال تھی اور میں انکو حرام کرتا ہون و جلال الدین سیوطی نے تاریخ خلفا میں فصل اولیات عمر میں لکھا ہے کہ عمر پہلا وہ شخص ہے کہ جس نے ماہ رمضان میں تراویح پڑھنا مقرر کیا اور پہلا وہ شخص ہے کہ جسنے متعہ کو حرام کیا اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ آخر عہد ابوبکر تک تراویح نہ تھی اور متعہ حلال تھا کسواسطے کہ اگر عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں متعہ حرام ہو گیا ہوتا تو عمر پہلے حرام کرنے والے نہ ٹھہرتے اور تمام عہد ابوبکر اور بعض عہد عمر میں جاری کیونکر رہتا مخفی نہ رہے کہ متعہ میں مدت کا تعین کرنا کہ اتنے دن یا اتنے مہینے یا اتنے سال کے لیے متعہ کیا جاتا ہے اور تعیین مہر اور عورت کا مسلم ہونا لازم ہے پس زن کافرہ وبت پرست و دشمن اہلبیت سے متعہ کرنا حرام ہے اور زن یہودیہ و نصرانیہ سے متعہ کرنے میں اختلاف ہے مشہور جواز ہے مگر چاہیے کہ اُسے استعمال شراب و گوشت خوک اور باقی محرمات سے ممانعت کرے اور زن فاحشہ سے متعہ کرنا مکروہ ہے اور باکرہ سے بھی بلا اجازت پدر متعہ نہ کرے اور صیغہ متعہ لفظ انکحت یا زوجت یا متعت سے منعقد ہوتا ہے پس اگر مرد و زن خود صیغہ پڑہین تو عورت کہے متعتک نفسی فی المدۃ

المعلومۃ بالمبلغ المعلوم مرد کہے قبلت المتعۃ لنفسی اور اگر دونوں طرف وکیل ہوں تو عورت کا وکیل کہے متعت نفس موکلتی من موکلک فی المدۃ المعلومۃ بالمبلغ المعلوم اور مرد کا وکیل کہے قبلت المتعۃ لموکلی اور اگر عورت کی طرف وکیل ہو اور مرد اصالۃً ہو تو عورت کا وکیل کہے متعت نفس موکلتی فی المدۃ المعلومۃ علی المھر المعلوم مرد کہے قبلت المتعۃ لنفسی علی المھر المعلوم اور اگر مرد اور عورت دونوں کی طرف سے ایک ہی شخص وکیل ہو تو وہ شخص عورت کی طرف سے متعت نفس موکلتی موکلی فی المدۃ المعلومۃ علی المھر المعلوم کہے پھر خود بوکالت مرد کہے قبلت المتعۃ لموکلی علی المھر المعلوم مطلب چوتھا نکاح کنیز میں مخفی نہ رہے کہ غیر کی کنیز نکاح سے حلال ہوتی ہے اس نکاح میں ایجاب قبول اور اجازت مالک کنیز شرط ہے اور اذن مالکہ کنیز بھی ضرور ہے اور جس عورت کا شوہر مرد آزاد ہو اسے چاہیے کہ دو کنیزوں سے زیادہ خدمت میں نہ کہے اور اگر شوہر غلام ہو تو چار کنیزوں سے زیادہ نہ رکھے اور بعض علما فرماتے ہیں کہ لونڈی سے نکاح جائز نہیں مگر اس صورت میں جائز ہو جائے گا کہ زن آزاد میسر نہ ہو اور بسبب ترک جماع خوف وقوع زنا ہو لیکن چاہیے کہ ایک لونڈی سے زیادہ عقد نہ کرے اور جس کنیز کو خرید کرے وہ بلا نکاح حلال ہے عدد کی بھی تعیین ضرور نہیں ہے جسقدر چاہے لونڈیاں خریدے اور ان سے جماع کرے جائز ہوگا بیان تحلیل کنیز کا تحلیل مالک سے کنیز اس شخص پر کہ جسے مالک حلال کرے حلال ہو جائیگی اور صیغہ تحلیل یہ ہے کہ مالک کنیز اس شخص سے کہ جسپر حلال کرتا ہے یہ کہے احللت لک وطی امتی ھذہ یعنی حلال کیا میں نے تیرے لیے جماع کرنا اس لونڈی سے اور وہ شخص جواب میں کہے قبلت اور شرط تحلیل یہ ہے کہ جو شخص تحلیل کرے چاہیے کہ دیوانہ اور لڑکا اور مست اور نائم اور بیہوش نہ ہو اور وہ شخص کہ جسکو تحلیل کرے وہ کافر نہ ہو اور اس قسم میں تعیین مدت بھی شرط نہیں ہے اور اگر مالک نے مساس کرنا یا خدمت لینا حلال کیا ہے تو جماع کرنا جائز نہ ہوگا اور اگر جماع

مطلب چوتھا نکاح کنیز میں

بیان تحلیل کنیز میں

یعنی حالت خواب میں نہ ہو ۱۲

مطلب پانچوان

مسائل متفرقہ

نکاح و متعہ مین

کرنا حلال کیا ہی تو بوسہ و مساس بھی حلال ہی لیکن خدمت لینا حلال نہین ہی **مطلب پانچوان**
مسائل متفرقہ نکاح و متعہ مین جان تو کہ اگر نفس اس شخص کا اس مرتبہ پر مشتاق ہو کہ اگر نکاح
نہ کری تو زنا واقع ہونے کا خوف ہو تو اس صورت مین نکاح واجب ہو جائے گا اور اگر خوف
زنا نہ ہو اور پھر وہ نفقہ پر قادر ہو تو سنت ہو گا اور مرد آزاد کو چار عورتون سے زیادہ نکاح
دائمی کرنا حرام ہی اور متعہ کی لیے عدد معین نہین ہی اور اگر کنیز سی نکاح کری تو دو کنیز سی زیادہ
نکاح کرنا حرام ہی اور کافرہ سی بھی نکاح حرام ہی اور زن مومنہ کا مرد سنیّ سے بھی بنا بر قول احوط
نکاح حرام ہے اور یہ احتیاط ترک نہ ہونے پائے **مسائل متفرقہ** مرد کو زن نامحرم کا دیکھنا
اور عورت کو مرد اجنبی کا دیکھنا دونون حرام ہین اور مرد کو اپنے بدن کا چھپانا باستثنای
عورتین واجب نہین ہی اور عورت کو اپنا بدن چھپانا واجب ہی اور نگاہ کرنا زن نامحرم
کے منھ اور ہاتھ پر اگر بقصد لذت ہو یا خوف فتنہ رکھتا ہو تو حرام ہی اور اگر نظر ان دونون
امرون سے خالی ہو تو اس مین اختلاف ہی احتیاط ترک مین ہی اور جو لڑکی تمیزدار ہو گئی ہو
اسی بھی بنا بر احتیاط نہ دیکھنا چاہیے **مسئلہ** نکاح دائم مین شوہر پر نفقہ اور کپڑا اور مکان
سکونت دینا واجب ہے بشرطیکہ قدرت رکھتا ہو اور زوجہ بھی اطاعت کری اور اگر باوجود
قدرت شوہر نفقہ واجب نہ دی گا تو زوجہ کا قرضدار رہے گا اور اگر زوجہ ان امور مین کہ
جن مین شوہر کی فرمانبرداری لازم ہی اطاعت نہ کریگی تو شوہر پر سے نفقہ ساقط ہو جائے گا
مگر جسوقت سے زوجہ اطاعت مین مصروف ہو گی اسوقت سے پھر نفقہ لازم ہو جائے گا اور
متعہ مین نفقہ واجب نہین ہے **مسئلہ** نکاح دائم مین زن و شوہر ایک دوسرے کی وارث
ہوتے ہین اور متعہ مین جانبین کو ترکہ نہ ملیگا **مسئلہ** اگر مرد زن آزاد رکھتا ہو تو چار شبون
مین ایک ایک شب ہر ایک کی پاس رہنا چاہیے اور باقی کی دو شبون مین مرد کو اختیار ہی جہان
چاہے رہے اسی طرح اگر دو عورتون سی زیادہ ہون پس اگر چار عورتین رکھتا ہو تو ہر شب ایک
کے پاس رہنا چاہیے اور اگر عورت اطاعت نہ کرے تو یہ حق بھی ساقط ہو جائے گا

باب (۸)

مسئلہ اگر عورت بی اذن شوہر گھر سے باہر چلی جاوی یا شوہر کو بلا عذر مانع مقاربت ہو تو نفقہ وغیرہ سے محروم ہو جاویگی مگر مطالبہ مہر کر سکتی ہی مسئلہ ترک مقاربت منکوحہ دائمیہ سے چار مہینہ سے زیادہ جائز نہین ہی

مطلب چھٹا بیان مین ان عورتون کی جو مردون پر حرام ہین اور نکاح انکے ساتھ صحیح نہین ہی کئی قسم پر ہین قسم اول محرمات نسبی وہ سات ہین پہلے ماں اور ماں کی ماں یعنی نانی اور باپ کی ماں یعنی دادی جہان تک یہ سلسلہ باقی رہے دوسرے بیٹی اور اولاد اسکی جہانتک سلسلہ منقطع نہ ہو تیسرے بہن پدری ہو یا مادری ہو یا عینی ہو یعنی ماں باپ ایک ہون یا ایک باپ ہو دو مائین ہون یا ایک ماں ہو دو باپ ہون چوتھی بھائی کی اولاد خواہ بیٹی ہو یا نواسی ہو یا پوتی ہو پانچوین بہن کی بیٹی اور کل اولاد اسکے چھٹے عمہ یعنی پھوپی خواہ اپنی ہو یا ماں کی یا باپ کی ہو ساتوین خالہ اپنی ہو یا ماں باپ کی ہو قسم دوسرے محرمات رضاعی یعنی جو بسبب دودہ پلانے کے حرام ہو جاتی ہین اگر کوئی عورت کسی لڑکی کو بشرائط دودہ پلاوی تو وہ اس لڑکی کے مثل ماں کی ہوتی ہی اور شوہر اسکا پدر رضاعی ہوتا ہی اور فرزندان صلبی اور رضاعی شوہر مرضعہ کے بھائی اور بہن اس شخص کی ہوتے ہین اور اسی طرح فرزندان صلبی مرضعہ بھی بھائی بہن اس رضیع کے ہوتے ہین اور بھائی اور بہن پدر رضاعی کی چچا اور پھوپی اس طفل کے اور بھائی بہن مرضعہ کی ماموں اور خالا اس طفل کے ہوتے ہین یہہ سب احکام اسوقت ہین کہ سب شرائط دودہ پلانے کے پائین جائین اور وہ چند شرطین ہین ایک یہہ کہ مرضعہ اور طفل حال حیات مین دودہ پیے دوسرے یہ کہ دودہ پستان سے پیا ہو پس اگر دودہ کسی ظرف مین دوہ کر لڑکے کو پلائے تو رضاع کا اطلاق نہ ہوگا تیسری شیر خالص پیئے اگر لڑکے کے منہ مین کوئی چیز مثل شکر وغیرہ ہو اور دودہ اوس مین ملکر شکم طفل مین جائے تو بھی رضاع صادق نہ آئیگا چوتھی دودہ اوس عورت کا لڑکا ہونے کے وجہ سے ہو پس اگر بغیر حمل دودہ اوترا ہو تو بھی صدق رضاع نہ ہوگا پانچوین یہ کہ

مطلب چھٹا بیان ان عورتون کی جو مردون پر حرام ہین

دودہ عورت کا نکاح صحیح سے ہو پس اگر زنا سے دودہ حاصل ہوا ہو تو بھی رضاع نہ ہوگا چھٹی
یہ کہ لڑکا اسقدر دودہ پیے کہ استخوان اوسکا اوس دودہ سے سخت ہو جائیں اور ادس دودہ سے
گوشت پیدا ہوا ہو یہ کہ بنا بر قول حوطا ایک شب و روز یا دس مرتبہ متوالی دودہ پیے اور قول
مشہور یہ ہے کہ پندرہ مرتبہ متوالی پیے پس اگر اس مقدار سابق الذکر سے کم پیے تو بھی صدق رضاع
نہ ہوگا اور دس مرتبہ یا پندرہ مرتبہ پینے سے مراد یہ ہے کہ بچہ ہر مرتبہ سیر ہو کر پیے کہ خود سے
چھوڑ دے اور متوالی سے مراد یہ ہے کہ کسی اور عورت نے اس اثنا میں دودہ نہ پلایا ہو ساتویں
یہ کہ جو لڑکا دودہ پیے وہ دو برس سے زیادہ کا نہ ہو اور بعض علما نے فرمایا ہے کہ دودہ
پلانے والے کا لڑکا دو برس کا نہ ہو آٹھویں یہ کہ اگر ایک عورت دو لڑکوں کو دودہ پلائے
تو شرط یہ ہے کہ وہ دودہ ایک ہی شوہر کا ہو پس اگر ایک لڑکے کو دس مرتبہ مثلاً دودہ پلائے
اور دوسری لڑکے کو بھی دس مرتبہ پلائے مگر دونوں دودہ دو شوہروں سے حاصل ہوئے
ہوں تو حکم رضاع صادق نہ آئے گا اور بعض علما نے فرمایا ہے کہ حکم رضاع ہو جائے گا
تیسری قسم محرمات مصاہرت ہیں یعنی وہ عورتیں کہ جو بسبب قرابت زوجیت حرام
ہو جاتے ہیں اُن میں سے پہلی ساس ہے یعنی زوجہ کی ماں اور علاوہ اسکے جو درجہ اعلے
میں حکم مادر میں ہو یعنی مثلاً زوجہ کے دادی یا نانی دوسری زوجہ مدخولہ کی بیٹی اور جو
اولاد زوجہ مدخولہ کی ہو مثل پوتی اور نواسی کے اور اگر کسی عورت سے عقد کیا ہو اور
نوبت دخول کی نہ آئی ہو تو ہو سکتا ہے کہ اوسکو چھوڑ کر اوسکی دختر سے عقد کرے تیسرے
زوجہ پدر پس جس عورت سے باپ نے یا کسی نے سلسلۂ اجداد سے عقد کیا ہو یا اونکی کنیز
مدخول بہا ہو وہ بیٹی پر حرام ہے اور اسی طرح زوجہ پدر رضاعی بھی حرام ہے چوتھی زوجہ
فرزند اور جو سلسلۂ اولاد میں ہو زوجہ یا کنیز مدخول بہا انکا باپ پر حرام ہو جاتے ہیں مسئلہ
زوجہ کی بہن حرام مطلق نہیں ہے بلکہ جمع دونوں بہنوں میں حرام ہے اگر ایک بہن کو طلاق
دے یا وہ مر جائے تو دوسری بہن سے عقد صحیح ہے اور اگر زوجہ کی حیات میں اوسکی بھتیجی

پا بہانجی سے عقد کرے تو اجازت زوجہ درکار ہوگی اور بلا اجازت زوجہ عقد صحیح نہوگا

قسم چوتھی وہ عورتین جو بسبب طلاق و زنا وغیرہ حرام ہوجاتے ہین یہ بھی متعدد ہین **پہلی** وہ عورت جو شوہر رکھتی ہو یا عدہ شوہر مین ہو اوس سے کوئی شخص زنا کرے تو وہ حرام ابدی ہوجاتی ہی پھر اوسکے ساتھہ عقد نہین ہوسکتا ہان اگر بے شوہر عورت سے زنا واقع ہو تو باہم عقد ہوسکتا ہے **دوسری** وہ عورت جسکو شوہر نے طلاق رجعی یا بائن دی ہو اور عدہ باقی ہو اور عدہ کی اندر کوئی شخص اوس سے نکاح کرے تو وہ بھی حرام موبد ہوجاتی ہے اگرچہ دخول بھی نہ کیا ہو بشرطیکہ جانتا ہو کہ شرع مین یہ امر حرام ہی اور اگر نادانستہ نکاح کیا ہی تو فقط عقد کرنے سے حرام نہ ہوگی بلکہ بشرط دخول حرام موبد ہوجائیگی **تیسری** وہ عورت جسے کوئی شخص حالت احرام حج مین عقد کرے حالانکہ صورت مسئلہ سے واقف ہو اور اگر جاہل مسئلہ ہو اور نادانی سے عقد کرے اور دخول کی نوبت نہ آئے ہو تو عقد باطل ہوگا اور وہ عورت حرام ابدی نہ ہوگی **چوتھی** وہ عورت کہ شوہر نے اوسکے ساتھہ لعان کیا ہو اور لعان اوسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص اپنی زوجہ کی نسبت زنا کی نسبت کرے اور گواہ نہ ہون کہ اوس زنا کو ثابت کرسکے تو حاکم شرع اون زن و شوہر کو حکم فرماتا ہی کہ ایک دوسرے پر لعنت کرے اور طریقہ اسکا بحث لعان مین بیان ہوگا **پانچوین** جو عورت کہ گونگی یا بہری ہو اور شوہر اوس سے کہے کہ تو نے زنا کیا وہ عورت بمجرد اس کہنے کے حرام موبد ہوجاتی ہی **چھٹی** یہ کہ اگر کوئی کسی شخص سے معاذ اللہ لواطہ کرے تو مان اور بہن اور بیٹی مفعول کی اس شخص فاعل پر حرام موبد ہوجاتے ہین **ساتوین** وہ عورت جسکو شوہر نے نو مرتبہ طلاق دیا ہو اور تفصیل اسکی بحث طلاق مین بیان ہوگی **آٹھوین** وہ لڑکی کہ سن اوسکا نو برس سے کم ہو پس جب تک نو برس تمام نہ ہون مقاربت اوس سے شوہر کو حرام ہے اگر مقاربت کرے گا اور مخرج حیض اور مخرج بول اوس کا ایک ہوجائے گا یا مخرج بول و غایط ایک ہوجای تو حرام موبد ہوجائیگی **نوین** اگر کوئی معاذ اللہ پھوپی یا خالہ سے زنا کا مرتکب ہو تو بیٹی اوسکی حرام ہوجاتی ہی

بیان اون عورتوں کا جو بسبب طلاق وعدہ حرام ہوجاتی ہین

باب نوان بیان طلاق مین

فصل اول واضح ہو کہ طلاق دینا بالغ و عاقل کا بقصد و اختیار بلا جبر و اکراہ صحیح ہی پس اگر کوئی جبر کری اور یہ شخص بسبب خوف و ضرر طلاق دی تو یہ طلاق شرعی نہین ہوا اور چاہیے کہ صیغۂ طلاق کو دو عادلون کے سامنے مجلس واحد مین خود یا وکیل اوسکا واقع کرے اور وہ دونون عادل مجلس واحد مین متوجہ ہو کر سنین اور وہ دونون سامع ہون پس اگر غصہ مین یا بیہوشی مین یا بغیر قصد کے یا سیہودگی مین ایک عادل کے یا ایک مجلس مین ایک عادل کے سامنے اور دوسری مجلس مین دوسری عادل کے سامنے یا فقط عورتون کے سامنے طلاق واقع ہو تو وہ طلاق صحیح نہ ہوگا اور جس عورت کو طلاق دی چاہیے کہ اوس عورت کو معین و مشخص کردی اور وہ اوسکی زوجہ دائمی ہو اور حیض و نفاس سے پاک ہو اور پاک ہونے کی شرط اوس صورت مین ہی کہ وہ زوجہ مدخولہ ہو اور شوہر اوسکا اوس شہر مین حاضر ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ جس طہر مین طلاق دی اوس طہر مین اوس سے مقاربت نہ کی ہو اور اگر مقاربت کی ہو تو جبتک حیض نہ آئے اور وہ پھر پاک نہ ہو طلاق دینا صحیح نہین ہی اور اسی طرح اگر زن منکوحہ مدخولہ کو ایام حیض مین یا نفاس مین طلاق دے اور اوسی شہر مین شوہر حاضر ہو تو یہ بھی طلاق صحیح نہین ہی اور اگر پے درپے تین مرتبہ طلاق دے کہ اوسکے درمیان مین رجوع نہ کی ہو تو علماے امامیہ کے نزدیک ایک طلاق ہوگا اور موافق مذہب اہل خلاف تین طلاق ہونگے اور حقیقت مین یہ طلاق بدعت ہی اور اگر غیر مدخولہ ہو یا شوہر غائب ہو کہ حال طہر و حیض سے واقف نہ ہو سکے تو طلاق صحیح ہی اگرچہ ایام حیض و نفاس مین واقع ہو اور آزاد کرنا مملوکہ کا یا بیع کرنا یا ہبہ کرنا یا تحلیل کرنا زن مملوکہ کا اور تمام ہونا مدت متعہ کا یا تحلیل کا یا بخشدینا بقیہ مدت کا زن متمتع بہا مین بجاے طلاق کی ہے اور صیغۂ طلاق یہ ہے کہ زوجتی زینب طالق یا ہذہ طالق یا انت طالق یا زوجتی طالق بشرطیکہ زوجہ ایک ہے ہو اور اشتباہ واقع نہ ہو سکے والا جو لفظ تعین پر دلالت کری اسکو کہے اور اگر کسی کا وکیل ہو تو اس طرح کہے زوجۃ موکلی ہذہ طالق اور

چاہیے کہ صیغہ طلاق انہین صیغہاے مذکورہ سے واقع کرے اور تا مقدور عربیت سے عدول نہ کرے
اور باوجود قدرت زبان ہی سے کہے تحریر و اشارہ کافی نہ ہوگا اور یہ چاہیے کہ بلفظ صریح سے طلاق
دے پس اگر کہے زوجتی طالق یا انت المطلقۃ تو ان الفاظ سے کہنا صحیح نہین ہے اور اسی طرح اگر
راسک طالق یا صدرک طالق یا نصفک طالق یا یدک طالق کہے تو بھی طلاق باطل ہے اور معلوم ہو کہ

بیان طلاق

طلاق کی دو قسمین ہین قسم اول طلاق بدعت یعنی وہ طلاق کہ جو شرع مین روا نہین ہے وہ تین
طلاق ہین پہلی یہ کہ شوہر حاضر ہوا اور عورت مدخولہ کو حیض مین یا نفاس مین طلاق دے یا سفر مین
گیا ہوا اور اتنا زمانہ گذرا ہو کہ عورت طہر موافقت سے نکلی ہوا ور دوسری طہر مین داخل ہوئی
ہو تو اس صورت مین زن حائض کو طلاق دینا بدعت مین داخل ہے دوسری عورت کا اس
طہر مین طلاق دینا کہ جس طہر مین دخول کیا ہو تیسری برابر تین طلاق دینا یعنی اس طرح سے
کہ بیچ مین رجوع نہ کی ہو اور محقق نے تینون صورتون مین طلاق کی علی الاطلاق باطل کہے ہین
لیکن آخر کی صورت کی مطلقا باطل ہونے مین تامل ہے قسم دوم طلاق سنت بمعنی عام یعنی

بیان طلاق بدعت

وہ طلاق کہ مذہب شیعہ مین جائز ہے اوسکی دو قسمین ہین بائن اور رجعی بائن وہ طلاق ہے کہ
جس مین ابتداً رجعت نہ ہوا اور وہ پانچ عورتین ہین ایک زن غیر مدخولہ دوسری وہ عورت
کہ جو سن یاس کو پہونچی ہو یعنی حیض کے دیکھنے سے مایوس ہوگئی ہوا ور سن یاس زن قریشی
و نبطی مین ساٹھ برس کی بعد اور غیر قریشی و نبطی مین پچاس برس کی بعد ہوتا ہے تیسری وہ لڑکی
کہ سن حیض کو نہ پہونچی ہو چوتھی زن مختلعہ یا مبارات یعنی جو عورت کچھ دے کر اپنے شوہر سے
طلاق لے پس جب تک کہ وہ عورت اوس چیز کو نہ پھیرے شوہر رجوع نہین کرسکتا پانچوین

بیان طلاق بائن

زن مطلقہ کہ جسکو طلاق دے کی رجوع کی ہوا ور پھر دوسری مرتبہ بھی طلاق دیکی رجوع کی ہو پس
اگر تیسری مرتبہ طلاق دیگا تو وہ زوجہ حرام ہوجائیگی جب تک کہ ایک شوہر اور نہ کرے اس
شخص پر حلال نہ ہوگی اور اس دوسری شوہر کو محلل کہتے ہین خواہ وہ شوہر آزاد ہو خواہ بندہ
مگر محلل مین نکاح دائمی اور مقاربت دونون شرط ہین پس جب شوہر ثانی بلا جبر و اکراہ بشرائطہ

بیان طلاق رجعی

معتبرہ اوسکو طلاق دی اور عدہ طلاق گذرجاوی تب شوہر اول اوس سے نکاح کرسکتا ہی
اور طلاق رجعی وہ ہی کہ جسمین شرعاً رجوع کرسکتا ہی خواہ رجوع کرے خواہ نہ کری پس اگر زن
مختلعہ نے جو کچھ خلع مین دیا تہا پھیر لیا تو وہ طلاق رجعی کہلائے گا اسواسطے کہ اب مرد پھر رجوع
کرسکتا ہی اور یہ بائن بھی ہوسکتا ہی اسواسطے کہ شوہر ابتداءً رجوع نہین کرسکتا تہا اور طلاق
رجعی کے بہت اقسام ہین ازانجملہ ایک طلاق عدی ہی یعنی وہ طلاق کہ جسمین شوہر اثنای
عدہ مین رجوع اور وطی کرے پھر جسوقت چاہے بشرایط معتبرہ طلاق دیدی دوسرے
طلاق سنت بمعنی خاص اور وہ یہ ہی کہ عدی مین رجوع نہ کرے بلکہ بعد انقضاء عدہ عقد جدید کری
تیسری قسم یہ ہی کہ بشرایط معتبرہ طلاق دی اور اثنای عدی مین رجعت اور مقاربت کری
پھر طہر مواقعت سے نکلنے کے بعد طلاق دی پھر رجوع اور مباشرت کری پھر دوسری طہر مین طلاق
دی پس وہ زوجہ حرام ہوجائیگی اور احتیاج محلل کی ہوگی اور بعد محلل کے اگر شوہر اول عقد
کرے اور بطور سابق تین مرتبہ نوبت طلاق کی آئی تو پھر تیسری مرتبہ محلل کی حاجت ہوگی اور
بعد طلاق دینے محلل کی اسی طرح پھر شوہر اول تین طلاق دی تو وہ عورت حرام موبد ہوجائیگی اور
اور اس قسم کو محقق نے شرایع مین طلاق عدی فرمایا ہی اور جسوقت عورت کو بشرایط مذکورہ
طلاق رجعی دیا جاوی اور وہ عورت علاوہ اون عورتون کی ہو کہ جو طلاق بائن مین مذکور
ہوئی ہین تو اثنای عدہ مین رجوع کرسکتا ہی اور جب تک وہ عورت عدہ تمام نہ کری حکم زوجیت
مین ہی یعنی مستحق نان و نفقہ کی ہی پس اگر اثنای عدی مین کوئی ان دونون مین مرجاوے
تو باہمدیگر ایک دوسری کا وارث ہوگا اور رجوع اوسے کہتے ہین کہ شوہر اثناء عدہ مین اوس سے
کہے راجعتك یا کہے کہ مین نے طلاق نہین دیا یا اوس سے مقاربت کری یا بوسہ لے یا شہوت سے
مس کری اور رجوع کرنا ایسے وقت مین کہ مقاربت اوس سے حرام ہو درست ہی مثل اسکے کہ
زوجہ مطلقہ حائض ہو یا احرام مین ہو اور جس طرح آگاہ کرنا زوجہ کا طلاق دینے مین ضرور
نہین ہی اسی طرح رجوع مین بہی اطلاع ضرور نہین ہی پس اگر زوجہ غایبہ کو طلاق دے اور

عدہ مین رجوع کرلے تو درست ہی اور گواہ کرنا رجوع مین ضرور نہین ہی بلکہ مستحب ہی اور زوجہ
کو بی بخش کی اور حالت مرض مین طلاق دینا مکروہ ہی اور اگر مریض اپنی زوجہ کو طلاق دے خواہ
وہ طلاق رجعی ہو یا بائن تو زوجہ اوسکی ایک سال تک اوسکی وارث ہوگی مگر یہ کہ اثناے سال
مین اوسنے دوسرا شوہر کر لیا ہو یا زوج اچھا ہوگیا ہو تو پہر وارث نہ ہیگی اور جسوقت زوجہ کی
طرف سے دل مین کہٹکا ہو یا ادای حقوق سے اوسکے عاجز ہو یا آپس مین ایسی نزاع ہو کہ امید التیام
اور موافقت باقی نہ رہی تو ایسی وقت مین طلاق دینا مستحب ہی اور اگر ترک وطی کی ایک مدت
تک قسم کہائی یا اظہار کری تو بعد حکم حاکم شرع طلاق دینا واجب ہی اور جبتک زوجہ عدۂ رجعی
مین ہو تو نان و نفقہ اوسکا اوسکی شوہر پر واجب ہی بشرطیکہ نافرمانی نہ کری اور حرام ہی زن مطلقہ
پر کہ جبتک ایام عدہ تمام ہوتو اپنے شوہر کی مکان سی کسی اور مقام پر جاوی اور اگر کوئی ضرورت
داعی ہو تو بعد نصف شب کی جاوی اور قبل طلوع صبح چلے آوے اور عدۂ بائن اور عدۂ وفات
مین شب باشی خانہ شوہر مین واجب نہین ہی اور نان و نفقہ بائن کا شوہر پر لازم نہین ہی مگر یہ
کہ حاملہ ہو پس نفقہ اوسکا واجب ہوگا اور جس طرح مطلقہ خانہ شوہر سی نکل نہین سکتی اوسی طرح شوہر
پر بھی واجب ہی کہ اسکو گہر سے نہ نکالے مگر یہ کہ کوئی امر تازہ حادث ہو کہ وہ باعث ملال یا سبب
ایذای اہل و عیال ہو **فصل دوسری بیان عدہ مین** عدہ اوس مدت کو کہتے ہین کہ عورت
کو اوس مین دوسری شخص سے نکاح کرنا حرام ہی اور عدہ کی دو قسمین ہین ایک عدۂ طلاق دوسرا
عدہ وفات پس مخفی نہ رہی کہ جو عورت آزاد ہو اور مدخولہ شوہر اور صاحب عادت معین ہو
تو عدہ طلاق اوسکا علی الاشہر تین طہر ہین باین تفصیل کہ ایک طہر تو وہ ہی کہ جس مین اسے
طلاق دیا گیا ہی اگرچہ وہ طہر کامل نہ ہو بلکہ بقیہ طہر ہو اور پھر حیض کے بعد دوسرا طہر شروع ہو
اور بعد دوسری حیض کے تیسرا طہر ہو اور جب یہ تیسرا طہر بھی کامل ہو جای اور بعد اسکی اس
عورت کو حیض آئے تو عدہ اوسکا تمام ہو جائے گا خواہ شوہر اوسکا آزاد ہو خواہ غلام اور اگر
عورت حائض نہ ہوتی ہو یا دوجہ و یکہ سن یاس تک نہ پہونچی ہو تو عدہ طلاق اوسکا تین مہینے

ہین مثلاً اگر چاند دیکہتی ہی طلاق دی تو تین رویتون کا اعتبار کیا جائے گا اور اگر کچہ دن چاند کے گذر گئے تہے تو اوسی قدر تیسری چاند مین بہی حساب ملحوظ رہیگا مسئلہ جو عورت کہ یائسہ یا صغیرۃ السن ہو تو بنا بر مشہور اوسکے لیئے عدہ نہین ہی اور بنا بر قول سید مرتضی رح اور ابن زہرہ وغیرہ عدہ طلاق ان دونوںکا بہی تین مہینہ ہین اور زوجہ غیر مدخولہ کے لیئے بہی عدہ نہین ہی مسئلہ عدہ طلاق زن حاملہ کا زمانہ وضع حمل ہی خواہ لڑکا سالم پیدا ہو خواہ ناقص مسئلہ اگر زن متمتع بہا مدخولہ کی مدت متعہ تمام ہوگئی ہو یا شوہر نے مدت ہبہ کر دی ہو تو اوسکا عدہ دو حیض ہین اور اگر حیض نہ آتا ہو تو پینتالیس دن ہین اور اسی طرح کنیز منکوحہ مدخولہ اگر عادت معین رکہتی ہو تو عدہ طلاق اوسکا دو حیض ہین خواہ شوہر اوسکا آزاد ہو خواہ غلام اور بعض روایات سے دو طہر ظاہر ہوتے ہین اور احتیاط اس مین ہی کہ دو حیض کامل کا اعتبار کیا جائے کما فی شرح اللمعۃ اور اگر کنیز حائض نہ ہوتی ہو یا وجود یکہ سن حائض رکہتی ہو تو عدہ طلاق اوسکا پینتالیس دن ہین مسئلہ اگر اثناء عدہ مین کنیز آزاد ہوجاے تو مثل زن آزاد کے ایام عدہ کو تمام کریگی

بیان عدہ وفات

یہ عدہ روز وفات شوہر سے شروع ہوتا ہی اور مدت اسکی زن آزاد کی واسطے چار مہینہ دس دن ہی خواہ منکوحہ دائمی ہو یا متمتع بہا مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ صغیرہ ہو یا کبیرہ یائسہ ہو یا غیر یائسہ عادت معین رکہتی ہو یا غیر معین شوہر اوسکا غلام ہو یا آزاد اور کنیز منکوحہ کا عدہ وفات بنا بر مشہور دو مہینہ پانچ دن ہی اور اگر ام ولد تہی یعنی اپنے آقا سے صاحب اولاد ہوئی اور اوسکا عقد کسی دوسری سے واقع ہوا اور شوہر مر گیا تو عدہ وفات اوسکا بہی چار مہینہ دس دن ہی اور عدۂ وفات مین بنا بر مشہور ترک زینت واجب ہی یعنی اچہے کپڑے اور رنگین لباس نہ پہنے اور بعض علما نے فرمایا ہی کہ سرخی رنگ مضائقہ نہین رکہتا اسلیئے کہ سرخی رنگ سے زینت منظور نہین ہوتی اور حق یہ ہی کہ رنگ مین بحث بیکار ہی اور مدار نہ کا مدار زینت پر ہے اور زینت

بیان عدہ وفات

کا حال باختلاف زمان و بلاد مختلف ہوتا ہی اور چاہی کہ عورت خوشبو بھی نہ لگائے اور اگر بسبب
ضعف بصر وغیرہ سرمہ کی حاجت ہو تو سرمہ لگانا جائز ہی پس اگر شب کی لگانے اور صبح کی پونچھ ڈالنے
سے ضرورت مرتفع ہو جاوے تو ایسا ہی کری اور اگر دن کو بھی لگانے کی بھی احتیاج ہو تو دن کو بھی
بقدر ضرورت لگا سکتی ہی اور چاہی کہ مہندی نہ لگائے اور جو چیز کہ عرفاً باعث زینت ہو اوسکو بھی
ترک کری لیکن بالون مین کنگھی کرنا اور مسواک کرنا اور ناخن کاٹنا اور مکانات رفیع اور نفیس مین
رہنا اور اچھی فرش پر بیٹھنا حرام نہین ہی اور اسی طرح لڑکون اور خادمونکو آراستہ رکھنا بھی حرام
نہین ہی اور اس حکم مین سب ازواج برابر ہین صغیرہ و کبیرہ یائسہ وغیر یائسہ کنیزہ و حرہ مدخولہ
وغیر مدخولہ سب کا ایک حکم ہی لیکن کنیز مملوکہ مین اختلاف ہی اور اگر زوجہ حاملہ ہو خواہ اوسکے عقد
دوامی ہو یا منقطع کنیز ہو یا آزاد تو عدہ وفات اوسکا ابعد الاجلین ہی یعنی وضع حمل اگر پہلے
ہو جاوے پس اگر یہ عورت آزاد ہی تو چار مہینے دس دن تمام کرنے کا انتظار کرے گی اور اگر
کنیز ہی تو دو مہینہ پانچ دن کا انتظار کریگی اور اگر یہ مدت وضع حمل سی پہلے گذر جاوے تو وضع
حمل کا انتظار کرے کہ بعد وضع حمل عدہ تمام ہو گا مسئلہ جس عورت کا شوہر مفقود الخبر
ہو جائے تو اوسکو بہرحال صبر اولی ہی لیکن اگر کوئی نفقہ دینے والا نہ ہو اور صبر بھی نہ کر سکے
تو حاکم شرع سے اپنا حال بیان کری اگر حاکم شرع مبسوط الید ہی یعنی قدرت و تسلط رکھتا ہی
تو ایسے وقت مین زمان مرافعہ سی چار برس تک انتظار کا حکم دے گا اور اس مدت مین جس
جانب وہ گیا تھا یا اگر کوئی جانب معین نہین ہی تو چارون طرف اسکے شوہر کے تلاش کری گا
پس اگر خبر صحیح نہ ملے گی تو اوسکے شوہر کی طرف سے طلاق دے گا اور اولی یہ ہی کہ اگر اوسکے
شوہر کا ولی موجود ہو تو اوس ولی سے بھی اجازت حاصل کرے اور وہ عورت بنا بر مشہور
عدہ وفات رکھیگی اور نان و نفقہ ایام انتظار کا بیت المال سے اوسے ملیگا پس اگر اثنای عدہ
مین شوہر اوسکا آجاے تو وہ اولی ہے اور اگر بعد انقضای عدہ آئے تو زوجہ پر شوہر کو اختیار
نہین ہی خواہ اوسنے دوسرا شوہر کیا ہو خواہ نہ کیا ہو مسئلہ جب کوئی شخص کسی کنیز کا بطور خرید یا سبب

یا بمیراث مالک ہو تو استبرا اوسکا واجب ہی یعنی اوس سی وطی نہ کری اور اگر اوس کنیز کو حیض آتا ہو تو اوسکے حیض کا انتظار کری اور اگر حیض نہ آتا ہو باوجودیکہ سن حیض رکھتی ہو تو پینتالیس ۴۵ دن تک منتظر رہی اور اگر کنیز مالک اول سے حاملہ ہو تو بنا بر قول شہید علیہ الرحمہ اوس سے وطی کرنا حرام ہی اور باقی انواع تمتع مدت استبرا مین مباح اور درست ہین اور اگر دو عادل گواہی دین کہ مالک اول نی استبرا کیا ہی یا یہ کہ دوسرا شخص ایام حیض مین مالک ہوا ہی یا وہ کنیز صغیرہ یا یائسہ یا غیر مدخولہ ہو یا مالک اوس کنیز کی عورت ہو تو ایسے وقت مین مالک ثانی سے استبرا ساقط ہی

فصل تیسری بیان خلع و مبارات مین اگر نزاع و بیزاری جانب زوجہ سے ہو اور وہ کچھ بطور فدیہ دیکے شوہر سے طلاق لی تو اوس کو خلع کہتے ہین اور اگر جانبین سی بیزاری ہو اور صیغہ طلاق واقع کیا جاوی تو اوسکو صیغہ مبارات کہتے ہین اور خلع کا صیغہ یہ ہی کہ مرد کہے خَلَعْتُکِ عَلٰی کَذَا یا یہ کہے کہ اَنْتِ مُخْتَلِعَۃٌ عَلٰی کَذَا اور صیغۂ مبارات یہ ہے بَارَأْتُکِ عَلٰی کَذَا اور کلمہ مختلعہ مین بکسر لام اور فتح لام دونون کا احتمال ہی پس دونون طرح سے کہنا احوط ہی اور لفظ بارات مین بعد را کی ہمزہ ہی اور جسوقت کہ عوض معلوم ہو تو بعد لفظ علی اوس عوض کا ذکر کری مثلاً اگر عوض مہر ہو تو کہے علی عوض المہر المعلوم اور تا مقدور عربیت ضرور ہی اور وکالت دونون طرف سے اور ایک جانب سی بھی ہو سکتی ہی اور بعد صیغہ خلع یا صیغہ طلاق بھی واقع کرنا ضرور ہی یا نہ اس مین اختلاف ہی احتیاط یہ ہی کہ صیغہ طلاق بھی واقع ہو پس صیغہ مذکور میں فَاَنْتِ طَالِقٌ اضافہ کری اور بعد صیغہ مبارات صیغہ طلاق کا واقع کرنا بھی ضرور ہی اور چاہیے کہ کسی شرط پر معلق نہ کرے مثل اسکے کہ اگر مسافر سفر سے آئینگے تو تو مختلعہ ہو جائیگی اور جو چیز ایسی ہو کہ مہر مین دینا اوسکا درست ہو تو عورت اوسے فدیہ مین دے سکتی ہی اور جو چیز مہر مین نہین دی جا سکتی تو فدیہ مین بھی اوسکا دینا درست نہین ہی اور حد فدیہ کے مقرر نہین ہی جس مقدار پر تراضی طرفین ہو وہی مقدار فدیہ قرار پائیگی لیکن مبارات مین زیادتی فدیہ مہر سے نہین جائز ہے اور معین و مشخص ہونا فدیہ کا ضرور ہی اور چاہیے کہ شوہر

بالغ و عاقل ہوا ور بقصد و اختیار خلع و مبارات واقع کری اور جس صورت مین کہ زوجہ مدخولہ غیر
یائسہ کو خلع دی اور شوہر حاضر ہو تو بھی یہ شرط ہی کہ عورت حیض سی نہ ہو بلکہ جس طہر مین مباشرت کی
تھی اوس طہر سے نکل کے دوسری طہر مین داخل ہو گئی ہو جیسا کہ بیان طلاق مین مذکور ہوا اور کنیز
مملوکہ اور زن متمتع بہا سو خلع اور مبارات درست نہین ہی اور خلع مین کراہت جانب زوجہ سے
اور مبارات مین کراہت طرفین سے ہونا چاہیی پس با وجود التیام اگر خلع یا مبارات واقع
کری تو صحیح نہین ہی اور اس صورت مین فدیہ بھی مملوک زوج کا نہ ہوگا اور زوجہ حاملہ کا خلع درست
ہی اور ضرور ہی کہ دو شاہد عادل صیغۂ خلع و مبارات کو سنین اور جب تک عورت اپنی فدیہ کو نہ پھیر لی
شوہر رجوع نہین کر سکتا اگرچہ ایام عدہ مین ہو بلکہ احتیاج عقد جدید کی ہی اور اگر درمیان عدہ
کے احد ہما مر جای تو میراث ان دونون مین سی ساقط ہی بخلاف طلاق کہ اوس مین زمان عدہ تک
توارث فیما بین باقی رہے گا **فصل چوتھی بیان ظہار و ایلا و لعان مین** پوشیدہ
نہ ہی کہ ظہار دو سی کہتی ہین کہ شوہر اپنے زوجہ کو اپنی ماں کی پشت سی تشبیہ دی اور زوجہ سی یہ کلمہ کہی
کہ اَنْتِ عَلَیَّ کَظَهْرِ اُمِّیْ تو یہ فعل حرام ہی اور جس صورت مین ایسا کرے گا تو جبتک کفارہ
ظہار نہ دے گا وہ عورت اس پر حرام رہیگی اور اگر محارم نسبی یا رضاعی کی پشت سے تشبیہ دی
مثل بہن اور پھوپھی کے تو اس مین اختلاف ہی مشہور یہ ہی کہ اس صورت مین بھی ظہار واقع
ہو جاے گا اور اگر سوای پشت مادر کے اور کسی عضو سے تشبیہ دی تو اوس مین دو قول ہین
صاحب جواہر نے فرمایا ہی کہ اس صورت مین بھی ظہار ہو جائے گا اور زوجہ متمتع بہا اور کنیز مملوکہ
سے ظہار واقع ہونے مین اختلاف ہی ایک جماعت علما قائل ہی کہ اگر زوج بالغ و عاقل نے
بقصد و اختیار ظہار کیا ہو اور دو گواہ عادل نے مجلس واحد مین سنا ہوا اور ایام حیض مین واقع
نہ ہو بلکہ اوس طہر مین واقع ہو کہ جس مین شوہر نی مقاربت نہ کی ہو اور شوہر حاضر بھی ہو اور
وہ عورت حائض ہوتی ہو یا سن مین اون عورتون کی ہو کہ جو حائض ہوتے ہین تو ان قیود
سو کنیز و متمتع بہا مین بھی ظہار واقع ہو جائے گا اور جس صورت مین ظہار کو کسی شرط پر موقوف

بیان ظہار و ایلا و لعان مین

کری تو آیا ظہار واقع ہو جائیگا یا نہین اکثر علما قائل ہین کہ واقع ہو جائیگا اور بحرد ظہار
جس صورت مین کہ ظہار کو معلق کسی شرط پر نکیا ہو اور اگر مشروط کیا ہو تو بعد حصول شرط اوس عورت
سی وطی حرام ہو جائیگی اور اگر قبل از کفارہ وطی کری تو دو کفارہ اوس پر واجب ہو جائینگے
اور کفارۂ ظہار ایک بندہ آزاد کرتا ہو اور اگر نہ سکے تو دو مہینے پی درپی روزہ رکھے اور اگر یہ بھی
نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکین کو کھانا کھلادی بیان ایلا اگر قسم کھلانے کہ اپنی زوجہ سی وطی نکرونگا اور
اس امر سی اپنی زوجہ کا ضرر مقصود ہو تو اسے ایلا کہتے ہین اور ایلا مین شرط ہی کہ زوج بالغ و عاقل ہو
اور قصد و اختیار رکھتا ہو اور حریت کی شرط نہین ہی پس مملوک سی بھی ایلا صحیح ہی اور زوجہ
مین شرط ہی کہ منکوحہ و مدخولہ ہو پس اپنی کنیز سے اور زن غیر مدخولہ سی ایلا صحیح نہین ہی اور زن
متمتع بہا مین اختلاف ہی مشہور علما مین یہ ہی کہ متعہ مین ایلا نہین ہوتا اور زمانہ ایلا کے تین
صورتین ہین ایک یہ ہی کہ کسیطرح کی قید نہو اسطور سی کہ قسم کہا کر کہے کہ تجھسے وطی نکرونگا
دوسرے یہ کہ قسم کہائی کہ کبھی تجھسے وطی نکرونگا تیسری یہ کہ مدت معین کرے یعنی اسطرح کہے
کہ اتنی مدت تک وطی نکرونگا پس دونون صورتون مین اول کی ایلا ہو جائیگا اور تیسری صورت مین
اگر مدت چار مہینہ سے زیادہ ہی تو ایلا ہو جائیگا اور اگر چار مہینہ ہی یا چار مہینہ سی کم ہی تو نہوگا اور قسم
مین یہ معتبر ہی کہ قسم شرعی ہو مثل واللہ یا باللہ اور صیغہ ایلا کا مخصوص زبان عربی مین ہونا ضرور نہین ہی بلکہ
جس زبان مین ترک وطی پر بشرائط مذکورہ قسم کہائے تو ایلا ہو جائیگا اور جسوقت مدت ایلا مین ہو
اور اثنای مدت مین رجوع کری تو کفارہ دیگا اور اگر بعد مدت کے رجوع کریگا تو کفارہ نہین ہی اور
اگر شرائط ایلا متحقق ہون اور عورت مرافعہ کری تو حاکم شوہر کو چار مہینہ کی مہلت دیگا کہ
اسمین یا کفارہ دیکر رجوع کری یا طلاق دے اور اگر انکار کرے گا تو حاکم اوسپر تنگی کریگا اور
کفارہ ایلا مثل کفارہ قسم ہی یعنی بندہ آزاد کرنا یا دس مسکینونکو کھانا کہلانا یا دس محتاجونکو لباس پہنانا اور
اگر یہ تینون امر نہو سکین تو تین روز پی درپی روزہ رکھنا بیان لعان اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو تہمت
زنا لگائے اور یہ کہے کہ مین نے خود مشاہدہ کیا ہی اور ارتکاب زنا کی گواہ نہ ہون یا وہ فرزند کہ جو پیدا

بیان ایلا

بیان لعان

ہوا ہی باوجود احتمال اس بات کی کہ شاید وہ فرزند اسی کا ہو مگر یہ شخص انکار کری اور شرط ہی کہ یہ شخص
بالغ و عاقل ہو اور وہ عورت بھی بالغہ عاقلہ منکوحہ دائمی ہو اور مشہور بزنا نہ ہو بلکہ عفیفہ ہو اور
گونگی اور بہری بھی نہ ہو پس حد شرعی ساقط ہونے کے لئے اور لڑکے کو نسب سے خارج کرنے کے
لئے احتیاج لعان کی ہوتی ہی اور وہ عورت بعد لعان اوس شخص پر حرام موبد ہو جائیگی اور
اگر گونگی یا بہری ہوگی تو بمجرد تہمت کی حرام ہو جائیگی اور احتیاج لعان کی نہ ہوگی اور آیا
لعان میں مدخولہ ہونا بھی زوجہ کا شرط ہی یا نہیں اس میں تین قول ہیں اول یہ ہی کہ مدخولہ ہونا
شرط نہیں ہی دوسرا قول یہ ہی کہ مدخولہ ہونا شرط ہی تیسرا قول یہ ہی اگر لعان بقذف ہو تو غیر
مدخولہ سے بھی ہو سکتا ہی اور اگر بسبب انکار ولد ہو تو مدخولہ ہونا زوجہ کا شرط ہی کیفیت لعان
حدیث صحیح میں صاحب جواہر الکلام وغیرہ نی ابن بابویہ علیہ الرحمہ سے اور ابن بابویہ نے
اپنے اسناد سے عبد الرحمن بن حجاج سے روایت کی ہی کہ عباد بصری نے خدمت جناب صادق
علیہ السلام میں عرض کی اور میں اسوقت حاضر تھا کہ مرد عورت کو لعان کس طرح کری حضرت نے
فرمایا کہ ایک مرد مسلمان خدمت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ میں حاضر ہوا اور اس نے
عرض کی کہ ایک شخص اپنے گھر میں گیا اسنے دیکھا کہ اسکی عورت سے ایک شخص ہم بستر ہی ایسی
حالت میں یہ شخص کیا کری حضرت نے اسکی طرف سے منہ پھیر لیا وہ شخص چلا گیا اور یہ امر
اسی شخص پر گذرا تھا جناب صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ان دونوں کا حکم جناب خدا سے
نازل ہوا پس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اس شخص کو بلوایا اور کہا کہ تو نے اپنی عورت
کے ساتھ کسی مرد کو خود مشاہدہ کیا تھا اسنے عرض کی کہ ہاں حضرت نے فرمایا جا اور اپنی زوجہ
کو لا کہ حکم خدا تیرے اور اسکے باب میں نازل ہوا ہے وہ شخص گیا اور اپنی زوجہ کو لایا حضرت
نے ان دونوں کو اپنے سامنے کھڑا کیا اور شوہر سے فرمایا کہ چار مرتبہ خدا کو گواہ کرکہ تو اس امر
میں سچا ہی جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس نے ادائے شہادت کی پھر حضرت
نے فرمایا کہ ٹھہر اور اسے پند ونصیحت کی پھر حضرت نے فرمایا پانچویں مرتبہ کہہ کہ لعنت خدا ہو مجھ

بیان احکام لعان

اگر تو کاذب ہی اُسنے یہ کہا پھر حضرت نے اُسی ماسور فرمایا کہ ہٹ جا اور حضرت نے عورت سے
ارشاد کیا کہ تو چار مرتبہ خدا کو گواہ کر کہ زوج تیرا اس امر مین کاذب ہی حضرت صادق ؑ فرماتے ہین
کہ اُسنے یہ کہا پھر حضرت نے اُسے امر بسکوت فرمایا اور نصیحت کی اور اُسی ارشاد کیا کہ غضب خدا شدید
ہی غضب خدا سے خوف کر پھر فرمایا کہ پانچوین مرتبہ کہہ کہ غضب خدا ہو تجھپر اگر شوہر تیرا سچا ہو اس امر
میں کہ جس مین بجا لاو سنے متہم کیا ہی اُس نے یہ کہا پھر حضرت نے اُن دونون مین افتراق کر دیا
اور ارشاد فرمایا کہ تم نے ایک دوسری پر لعنت کی اب تم دونون آپس مین کبھی نکاح نہین کر سکتی
اور صورت شہادت یہ ہی کہ مرد پہلے کہے اشہد باللہ انی لمن الصادقین فیما رمیت بہ زوجتی
من الزنا وغیرہ پھر کہے پانچوین مرتبہ اِنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ اور اگر ولد کی
بھی نفی کرتا ہے تو اتنی عبارت پانچوین مرتبہ زیادہ کر دے وَاِنَّ هٰذَا الْوَلَدَ
الَّذِيْ وَلَدَتْهُ مِنَ الزِّنَا مَا هُوَ مِنِّيْ پھر عورت چار مرتبہ کہے اَشْهَدُ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ
فِيْمَا رَمَانِيْ بِهٖ مِنَ الزِّنَا پھر پانچوین مرتبہ کہے اِنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ
اور واجب ہی کہ وقت لعان مرد و عورت دونون یا وہ شخص کہ اُسکی طرف سی منصوب ہو
حاکم شرع کے سامنے کھڑا ہو اور صیغہ لعان زبان عربی مین جس ترتیب سے کہ بیان ہوا ہی
ادا کرین اور پہلی مرد لعان کرے پھر عورت لعان کرے اور شوہر کو چاہی کہ اگر عورتین
متعدد رکھتا ہو تو زوجہ کا نام و نسب معین کرے اور اگر اُسکی طرف اشارہ بھی کرے تو
بہتر ہی اور اگر ایک زوجہ ہی تو زوجتی کہنا کافی ہی اور مستحب ہی کہ وقت لعان حاکم شرع
پشت بقبلہ بیٹھا ہو تا کہ منھ دونونکا قبلہ کیطرف ہو اور مرد حاکم کے سامنے داہنی طرف اور عورت مرد کی داہنی
جانب ہو اور اس مجلس مین اور لوگ بھی ہون تا کہ سنین اور حاکم شرع مرد کو بعد ادای
شہادت اور قبل صیغہ لعنت اور عورت کو قبل صیغہ غضب اور بعد شہادت نصیحت کرے
پس جس لڑکے کا مرد نے انکار کیا ہی وہ اُسکا وارث نہ ہوگا اور نہ یہ اُسکا وارث ہوگا مگر یہ کہ
اگر بعد لعان پھر اقرار کرے تو لڑکا اُسکا وارث ہوگا اور وہ لڑکے کا وارث نہ ہوگا پس

اگر مرد اثناء لعان مین اپنے دعوی کی تکذیب کرے یعنی کہے کہ مین نے غلط کہا تھا تو حد قذف اسپر جاری
ہوگی اور حد قذف اسی تازیانہ ہین اور اگر عورت امتناع کرے تو اسپر حد زنا جاری ہوگی کہ وہ
سو تازیانہ ہین اور باقی احکام اسکے کتب مبسوطہ مین مرقوم ہین

باب دسوان کفارات کے بیان مین اکثر مطالب اس باب مین

کتاب زاد المعاد سے لکھی گئے ہین کہ مطابق احتیاط ہین اس باب مین دو فصلین ہین فصل
پہلی اقسام کفارہ مین ایک قسم کفارات احرام حج وعمرہ کی ہے کہ بیان اسکا باب
حج مین ہو چکا ہے اور باقی اقسام کفارہ سولہ ہین اول کفارہ افطار ماہ رمضان ہے
کہ اگر حلال سے روزہ افطار کیا ہے تو ایک روزے کی عوض مین ایک بندہ آزاد کرے
یا دو مہینے برابر روزہ رکھے یا ساٹھ مسکین کو کھانا کھلاوے اور بعض علما ترتیب کے
قائل ہین یعنی پہلی بندہ آزاد کرنا واجب ہے اگر یہ نہ ہو سکے تو دو مہینہ روزہ رکھے جب
یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکین کو کھانا کھلاوے اور یہ قول احوط ہے اور اگر حرام سے افطار
کرے تو بنا بر قول احوط لازم ہے کہ تینون کفارہ دے دوسرے کفارہ افطار روزۂ
قضاے ماہ رمضان اگر بعد زوال افطار کرے تو بنا بر مشہور دس مسکین کو کھانا دے اگر
اس پر قادر نہ ہو تو تین دن برابر روزہ رکھے تیسرا کفارہ ظہار ہے جیسا کہ بحث ظہار مین
بیان ہوا چوتھے کفارہ ایلا ہے یعنی کوئی شخص قسم کھاے کہ مین اپنی زوجہ سے صحبت نہ کرونگا
کفارہ اسکا کفارہ قسم ہے جیسا کہ بحث ایلا مین مذکور ہوا پانچوین کفارہ خلاف قسم
کرنے کا ہے کہ ایک بندہ آزاد کرے یا دس مسکین کو طعام دے یا کپڑا پہناے اور اگر
ان تینون امر سے عاجز ہو تو تین روزہ رکھے چھٹی کفارۂ خلاف نذر کرنے کا ہے
اور وہ علے الاشہر مثل کفارۂ روزۂ ماہ رمضان ہے ساتوین کفارۂ خلاف عہد کرنے کا
ہے اور وہ علے الاشہر مثل کفارہ نذر ہے اٹھوین کفارہ اس قسم کا ہے کہ جو خدا و رسول
اور آئمہ معصومین علیہم السلام سے بیزاری کی قسم کھائی ایسے قسم کھانا حرام ہے اور کفارۂ

اس قسم کا یہ ہی کہ دس مسکین کو کہانا دے اور استغفار کرے اور احوط یہ ہی کہ پہر قسم کفارہ دی
خواہ جہوٹ ہو خواہ سچ ہو خواہ مخالفت اس قسم کی کری خواہ نہ کری نوین اگر عورت کسی مصیبت
مین اپنے بالون کو کاٹے تو قول احوط یہ ہی کہ بندہ آزاد کرے یا دو مہینے پے در پے روزہ رکھے
یا ساٹھ مسکینونکو کہانا دے اور اگر عورت کسی مصیبت مین بالونکو نوچے یا مرد مصیبت فرزند
یا مصیبت زوجہ مین اپنے کپڑے پہاڑے تو کفارہ اسکا کفارۂ قسم ہی دسوین اگر کوئی مرد اپنی
زوجہ منکوحہ یا متمتع بہا یا کنیز کے ساتھہ ایام حیض مین جماع کرے تو کفارہ اسکا یہ ہی کہ اگر اول
حیض مین جماع کیا ہی تو ایک دینار کہ وہ ایک مثقال طلائی سکہ دار ہی دے اور اگر وسط
حیض مین جماع کیا ہی تو نصف دینار اور اگر آخر حیض مین جماع کیا ہی تو ربع دینار دی اور
اگر نصف دینار دے تو احوط ہی اور ایک مثقال بقدر ایک درہم اور تین سبع درہم کے
ہوتا ہی اور ایک مثقال بحساب اس دیار کے تین ماشہ دو سرخ تخمیناً ہوتا ہی گیارہوین اگر
کوئی شخص بے نماز عشا پڑھے سو رہے اور آدہی رات گذر جاسے تو کفارہ اسکا یہ ہی
کہ اسدن روزہ رکہے ہر چند وجوب صوم ثابت نہین لکن احوط ہی بارہوین اگر کسی
مومن کو عمداً قتل کرے تو ایک بندہ آزاد کرے اور دو مہینے کے روزے پے در پے
رکہے اور ساٹھ مسکین کو کہانا دے تیرہوین اگر کوئی شخص نادانستہ کسی مومن کو قتل
کرے اور ارادہ اسکے قتل کا نہ رکہتا ہو مثلاً کسی شخص سے از روے غفلت وہ امر صادر
ہو کہ اسکی وجہ سے کوئی شخص مرجاے جس طرح کہ معلم تعلیم کے لیے لڑکے کو مارے اور وہ
لڑکا مرجاے یا آہو کی طرف تیر لگاے اور وہ تیر کسی دوسرے کے لگا اور وہ مرجاے
تو کفارہ ان سب امور کا مثل کفارہ ظہار ہے چودہوین اگر کوئی شخص ایسی عورت
سے کہ جو دوسرے کے عدہ مین ہو نکاح کرے تو فوراً کنارہ کرنا اس عورت سے واجب
ہے اور کفارہ اسکا یہ ہے کہ پانچ صاع آٹا صدقہ مین دے پندرہوین یہ کہ اگر کوئی
شخص کسی غلام یا لونڈی کو اس سے زیادہ کہ جسکا سزاوار تہا مارے تو کفارہ اسکا یہ ہی

کہ اُسکو آزاد کردے مگر آزاد کرنا بعض علما واجب جانتے ہین اور بعض مستحب جانتے ہین سولہوین اگر کوئی شخص روزہ ماہ مبارک رمضان بیماری مین افطار کرے اور بعد اُسکے روزہ رکھنے پر قادر ہوا اور بغیر کسی عذر کے اُس وقت تک تاخیر کرے کہ دوسرا ماہ رمضان آجاوے تو کفارہ اُسکا یہ ہے کہ عوض مین ہر روزیکے ایک مد یا دو مد طعام دے اور بعد ماہ رمضان قضا روزہ واجب ہے اور مد کا وزن باب زکوۃ مین مذکور ہو چکا ہے اور اگر دوسرے رمضان تک بیمار رہے تو قضا ساقط ہے لیکن چاہئے کہ ایک مد یا دو مد بعوض ہر روزیکے دے **تتمہ** نوادر کفارات مین وہ چند چیزین ہین **پہلی** یہ کہ اگر کوئی شخص بادشاہ ظالم سے کسی منصب کو لیے تو کفارہ اُسکا یہ ہے کہ برادران ایمانی کی حاجتین برلاوے **دوسرے** یہ کہ اگر کوئی شخص بہت ہنسے تو کفارہ اُسکا یہ ہے کہ اللھم لا تمقتنی کہے یعنی خدا وندا مجھے دشمن نہ رکھ **تیسری** یہ کہ اگر کسی شخص نے کسی کی غیبت کی ہو تو کفارہ اُسکا یہ ہے کہ اُس شخص کے لیے استغفار کرے اور تفصیل اس مسئلہ کی بحث غیبت مین آئیگی انشاء اللہ تعالی **چوتھی** یہ کہ اگر کوئی شخص نماز کسوف یا خسوف کو عمداً ترک کرے اور اگر گہن تمام قرص مین لگا ہو تو کفارہ اُسکا یہ ہے کہ جب اس نماز کی قضا بجا لاوے تو پہلے غسل کرے **پانچوین** یہ کہ اگر کوئی شخص اسطرح پر قسم کہاوے کہ مجھے قسم ہے اپنے باپ کی حق کی یا اپنے باپ کی زندگی کی تو کفارہ اوسکا یہ ہے کہ کہے لا الہ الا اللہ **چھٹی** کفارہ مجلس یہ ہے کہ اُٹھنے کے وقت سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین کہے **فصل دوسری احکام کیفیات کفارات** مین اور وہ پانچ ہین **اول کفارہ** مین جس بندہ کو آزاد کرین چاہیے کہ وہ مسلمان ہو بلکہ احوط یہ ہے کہ مومن ہو اور طفل کا بھی آزاد کرنا کافی ہے بشرطیکہ وہ مسلمان کا لڑکا ہو اور کفارہ قتل مین احوط یہ ہے کہ بالغ ہو اور مرد ہو اور سوا کفارہ قتل کے عورت کا بھی آزاد کرنا کافی ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ وہ بندہ ایسا عیب نہ رکھتا ہو کہ جس سے خود بخود آزاد ہو جاتا ہے مثل اسکے کہ اندھا ہو یا زمین گیر ہو **دوسری** یہ کہ اگر کفارہ ماہ رمضان

احکام کیفیات کفارات

ہین دو مہینے روزہ رکھے پس اگر ایک مہینا ہلالی اور ایک دن پے درپے روزے رکھے ہین کہ تیس دن کامل ہو گئے ہون تو کافی ہے بعد اسکے اگر پے درپے نہ رکھے گا تو احتیاج اعادہ کی نہین ہے مگر احوط ہے کہ باقی روزہ بھی بجا اسکے متصل و پے درپے رکھے اور اگر اکتیس روز بغیر کسی عذر کے متصل نہ رکھے ہون تو چاہیے کہ پھر سے شروع کرے اور اگر کسی عذر کی وجہ سے مانند حیض و نفاس اور بیہوشی اور دیوانگی اور بیماری اور سفر ضروری درمیان مین روزونکے فصل ہو گیا ہو تو بعد زوال عذر باقی روزہ رکھے اور احتیاج شروع سے رکھنے کی نہین ہے تیسری یہ کہ جس مقام مین کھانا کھلانا واجب ہے چاہیئے کہ اسقدر کھلاوے کہ کھانیوالا سیر ہو جاوے اور اگر مسکین کو طعام دے تو لازم ہے کہ ایک مد سے کم نہ ہو اور دو مد کا دینا احوط ہے اور طعام کے ساتھ نان خورش مثل گوشت یا دال دینا اولیٰ ہے چوتھی یہ کہ جس کفارہ مین کپڑا پہنانا واجب ہے اگر عورت کو پہناوے تو احوط یہ ہے کہ پیراہن و مقنعہ دے اور اگر مرد کو پہناوے تو پیراہن اور قبا یا پیراہن اور زیر جامہ یا قبا اور بالاپوش دے پانچوین اگر کوئی شخص بندہ آزاد کرنے مین عاجز ہو اور روزہ رکھنا شروع کرے اور بعد اسکے بندہ آزاد کرنے پر قادر ہو جاوے تو اسوقت مین بہتر ہے کہ روزہ ترک کرکے بندہ آزاد کرے اور جب کفارہ مین ماہ رمضان کے دو مہینے کے روزہ سے عاجز ہو تو ساٹھ مسکین کو کھانا کھلاوے اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو اٹھارہ دن پے درپے روزہ رکھے اور جب یہ بھی نہ ہو سکے تو بقدر وسعت و طاقت تصدق کرے اور جب یہ بھی نہ ہو سکے تو استغفر اللہ بقصد توبہ کہے اور اکثر علما نے فرمایا ہے کہ جس شخص پر کسی کفارے یا نذر کی وجہ سے دو مہینے برابر روزے رکھنا واجب ہون اور وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو تو چاہیے کہ اٹھارہ روزے رکھے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عوض مین ہر روزہ کے ایک مد مسکین کو طعام دے اور اگر اسکی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو استغفار کرے اور اشہر اور اقوی یہ ہے کہ جس کفارے کے دینے

مین عاجز ہو تو استغفار کرے مگر کفارہ ظہار مین جبتک کفارہ نہ دے گا عورت سے وطی کرنا حلال نہ ہوگا ہر چند عاجز ہوا اور اگر عاجزی اوسکی بعد استغفار زائل ہو جای تو احوط یہ ہے کہ بروقت قدرت کفارہ

باب گیارہوان گناہان کبائر و صغائر مین اور اس باب مین ایک مقدمہ اور پانسیس فصلین ہین

مقدمہ بیان شمار معاصی مین علیین مکان سید العلما جناب سید حسین صاحب مرحوم رسالہ گناہان کبیرہ مین لکھتے ہین کہ معنی کبیرہ مین احادیث واقوال علما مین اختلاف کثیر ہے بعضے کہتے ہین کبیرہ کا اطلاق اُس گناہ پر ہے کہ جس کے ارتکاب کی وجہ سے خدا نے قرآن مین وعدۂ عذاب کیا ہو اور بعض کہتے ہین کبیرہ وہ گناہ ہے کہ شارع نے جسکی لیئے حد مقرر کی ہو یا وعدہ عذاب اُسکے لیئے ہوا ہو اور بعضے کہتے ہین کبیرہ وہ گناہ ہے کہ جسسے گناہ کرنے والے کے بے اعتنائی دین کی طرف معلوم ہو اور بعضی کہتے ہین کبیرہ وہ گناہ ہے کہ حرام ہونا اوسکا بدلیل قطعی معلوم ہوا ور بعضے کہتے ہین کبیرہ وہ گناہ ہے کہ جسکے ارتکاب کی وجہ سے قرآن یا احادیث مین وعید شدید ہوا اور اسی طرح کبائر کی شمار مین بھی اختلاف کثیر ہے بعضی سات کہتے ہین بعضی بیس بعضے چونتیس و بعضے چالیس اور بعضی اسی تک شمار کرتے ہین اور مجموع ان سب کا بیاسی گناہ ہوتے ہین منجملہ اُنکے چھبیس گناہ قرآن سے ثابت ہین یہ سب اجمالاً لکھے جاتے ہین

بیان اون گناہ کبیرہ کا کہ جو قرآن سے ثابت ہین اول شرک بخدا اور یہ سب گناہان کبیرہ سے عظیم تر ہے اور سب عقائد باطلہ اسیکے حکم مین داخل ہین اور ریا بھی ایک قسم شرک کی ہے ۲ کسی مومن کو ناحق قتل کرنا ۳ زنان شوہر دار کو زنا کی نسبت دینا ۴ مال یتیم ظلم و ستم سے کھاجانا ۵ زن شوہر دار سے اور محرمات سے مثل ماں اور بہن اور بیٹی سکے زنا کرنا بلکہ ہر قسم زنا ۶ جہاد واجب مین معرکہ جہاد سے بھاگ جانا ۷ عقوق والدین اور نافرمانی اونکی اور بعض حدیثون مین بھی سات گناہ کبیرہ وارد ہین اور حصر انہین سات مین ظاہراً محمول تقیہ پر ہے ۸ سود دینا اور لینا

مگر کافر سے سود لینا جائز ہی ۹ سحر یعنی جادو ۱۰ اجھوٹی قسم کہانا ۱۱ شراب پینا ۱۲ جوا کھیلنا
۱۳ حضرت رسول خدا اور ائمہ ہدی علیہم السلام سے بیعت و عہد کرکے اُس بیعت و عہد
کا توڑنا ۱۴ احرام مکہ مین وہ امور کرنا کہ جنھین شارع نے منع کیا ہو مثل شکار وغیرہ ۱۵ رحمت
خدا سی مایوس ہونا ۱۶ عذاب خدا سی بے پروائی کرنا اور اپنے تئین امون سمجھنا ۱۷ خرید و فروخت
مین کم دینا اور زیادہ لینا ۱۸ غنا یعنی گانا ۱۹ لواطہ اور عذاب اُسکا شدید ہی ۲۰ وہ مال
جو کہ مجاہدین جہاد کرکے لائے ہون اُسکا چرانا بلکہ ہر قسم کی چوری کرنا ۲۱ غیبت مومنین سوا
اُن مقامات کے جو کہ مستثنے ہین ۲۲ اُن فرائض کا ترک کرنا کہ جنکا واجب ہونا قرآن سی ثابت
ہی مثل نماز وغیرہ ۲۳ اسراف یعنی بیجا مال کا صرف کرنا ۲۴ دروغ نسبت بخدا و رسول بلکہ
ہر قسم کا دروغ ۲۵ مرے ہوئے حیوان کا اور سور کے گوشت کا اور اُس حیوان کا گوشت
کا بلا ضرورت کہانا کہ جو سوا نام خدا کے ذبح کیا گیا ہو ۲۶ گواہی حق کا چہپانا بیان اُن
گناہون کا کہ بعض احادیث اور اقوال بعض علمای دین سی کبیرہ ہونا اُن کا ثابت ہوتا ہی
۲۷ مال کو حرام مین صرف کرنا ۲۸ جو شخص دیار کفر سے بلاد اسلام مین آکر مقیم ہوا ہو ایسے
شخص کا بلاد اسلام سی پہر دیار کفر مین جاکے رہنا اور دور نہین ہی کہ اس زمانہ مین ایسے
شہرون مین مقیم ہونا کہ جس مین کوئی عالم نہ ہون کہ اس سی مسائل دین دریافت کئے جائین
اسی حکم مین شامل ہو ۲۹ گناہان صغیرہ پر اصرار کرنا ۳۰ گناہان صغیرہ کو حقیر سمجھنا ۳۱ سب
سنتونکو خفیف جان کے ترک کرنا ۳۲ کعبۂ معظمہ کا خفیف سمجھنا ۳۳ مسلمانون پر ظلم
کرنا ۳۴ لہو و لعب مین مثل دف و طنبور و نائے وغیرہ مشغول ہونا ۳۵ رشوت لینا
۳۶ ظالمونکے ظلم کرنے مین مدد کرنا ۳۷ لوگون کے مال مین چوری کرنا ۳۸ لوگون
سے خلاف عہد کرنا ۳۹ قطع رحم یعنی عزیزون سے رعایت نہ کرنا ۴۰ کہانت یعنی امور
آئندہ کے بسبب تسخیر جن وغیرہ خبر دینا ۴۱ اس سال مین کہ استطاعت ہوجائے بدون
عذر حج نہ کرنا ۴۲ مست کرنے والی چیز کا پینا اگرچہ غیر شراب انگور ہو ۴۳ کسی شخص پر بہتان

وافترا کرنا ۴۳ سلاح پانے کا لوگونکو نہ لینے دینا ۴۴ پیشاب سے احتراز نہ کرنا ۴۵ ایسا کام کرنا کہ جسکے سبب سے لوگ اس شخص کی مان اور باپ کو گالی دین ۴۶ ایسی وصیت کرنا کہ جسمین وارثون کا ضرر ہو ۴۷ قضای خدا سے کراہت رکھنا اور قضای الٰہی کی شکایت کرنا ۴۸ تقدیرات خدا پر اعتراض کرنا ۴۹ تکبر اور غرور کرنا ۵۰ حسد ۵۱ مومنون سے عداوت کرنا اور ان سے نہین ڈرنا ۵۲ سخن چینی کہ باعث ضرر ہو ۵۳ کسی مومن کا ناحق کوئی عضو قطع کرنا ۵۴ حرام مین واسطہ ہونا ۵۵ بری باتون کا حکم کرنا اور اچھی باتون سے منع کرنا ۵۶ خلاف وعدہ کرنا بنابر قول بعض علما ۵۷ مومنون پر لعنت کرنا اور انہین گالیان اور آزار دینا ۵۸ مومنون پر گمان بد لیجانا ۵۹ مومنون کو سرزنش بیجا کرنا ۶۰ مومنون کے چھپے ہوے عیبون کا تجسس کرنا ۶۱ مومنون کا حقیر جاننا ۶۲ غلام اور لونڈیکو اس حد سے کہ جسکے مستحق ہون سزا دینا ۶۳ شارع عام یعنی مسلمانون کا راستہ بند کرنا ۶۴ اپنے عیال کو ضائع کرنا اور انکی خبر گیری نہ کرنا ۶۵ امر ناحق مین جمعیت کو دخل دینا ۶۶ امر دین مین بدعت پیدا کرنا ۶۷ امر بمعروف اور نہی منکر ترک کرنا یعنی اگر کوئی شخص واجبات کو ترک کرے مثل نماز وغیرہ تو خلق پر واجب ہے کہ اس سے کہین کہ نماز پڑھو ہی اور اگر نمانے تو اسپر شدت کرین اور اسی طرح اگر کوئی شخص کسی معصیت کا مرتکب ہو تو اوس معصیت سے منع کرنا بھی واجب ہے اور امر دین مین نصیحت سے سکوت کرنا در ان حالیکہ شرائط وجوب پائے جائین گناہ کبیرہ ہے ۶۸ مجلس شراب مین بے ضرورت بیٹھنا ۶۹ اہل بدعت کے ساتھ ہمنشینی کرنا ۷۰ جھوٹی گواہی دینا ۷۱ باوجود مقدرت حق مردم نہ دینا ۷۲ فحش زبان پر جاری کرنا ۷۳ دو زبان ہونا ۷۴ خون پینا ۷۵ زکوٰۃ واجب کا نہ دینا ۷۶ داخل نسب اور خارج نسب ہونا یعنی اپنی قوم بدل کے دوسری قوم مین داخل ہونا ۷۷ حرام چیزون کا اور کل نجاستون کا کھانا ۷۸ ماہ رمضان کے روزے نرکھنا ۷۹ مسلمانون کو فریب دینا ۸۰ اپنے شہر کے اور اپنے قوم و قبیلہ کے بد لوگون کو شہر غیر اور محلہ غیر اور قوم غیر کے نیکون سے بہتر جاننا ۸۱ غیبت کا سننا ۸۲ عبادتون مین سمعہ و ریا کرنا

فصل پہلی سود کہانیکے عقاب مین

واضح ہو کہ سود کہانا اکبر کبائر سے ہے قرآن مین کئی مقام پر حق تعالی ربا کی مذمت فرماتا ہی اور
حدیثین مذمت ربا مین کثرت سے وارد ہین چنانچہ کافی مین حضرت صادق علیہ السلام سے
منقول ہی کہ ایک درہم ربا گناہ وعقوبت مین ستر زنا سے زیادہ ہی جو کہ محرم سے واقع ہو مثل
مان اور بہن کے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ سود کہانے والا اور کہلانے
والا اور لکہنے والا اور گواہ سود کا سب برابر ہین اور ایک حدیث مین ان سب پر لفظ
لعنت وارد ہے اور دوسرے حدیث معتبر مین سود خوار کے حق مین وارد ہوا ہے امام
علیہ السلام فرماتے ہین کہ اگر خدا مجہے قدرت وتمکن دی تو مین سود خوار کے سر کو جدا کردون
اور مذمت ربا مین احادیث کثیرہ وارد ہین اس سے زیادہ کیا مذمت ہوگی کہ ایک درہم ربا ستر
زنا سے کہ جو زنا ان محرم سے واقع ہو بدتر ہے اور احادیث مذمت کی بہت ہین معاذ اللہ من
ذلک اور ربا کے معنی یہ ہین کہ جب کسی جنس کو اسی جنس کی عوض مین بیچے یا قرض دی یا کسی
اور معاملہ مین دی اور وہ جنس پیمانہ سے بکتی ہو یا وزن اسکا کیا جاتا ہو تو جسقدر دیا ہی
اس سے زیادہ لینا سود ہی اور جب جنس مختلف ہوجاے تو پھر زیادتی اور کمی مین اختیار ہی
پس اگر تولہ بھر چاندیکو دو تولہ سونے کے عوض مین بیع کرین تو یہ بیع صحیح ہی اور اگر ایک روپیہ
کو ایک اشرفی سے معاوضہ کرین تو بھی صحیح ہی مگر جب روپیہ کو بیع کرے یا معاوضہ کرے یا
قرض دے تو عوض مین اسکے ایک روپیہ سے زیادہ نہین لے سکتا اگر ایک روپیہ اور دو
پیسہ لے تو دو پیسہ لینا سود ہوجائے گا پس جو چیزین کہ تولنے کی نہ ہون اور پیمانہ سے
بھی ان کا حساب نہ ہوتا ہو مثل کپڑے اور لباس کے تو اس مین سود نہین
ہے یعنی ایک جامہ کو دو جامہ سے اور ایک گز کپڑے کو دس گز سے بیع کرنا درست ہی

طریقہ معاملہ شرعی

تاکہ سود سے نجات ہو جب ایسے معاملہ کی ضرورت ہو کہ جس مین سود لازم آتا ہی یا قرض لینا

منظور ہی اور قرض دینے والا بے سود نہین دیتا ہو تو چاہیئے کہ دو جنس سے معاملہ کرے مثلاً
سو روپیہ سے معاملہ کرتا ہی یا قرض لیتا ہی تو ایک اشرفی پندرہ روپیہ کی یا گنی دس روپیہ کی
لیے باقی روپیہ ہون اور مجموع مقابل سو روپیہ کے ہو جاوے اور اسکے عوض مین ایک سو
دس یا ایک سو بیس یا جسقدر زیادہ ہو دے سکتا ہی اور لے سکتا ہی یا سو روپیہ اسطور
پر دے یا لے کہ ایک روپیہ کے پیسہ ہون باقی ننانوی روپیہ ہون اسکے عوض مین ایک
سو دس روپیہ لینا اور دینا جائز ہی غرض ایک جانب روپیہ کے ہمراہ کوئی کپڑا یا رومال
یا ٹوپی یا مثل اسکے کوئی شے اگرچہ کم قیمت ہو اور مجموع کی بیع ہو یا معاملہ اس سے واقع ہو
تو عوض کے روپیہ مین زیادتی جائز ہے اور دونون طرف سے دو جنسین ہون تو یہ
درست ہے عوام اس حیلہ شرعی کو برا جانتے ہین اور طعن و تشنیع اس فعل پر کرتے ہین
یہ طعن انکے اغواے شیطان سے ہی جس امر کو خدا و رسول نے حرام کیا ہی وہ حرام ہی جسکو حلال
کیا ہو وہ حلال ہو اس طعن کا نتیجہ یہ ہی کہ آخر کو وقت ضرورت مرتکب فعل حرام ہوتے ہین
اور صریح سود کھاتے ہین شیطان کا مطلب حاصل ہو جاتا ہی سو مومنین کو چاہیئے کہ شیطان
کے اغوا پر عمل نہ کرین اور طریقہ معاملہ شرعی کو یاد رکھین تا حرام سے نجات ہو اور باعث
خوشنودی خدا و رسول کا ہو اسواسطے کہ کئی حدیثون مین معصوم نے اس طریقہ کی اجازت
دی ہی اور ایک حدیث کا خلاصہ مضمون یہ ہی کہ قباحت نہین اگر ہزار درہم اور ایک
دینار کو بعوض مین دو ہزار درہم کے اور اسی حدیث کے آخر مین ہی نِعمَ الشَّیءُ الفِرارُ
مِنَ الحَرامِ اِلَی الحَلالِ یعنی خوب چیز ہے بھاگنا حرام سے طرف حلال کے واضح ہو کہ یہ طریقہ
یعنی دو جنس کی بیع یا قرض یہ بہت خوب طریقہ ہے علاوہ اسکے اور طریقے بھی سود سے
نجات پانے کے ہین مثلاً یہ سو روپیہ ہبہ کرے دوسرا شخص ایک سو دس روپیہ کو ہبہ کرے
یا یہ کہ ایک شخص دوسرے شخص کو سو روپیہ قرض دے اور وہ شخص اسکو ایک سو دس روپیہ
قرض دے بعد اسکے ہر شخص اپنا حق معاف کر دے مگر یہ لازم ہے کہ دیتے وقت شرط نکرے

کہ تم بھی ہمکو قرض دینا یا ہبہ کرنا مگر پہلی صورت بہتر ہے کہ نقصان کسی طرح کا اس مین نہ ہوگا اور
یہ بھی ایک طریقہ حیلہ شرعی کا ہے کہ زید نے سو روپیہ اپنا بعوض ایک نگینہ یا رومال کے بیع
کیا اور رومال یا نگینہ لیا بعد اسکے اس رومال کو اُسی شخص کے ہاتھ پھر ایک سو دس روپیہ
کو بیع کیا کہ وہ شخص چار مہینے کے بعد ایک سو دس روپیہ دیگا یہ صورت بھی جائز ہے مسئلہ
گیہوں اور گیہوں کا آٹا اور روٹی سب ایک حکم مین ہین یعنی سیر بھر آٹا تین پاؤ روٹی
سے بیع کرنا صحیح نہین ہے اگر آٹے کو روٹی کے عوض مین دے تو چاہیے کہ سیر بھر آٹے کے
عوض مین سیر بھر روٹی بھی دے اور جسوقت دودھ کو بالائی سے یا دہی سے بیع کرے
تو چاہیے کہ مساوی ہو اور اسی طرح مسی ظروف کو اگر پیسہ سے بیع کرے مثلاً چار آنہ یا آٹھ
آنہ سے تو چاہیے کہ ظرف اور پیسہ مساوی ہوں اور چاندی سے بیع کرنا بہتر ہے کہ پھر
اشکال نرہے گا مسئلہ درمیان مسلم اور کافر کے ربا نہین ہے یعنی اگر مسلم کافر سے زیادہ
لے تو جائز ہے اور اگر کافر کو سود دے تو جائز نہین ہے مسئلہ درمیان پدر و پسر کے
اور درمیان زن و شوہر کے بھی ربا نہین ہے یعنی ہر ایک کو دوسرے سے زیادہ لینا جائز
ہے اور درمیان دادا اور پوتے کے سود جائز نہین ہے اور اسی طرح ماں اور بیٹیا ایک
دوسرے سے معاملہ مین زیادہ نہین لے سکتا اسواسطے کہ حدیث مین اجازت خاص پدر و پسر کے باب مین وارد ہوئی ہے

فصل دوسری مذمت غیبت مین

حق تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے

یا ایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا
ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم
یعنی ای گروہ مومنین پرہیز کرو اور ترک کرو بہت سے گمانوں سے تحقیق کہ بعضے گمانوں سی
گناہ ہے اور تجسس اور تفحص عیوب کا آدمیونکے نہ کرو اور غیبت نہ کرین بعض لوگ تم مین سے
بعض لوگوں کے یعنی آپس مین ایک دوسری کی غیبت نہ کرو آیا دوست رکھتا ہے کوئی شخص

تم مین سے کہ اپنے برادر مومن مردہ کا گوشت کہاے حالانکہ اپنے برادر مردہ کے گوشت کہانے سے
کراہت رکہتے ہو پس غیبت سے بہی کراہت رکہو کہ یہی حال غیبت کا بہی ہے اور ڈرو اور پرہیز
کرو عذاب الٰہی سے بتحقیق کہ حق تعالیٰ زیادہ قبول کرتا ہے توبہ کو اور زیادہ مہربان ہی
اور کتاب عین الحیواۃ مین منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم نے
ابوذر غفاری سے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر تم اپنے تئین غیبت سے باز رکہو پس
بتحقیق کہ غیبت زنا سے سخت تر ہے ابوذر نے عرض کی ما ن باپ میرے فدا ہون آپ پر
یا رسول اللہ غیبت زنا سے کس لیئے سخت تر ہے حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ اگر آدمی
زنا کرتا ہے اور بعد اُسکے توبہ کرتا ہے تو خدا اُسکی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہ غیبت
اُسوقت تک نہین بخشا جاتا جب تک وہ شخص نہ عفو کرے کہ جسکی غیبت کی ہے اے ابوذر
گالی دینا مسلمان کو فسق ہے اور قتل کرنا اُسکا کفر اور کہانا اُسکے گوشت کا گناہان الٰہی
سے ہے اور حرمت اُسکی مال کی مثل اُسکے خون کے حرمت کی ہے ابوذر نے عرض کی
یا رسول اللہ غیبت کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا یاد کرنا اپنے برادر مومن کو ساتھ ایسی
چیز کے کہ جسے وہ مکروہ جانے ابوذر نے عرض کی یا رسول اللہ اگر اُس شخص مین وہ صفت
کہ جو ذکر کیا جاوے موجود ہو توبہی غیبت کا اطلاق ہوگا حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اپنے
برادر مومن کو اُس چیز کے ساتھ یاد کرو کہ جو اُس مین موجود ہو تو بتحقیق کہ تم نے اُسکے
غیبت کی اور جسوقت کہ تم اُسکو ساتھ اُس خصلت کے یاد کرو کہ جو اُس مین نہ ہو تو وہ
بہتان ہے اے ابوذر جو شخص کہ اپنے برادر مسلمان کی غیبت کو رد کرے خدائے عز وجل
پر واجب ہے کہ اُسے آتش جہنم سے آزاد فرمائے اے ابوذر جس شخص کے سامنے
اُسکے برادر مسلمان کی غیبت کیجاے اور وہ شخص اُس برادر مسلم کی نصرت کرے
تو خدائے تعالےٰ اُسکی دنیا اور آخرت مین نصرت و مدد کرے گا اور اگر یہ شخص باوجود
استطاعت نصرت نہ کرے تو خدا دنیا اور آخرت مین اُسے ذلیل و خوار کرے گا اور

بیان معنی غیبت

بعضی علما نے تعریف غیبت اس عبارت سے کی ہے کہ یاد کرنا مومن کا اُسکے حالت غیبت
مین اس عنوان سے کہ اگر وہ سنے تو ناخوش اور آزردہ ہو اور اکثر علما رضوان اللہ علیہم نے
اسطور پہ تعبیر کی ہو کہ آگاہ کرنا حالت غیبت مین انسان معین کے اُس امر پہ کہ اگر وہ امر
اُسکے روبرو بیان کیا جاوے تو اسکو برا اور مکروہ معلوم ہوا اور جو کچھ بیان ہو وہ اُس
شخص مین پایا بھی جاوے اور وہ امر عرف مین نقص اور عیب سمجھا جاوے اور قید انسان
معین کے اسواسطے ہے کہ اگر شخص معین نہ ہو تو غیبت نہین ہے مثلاً کوئی شخص بیان کرے
کہ ایک شخص اس شہر کا فلان عیب رکھتا ہے تو اطلاق غیبت نہ ہوگا ہان اگر اسطور سے
کہے کہ ساتھ قرینہ سے سمجھ جاوے تو البتہ غیبت ہوجائیگی ہرچند نام نہ لے اور یہ قید
کہ عیب اُس شخص مین پایا جاوے اسواسطے ہے کہ اگر وہ صفت جو بیان ہوئی اُس شخص
مین نہ ہو تو غیبت نہین ہے بلکہ بہتان ہے پس غیبت وہ ہے جو سچ ہو اور آگاہ کرنے
کی لفظ اسواسطے ہے کہ اگر زبان سے نہ کہے بلکہ نقل اُسکے چلنے کی یا کلام کی یا لباس وغیرہ کی
کرے تو یہ بھی غیبت ہے یا خط مین کسی عیب کو لکھے یا آنکھ سے اور ابرو سے اشارہ
کرے تو بھی غیبت ہے یا اور یہ قید کہ وہ امر عرف مین عیب سمجھا جاوے اسواسطے ہے کہ اگر
کوئی شخص کسی کی تعریف کرے اور وہ برا مانے تو یہ غیبت نہین ہے اور جو عیب کہ ذکر
اوسکا باعث آزردگی مومن ہو تو وہ غیبت ہے خواہ وہ عیب خلقت مین ہو مثلاً کہے
کہ بہرا یا لنگڑا یا کانا خواہ وہ عیب اعمال وافعال مین ہو مثلاً کہے کہ فلان شخص فاسق ہو
یا بہت برا آدمی ہے یا کاذب یا بخیل ہے خواہ وہ عیب نسب کا ہو مثلاً کہے کہ نسب اسکا
رذیل ہے یا جولاہے کا بیٹا ہے یا قوم کا پاجی ہے اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام
سے معنی غیبت اس طرح منقول ہین کہ حضرت نے فرمایا غیبت وہ ہے کہ شان مین کسی برادر
مومن کے وہ امر کہے کہ خدا نے اُسکو پوشیدہ رکھا ہو اور بہتان وہ ہے کہ حق مین کسی
مومن کے وہ بات کہے کہ اُس مین نہ ہو اور کبھی اطلاق غیبت کا اون معنون پہ ہوتا ہی

بیان معنی غیبت

کہ جو شامل بہتان ہی چنانچہ روایت معتبرہ مین منقول ہی کہ راوی نے حضرت صادق علیہ
السلام سے پوچھا کہ غیبت کی تعریف کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ غیبت وہ چیز ہے کہ کسی
مومن کو تم بدی سے نسبت دو کہ وہ برائی اُس مین نہ ہو یا یہ کہ وہ برائی اُسکی ظاہر کرو
کہ خدا نے اُسکو پوشیدہ رکھا ہوا اور وہ برائی حاکم شرع کے سامنے گواہی سے ثابت
نہ ہوتا کہ حد اُسپر جاری کیجاے اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول
ہے کہ جو شخص کسی برادر مومن کی غیبت کرے بغیر اسکے کہ درمیان مین ان دونون کے
عداوت ہو تو شیطان اُسکے نطفہ مین شریک ہے اور بسند معتبر جناب امیر المومنین
علیہ السلام سے منقول ہے کہ پرہیز کرو غیبت مسلمان سے تحقیق کہ مسلمان اپنے برادر
مسلمان کی غیبت نہین کرتا اس لیئے کہ خدا نے قرآن مجید مین غیبت کی ممانعت فرمائی ہے
اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالے خانہ
پر از گوشت اور گوشت فربہ کو دشمن رکھتا ہے بعض اصحاب نے عرض کی یا ابن رسول
اللہ ہم گوشت کو دوست رکھتے ہین ہمارے گھر گوشت سے خالی نہین رہتے حضرت
نے ارشاد فرمایا کہ یہ مراد نہین ہے جو تم سمجھے ہو بلکہ مراد خانہ پر از گوشت سے وہ گھر ہے
کہ جس مین آدمیون کا گوشت غیبت سے کھاتے ہین یعنی اہل اُس مکان کے لوگون کی
غیبت کرتے ہین اور گوشت فربہ سے مراد ہے کہ چلنے مین تبختر کرے بسند معتبر
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ آدمیون پر گمان بد بیجا سے
پرہیز کرو تحقیق کہ گمان بد بدترین دروغ ہے اور بندہ خدا مین باہم دیگر برادری کرو
جیسا کہ خدا نے تمہین حکم فرمایا ہے اور برے نام و لقب سے لوگون کو یاد نہ کرو
اور اونکے عیبون کا تجسس و تفحص نہ کرو اور باہم فحش و غیبت اور تنازع اور
دشمنی اور حسد نہ کرو ہر آئینہ حسد ایمان کو کھا جاتا ہے جس طرح آگ خشک لکڑی کو کھا جاتی
ہے اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے برادر مومن کو

اسکے غیبت مین بہ نیکی اور اون اوصاف سی یاد کرو کہ جن اوصاف کو تم غائبانہ اپنے
نسبت مین چاہتے ہو اور دوسرے حدیث مین ارشاد فرمایا کہ کوئی ورع اور پرہیزگاری
اس امر سی نافع تر نہین ہے کہ انسان محارم الٰہی اور ایذا رسانے اور غیبت مومن
سے پرہیز کری اور حدیث مین وارد ہے کہ حق تعالے نے حضرت موسی علی نبینا و
علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ صاحب غیبت اگر توبہ کرے گا تو سب اہل بہشت کے آخر
مین داخل بہشت ہوگا اور اگر توبہ نہ کرے گا تو سب اہل جہنم سے پہلے داخل جہنم ہوگا
اور بسند معتبر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ روزہ دار ہمیشہ
تک عبادت خدا مین ہے کہ جب تک کسی مسلمان سے غیبت نہ کرے **بیان غیبت
سننے کا** واضح ہو کہ اگر غیبت سننے والا اس غیبت کی تصدیق کرے یا از روے
خواہش غیبت مومن کان لگا کر سنے تو علما مین قول مشہور یہ ہے کہ وہ بھی مثل غیبت
کرنے والے کے ہوگا چنانچہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہما السلام سے
منقول ہے کہ غیبت سننے والا بھی مثل غیبت کرنے والے کے ہے اور ظاہر بعض
احادیث معتبرہ اور کلام اکثر علما کا یہ ہے کہ جہانتک ممکن ہو چاہیئے کہ سامع رد غیبت
کرے اور منع کرے اور اپنے برادر مومن کی مدد کرے اور اگر نہ ہوسکے تو اس جگہ
سے اٹھ جائے اگر اٹھ جانے پر بھی قادر نہ ہو تو دل سے کراہت رکھے اور اوس
غیبت پر راضی نہ ہو جیسا کہ روایت معتبرہ مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے
منقول ہے کہ اگر کوئی شخص کسی برادر مومن کے کسی مومن کے سامنے غیبت کرے
اور یہ شخص اس دوسرے مومن کی نصرت و یاری کرے تو خدائے تعالے اوسکی دنیا
و آخرت مین مدد کرے گا اور جو شخص باوجود قدرت مدد نہ کرے اور رد غیبت
نہ کرے تو خدا اسکو دنیا و آخرت مین پست کرے گا **بیان کفارۂ غیبت** مومن کو
لازم ہے کہ غیبت سے پرہیز کرین اور توبہ کرین چونکہ غیبت حق الناس ہی چاہیئے

بیان غیبت سننے کا
بیان کفارۂ غیبت

جس شخص کی ہتک کی ہے جہان تک ممکن ہو اسکو ذکر خیر سے یاد کرین اور ان معائب کو اسکی خاطر سے دور کرین اور کفارۂ غیبت یہ ہے کہ اس شخص سے کہ جسکی غیبت کی ہے بخشوا ئین اور عفو اور بحل کرائین چنانچہ حدیث ابو ذر سے اور دوسری حدیث سے جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے معلوم ہوتا ہے کہ غیبت زنا سے بدتر ہے اور خدا غیبت کنندہ کی توبہ قبول نہین کرتا ہے یہانتک کہ صاحب حق اوس شخص کو حلال کر دے اور بعض حدیثون سے ثابت ہوتا ہے کہ کفارۂ غیبت اس شخص کیواسطے کہ جسکی غیبت کی ہے استغفار کرنا ہے چنانچہ بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے پوچھا یا حضرت کفارۂ غیبت کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ جسوقت تو اوسکو یاد کرے تو حق تعالے سے اسکے لیئے استغفار کر جناب آخوند مجلسی فرماتے ہین کہ جمع ان حدیثون مین اس طرح ہو سکتی ہے کہ اگر صاحب حق نے سنا ہو اور ابراء ذمہ اس سے ممکن ہو تو براءۃ ذمہ اوس سے طلب کرنا چاہیئے اور اگر نہ سنا ہو یا اگر سنا ہو مگر ابراء ذمہ اس سے نہین کر سکتا ہو اس وجہ کہ وہ مر گیا ہو یا غائب ہو تو اسکے لیے استغفار کرنا چاہیے اور احتیاط یہ ہے کہ اگر اس نے نہ سنا ہو تو بھی اس سے بخشوا لے مگر یہ کہ باعث اوسکی آزردگی اور ایذا کا ہو اور اس صورت مین مجمل طور پر اگر اس سے ابراء ذمہ کر سکے تا کہ وہ آزردہ نہ ہو تو احوط یہ ہے کہ باجمال استغفار چاہے اور اسے ترک نکرے واللہ یعلم بالصواب

بیان کفارۂ غیبت

بیان ان مقامات کا جہان غیبت جائز ہے

بیان اون مقامات کا جہان غیبت جائز ہے

مخفی نرہے کہ علما نے چند مقام مین غیبت کو استثنا کیا ہے پہلے یہ کہ اگر کسی شخص نے کسی پر ظلم کیا ہو اور وہ مظلوم کسی شخص کے پاس آئے اور اظہار کرے کہ فلان شخص نے مجھپر ظلم کیا ہے تا کہ وہ شخص کچھ تدبیر دفع ظلم کرے اگر وہ شخص قدرت رکھتا ہو کہ اس ظلم کو دور کرے تو اوسوقت مین کہنا اور سننا دونون جائز ہین دوسری

بروقت مشورہ نصیحت کرنا یعنی اگر کوئی شخص کسی سے ازراہ مشورہ پوچھے کہ زید کیسا شخص ہی بدمعاملہ ہی یا نیک ہی ہمین منظور ہے کہ زید کے ساتھ عقد کیا جاسے یا کچھ معاملہ اُس سے منظور ہی تو لازم ہے کہ مشورہ نیک دی اور اگر بدی زید کی معلوم ہو تو بیان کرے تیسری بدعت اہل بدعت کی ہی جو لوگ فریب خلائق کو دیتے ہین اور ضرر دین مین پہونچاتے ہین مثلاً وعظ مین یا مجمع خلائق مین مضامین باطلہ اور دروغ ذکر کرتے ہین پس واجب ہے لوگون پر خصوصاً علما پر کہ اظہار و اعلان اونکی بدعت و دروغ کا کرین چوتھی اگر کوئی شخص مشہور ساتھ کسی وصف کے ہو اور وہ صفت ظاہر ہو مثل اسکے کہ نابینا ہے یا لنگڑا ہے تو بعض علما فرماتے ہین کہ اوس صفت کا بیان کرنا جاہیے اور بعض فرماتے ہین کہ اُس صورت مین جائز ہی کہ جب تمیز و پہچان اُس آدمی کی اِس صفت خاص سے ہو اور جناب اخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ احتیاط یہ ہے کہ جب تک ممکن ہو اس عبارت سے بیان نہ کرین کہ وہ شخص سننے تو آزردہ ہو اور عرفاً موجب نقصان ہو مثلاً کہین کہ فلان شخص اندھا یا کانا یا تھا بلکہ اس عبارت کی جگہ اور عبارت سے تعبیر کرین مثلاً کہین کہ فلان بزرگ جو آنکھ سے معذور ہین وہ تشریف لائے تھے مگر بعض حدیثون سے ثابت ہوتا ہے کہ عیب ظاہر کہنا جائز ہے جیسا کہ بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ غیبت وہ ہے کہ برادر مومن کے حق مین ایسی بات کہے جو خدا نے پوشیدہ کی ہو مگر جو چیز کہ اُس شخص مین ظاہر ہو مثلاً تیزی اور غصہ اور جلدی وغیرہ تو یہ غیبت نہین ہے اور بہتان وہ ہے کہ جو چیز اُس شخص مین نہ ہو اُسے بیان کرے پانچوین مستثنی ہے غیبت اُس جماعت کی جو علانیہ مرتکب گناہ ہوتے ہین اور اظہار گناہون کا کرتے ہین مثل اہل منصب جور کہ منصب اُنکے عین فسق ہین اور علانیہ مرتکب اوسکے ہوتے پس اگر اون گناہون کو جو علانیہ کرتے ہین اور سب لوگ جانتے ہین کوئی شخص بیان کرے تو غیبت نہین ہے مثلاً کہے کہ فلان شخص فلان شہر کا حاکم ہے اور یہ کہنا اُسے بھلا معلوم ہو اور یہ غیبت مین شرط ہے کہ وہ شخص اوس ذکر کو مکروہ جانے

اور اگر کوئی مجمع خلق مین گناہ کرتا ہے اور اخفا نہین کرتا لیکن اگر گناہ کو اسکے ذکر کرتے ہین
تو وہ آزردہ ہوتا ہی تو مشہور یہ ہے کہ یہ بھی غیبت نہین ہے پس اگر ایسے شخص کی مذمت کرین
تو جائز ہے اور جو گناہ اور عیب جس شخص کا مخفی ہو اگر اسکو ظاہر کرے تو اُس مین اختلاف
ہے جناب اخوند مجلسی اعلے اللہ مقامہ فرماتے ہین وہ یہ نہین ہے کہ مذمت اسکی اُس گناہ پر
کہ جو گناہ علانیہ کرتا ہے باوصفیکہ شرائط نہی عن المنکر بنیائے جاوین جائز ہو لیکن گناہان
مخفی کو ذکر نہ کرنا اولے اور احوط ہے اور استثنا مین اس فرقہ کی احادیث بکثرت وارد ہین
چنانچہ بسند معتبر حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کو غائبانہ کوئی
یاد کرے اوس چیز سے کہ اُس مین ہو اور لوگ اسکو جانتے ہون تو یہ غیبت نہین ہے اور
اگر اُس چیز سے یاد کرے یا اوس خصلت سے کہ لوگ اُس کو نجانتے ہون تو یہ غیبت ہے اور
اگر اُس چیز سے یاد کرے کہ اُس مین نہ ہو تو یہ بہتان ہے اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سے منقول ہے کہ جسوقت فاسق علانیہ فسق اور گناہ کرے تو اوسکا کچھ احترام
نہین ہے اور غیبت اوسکی حرام نہین ہے اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ التحیۃ والثنا
سے منقول ہے کہ تین آدمیون کی حرمت نہین ہے اول اہل بدعت کہ انھی طرف سے دین
مین کوئی بدعت پیدا کرے اور دوسرے امام جائر اور تیسرے فاسق کہ جو علانیہ فسق
کرتا ہو اور بسند معتبر جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حرمت فاسق کی سب سے کمتر ہی

فصل تیسری مذمت بہتان اور تہمت مومن اور نسبت برادر مومن گمان بد کرنے مین

بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن یا مومنہ
پر اُس چیز سے بہتان کرے کہ جو اُس مین نہ ہو تو حق تعالی اوس شخص کو طینت خبال مین
رکھیگا تاکہ اپنے عہد کو پورا کرے اصحاب نے حضرت سے استفسار کیا کہ طینت خبال کیا چیز
ہے حضرت نے فرمایا کہ طینت خبال وہ چرک ہے کہ جو فرج زنا کارون سے نکلتی ہے اور

(حاشیہ) فصل (۳) در مذمت بہتان اور تہمت مومن

بسند معتبر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی کہ جو شخص کسی مومن یا مومنہ پر بہتان کرے اور اُسکے حق مین وہ بات کہے کہ جو اُس مین نہو تو خدائے تعالے روز قیامت اُسکو ایک آتش کے ٹیلے پر بٹھائیگا تاکہ اپنے عہدۂ سخن کو پورا کرے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ لوگون پر گمان بد بیجا نے سے پرہیز کرو گمان بد بدترین دروغ ہے اور بسند معتبر منقول ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا کہ درمیان حق و باطل کسقدر فاصلہ ہے حضرت نے فرمایا کہ چار انگشت کا بعدازان حضرت نے چار انگلیون کو اپنی آنکھ اور کان کے رکھا اور فرمایا کہ جو کچھ تو اپنی آنکھ سے دیکھے وہ حق ہی اور جو کچھ اپنے کان سے سُنے اکثر باطل ہی اور بسند معتبر انہین حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص برادر مومن پر اتہام کرے تو اُسکے دل مین ایمان اِس طرح گھل جاتا ہے کہ جس طرح نمک پانی مین گُھل جاتا ہے اور دوسرے حدیث مین فرمایا کہ جو شخص اپنے برادر دینی کو متہم کرے تو اس سے حُرمت ایمانی زایل ہوجاتی ہے اور بسند معتبر جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے برادر مومن کے امور کو محمل نیک پر حمل کرو تاوقتیکہ دوسرا محمل نپاؤ اور گمان بد نہ لیجاؤ اُس کلمہ سے کہ جو تمہارے برادر مومن سے صادر ہو یہان تک کہ تمہارے لیئے کوئی محمل نیک حاصل ہو اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ اپنے برادر مومن کے امور کے واسطے کوئی عذر ڈھونڈھو پس اگر کوئی عذر نہ ملے تو پھر تلاش کرو شاید کہ محمل نیک پایا جائے اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہمارے شیعون کی نسبت بدی کا حکم کرنے مین جلدی نہ کرو کہ اگر ایک قدم اونکا لغزش کھاتا ہے تو دوسرا قدم ثابت رہتا ہی اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہے کہ نزدیک ترین احوال آدمی کا بکفر یہ ہے کہ کسی شخص دینی مین برادری رکھتا ہوا اور اسکے عیوب اور لغزشون کو یاد رکھے تا ایک روز اُسکو ان عیوب پر ملامت کرے اور بسند معتبر حضرت رسول صلی اللہ

در بیان مذمت بعضان از تہمت مومنین

علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہو کہ جو شخص کسی مومن کا گناہ فاش کرتا ہو تو مثل اسکی ہو کہ خود اُسنے گناہ کیا اور جو کسی مومن کو کسی گناہ پر سرزنش کرے تو نہ مرے گا یہان تک کہ اُس گناہ کا خود مرتکب ہوا اور دوسری حدیث مین منقول ہو کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کو ملامت اور سرزنش کرے تو خدا اوسکو دنیا و آخرت مین سرزنش و ملامت کرے گا

فصل چوتھی مذمت حسد مین

فصل (۴) مذمت حسد مین

کہ غیبت کا منشاء اصلی اکثر آدمیون مین یہی ہوتا ہے مخفی نہ رہے کہ حسد بدترین صفات ذمیمہ نفس سے ہو اور پہلا گناہ خدائے تعالےٰ کا جو روے زمین پر واقع ہوا گناہ شیطان تھا کہ باعث اُس گناہ کا حسد ہوا تھا اور مشہور یہ ہو کہ اظہار حسد گناہان کبیرہ سے ہو اور منافی عدالت ہو اور اصل اُسکے گناہان قلب و امراض نفس سے ہو اور آدمی اسی خصلت سے دنیا مین بھی تکلیف و عذاب مین مبتلی رہتا ہو اور حسد اوسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص چاہے کہ دوسرے شخص سے زوال نعمت ہو جاے اور اُسکا عیش و راحت مین رہنا اسے ناگوار ہو یعنی شخص معین جو کچھہ قسم علم یا مال سے رکھتا ہو وہ اُسکے پاس سے جاتا رہے اور اگر اپنے واسطے بھی چاہتا ہے کہ مثل دوسرے شخص کے اسے بھی علم یا مال حاصل ہو جاے اور اُس شخص کے پاس بھی رہے تو یہ غبطہ ہے اور غبطہ اگر صفات نیک مین ہو تو ممدوح ہو اور حاسد چونکہ محسود سے زوال نعمت چاہتا ہے یعنی جس شخص کو کسی نعمت مین دیکھتا ہو تو آزردہ خاطر ہوتا ہو کہ یہ نعمت اِسے کیون حاصل ہے اور یہ امر ممکن نہین ہے کہ نعمت خدا کل آدمیون سے زائل ہو جائے لہذا وہ ہمیشہ اپنی عادت بد سے شکنجہ محنت مین گرفتار رہتا ہو اور اسی طرح حریص چاہتا ہو کہ کل مال دنیا میرے قبضہ مین آجاے اور ہرگز یہ مطلب اوسکو میسر نہین ہوتا اسی وجہ سے ہمیشہ رنج مین مبتلی رہتا ہے اور صاحب خلق بد ہمیشہ خلق اللہ کے ساتھہ منازعہ کرتا ہو اور یہ ہو نہین سکتا کہ وہ ہمیشہ غالب ہو لہذا رنج و تعب مین مبتلی رہتا ہے اور کل اخلاق ذمیمہ اسی طور پر ہین اور حاسد کو چاہیے کہ تفکر

کرے اور سوچے کہ اہل نعمت نے اسکی تقدیر سے کچھ کم نہیں کیا جس خدا نے ان نعمتوں کو ان لوگوں کو عطا فرمایا کہ وہ قادر ہے کہ وہ چند ان نعمتوں کا اسے بھی دے بلے اسکے کہ انکی نعمتوں سے کچھ کم کرے اور یہ خیال کرے کہ خدا نے مجھے نعمت جو عنایت نہ فرمائی تو اس راہ سے ہے کہ میری خیر اسی مین ہے اگر نعمت دیتا تو میری واسطے وبال ہوتا اور فکر کرے کہ حسد کرنا اور غم وغصہ کہانا میرا محسود کے حق مین کچھ ضرر نہین پہونچاتا اور ضرر دنیا و آخرت کا خود اسی شخص کے واسطے ہوتا ہے اور ان تفکرات سے خداوند تعالے سے متوسل ہوا ور اپنے نفس سے مجادلہ کرے تا حق تعالے اسکو ان صفات ذمیمہ سے نجات بخشے کہ کوئی صفت ازروی عقل کے اس بدتر نہین ہے چنانچہ بسند ہای معتبر حضرات ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین سے منقول ہے کہ حسد ایمان کو کہا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کہا جاتی ہے اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن غبطہ کرتا ہے حسد نہین کرتا اور منافق حسد کرتا ہے غبطہ نہین کرتا

فصل پانچوین سخن چینی اور چغلی کہانے اور مومنین مین عداوت ڈالنے کی مذمت مین

عین الحیواۃ مین منقول ہے جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر صاحب نمیمہ اور سخن چین راحت نہین پاتا عذاب خدا سے آخرت مین اور سخن چین اُسے کہتے ہین کہ ایک شخص کی بات دوسرے سے نقل کرے تاکہ درمیان مین اُنکے عداوت پیدا ہوا اور بسند صحیح حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ حضرت نے صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ مین تمکو خبردون اُن لوگون سے کہ جو تم مین بدترین مردم ہین اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ بتائیے حضرت نے فرمایا کہ بدترین مردم وہ جماعت ہے کہ لوگون مین رفتار سخن چینی اختیار کرتے ہین اور دوستون مین باہمدیگر جدائی ڈالتے ہین اور اس جماعت کے خواہان عیب ہوتے ہین

کہ جو عیوب سے پاک ہیں اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار آدمی داخل بہشت نہ ہونگے کاہن کہ جو باعانت جن خبر دے اور منافق اور جو شخص کہ مداومت کرے شراب پینے میں اور سخن چین اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت موسی علیہ السلام جسوقت خداوند تعالے سے مناجات کرتے تھے انھوں نے ایک شخص کو زیر عرش الٰہی دیکھا عرض کی پروردگارا یہ کون ہے کہ عرش تیرا اسپر سایہ کیے ہے خطاب ہوا کہ یہ شخص نیکو کار تھا اپنے ماں اور باپ کی نسبت میں اور سخن چینی نہیں کرتا تھا اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین آدمی داخل بہشت نہ ہونگے جو خون کرے یا شراب پئے یا سخن چینی کرے اور بسند صحیح منقول ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ شب معراج میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ سر اسکا مثل سر خوک کے تھا اور بدن اسکا مانند بدن خر کے تھا اور ہزار ہزار طرح کے عذابوں میں معذب تھی صحابہ نے عرض کی کہ عمل اس عورت کا کیا تھا کہ مستحق ایسے عذاب کے ہوئی تھی حضرت نے فرمایا کہ وہ سخن چین اور دروغ گو تھی

فصل چھٹی مذمت افشای راز مومن میں

واضح ہو کہ آداب ہمنشینی اور مصاحبت کے بہت ہیں اور عمدہ آداب مجلس یہ ہے کہ راز اہل مجالس فاش نہ کریں کہ اسپر بڑی بڑی مفاسد مترتب ہوتے ہیں اور ہمنشینوں میں امور مخفی اکثر زبان پر آتے ہیں آپس میں ایک دوسرے کی دوستی اور آشنائی پر اعتماد کرکے اپنا راز مخفی نہیں رکھتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اظہار اور ذکر اس راز کا باعث قتل نفوس اور تلف اموال اور عداوت عظیم ہوتا ہے اور یہ بھی ایک قسم سخن چینی کی ہے اور جو راز کہ برادر مومن اس شخص کو سپرد کرے وہ اسکے پاس امانت ہے اور نقل کرنا اسکا بدترین خیانت ہے اسواسطے کہ جس طرح تو نے برادر مومن کا راز دوسرے سے بیان کیا وہ دوسرا تیسرے سے کہیگا اسی طرح تیرے

فصل ششم افشای راز مومن

برادر مومن کا راز اسکے دشمن تک پہونچے گا اور فاش ہو جائے گا ہاں اگر غرض دینی اوس راز کے اظہار سے متعلق ہو تو نقل کرنا اسکا جائز ہے چنانچہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ جو کچھہ مجالس مین گذرتا ہے امانت ہی مگر تین مجلسون کا ذکر امانت نہین ہے اول وہ مجلس کہ جس مین خون ریزی ہو اور دوسرے وہ مجلس کہ جس مین فرج حرام کو حلال کیا جائے تیسرے وہ مجلس کہ جس مین کسی مال کو بناحق و حرام لینا چاہین اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین آدمی سایہ عرش الہی مین ہونگے جس روز کہ سوا ایسے سایۂ عرش کوئی سایہ نہ ہوگا ایک تو وہ شخص کہ اپنے برادر مومن کو کہ خدا کرے دوسرے وہ شخص کہ اپنے برادر مومن کو خادم ہدیہ کرے تیسرے وہ شخص کہ اپنے برادر مومن کا راز پوشیدہ کرے اور واضح ہو کہ جس طرح اسرار مومن کا چھپانا لازم ہے اسی طرح اپنے راز کا بھی اخفا لازم ہی اور لوگون کو اپنے اون امور مخفی پر کہ جنکا اظہار باعث خوف و ضرر ہو مطلع نہ کرنا چاہیئے اور ہر دوست پر اعتماد کرنا یہ بھی خلاف مقتضائے عقلمندی ہی

فصل ساتوین مذمت ترک ملاقات مومن مین

حضرت رسالت آب صلی اللہ علیہ و آلہ نے ابوذر سے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر اعمال اہل دنیا خدائے عز و جل کے سامنے روز دوشنبہ و پنجشنبہ عرض کیے جاتے ہین جو کچھہ کہ اہل دنیا ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک عمل مین لاتے ہین پس ہر بندۂ مومن کے گناہ بخشے جاتے ہین مگر اون دو شخصون کے نہین بخشے جاتے کہ جو دو برادر ایمانی مین باہمدیگر عداوت و کینہ رکھتا ہو پس حکم ہوتا ہے کہ ان دونون کے اعمال چھوڑ دیئے جائیں یہانتک کہ آپس مین صلح کرین اور ان دونون کے درمیان سے کینہ برطرف ہو اے ابوذر اپنے برادر مومن سے بسبب آزردگی دوری اختیار نہ کر بتحقیق کہ برادر مومن سے دوری اختیار کرنے کی وجہ سے اعمال مقبول نہین ہوتے اے

ابوذر مین تجھے کنارہ کشی برادر مومن سے منع کرتا ہون اگر تو کسی برادر مومن سے کچھ بھی دوری اختیار کر تو وہ تیری دوری تین دن تک نہ ہو اور جو شخص اپنے برادر مومن سے تین روز تک بخشم و غضب کنارہ کرے اور اس اثنا مین مر جاے تو وہ سزاوار آتش جہنم ہے اور بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تم چاہتے ہو کہ مین تمکو اُن لوگون سے مطلع کرون کہ جو بدترین مردم ہین اصحاب نے عرض کی ہان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ حضرت نے فرمایا بدترین مردم وہ شخص ہے کہ جو لوگون کو دشمن رکھے اور لوگ اُسے دشمن رکھین اور دوسری حدیث مین وارد ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجکو وصیت کی کہ زنہار لوگون سے مخاصمہ و منازعہ نکرو کہ یہ سر عیوب کو ظاہر کرتا ہے اور عزت کو زائل کرتا ہے اور دوسری حدیث مین منقول ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ اگر دو مسلمان ایک دوسرے سے دوری اختیار کرین اور تین روز اُسی حال پر باقی رہین اور صلح نہ کرین تو اسلام سے نکل جاتے ہین اور اُن دونون مین محبت برطرف ہو جاتی ہے اور جو اُن مین سے بات کرنے مین اپنے برادر مومن سے سبقت کرے تو قیامت مین جلدتر داخل بہشت ہوگا اور بسند معتبر جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ شیطان اُسوقت تک خوشحال رہتا ہے جبتک دو مسلمان ایک دوسرے سے کنارہ کش رہتے ہین اور جسوقت باہم آپس مین ملاقات کرتے ہین تو زانوہای شیطان مین لرزہ و رعشہ ہوتا ہے اور بند اور جوڑ اوسکے ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہین اور فریاد کرتا ہے کہ واے ہو مجھپر یہ کیا مصیبت ہے کہ جو مجھکو درپیش ہوئی اور دوسری حدیث مین ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک دو آدمیون مین اصلاح کرنا بہتر ہے اس امر سے کہ مین دو دینار تصدق کرے

بیان مذمت بغض داشتن مومنین

فصل آٹھوین مذمت عقوق یعنی نافرمانی والدین مین

بیان مذمت عقوق یعنی نافرمانی والدین

واضح ہو کہ رعایت حرمت والدین عمدہ شرایع دین سے ہے اور والدین کا راضی رکھنا

عبادت عظیم ہے والدین کا عاق ہونا اور اُنکو آزردہ رکہنا گناہ کبیرہ ہی اور حق تعالے
قرآن مجید مین جابجا احسان والدین کا حکم فرماتا ہی اور اُنکی نسبت مین اُف کہنی کو منع کرتا ہی
چنانچہ فرماتا ہی وَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ اور دوسری مقام پر ارشاد کرتا ہی کہ اگر مان باپ کافر ہون
اور تجہسے کہین کہ کافر ہوجا تو اُن کا یہ کہنا نہ مان لیکن دنیا مین اُنکے ساتھ سلوک نیک کر
اور کتاب حلیۃ المتقین مین مذکور ہی کہ ایک شخص خدمت حضرت رسول خدا مین حاضر ہوا
اور اُسنے عرض کی کہ مجھے کچھ وصیت فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ مین تجہسے وصیت کرتا ہون
کہ نسبت بخدا شرک نہ کر ہرچند تجکو آگ مین جلائین اور اگر کوئی کلمہ بمجبوری تیری زبان
پر جاری ہو تو چاہیئے کہ دل تیرا ایمان پر ثابت ہو اور تجکو وصیت کرتا ہون کہ مان باپ
کی اطاعت کر اور انکے ساتھ نیکی کر خواہ زندہ ہون خواہ مردہ ہون اور دوسری حدیث
مین منقول ہے کہ ایک شخص نے جناب رسول خدا سے پوچھا کہ حق باپ کا فرزند پر کیا ہی
حضرت نے فرمایا کہ اُسکا نام نہ لے اور آگے اُسکے نہ چلے اور قبل اُسکے کہ وہ بیٹھے یہ نہ بیٹھے اور
وہ کام نہ کرے کہ لوگ اُسکے باپ کو گالیان دین اور حضرت صادق علیہ السلام نے
فرمایا کہ تمھین اپنے مان باپ کے ساتھ احسان کرنے سے خواہ زندہ ہون خواہ مردہ
کون سا امر مانع ہے بعد انتقال اونکے لئے نماز پڑھو اور روزہ رکھو اور اُنکی طرف سے حج
کرو کہ ثواب اسکا اونکو ملیگا اور بسبب اسکے کہ تم نے اپنے مان باپ کے ساتھ احسان
کیا تمھین بھی اجر ملیگا دوسری روایت مین وارد ہوا ہی کہ ایک شخص خدمت حضرت رسول
خدا صلے اللہ علیہ والہ مین حاضر ہوا اُسنے عرض کی یا رسول اللہ مجھے جہاد کا نہایت شوق
ہی حضرت نے فرمایا راہ خدا مین جہاد کر اگر مارا جائیگا تو حق تعالی کے نزدیک زندہ ہی
تجکو بہشت سے روزی ملیگی اور اگر مر جائیگا تو اجر اسکا خدا پر ہے اور اگر تو زندہ پھریگا
تو گناہون سے نکل جائیگا مثل اُس روز کے کہ اپنے مان کی شکم سے متولد ہوا اُسنے
عرض کی کہ میرے مان باپ پیر ہین اور مجھسے اُنس رکھتے ہین اور وہ نہین چاہتے ہین

کہ مین اُنسے جدا ہون حضرت نے فرمایا تجھی سزاوار ہے کہ تو اپنے ان باپ کے پاس رہ مجھے
قسم ہے اُس خدا کی کہ جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہی کہ تیری مان باپ کا تجھسے ایک
شب و روز انس کرنا بہتر ہے اس امر سے کہ تو سال بھر راہ خدا مین جہاد کرے اور حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مان باپ کا حق کوئی فرد بشر ادا نہین کر سکتا مگر دو چیزون
مین اول یہ کہ باپ بندہ ہو اور فرزند اُسکو لیکر آزاد کر دے دوسرے یہ کہ مان باپ پر
قرض ہو اور فرزند اوسکو ادا کرے اور دوسری حدیث مین فرمایا کبھی ایسا ہوتا ہے
کہ فرزند مان باپ کے زندگی مین اونکے ساتھ نیکی کرتا تھا اور بعد اُنکے مرنے کے قرض
اُنکا ادا نہ کیا اور اونکے لیے عمل خیر و استغفار نہ کی پس خدا اوسکو مان باپ کا عاق
لکھتا ہی اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ فرزند مان باپ کی حیات مین عاق ہوتا ہی اور جب
والدین مرجاتے ہین تو قرض انکا ادا کرتا ہی اور اونکے لیے استغفار کرتا ہے پس خدا
اُسکو نیکوکار لکھتا ہے اور حدیث مین وارد ہے کہ تین چیزین ہین کہ حق تعالےٰ نے
کسی حال مین اُن کی اجازت نہین دی پہلی امانت کا نہ دینا خواہ وہ امانت بدکار
کی ہو خواہ نیکوکار کی ہو دوسری اپنے عہد و پیمان پر وفا نکرنا خواہ وہ عہد و پیمان
نیک شخص سے کیا ہو خواہ بد سے کیا ہو تیسری مان باپ کے ساتھ نیکی نکرنا خواہ
وہ نیکوکار ہون خواہ بدکار ہون اور ایک حدیث مین فرمایا کہ جب قیامت برپا ہوگی
تو ایک پردۂ بہشت کھولا جائے گا پس ہر جاندار اُسکے خوشبو سونگھیگا اگرچہ پانسو برس کی
راہ پر بھی ہو مگر جو کہ عاق پدر و مادر ہی وہ بوئی بہشت سے محروم رہیگا اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جو شخص
مان باپ کو اوس حال مین کہ جسوقت وہ اُسپر ظلم و ستم کرتے ہون نگاہ غیظ سے دیکھی تو خدا کوئی نماز
اوسکی قبول نہ کرے گا اور حدیث مین وارد ہی کہ والدین کی طرف نگاہ تیز سے دیکھنا بھی عقوق مین داخل ہی
اور حدیث معتبر مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میرے
پدر بزرگوار نے ایک شخص کو دیکھا کہ بیٹا اُسکا اُسکے ساتھ چلتا تھا اور اسکے ہاتھ پر تکیہ

بیان ادائے حقوق والدین

کیے تھا حضرت نے اُس لڑکے سے تا زمانہ حیات کبھی کلام نہین کیا اور حضرت صادق
علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے پدر سے نیکی کرو تا تمھارے فرزند تمسے نیکی کرین اور فرمایا
کہ جو شخص چاہے کہ سکرات موت اُسپر آسان ہو تو چاہیئے کہ اپنے اقارب سے احسان
کرے اور اپنے مان باپ سے نیکی کرے اگر ایسا کرے گا تو موت کی سختیان اُسپر آسان
ہونگی اور زندگی مین اُسکو پریشانی نہ پہونچیگی اور حدیث صحیح مین حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار خصلتین ہین کہ جس مومن مین وہ خصلتین جمع ہون
تو حق تعالے اُسکو اعلے علیین بہشت مین اور غرفہ عزت و شرف مین جگہہ دیتا ہی ایک تو یہ
کہ کسی یتیم کو پناہ دے اور اُسکے احوال کی طرف مانند پدر متوجہ رہے دوسرے یہ کہ کسی
فقیر شکستہ حال پر رحم کرے اور اُسکی اعانت کرے اور اُسکے کامونکا متکفل ہو تیسرے
یہ کہ اپنے مان باپ کے مصارف کا متحمل ہو اور اُنسے مدارات کرے اور اُنکے ساتھ نیکی
کرے اور اونکو کبھی آزردہ نہ کرے اور ایک یہ کہ اپنے غلام کی اعانت کرے اور اُسکے
سفاہت و تندی اس سے نہ کرے اور اُسکی اعانت کرے اُن خدمتون مین جو اُس سے متعلق کرتا ہی
اور کار دشوار کی اُسکو تکلیف نہ دے اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہی
کہ جو فرزند نیکو کار از روی شفقت و مہربانی اپنی مان باپ پر نظر کرے تو ہر نظر پر ثواب
ایک حج مقبول کا اُسکے لیئے لکھا جاتا ہے اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ اگرچہ ہر روز
سو دفعہ نظر کرے تو بھی ہر نظر مین ایک حج مقبول کا ثواب لکھا جاے گا حضرت نے فرمایا
کہ خدا بزرگ تر ہی اور کریم تر ہے اور دوسری حدیث مین وارد ہے کہ نظر کرنا روئے
عالم پر عبادت ہے اور نظر کرنا امام عادل پر عبادت ہی اور نظر کرنا پدر و مادر پر
از راہ مہربانی و ترحم عبادت ہے اور نظر کرنا برادر مومن پر کہ اوس برادر مومن کو
رضاے خدا کے لیئے دوست رکھتا ہو عبادت ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک عابد تھا کہ اوسکو جریح کہتے تھے وہ اپنے صومعہ

مین متصل عبادت کرتا تہا ایک دن ان اُسکی آئی وہ مشغول نماز تہا مان نے آواز دی اوسنے جواب نہ دیا دوسری مرتبہ مان اُسکی آئی اور اوسکو بلایا وہ مشغول نماز رہا اور جواب نہ دیا پہر تیسری مرتبہ مادر جریح آئی اور اوسنے جریح کو پکارا لیکن جریح نے اپنی مان کی پکارنے پر التفات نہ کیا اور اوسکو جواب نہ دیا اور مشغول نماز رہا اوسکی مان نے کہا کہ مین خدا سے چاہتی ہون کہ تجہسے اس گناہ کا مواخذہ فرمائے دوسری دن ایک عورت زناکار آئی اور اُسکے صومعہ کی پاس آکے بیٹھی اُس مقام پر اُس زن زناکار کے یہان ایک لڑکا پیدا ہوا اُس نے بیان کیا کہ یہ لڑکا جریح کا ہے کہ وہ میری ساتھ مرتکب زنا ہوا تہا یہ امر بنی اسرائیل مین مشہور ہوا لوگ کہتے تہے کہ جو شخص تمام خلق کو زنا کی ممانعت کرتا تہا وہ خود مرتکب زنا ہوا بادشاہ نے حکم دیا کہ جریح کو سولی دیجائے جب یہ خبر مادر جریح نے سنی تو وہ آئی اور پیٹنے لگی جریح نے کہا کہ اماں خاموش رہ کہ یہ بلا تیری دعا بد سی مجہپر نازل ہوئی جب لوگون نے یہ سُنا تو اس واقعہ کا سبب پوچہا جریح نے جو واقعہ گزرا تہا اُسے بیان کیا لوگون نے کہا ہمین کسطرح معلوم ہو کہ تو سچ کہتا ہے جریح نے کہا اس لڑکے کو لاؤ جب اُس لڑکے کو لائے تو جریح نے پوچہا کہ تو کسکا فرزند ہے بحکم الٰہی طفل گویا ہوا اور اُسنے بیان کیا کہ مین فلان شخص کا فرزند ہون کہ وہ فلان شخص کی بکریان چراتا ہے پس جریح نے قتل سے نجات پائی اور قسم کہائی کہ جب تک زندہ ہون مان کی خدمت کرونگا اور مان سے جدا نہونگا

فصل نوین مذمت کذب مین

اخبار کثیرہ اور کلام بعض اصحاب سے ظاہر ہوتا ہے کہ جہوٹ بولنا گناہان کبیرہ سے ہے اور اخبار متعددہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جہوٹ بولنا غیر مزاح وخوش طبعی اور خوش طبعی و ہزل مین یہ دونون حرام ہین اور مذمت اور حرمت کذب مین احادیث اور آیات بکثرت وارد ہین مگر بعض مقام مین بعض افراد کذب جائز ہین بلکہ جہوٹ بولنا کبہی واجب بہی ہوجاتا ہے مثل اسکے کہ سچ کہنے مین کسی مومن کا ضرر یا خوف قتل نفس محترم متصور ہو تو ایسے مقام مین سچ کہنا حرام ہے اور جہوٹ بولنا کہ جو باعث نجات مومن قتل سی

بیان عقوبت عقوق مادر
بیان مذمت کذب مین

یا قید سے یا کسی ضرر سے ہو تو واجب ہی شل اسکے کہ کسی مومن کا مال ہمارے پاس ہے اور حاکم ظالم کو معلوم ہوا اور وہ ہمسے طلب کرتا ہے تو اُس صورت مین جائز ہے کہ ہم کہین کہ ہمارے پاس نہین ہی یا حاکم ظالم ہمسے پوچھتا ہے کہ فلان مسلمان کا مال بتاو تو ہمین کہنا چاہیے کہ ہم نہین جانتے اگرچہ معلوم بھی ہو بلکہ اس مقام پر جھوٹی قسم کھانا بھی جائز ہے تا کہ خود یا دوسرا مومن ضرر سے محفوظ رہے مگر ایسے وقت ضرورت مین بھی اگر ہو سکے تو توریہ کرنا بہتر ہے اور توریہ اُسے کہتے ہین کہ اس طرح کی بات کہے کہ واقع مین سچ ہو اور ظاہر مین جھوٹ ہو یا ایسی بات کا ارادہ کرے کہ جو واقع مین سچ ہو مثلاً کہے کہ ہمارے پاس روپیہ نہین ہی اور یہ مراد لے کہ روپیہ تیرے دیتے کا یا تیرے مال سے میری پاس نہین ہے یا شل اسکے جو بات واقع مین ہو اُسکا ارادہ کرے دوسرا وہ مقام کہ جہان جھوٹ بولنا جائز ہے وہ اصلاح ذات البین ہے یعنی دو مومنون مین صلح کرانا پس اگر دو مومنون مین نزاع ہو یا ایک نے دوسرے کو بد کہا ہو تو زبانی ایک کے دوسری سے حرف نیک کہنا چاہیے مثلاً کہے کہ فلان شخص آپ کی تعریف کرتا تھا اور کوئی کلمہ بد اُس نے آپ کے حق مین نہین کہا تو اسطرح کا خلاف واقع کہنا بھی جائز ہے چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کلام تین قسم پر ہے سچ اور جھوٹ اور اصلاح راوی نے عرض کی اصلاح کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ اصلاح یہ ہے کہ کسی شخص نے سُنا کہ فلان شخص نے مجکو برا کہا اور وہ شخص بہت آزردہ ہوا تو اوس شخص سے کہنا چاہیئے کہ مین نے سنا ہے فلان شخص تمکو بہ نیکی و خوبی یاد کرتا تھا اور دوسری حدیث مین وارد ہی کہ خدا اصلاح مین جھوٹ کو دوست رکھتا ہے واضح ہو کہ سوا ان مقامات کے یا مقام تقیہ کی جھوٹ بولنا حرام ہی اور احادیث مذمت کذب مین بکثرت ہین منجملہ اُنکے یہ حدیث ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ای ابوذر جو شخص خاموش رہا اُسنے نجات پائی اور اگر تم کلام کرو تو چاہیے

اصلاح ذات البین کے موقع پر بھی جھوٹ بولنا جائز ہے

کہ سچ بیان کرو اور زبان پر کبھی حرف دروغ جاری نہ کرو حضرت ابوذر فرماتے ہین کہ مین نے
عرض کی یا رسول اللہ کیا توبہ ہے اوس شخص کے لیے جو عمداً جھوٹ بولی حضرت نے فرمایا
کہ استغفار اور نماز ہاے پنجگانہ اُس گناہ کو محو کرتے ہین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے
منقول ہی کہ دروغ شراب سے بدتر ہے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ دروغ گوئی
باعث خرابی ایمان ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت نے
فرمایا جھوٹ بولنا خدا اور رسول پر گناہان کبیرہ سے ہی اور بسند معتبر حضرت امیر المومنین
علیہ السلام سے منقول ہی کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کوئی بندہ ایمان کا ذائقہ نہین پاتا
جب تک کہ جھوٹ کو مزاح مین ترک نہ کری اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
منقول ہی کہ حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص زیادہ جھوٹ بولتا ہی خوبی
اُسکی اور حسن اوسکا برطرف ہوجاتا ہی اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ حق تعالی جھوٹوں کو
بلائے فراموشی مین مبتلی کرتا ہے تاکہ جلد رسوا ہون جناب اخوند مجلسی علیہ الرحمہ عین الحیوۃ مین
فرماتے ہین کہ منجملہ اشیاء مذموم بلکہ مشتمل بر غدغہ حرمت نقل کرنا قصہ ہاے دروغ کا ہی
مانند داستان امیر حمزہ اور اسی طرح جملہ قصص دروغ آمیز چنانچہ حضرت رسول صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہی کہ بدترین روایت روایت دروغ ہے بلکہ قصص است کہ
لغو اور باطل ہین مثل شاہنامہ وغیرہ یا مثل قصص مجوس یا کفار تو تم انکی نسبت مین بعض علما
فرماتے ہین کہ اس طرح کے قصے بھی بیان کرنا حرام ہین کتب معتبرہ امامیہ مین حضرت امام
محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہی اور حضرت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے
روایت کرتے ہین کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یاد کرنا علی بن
ابی طالب کا عبادت ہی اور منافق کی علامت یہ ہی کہ ذکر علی سے گریز کرے اور متنفر ہو اور
قصص ہای دروغ اور افسانہ ہای مجوس کو سنے بعد اسکے امام علیہ السلام نے اس آیہ کو پڑھا
اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ الخ لوگون نے حضرت سے اس آیہ کی تفسیر دریافت کی حضرت نے فرمایا

بیان وہ مقام کہ جہان جھوٹ بولنا جائز ہے

کہا یا تم نہین جانتے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ اپنے مجلسون مین ذکر فضائل علی بن ابی طالب کیا کرو بدرستیکہ یاد کرنا علی بن ابی طالب کا میرا یاد کرنا ہے اور میرا یاد کرنا خدا کا یاد کرنا ہی پس جو لوگ کہ بہاگتے ہین اور دل اونکے ذکر علی بن ابی طالب علیہ السلام سے منقبض ہوتے ہین اور انکے غیر کے ذکر سے خوش ہوتے ہین تو یہ لوگ آخرت کا ایمان نہین رکہتے اور اونکے واسطے عذاب خوار کنندہ ہے

فصل دسوین عقاب زنا اور مساس کرنے اور بوسہ لینے مین زن نامحرم کے

حق تعالے فرماتا ہی لا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ وساء سبیلا کتاب عین الحیواۃ مین مین مذکور ہے کہ زنا گناہان کبیرہ سے ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو کوئی اپنے رحم مین نطفہ حرام کو قرار دے تو اُسکے لیے بروز قیامت وہ عذاب ہی کہ جو بدترین مردم کا عذاب ہوگا اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے منقول ہی کہ زنا سے پرہیز کرو اسواسطے کہ زنا روزی کو زائل کرتا ہی اور دین کو باطل کرتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ زناکار چہ عذابون مین مبتلا ہوتا ہی تین عذاب دنیا کے اور تین عذاب آخرت کے عذاب دنیا تو یہ ہین کہ چہرۂ زانی کا نور جاتا رہتا ہی اور وہ فقر مین مبتلی ہوتا ہی اور اُس سے فنا نزدیک ہوتی ہی اور عذاب آخرت یہ ہین اول غضب پروردگار ہی دوم دشواری حساب ہی سوم ہمیشہ نار جہنم مین رہتا ہی اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہی کہ جب میری بعد میری اُمت مین زنا کی کثرت ہوگی تو مرگ مفاجات زیادہ ہوجائیگی جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت یعقوب اپنے بیٹے سے فرماتے تھے کہ ای فرزند زنا نہ کرنا اگر مرغ زنا کرتا ہے تو پر اوسکے گرجاتے ہین اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ حواریین خدمت حضرت عیسی علی نبینا و علیہ السلام مین حاضر ہوے اور انھون نے عرض کی کہ معلم خیرات ہمین ہدایت فرمائیے حضرت عیسی نے فرمایا کہ تمکو حضرت موسی نے حکم کیا ہی کہ خدا کی

در بیان عقاب زنا

قسم دروغ نہ کہاؤ اور مین حکم کرتا ہون کہ نہ سچ کہا و نہ جھوٹ قسم کہاؤ اور تحقیق موسی پیغمبر خدا نے
حکم کیا ہی کہ زنا نہ کرو اور مین حکم کرتا ہون کہ خیال زنا اپنے دل مین بھی نہ لاؤ چہ جائیکہ زنا کرو تحقیق
کہ جو شخص خیال زنا اپنے دل مین لاتا ہی تو مثل اسکے ہی کہ کسی خانہ مزین بہ طلا مین آگ روشن
کیجا ی اور دہوان اُس آگ کا اُن نقوش اور زینت کو زائل کر دے اگرچہ وہ گھر نہ جلے
اور حضرت صادق علیہ السلام نے ابن عمر سے فرمایا کہ اے مفضل تو جانتا ہی کہ کسواسطے
کہا ہی کہ جو شخص کسی کی حرمت کے ساتھہ زنا کرے تو لوگ ایک روز اُسکی حرمت کے ساتھہ
بھی زنا کرینگے مفضل نے عرض کی یا ابن رسول اللہ مین نہین جانتا حضرت نے فرمایا کہ
بنی اسرائیل مین ایک مرد اور ایک زن زانیہ تھی وہ مرد اکثر بقصد زنا اُس عورت زنا
کار کے پاس جاتا تھا ایک روز جب اُس عورت کے پاس آیا تو خدا نے اُس عورت کی زبان پر
جاری کیا کہ جب تو اپنے گھر جائے گا تو ایک شخص کو اپنی عورت کے پاس دیکھیگا وہ مرد
حالت تشویش مین اُس عورت زانیہ کے مکان سے نکلا اور خلاف وقت یکایک
اپنے گھر مین داخل ہوا تا گاہ ایک شخص کو اپنی عورت کے ساتھہ ہم بستر دیکھا دونوں کو حضرت
موسے کی پاس لے گیا اوسی وقت جبرئیل نازل ہوئے اور اونہون نے بیان کیا کہ جو شخص
زنا کرتا ہی ایک روز اُسکی حرمت کی ساتھہ بھی لوگ زنا کرتے ہین پس حضرت موسی علیہ السلام
نے حضار کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ مردان غیر کی عورتون سے عفت اختیار کرو تا کہ تمھارے
عورتین باعفت رہین اور حضرت رسول خدا صلی علیہ و آلہ نے فرمایا کہ بوئے بہشت دماغ مردم
مین ہزار برس کی راہ سے پہونچتی ہی لیکن عاق پدر و مادر اور قاطع رحم اور پیر مرد زناکار
بوے بہشت سے محروم رہتے ہین اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ
جو شخص بحرام کسی عورت کی دبر مین جماع کرے یا کوئی مرد کسی لڑکے سے اغلام کرے تو خداوند
کریم بروز قیامت اُسے مردار سے گندیدہ تر محشور فرمائے گا کہ مردم اُسکی بو سے ایذا دی
ہونگے یہانتک کہ وہ شخص جہنم مین داخل ہو اور اُس سے کوئی عمل قبول نفرمائیگا اور اُسکے

بیان عذاب زنا و اغلام

تمام اعمال حبط کرے گا اور اُسکو ایک تابوت مین داخل کرے گا اور فرمائے گا کہ اُن شخصکو بیٹھائے ہین سے اُس تابوت مین چسپیدہ کردین اور اُسکو ایسا عذاب ہوگا کہ اگر ایک رگ اُسکی رگون مین سے چار لاکھ آدمیون پر رکھے جائے تو ہر آئینہ سب ہلاک ہوجائین اور اُس شخص پر سب سے زیادہ عذاب ہوگا اور جو شخص زن یہودی یا نصرانی یا مجوسی یا مسلمان سے زنا کرے خواہ آزاد ہو خواہ بندہ خدائے عزوجل اُسکے قبر پہ تین لاکھ در جہنم کھولے گا کہ اُن درون سے سانپ اور بچھو اور شہاب آتشین اُسکے قبر مین داخل ہونگے اور وہ قیامت تک جلا کرے گا اور جب محشور ہوگا تو اہل قیامت اُسکی فج کی بدبو سے متاذی ہونگے تا وقتیکہ وہ داخل جہنم ہو اور جو شخص کسی ہمسایہ کے گھر مین نظر کرے اور نظر اوسکی کسی مرد کے اندام نہانی پر یا کسی عورت کے گیسو یا اُسکی بدن پہ پڑے تو خدا تعالی اوسکو اُن منافقین کے ساتھ داخل جہنم کرے گا کہ جو مسلمانون کے مخفی امور کا تفحص کرتے تھے اور دنیا سے نہ اُٹھے گا جب تک رسوا نہ ہو گا اور آخرت مین عیوب اُسکے فاش ہون گے اور جو شخص کسی عورت یا کسی کنیزہ کہ اُسپر حرام ہو قدرت بہم پہونچائے اور خوف آلہی سے اُسے ترک کرے تو خداوند کریم آتش جہنم اُسپر حرام کرے گا اور اُسکو خوف قیامت سے امن کرے گا اور اُسکو داخل بہشت فرمائے گا اور جو شخص بحرام کسی عورت پر ہاتھ رکھے تو جب صحرائے محشر مین آئے گا تو ہاتھ اُسکا اُسکی گردن مین بندھا ہوگا اور جو شخص کسی نامحرم عورت سے خوش طبعی کرے تو حق تعالی ہر کلمہ پہ ہزار برس تک اُسے محشر مین حبس کرے گا اور اگر کوئی عورت راضی ہو کہ مرد اُسے بوس و کنار کرے یا بحرام اُس سے ملاقات کرے یا اُسکے ساتھ خوش طبعی کرے تو اُس عورت پر بھی اُس مرد کا گناہ ہوگا اور اگر مرد اُسکو مجبور کرے تو اُس عورت کا گناہ بھی اُس مرد پر ہوگا اور جو کہ آنکھ بھر کے کسی عورت کو بحرام دیکھے تو خداوند قہار قیامت مین اُسکے آنکھون پہ میخ ٹھوکے گا

اور اسکے آنکھ آگ سے بھرے گا تا وقتیکہ حساب خلائق سے فارغ ہو بعد اسکے فرمائے گا کہ اسے جہنم مین لیجاؤ اور جو شخص کسی شوہردار عورت سے زنا کرے تو فرج زن و مرد سے پرنالہ چرک و ریم کا پانچسو برس کی راہ تک جاری ہوگا اور سب اہل جہنم اسکے بدبو سے متاذی ہونگے اور غضب الٰہی اوس عورت پر شدید ہو کہ شوہر دار ہو اور نامحرم کی طرف نظر کرے اور اگر ایسا کرے گی تو خدا اسکے اعمال کا ثواب حبط کریگا اور اگر کوئی عورت مرد بیگانہ کو فراش شوہر پر سلادے تو خدا کو لازم ہی کہ اسکو آگ مین جلاے بعد اسکے کہ قبر مین عذاب فرمائے

فصل گیارھوین عقاب لواطہ و سحق مین

بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ حضرت نے فرمایا حرمت اور گناہ اغلام زنا سے زیادہ ہی اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے بسبب اغلام ایک امت کو ہلاک کیا اور بسبب زنا دنیا مین کسی کو ہلاک نہین فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہی کہ جو شخص لڑکے سے جماع کرے تو روز قیامت جنب محشور ہوگا اور دنیا کا پانی اُسے پاک نہ کرے گا اور خدا اوسپر غضب نازل کرے گا اور اسکو لعنت کرے گا اور اُسکے لئے جہنم کو مہیا کرے گا اور جہنم اُسکے لیے بدترین محل بازگشت ہی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ خداوند عالمیان فرماتا ہے مین اپنی عزت و جلال کی قسم کہتا ہون کہ فرش استبرق اور حریر بہشت پر وہ شخص نہ بیٹھے گا کہ جسکے ساتھ لوگون نے وطی کی ہو اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جسوقت قیامت ہوگی تو اون عورتون کو لائینگے کہ جنھون نے عورتون سے ساحقہ کیا ہے حالت اونکی یہ ہوگی کہ اُنکے بدن مین آگ کا لباس ہوگا اور اُنکے سر پر مقنعۂ آتشین ہوگا اور آگ کے زیر جامی پہنے ہونگے اور عمود آتشین اُنکے جوف فرج مین داخل کرکے اونہین جہنم مین لے جائینگے

عقاب لواطہ و سحق مین

اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہو کہ لواطہ یہ ہے کہ نیچے دُبر کے مرد سے مباشرت کرے اور دُبر مین مباشرت کرنا کفر ہو

فصل بارھوین نامحرم کی طرف نظر کرنے اور نامحرم سے مساس کرنے کی عقاب مین

واضح ہو کہ نفس انسان مین اس آنکھ سے مفاسد عظیمہ راہ پاتی ہین بلکہ اکثر معاصی کا دروازہ آنکھ ہو اور اکثر معاصی نفس مین اسی آنکھ کی وجہ سے پیدا ہوتے ہین اور نامحرم کی طرف نظر کرنا حرام ہو اور اسی طرح لسپران سادہ رو زلف دار پر بلذت و شہوت نظر کرنا بھی حرام ہو چنانچہ بسند معتبر حضرت امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہو کہ کوئی آدمی نہین ہو مگر یہ کہ زنا سے بہرہ و نصیب حاصل کرتا ہو چنانچہ آنکھ کا زنا نامحرم پر نظر کرنا اور منھہ کا زنا بوسہ لینا اور ہاتھہ کا زنا نامحرم کو مس کرنا ہو خواہ فرج ان اعضا کی تصدیق کرے خواہ تکذیب کرے یعنی زنا فرج کا ہو یا نہ ہو اور بسند معتبر حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہو کہ حضرت نے ارشاد فرمایا حذر اور پرہیز کرو نظر کرنے سے اغنیا اور بادشاہون کے لڑکون پر اور اونکے ساتھ صحبت کرنے سے کہ فتنہ ان لڑکون کا دختران پردہ نشین سے بدتر ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے ایک حدیث مین ارشاد فرمایا کہ مکرر نظر کرنا دل مین شہوت بوتا ہو اور فتنہ اور فریفتہ ہونے کے لیئے بھی نظر کرنا کافی ہے اور دوسری حدیث مین ارشاد فرمایا کہ بے خوف نہ ہو وہ جماعت کہ جو لوگون کی عورتون کو نگاہ کرتے ہین اسباب سے کہ اور لوگ بھی انکے عقب مین اُنکی عورتون پر نظر کرین گے اور منجملہ نظرہاے بد کہ جو سورش فساد ہوتی ہے ازروے خواہش زینت ہای دنیا پر نظر کرنا ہے کہ باعث میل دنیا اور ارتکاب محرمات ہوتی ہے

فصل تیرھوین مذمت ظلم اور چوری اور خیانت و غضب حقوق مین

عقاب نظر کرنے نامحرم اور مساس کرنے مین

غضب حقوق و خیانت و ظلم مین

واضح ہو کہ ظلم و تعدی بندگان خدا پر گناہ عظیم ہی اور کسی مومن کو قتل کرنا یا مال اُسکا لے لینا
یا اذیت پہونچانا یا آبرو اُسکی ضائع کرنا وہ گناہ ہی کہ خدا اُس سے درگذر نہ کرے گا جب تک کہ وہ
مظلوم راضی نہ ہو کتاب عین الحیواۃ مین منقول ہی کہ جو شخص کسی شخص پر ظلم کرتا ہی خدا اُسکو
بسبب اُس ظلم کے کسی بلا مین مبتلی فرماتا ہی خواہ وہ بلا جان مین ہو خواہ مال مین ہو خواہ
اولاد مین ہو اور منقول ہی کہ تین گناہ ہین کہ عقوبت اُنکی دنیا مین بہت جلد ملتی ہی ایک
نافرمانی والدین دوسری خلق خدا پر ظلم کرنا تیسری کفران نعمت خدا و خلق خدا کرنا اور
حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص صبح کرے اور اپنے دل مین کسی
شخص کی نسبت ارادہ ظلم نہ رکھتا ہو تو خدا اُسکی اُسدن کی گناہ بخشدیتا ہی مگر یہ کہ خون
ناحق کرے یا کسی یتیم کا مال بحرام کہاے اور بکثر حدیثون مین وارد ہی کہ دعای مظلوم ظالم
کی نسبت قبول ہوتی ہے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ جسقدر ظالم مظلوم کا مال لیتا ہی
اس سے زیادہ مظلوم کو دین ظالم سے بہرہ و نصیب حاصل ہوتا ہی یعنی ظالم کا نقصان دینی
نقصان مظلوم سے زیادہ ہوتا ہے اور احادیث معتبرہ مین وارد ہے کہ جب مومن
مارا جاتا ہی تو سب گناہون سے پاک ہو جاتا ہی اور سب گناہ اُسکی قاتل کی گردن پر لکھی
جاتے ہین اور جو شخص کہ مومن کو طمانچہ مارے یا کوئی امر مکروہ اُسکی نسبت واقع کرے
تو جب تک کہ اُس مومن کو راضی نہ کرلے اور توبہ و استغفار نہ کرے تو ملائکہ اُسپر لعنت
کرتے ہین اور جو شخص کہ مومن کو طمانچہ مارے تو خدا استخوان اُسکے بروز قیامت جدا
جدا کرے گا اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص کسی مومن کو بقصد
ایذا رسانی اپنی حکومت و غلبہ سے ڈرائے تو جگہہ اُسکی جہنم مین ہو گی اور اگر ڈرائے
اور ایذا بھی پہونچاے تو جہنم مین فرعون و آل فرعون کے ساتھ رہیگا اور دوسری حدیث مین
مذکور ہی کہ جو شخص کسی مومن کے ضرر پہونچانے مین اعانت کرے اگرچہ نصف کلمہ سے
ہو تو قیامت کے دن جسوقت اوٹھیگا تو اُسکے آنکھونکی درمیان مین لکھا ہو گا کہ یہ شخص ہماری

رحمت سے ناامید ہو اور پھر منقول ہی کہ خداوند عالم فرماتا ہی کہ جو میرے بندہ مومن کو ذلیل کرتا ہے بشل اسکے ہے کہ اسنے علانیہ مجھسے جنگ کی بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی برادر مومن کا مال بظلم تصرف مین لائے اور اسکو واپس نہ کرے تو اُس شخص نے اپنے لیئے روز قیامت آتش جہنم کو مہیا کیا اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ جو شخص کسی مومن کے مال پر متصرف ہو تو خداوند کریم ہمیشہ کے لیئے اپنا روئے رحمت اُس سے پھیرے گا اور اُسکے اعمال کو دشمن رکھے گا اور اُسے اوسکے اعمال خیر پر ثواب نہ دیگا تاوقتیکہ توبہ نہ کرے اور اُس مال کو مالک کی طرف رد نہ کردے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتے ہین کہ جو شخص کسی مسلمان کے حق کو حبس کرے اور مالک کو نہ دے تو حق تعالے روزی کی برکت اوسپر حرام کرتا ہی اور حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے پاس کسی کا حق ہو اور مالک اُسے طلب کرے اور یہ شخص نہ دے یا دینے مین تاخیر کرے تو ہر روز اُس شخص پر عشار کا گناہ لکھا جاتا ہی اور عشار اُسے کہتے ہین کہ جو مال مسلمین سے بظلم دہ یکے لیتا ہو اور دوسری حدیث مین وارد ہی کہ جو شخص حق مومنین حبس کرے تو خداوند کریم بروز قیامت اوسے پانسو برس تک کھڑا رکھیگا یہانتک کہ اوسکے عرق کی نہرین جاری ہون اور جانب رب جلیل سے منادی ندا کرے گا کہ یہ وہ ظالم ہی کہ جسنے حق خدا کو حبس کیا ہے پس چالیس دن اُسکو ملامت کی جائیگی بعد اسکے اوسکو جہنم مین لیجائینگے

فصل چودھوین مزدوری نہ دینے اور ہمسایہ کی زمین لے لینے کے عقاب مین

من لایحضرہ میں منقول ہی کہ جو شخص مزدور پر ظلم کرے اور مزدور کی مزدوری نہ دے تو خدا اُسکے اعمال کا ثواب حبط کرتا ہی اور بوئی بہشت اُسپر حرام فرماتا ہی

باوجود اسکے کہ بوی بہشت پانسو برس کی راہ سے آتی ہی اور جو شخص کہ ہمسایہ کا ایک بالشت زمین مین خیانت کرے اور اپنے گھر مین داخل کرے تو بروز قیامت حق تعالے اُس زمین کو ساتوین طبقہ تک اُس شخص کے گردن مین طوق بناکر ڈالے گا اور وہ شخص اُسی شکل سی مقام حساب مین آئے گا اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی جسوقت چار چیزین داخل خانہ ہون تو وہ گھر آباد نہین ہوتا خیانت کرنا اور چوری کرنا اور شراب پینا اور زنا کرنا

فصل پندرہوین مذمت شراب مین

خداوند عالم قرآن مین شراب کی مذمت فرماتا ہی اور احادیث سے ثابت ہوتا ہی کہ شراب پینا بدترین معاصی ہی جو شخص ایک جرعۂ شراب پئے تو خدا اُس پر لعنت کرتا ہی اور ملائکہ و انبیا علیہم السلام اُسپر لعنت کرتے ہین اور کافی مین منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے شراب پر لعنت کی اور شراب کے نچوڑنے والے پر اور جس شخص کے واسطے نچوڑے جاسے اُسپر اور شراب کے بیچنے والے اور مول لینے والے اور پلانے والے اور اُسکی قیمت کہانے والے اور پینے والے پر اور اُس شخص پر کہ جو شراب کو اُٹھائے اور جسکے واسطے اوٹھا کر لیجائین ان سب پر لعنت کی ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مسکر کو یعنی نشہ کرنے والی چیز کو پئے تو خدا تعالی نماز اوسکی چالیس دن قبول نفرماے گا اور اگر وہ شخص چالیس دنکے اندر مرجای تو موت اسکی جاہلیت کی موت ہوگی اور اگر توبہ کریگا تو خدای عزوجل اسکی توبہ کو قبول فرمائے گا اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ شراب خواری ہر برائی اور شر کے کلید ہی جو لوگ دنیا مین کسی نشہ کرنے والی چیز سے سیراب ہوتے ہین تو وہ پیاسے مرتے ہین اور پیاسے محشور ہوتے ہین اور پیاسے داخل جہنم ہوتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا

فصل پندرہوین مذمت شراب مین

کہ قسم بخدا میری شفاعت اُس شخص کو نصیب نہین ہوتی کہ جو نشہ کرنے والی چیز کو پیے
قسم بخدا کہ وہ شخص ہرگز وارد حوض کوثر نہ ہوگا اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
سے منقول ہے کہ شراب پر مداومت کرنے والا خدا سے جسدن ملاقات کرے گا تو
کفر کی حالت سے حاضر بارگاہ رب العزۃ ہوگا اور دوسری حدیث مین حضرت
صادق علیہ السلام سے وارد ہے کہ شراب خوار مثل بت پرست کی ہے

فصل سولھوین گانے اور بجانے کے مذمت مین

عین الحیوٰۃ مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت نے
ارشاد فرمایا جس گھر مین غنا ہوگا وہ گھر نزول بلاہاے دردناک سے محفوظ
نہ رہے گا اور دعا اُس مقام پر مستجاب نہ ہوگی اور فرشتے وہان نازل نہ ہونگے
اور جناب صادق علیہ السلام سے تفسیر مین آیہ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا
قول الزور یعنی اجتناب کرو رجس وپلید سے کہ وہ بت ہین اور اجتناب کرو قول
زور اور گفتار باطل سے منقول ہے کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مراد قول زور
سے غنا ہے اور دوسرے حدیث مین حضرت نے فرمایا کہ لہو و غنا کا سننا دل
مین نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی سبزے کو روئیدہ کرتا ہے اور حضرت صادق
علیہ السلام سے استفسار کیا گیا مول لینا کنیزان غنا کنندہ کا کیسا ہے حضرت
نے فرمایا خریدنا اور بیچنا کنیزان مغنیہ کا حرام ہے اور تعلیم کرنا کفر ہے اور
گانا سننا باعث نفاق ہے اور ایک حدیث مین فرمایا کہ غنا کرنے والی عورت
ملعون ہے اور جو اُسکی کمائی کہائے وہ بھی ملعون ہے اور حضرت امام
رضا علیہ السلام سے بسند معتبر منقول ہے کہ جو شخص اپنے نفس کو گانے سے
پاکیزہ اور باز رکھے اور غنا نہ سنے تحقیق کہ بہشت مین ایک درخت ہے کہ خدا
ہوا کو حکم فرمائیگا کہ اُس درخت کو حرکت دے پس اُس درخت سے ایسی آواز خوش

سنے گا کہ کبھی نہ سنی ہو اور جس نے غنا کو سنا ہو وہ شخص اس آواز کے سننے سے محروم رہے گا۔ حق الیقین مین جناب آخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ حرام ہونے مین استعمال آلات لہو مثل طنبور و عود و ناے و دف وغیرہ کے اتفاق علما ہے مگر اسکے گناہ کبیرہ ہونے مین اختلاف ہے اور جو علما غنا کو کبیرہ جانتے ہین ان چیزون کو بھی کبیرہ جانتے ہین اس عبارت سے جناب مجلسی علیہ الرحمہ کے معلوم ہوتا ہے کہ استعمال ان چیزون کا غنا سے شدید تر ہے اور احادیث مذمت مین ان آلات کی بکثرت ہین چنانچہ کتاب من لایحضرہ مین مروی ہے کہ جسکے گھر مین چالیس دن طنبور رہے تحقیق کہ وہ گھر سزاوار غضب الہی ہوگا

فصل سترہوین جوا کھیلنے کے اور شطرنج اور نردبازی کے عقاب مین

جوا کھیلنے کے سب قسمین حرام ہین اور قرآن مجید مین متعدد مقام پر میسر کی مذمت وارد ہے اور احادیث مین منقول ہے کہ جن چیزون پر شرط لگائی جاے وہ سب میسر ہین اور کتاب حلیۃ المتقین مین مذکور ہے کہ احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہے کہ مسابقت اور شرط لگانا جائز نہین ہے مگر گھوڑے اور استر اور الاغ اور اونٹ اور اور ساقی اور تیراندازی مین اور احادیث مذمت اقسام قمار مین بکثرت وارد ہین چنانچہ کافی مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے شطرنج سے اور نردبازی سے ممانعت فرماے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ کسی شخص نے حضرت سے شطرنج کا حال پوچھا حضرت نے فرمایا کہ مجوسیت اہل مجوس کے لیے رہنے دو کہ حق سبحانہ و تعالے مجوسیت کو دشمن رکھتا ہے اور امام موسی کاظم سے روایت ہے کہ کسی شخص نے اہل بصرہ مین سے حضرت سے عرض کی کہ مین حضرت پر فدا ہون مجھے ایک جماعت کے ہمراہ

فصل جوا کھیلنے اور شطرنج اور نردبازی

بیٹھنے کا اتفاق ہوتا ہے کہ وہ شطرنج کھیلتے ہین اور مین نہین کھیلتا مگر دیکھتا ہون حضرت نے فرمایا
تجھے اس صحبت سے کیا کام ہے کہ جس صحبت کے لوگون پر حق تعالیٰ نظر رحمت نہین کرتا حق الیقین
مین مذکور ہے کہ جس قمار سے بالخصوص ممانعت وارد ہے مثل شطرنج و نرد وغیرہ و اربعۃ عشر
اوسکا سکھانا اور سیکھنا اور کھیلنا اگرچہ بازی معین نہ کرین جب بھی حرام ہے اور بعضے
اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ نرد و شطرنج گناہ کبیرہ ہے اور باقی اقسام قمار مثل اس کے
کہ دوڑنے مین یا کشتی لڑنے مین یا کسی بھاری چیز کے اوٹھانے مین یا گیند کھیلنے مین اگر
شرط لگائی جاوے اور بازی معین ہو تو حرام ہے اور اگر بازی مقرر نہ ہو محض کھیل کے
طور سے ہو تو اوسکے حرام ہونے مین اختلاف ہے اور بعض علمانے تصریح کی ہے کہ انگشت
بازی اور طاق جفت اور پانی کے اندر ٹھہرنے کا امتحان کہ کون زیادہ ٹھہرتا ہے یہ
سب حرام ہین اگرچہ شرط نہ قرار دین اور حدیث صحیح مین حضرت صادق علیہ السلام سے
منقول ہے کہ شطرنج بیچنا حرام ہے اور قیمت اوسکی کہانا حرام ہے اور اوسکی حفاظت کفر ہے
اور اوسکا کھیلنا شرک ہے اور جو شخص کہ شطرنج کھیلے اوسپر سلام کرنا گناہ ہے اور شطرنج کبیرہ
مہلکہ ہے جو شخص اس مین ہاتھ ڈالے مثل اسکے ہے کہ اوسنے گوشت خوک مین ہات ڈالا جب
تک ہاتھ نہ دھوئے نماز اوسکی مقبول نہ ہوگی اور جو شخص کہ نرد و شطرنج کو دیکھے مثل
اسکے ہے کہ اوسنے اپنی ماں کی فرج پر نظر کی اور جو شخص شطرنج کھیلتے دیکھے اور جو کھیلتا ہو
اوسپر سلام کرے تو یہ دونون گناہ مین برابر ہین اور جو شخص مجلس شطرنج مین کھیلنے
کی قصد سے بیٹھے تو اپنے جگہہ جہنم مین مہیا سمجھ لے اور یہ زندگانی اوسکی لئے بروز قیامت
باعث حسرت ہوگی حضرت فرماتے ہین اون لوگون کے ساتھ ہرگز ہمنشینی اختیار نکرو
کہ جو اس کھیل سے مغرور ہین اسوجہ سے کہ مجلس شطرنج اون مجالس مین سے ہے کہ اہل
اوسکے ہر ساعت منتظر غضب الٰہی رہتے ہین

فصل اٹھارھوین مذمت عشق و مذمت لطیفہ مین

یعنی کم تولنا واضح ہو کہ غش حرام ہے اور معنی غش یہ ہین کہ اچھے چیز کا اعلی چیز مین چھپا دینا
یعنی کھوٹے چیز کا کھرے چیز مین ملانا مثلاً پانی کا دودھ مین ملا دینا اور احادیث اسکی مذمت
مین متواتر وارد ہین کتاب مکاسب مین باسانید متعددہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ
سے منقول ہے لیس من المسلمین من غشہم یعنی مسلمین سے نہین ہے وہ شخص کہ جو غش کرے
اور مسلمانون کو فریب دے اور حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص
مسلمان سے غش کرے یا اسے فریب دے یا مسلمان سے مکر کرے تو وہ شخص ہم مین سے
نہین ہے اور عقاب الاعمال مین اور بعضین حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مسلمان سے
خرید یا فروخت مین غش کرے وہ ہم مین سے نہین ہے اور وہ بروز قیامت قوم یہود کی
ساتھ محشور ہوگا اسلیے کہ جو شخص غش آدمیون سے کرے وہ مسلمان نہین ہے یہانتک کہ اسی
حدیث مین ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے برادر مومن سے غش کرے یا اسکو فریب دے تو خداوند عالم
اسکے رزق سے برکت زائل کر دیگا اور روزی اس پر مسدود فرما دیگا اور اسکے امور زندگی
متوجہ نہ ہوگا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے حضرت نے ایک مرد آرد
فروش سے فرمایا کہ تو اپنے تئین غش سے باز رکھ تحقیق کہ جو شخص غش کریگا اسکے مال مین بھی
غش کیا جائے گا اور اگر مال مین غش نہ ہوا تو اسکے اہل مین غش کیا جائے گا اور واضح
ہو کہ تطفیف حرام ہے اور تطفیف سے یہ مراد ہے کہ بایع کا مشتری کو ناپ مین یا تول مین کم دینا
جیسا کہ خداوند عالم قرآن مین فرماتا ہے وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ الآیۃ

فصل بیسوین حرمت سحر مین

سحر حرام ہے کتاب مکاسب مین شیخ مرتضی نجفی روایت کرتے ہین کہ معصوم علیہ السلام نے
بعض حدیث مین ایک حدیث کے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سحر کو سیکھے خواہ کم ہو خواہ زیادہ تحقیق کہ
وہ شخص کافر ہے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ تین
شخص داخل جنت نہ ہونگے اول شراب خوار دوسرے ساحر تیسرے قاطع رحم

فصل بیسوین عقاب ترک نماز مین

یہ مضمون باب صلواۃ مین مذکور ہو چکا ہے کچھ مختصر اس باب مین بھی تاکیداً لکھا جاتا ہی کافی مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی کہ جو شخص نماز کی تحقیر کری وہ میرے شفاعت سے محروم رہیگا اور حوض کوثر پر وارد نہ ہوگا من لایحضر مین منقول ہے کہ کسی نے حضرت صادق سے سوال کیا کہ کیا سبب ہی کہ آپ زانی کو کافر نہین کہتے اور تارک الصلوٰۃ کو آپ کافر کہتے ہین اس امر پر کیا دلیل ہی حضرت نے فرمایا اس واسطے کہ زانی اور مثل زانی کے بسبب خواہش نفس مرتکب گناہ ہوتے ہین اور تارک الصلوٰۃ ترک نماز نہین کرتا مگر یہ کہ نماز کو حقیر سمجھتا ہے

فصل اکیسوین زکوٰۃ وخمس نہ دینیکے عقاب مین

واضح ہو کہ زکوٰۃ نہ دینا فقراء مؤمنین پر ظلم ہے اور احادیث مذمت ظلم کی بیان ہو چکے ہین وہی کافی ہین علاوہ اسکے اور احادیث زکوٰۃ نہ دینے کی عقاب مین بحث زکوٰۃ مین بیان ہوئی ہین اور احادیث مین وارد ہے کہ حفاظت اموال زکوٰۃ سے ہی اور جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینیکے وجہ سے تلف ہوتا ہے اور اگر لوگ زکوٰۃ دیا کرین تو کوئی مسلمان فقیر و محتاج نہ رہے اور زکوٰۃ دینا باعث قبولیت نماز ہے اور خمس حق اہلبیت علیہم السلام و حق سادات ہی پس خمس نہ دینا بدترین اقسام ظلم ہی

فصل بائیسوین عقاب ترک حج مین

ہدایۃ الامۃ مین جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ حضرت نے ارشاد فرمایا جو شخص مرجائے اور اس شخص نے باوجود استطاعت و تندرستی حج نہ کیا ہو تو وہ شخص اون جماعت سے ہی کہ جنکے حق مین خدا نے فرمایا ہے ونحشرہ یوم القیمۃ اعمی یعنی ہم محشور کرینگے اوسکو بروز قیامت اندھا اور کتاب مذکور مین منقول ہی کہ حضرت رسول خدا فرماتے ہین کہ یا علی جو شخص حج کی بجالانے مین تاخیر کرے یہانتک کہ مرجائے تو پروردگار بروز قیامت اس شخص کو یہودی یا نصرانی

کی حالت سے اٹھائیگا اور بعض حدیثین اس مضمون کی بحث ہیچ مین بیان ہوئی ہیں

خاتمہ

واضح ہو کہ دریافت کرنا مسائل حلال و حرام کا اور معرفت واجبات و محرمات اول فرائض
سے ہی اور عمدہ عبادت یہ ہی کہ معصیت سے پرہیز کرے اور فرائض خدا کو بجا لاے اور کل معصیت
قبیح و بد ہین اور عقوبت ہر گناہ کی شدید ہے کسی گناہ کو کم نہ سمجھے خواہ صغیرہ ہو خواہ کبیرہ
بہت سی معصیت کو بیقدر جان کے کرے گا عقوبت اسکی زیادہ ہو جائیگی اگرچہ صغیرہ ہو اور
جیسی صغیرہ پہ اصرار کرے وہ کبیرہ ہو جاتا ہی پس چاہیے کہ معاصی سے احتراز کرے اور حقوق
ناس سے ہمیشہ باحذر رہے اور توبہ و استغفار مین ان شرائط کے ساتھ کہ جو بحث توبہ مین
بیان ہو چکے ہین مشغول رہے اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہی لا صغیرۃ مع الاصرار و لا کبیرۃ
مع الاستغفار حاصل اس حدیث کا یہ ہی کہ صغیرہ بسبب اصرار صغیرہ نہین رہتا اور کبیرہ بسبب
استغفار بخشدیا جاتا ہی شکر خدا کہ جلد اول کتاب تحفۂ احمدیہ ختم ہوئی مومنین کی خدمت
مین یہ التماس ہے کہ اس کتاب کو ملاحظہ فرمائین اور پابند ان احکام کے ہین اور

مولف و بانی کو دعاے خیر سے یاد کرین

والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی محمد
وآلہ الطیبین الطاہرین

ماہ رجب ۱۳۱۲ ہجری

تمت

بتاریخ پانزدہم ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۲ ہجری مطابق ۱۳ مارچ ۱۸۹۵ء
روز چہارشنبہ بمقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج مطبوعہ مطبع اثنا عشری

سید عابد علی رضوی